كتاب

المعتقد المنتقد

طبع في المطبع الانصاري الكائن في بلدة دهلي بادارة المولوي عبد الاحد الدهلوي سنة ١٣٠٥ الهجرية







الحمد لله الذي ارشد قوما الى الانقطاع من دون الخلق اليه ووفقهم للاعتماد في كل مطلب
وصرف اخرين عن كل مكرمة وفضيلة وقيض لهم قرناء فادوهم الى كل مذمة من الاخلاق ورذيلة
وطبع على قلوب اخرين فلا يكادون يفقهون حديثا ولا قولا وثبطهم عن سبل الخيرات فما استطاعوا قوة
ولا حولا وصلى الله على سيدنا محمد عبده ورسوله ونبيه وخليله سيد البشر وافضل من مضى وغبر
الجامع لمحاسن الاخلاق والسير والمستحق لاسم الكمال على الاطلاق من البشر وختم به الانبياء والمرسلين
واعطاه ما لم يعط احدا من العالمين وعلى آله وصحابته والتابعين ومن تبعهم بالاحسان اجمعين

اما بعد یہ ایک رسالہ ہے بیان میں علم سلف و عقائد اکابر اہل سنت و جماعت اور ذکر بعض اشراک و کلمات
کفر و صغائر و کبائر کے اس رسالہ میں سے ہر فریق اہل سنت اور ہر عالم کبیر طریق جماعت کے عقائد و ایمانات کو منقول
جداگانہ میں لکھا ہے ہر چند بیان الفاظ میں تفاوت ہے لیکن غالب معانی متحد ہیں اور اگرچہ مسائل اعتقادی کرار ہیں مگر
عبارت علیحدہ ہے یہ تکرار مبانی و معانی کی اس جہت سے ہے کہ نفس عقائد اس فرقہ ناجیہ کے متحد المعنے ہیں تا با
شرکت مبانی کی ضرورت ہے اس جمع و تالیف سے یہ فائدہ ہے کہ اختلاف علماء سلف و خلف کا بعض عقائد میں دافع
ہو کر تمیز قوی کا ضعیف سے حاصل ہوگا اور جب مومن دیندار بار بار ان کلمات طیبات و عبارات مبارکات

پر عبور کریگا تو اوسکے دلمین یہ اعتقادات صحیحہ راسخ ہوجائینگے اور بقلیل تقریرات وتحریرات اہل علم سے اوسکو ایک
طرح کا ملکۂ راسخہ فہم وتعمق بیسر آئیگا دلائل ان اعتقادات ومسائل کے کتب مطولۂ علم اصول دین مین مضبوط ومرقوم ہین اسجگہ
اونکو بغرض اختصار واقتصار نہین لکھا گیا مجرد نقل اقوال ومبانی اہل علم پر اکتفا ہوا براہین وحجج کا حوالہ کتب فن پر کیا
علاوہ اون کتب کے رسائل مختصرۂ عقائد مین جو خاص میری تالیف ہین عربی یا اردو یا فارسی کسیقدر ادلہ ونقول
عقائد مذکورہ کے ہمراہ تصحیح وتنقید کے مرقوم ہین جیسے رسالۂ انتقاد ورسالۂ قطف الثمر ورسالۃ القائد الی العقائد
یا رسالہ بغیۃ الرائد یا رسالہ فتح الباب وغیر ذالک عقائد ائمہ اربعہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین جو کہ اونکے مقلدین
مذاہب نے لکھے ہین وہ متفق ومتحد ہین الا ماشاء اللہ تعالی اسیطرح عقائد صوفیہ رحمہم اللہ تعالی موافق عقائد اہل حدیث اور
فقہ کے ہین اصول دین مین کچھ بڑا اختلاف درمیان فقہاء وصوفیہ واہل حدیث وظاہریہ کے نہین ہے دس بارہ
مسئلون مین اشعریہ وماتریدیہ باہم مختلف ہین اور دو چار مسئلون مین حنابلہ کو اونسے خلاف ہے اسیطرح صوفیہ کو
اینسے اور اہل حدیث کو اصولیین مذاہب سے باقی عقائد مین سارے اہلسنت یکسان ہین وللہ الحمد پھر اس اختلاف کا
مرجع اکثر جگہ طرف نزاع لفظی کے ہے اور جس جگہ نفس مسئلہ مین خلاف ہے وہ مسائل اقل قلیل ہین معہذا
کچھ مؤدی طرف تکفیر وتضلیل کے نہین ہوتے ہین کیونکہ اعتبار اکثر کا ہے اور اکثر کو حکم کل کا ہے ؎

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست   در پردہ وار دہان کشت تماشائی را

ہمنے جو فصول ذکر عقائد فحول مین اس جگہ منعقد کئے ہین اونمین جس کسی کے عقیدہ کو دوسرے فرقہ کے عقیدہ
سے خلاف ہے یا وہ خلاف مخالف ظاہر کتاب وسنت صحیحہ ہے اوسکو ایک فصل علحدہ مین نہایت اختصار کے
ساتھہ لکھدیا ہے تاکہ ہر طالب علم حق فرق راجح کا مرجوح سے کرلے اور اپنے اعتقاد کو موافق ظاہر کتاب وواضح سنت کے
رکھے مقلد اشعری یا ماتریدی یا حنبلی کا ہو فقہاء مالکیہ وشافعیہ اصول دین مین طریقۂ عقائد ابو الحسن اشعری رح کے مقلد
ہین اور حنفیہ طریقۂ ابو منصور ماتریدی کے مقلد ہین اور حنابلہ بجائے خود صاحب اصول دین ہین انکی عقائد ظاہر
حدیث کے موافق ہین یہ اور بات ہے کہ کسی جگہ اتفاقاً کسی جانب ضعیف کو اختیار کیا ہو رہے اہل حدیث سو وہ جسطرح
کہ فروع مین مقلد کسی امام خاص کے نہین ہین اسیطرح اصول مین بھی نہ اشعری ہین نہ ماتریدی نہ حنبلی بلکہ جو
کچھ ادلہ کتاب عزیز مین آیا ہے اور سنت مطہرہ صحیحہ سے ثابت ہوچکا ہے اوسی پر اعتقاد رکھتے ہین خواہ وہ عقیدہ کا
موافق اشاعرہ کے ہو یا مطابق ماتریدیہ کے یا حنابلہ کے یا مخالف اونکے۔ اسیطرح حال فرقۂ ظاہریہ کا بھی ہے کہ وہ
ظاہر وواضح قرآن وحدیث کے پابند ہین نہ کسی کے اجتہاد ورائے کے مستند یہی طریقہ صوفیہ صافیہ کا بھی ہے کہ

وشیوۂ اہل حدیث یہ ہین اصول وفروع مین اور کسی مذہب خاص کی تقلید کو عقیدۂ وعمل مین واجب نہین
جانتے ہین بلکہ اتباع سنت کو جملہ طرائق پر مقدم رکھتے ہین انکا اختلاف قلیل ساتھ اہل حدیث کے برابر بعض کشف
ومکاشفہ کے ہے سوا اسکا ہر صوفیہ نے خود یہ تصریح کی ہے کہ کشف کاشف یا رؤیائے نائم یا الہام ملہم کوئی حجت شرعی نہین
اسلیئے یہ اصول عقائد مین غالباً موافق ہین ساتھ اہل حدیث کے فنعم الوفاق وحبذا الاتفاق کیونکہ صفوۂ امت
ونخبۂ ملت دین اسلام مین یہی دو گروہ ہین ایک اہل حدیث دوسرے صوفیہ رہے فقہاء مذاہب سو غالباً علماء دنیا ہین
نہ علماء آخرت اور مرجع انکے احکام وفتاوی کا بھی معاملات امور دنیویہ ہین نہ بس اس امر رحمہ اللہ تعالی بہر حال
حاصل مقال اس محل مین یہ ہے کہ یہ علم اصول دین اشرف علوم اسلام ہے اس علم کا سیکھنا سکھانا ہر مسلمان پر واجب
ہے قیامت کے دن اسی علم کی وجہ سے نجات حاصل ہوگی یہ علم خود ایک عمل صالح فاضل ہے التوحید اس الطاعات وتاج
الحسنات جس شخص کا عقیدہ درست نہین ہوتا ہے اوسکے سارے عمل برباد ہین گو وہ کتنی ہی عبادت بجالاوے اور اوس
عبادت کا کچھ نفع اوسکو آخرت مین نہو گا اور جس کسیکا عقیدہ درست ہے اوسکو عمل قلیل بھی نفع دیگا بہتّر فرقے اسلام
کے جنکو حدیث مین ناری فرمایا ہے وہ سب اہل قبلہ ہین اور عبادت کرتے ہین نماز روزہ زکوٰۃ حج بجالاتے ہین مگر
اسی فساد عقیدہ کی وجہ سے دوزخی ٹہیرے اسلیئے یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ عمل سے پہلے عقیدہ کو درست کرے
ورنہ عاملۃ ناصبۃ کا مصداق ہو گا محنت برباد گناہ لازم آئیگا اہل اصول نے بیان عقائد مین بعض ایسے مسائل بھی لکھے
ہین جنکو نفس الامر مین کچھ زیادہ تعلق علم عقیدہ سے نہین ہے بلکہ وہ بطور شبہات ومکملات ہین اور بحکم الشئ بالشئ یذکر
امور متصلۃ الباب کا ذکر بھی اثناء کلام مین آجاتا ہے تو وہ کچھ بیان اصول کے منافی نہین ہے بلکہ ایمان والیقان
واذعان کو قوت وطاقت وکمال بخشتا ہے اس رسالہ مین اونہین علماء معتبرین کے اقوال نقل کیئے گئے ہین جنکے
علم وفضل وتقوی وطہارت وتحقیق وتنقیح وتنقید پر کابرا عن کابر اعتماد ہے یا اونکے زلات پر امکان انتقاد ہے ورنہ
رسائل وکتب اس علم کے مطولا ومختصرا جامع ہر رطب ویابس بہت ہین ناظر غیر ماہر کو منظر کرنے سے ان فصول
واصول مین یہ بات بھی معلوم ہو جائیگی کہ کس عالم نے کون سی بات بیان مین اپنے عقائد کے زیادہ لکھی ہے اور
کسنے فقط بیان اصول پر قناعت کی ہے یا کسنے مزید کشف کیا ہے اور کسنے اجمال کو منظور رکھا ہے لیکن معہذا مرجع
ان سبکے عقائد کا ایک ہے، گو سب انکی متفرق ہون ؎

عباراتنا شتی وحسنک واحد ، وکل الی ذاک الجمال یشیر

اردو مین ایسا رسالہ جامعہ اب تک تالیف نہوا تہا اللہ کے فضل وکرم سے یہ عجالۂ نافعہ با وجود تشتت حال کر

مدت قلیل مین انجام کو پہنچا ۔

تا عقائد حنبلی تر گفتیم　　دُر دریائے معرفت سفتیم　　گر تو غواص بحر عرفانی　　قدر و ریگانہ خود دانی

هذا فان کنتُ احسنتُ فیما جمعتُ واصبتُ فی الذی صنعتُ فذلک من عمیم منّ اللہ وجزیل فضله و عظیم انعامه علیّ وجلیل طوله وان انا اسأتُ فیما فعلتُ واخطأتُ اذ وضعتُ فما اجدر الانسان بالاساءة والعیوب اذ لم یعصمه ویحفظه علام الغیوب ۔ وما اُبرّئ نفسی اننی بشرٌ اسهو واخطئ مالم یحمنی قدرٌ ۞ ولا تری عذرًا اولی بذی زللٍ ۞ من ان یقول مقرًّا اننی بشرٌ ۞ والله اسال ان یحلی هذا المسطور بالقبول عند الجلّة والعلماء کما اعوذ به من تطرق ایدی الحسّاد الیه والجهلاء لا اله الا هو ولا معبود سواه وانی اشهد واستودع شهادتی هذه فی کتابی هذا وفی غیره من الکتب التی دفنتها انا ملی ان لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر وان محمدًا صلی الله علیه وعلی آله وبارک وسلم عبده ورسوله وخاتم الانبیاء الکرام وشافع العصاة الموحدین اصحاب الآثام فی یوم القیام لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم

مقدمہ بیان مین فضل علم سلف کی علم خلف پر

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم مین کسی جگہ ذکر علم کا مقام مدح مین کیا ہے اور کسی جگہ مقام ذم مین اوّل علم نافع ہے اور ثانی غیر نافع مقام مدح مین فرمایا ہے قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اور فرمایا ہی شهد الله انه لا اله الا هو والملائکة واولوا العلم اور فرمایا ہے قل رب زدنی علما اور فرمایا ہے انما یخشی الله من عباده العلماء اور آدم ابو البشر کو نام اشیاء کے سکہائے تھے اور قصہ اونکے عرض کرنیکا ملائکہ پر ذکر کیا ہے یہہ علم لغت تہا جو اونکو تعلیم کیا تہا ملائکہ نے کہا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم اور قصہ موسےٰ اور خضر علیہما السلام مین فرمایا ہے هل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا سو جس علم کا ذکر ان آیتون مین کیا ہے یہ علم نافع ہے اور ایک قوم کی حال سے خبر دی ہی کہ اونکو علم دیا تہا لیکن اونکے علم نے کچہہ نفع اونکو نہ بخشا یہ علم بہی فی نفسہ نافع تہا لیکن صاحب علم نے اوس سے کچہہ نفع نلیا قال تعالیٰ مثل الذین حملوا التوراة ثم لم یحملوها کمثل الحمار یحمل اسفارا اسجگہ عالم بے عمل کو مثل خر بردار کے ٹہیرایا ہی وقال تعالیٰ واتل علیهم نبا الذی آتیناه آیاتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطان فکان من الغاوین الی قوله

واتبعوهوا وقال تعالے فخلف من بعدهم خلف ورثوا الكتاب یاخذون عرض هذا الادنى الى قوله ودرسوا مافیه
وقال تعالى واضله الله على علم وتاویل اس آیت کی یہ ہو کہ جسکو اللہ نے گمراہ کردیا اوسکا علم غیر نافع ہے پہر وہ علم جسکا ذکر
بروجہ ذم کیاہے منجملہ اوسکے ایک علم سحر ہے قال تعالى ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ماله فی
الآخرة من خلاق وقال تعالى فلما جاءتهم رسلهم بالبينات فرحوا بما عندهم من العلم وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون
وقال تعالى يعلمون ظاهرا من الحياة الدنيا وهم عن الآخرة هم غافلون آنحضرت نے سنت مطہرہ مین علم کو طرف نافع وغیر نافع کے
تقسیم کیاہے اور علم غیر نافع سے پناہ مانگی ہو اور علم نافع کا سوال کیاہو حدیث زید بن ارقم مین فرمایاہے اللهم انی اعوذ
بك من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا يستجاب لها رواه مسلم وخرجه اهل السنن من وجوه
متعددة دفعا وفى بعضها ومن دعاء لا يسمع وفى بعضها من هؤلاء الاربع اور حدیث جابر مین آیا ہو کہ حضرت صلے الله
علیه وآله وسلم یون کہتے تھے اللهم انی اسالك علما نافعا واعوذ بك من علم لا ينفع خرجه النسائی وابن ماجة ولفظ ان النبی
سلم قال سلوا الله علما نافعا وتعوذوا بالله من علم لا ينفع اور حدیث ابوہریرہ مین آیا ہو کہ حضرت یون کہتے تہے اللهم
انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ينفعنی وزدنی علما اورتقی علما استغربه رواه الترمذی اور حدیث انس مین آیا ہو کہ یون دعا
کرتے تہے اللهم انا نسألك ایمانا دائما فرب ایمان غیر دائم واسالك علما نافعا فرب علم غیر نافع خرجه ابو نعیم
اور حدیث بریدہ مین مرفوعا آیا ہے کہ ان من البیان سحرا وان من العلم جهلا خرجه ابی داود صعصعة بن صوحان نے
کہاہے وہ علم جو جہل ہے یہ ہے کہ ان یتکلف العالم الی علم ما لا یعلم فیجهله ذلك دوسری تفسیر اوسکی یہ ہو کہ جو علم نہ
ضرر دے نہ نفع کرے وہ جہل ہے اوسکا نجاننا بہتر ہے جاننے سے سو جب جہل سا نہ اوسکے بہتر ٹہیرا تو وہ علم
جہل سے بھی بدتر ہوا جیسے علم سحر وغیرہ علوم کہ دین یا دنیا مین مضر ہین حضرت سے تفسیر بعض علوم غیر نافع کی مروی
ہے مراسیل ابوداود مین زید بن اسلم سے آیاہے کہ حضرت سے کہا تہا ما اعلم فلانا یعنی فلان شخص کیا بڑا عالم ہے
فرمایا بم یعنی کس علم کو کہا بانساب الناس فرمایا علم لا ینفع وجہل لا یضر اسکو ابو نعیم نے کتاب ریاضة المتعلمین مین حدیث
ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کیاہے اسمین یہ لفظ بہی ہے کہ اونہون نے کہا تہا اعلم الناس بانساب العرب واعلم
الناس بالشعر وبما اختلفت فيه العرب اسکے آخر مین یہ بہی فرمایا ہو العلم ثلاثة ما خلاهن فهو فضل آية
او سنة قائمة او فريضة عادلة لیکن یہ اسناد صحیح نہیں ہے بقیہ نے اسمین غیر ثقہ سے تدلیس کی ہے مگر اصل حدیث کو
ابوداود وابن ماجه نے ابن عمرو سے مرفوعا روایت کیاہے اس لفظ سے کہ العلم ثلاثة ما سوى ذلك فهو فضل آية
محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة مگر اسکے اسناد مین عبدالرحمن بن زیاد افریقی ہے اوسکا ضعف

مشہور ہے اور تعلیم انساب کو حدیث میں امر آیا ہے کیونکہ اوس سے صلۂ ارحام کیا جاتا ہے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا
ہے تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم اخرجه احمد و الترمذی دوسرا لفظ اونکا رفعاً یہ ہے تعلموا من انسابکم
ما تصلون به ارحامکم ثم انتہوا و تعلموا من العربیة ما تعرفون به کتاب الله ثم انتہوا و تعلموا من النجوم ما
تہتدون به فی ظلمات البر والبحر ثم انتہوا اخرجه ابن زنجویه اسکے اسناد میں ابن لہیعہ ضعیف ہے عمر رضی الله
عنہ نے کہا ہے تعلموا من النجوم ما تہتدون به فی برکم و بحرکم ثم امسکوا و تعلموا من النسبة ما تصلون به ارحامکم
و تعلموا ما یحل لکم من النساء و یحرم علیکم ثم انتہوا رواہ ابن زنجویه من طریق نعیم بن ابی ہند دوسرا لفظ عمر کا یہ ہے
تعلموا من النجوم ما تعرفون به القبلة والطریق رواہ مسعر عن محمد بن عبید الله نخعی رح تعلم نجوم کو واسطے اہتدار طریق کے
لا باس به کہتے تہے اور تعلیم منازل قمر میں رخصت دیتے تہے رواہ احمد اسحق بن راہویه نے اسنا اور زیادہ کیا ہے
و یتعلم من اسماء النجوم ما یہتدی به لیکن قتادہ رح تعلم منازل قمر کو مکروہ بتاتے تہے اور ابن عیینہ بہی اوسکی
رخصت نہیں دیتے رواہ حرب طاوس نے کہا ہے بہت سے نظر کرنیوالے نجوم میں اور سیکہنے والے حروف ابا جاد
کے ایسے ہیں جنکیلئے کچھ نصیب نزدیک الله کے نہیں ہے خرجه حرب و حمید بن زنجویه من روایة طاوس عن
ابن عباس ابن رجب کہتے ہیں یہ محمول ہے تاثیر پر نہ تسییر پر کیونکہ علم تاثیر باطل محرم ہے اور اسیکے حق میں یہ حدیث مرفوع
آئی ہے من اقتبس شعبة من النجوم فقد اقتبس شعبة من السحر خرجه ابو داود من حدیث ابن عباس مرفوعا
اور حدیث قبیصہ میں فرمایا ہے العیافة والطیرة والطرق من الجبت خرجه ابو داود عیافت کہتے ہیں
زجر طیر کو اور طرق کہتے ہیں خط کو زمین میں اس سے ثابت ہوا کہ علم تاثیر باطل محرم ہے اور عمل کرنا اوسکے
مقتضا پر مثل تقرب کرنے کے ہے طرف نجوم کے اور تقریب قربین کی واسطے نجوم کے کفر ہے باقی رہا علم تسییر سو
سیکہنا اوسکا بقدر حاجت کے واسطے اہتدار و شناخت قبلہ و طرق کے نزدیک جمہور کے جائز ہے اور جو اس
سے زیادہ ہے وہ محتاج الیہ نہیں بلکہ شاغل کرنیوالا ہے اوس علم سے جو کہ اوس سے زیادہ اہم ہے اور اکثر
تدقیق کرنا اس علم میں مؤدی ہوتا ہے طرف بدگمانی کے بجانب محاریب مسلمین جو اونکے امصار میں بنائے گئے
ہیں چنانچہ اکثر اہل علم نجوم سے قدیماً و حدیثاً یہ بدگمانی واقع ہوئی ہے اور یہ اسارت ظن حق میں نماز صحابہ و تابعین
کے بہت سے شہروں و قصبات و دہات میں طرف اعتقاد خطا کی پہنچاتی ہے اسلیئے یہ امر باطل ہے امام احمد
نے استدلال کرنے کو جدی سے مکروہ رکہا ہے اور کہا ہے کہ روایت تو یوں آئی ہے کہ ما بین المشرق والمغرب
قبلة یعنی جدی و نحوہ کا اعتبار نہیں آیا ہے اور ابن مسعود نے کعب پر حسبات کا انکار کیا تہا کہ ان الفلک یدور

اسیطرح امام مالک نے اسکا انکار کیا تہا جنہون نے کہا ہے کہ زوال بلاد مین مختلف ہوتا ہے اسیطرح امام احمد نے انکار فرمایا تہا وجہ انکے انکار کی یا کسی اور کے انکار کی ایسے اقوال بہی ہے کہ حضرت نے ہمین کچہ حکم نہین فرمایا ہے اگرچہ یہ لوگ اوسپر یقین رکہتے ہین تو دوسری شغل ہونا ساتہہ ایسکے مودی طرف فساد مریض کے ہوتا ہے بعض عارفین نے اس علم کی حدیث نزول پر انکار کیا تہا اور کہا تہا کہ ثلث لیل کا باختلاف بلدان کے مختلف ہوتا ہے پہر نزول اوقت معین پر کسطرح ہوسکتا ہے حالانکہ دفع اس اعتراض کا دین اسلام سے بالضرورۃ معلوم ہے اگر حضرت صلعم یا اونکے خلفاء راشدین اس اعتراض کو سنتے تو معترض کے ساتہہ مناظرہ نکرتے بلکہ مبادرت طرف اوسکی عقوبت کی کرتے یا اوسکو زمرہ منافقین مکذبین مین ملحق فرماتے اسیطرح کچہ حاجت توسیع کی علم انساب مین نہین ہے عمر وغیرہ نے اس سے منع کیا ہی حالانکہ ایک گروہ صحابہ و تابعین کا عارف و متقن تہا ساتہہ علم انساب کے اسیطرح توسیع علم عربیت مین لغۃ و نحوا علم اہم سے باز رکہتا ہے اور وقوف ہمراہ اوسکے علم نافع سے محروم کردیتا ہے قاسم بن مخیمرہ علم نحو کو مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے اولہ شغل و اخرہ بغی مراد اونکی توسیع تہی اس علم مین اسیطرح امام احمد توسیع کو علم لغت مین اور معرفت عربیت مین مکروہ کہتے تہے چنانچہ ابو عبید پر اسی بابت انکار کیا تہا اور کہا تہا ہو مشغل عما ہو اہم منہ اسی جگہ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ العربیۃ فی الکلام کالملح فی الطعام یعنی فقط اسقدر نحو حاصل کرے جس سے کہ کلام صحیح صالح کہہ سکے جسطرح کہ ذرا سا نمک کہانے مین بقدر صلاح کے ڈالتے ہین اور جب نمک زیادہ ہوجاتا ہے تو کہانا بگڑ جاتا ہے اسیطرح علم حساب ہی کہ اوسکو بقدر حاجت کے حاصل کرے جس سے تقسیم فرائض و وصایا وغیرہ امور کی قسمت درمیان مستحقین کی ہوسکے اور جو اس مقدار سے زیادہ ہے وہ علم غیر نافع ہے اوس سے کچہ کام نہین نکلتا مگر مجرد ریاضت اذہان و صیقل گری افہام سو اوسکی کچہ حاجت نہین ہے وہ تو علم اہم سے باز رکہتا ہے مین کہتا ہون مقدار ضروری علوم کا بیان مفصل کتاب احیاء العلوم سے معلوم کرنا چاہیئے پہر احیاء الاحیاء سے پہر لسان العرفان سے پہر وہ علوم جو بعد صحابہ کے حادث ہوئے ہین اور زیادہ ہین اون علوم والون نے توسیع کیا ہے اور اونکا نام علوم رکہا ہے اور یہ گمان کرتے ہین کہ جو شخص اون علوم کا عالم نہین ہے وہ جاہل یا گمراہ ہے سو وہ سب علوم بدعات ضلالات اور محدثات اور امور منہی عنہا مین منجملہ انکے ایک وہ علم بہی ہے جسکو معتزلہ نے احداث و ایجاد کیا تہا یعنی کلام کرنا قدر و ضرب الامثال بیچ مین حالانکہ خوض کرنے سے قدر مین نہی آئی ہے ابن عباس مرفوعا کہتے ہین لا یزال امر ہذہ الامۃ مواتیا او مقاربا مالم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان والحاکم وقد روی موقوفا ورجح بعضہم وقفہ

اور ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے اذا ذکر اصحابی فامسکوا واذا ذکر اصحاب النجوم فامسکوا رواہ البیہقی وقد روی من وجوہ متعددۃ فی اسانیدھا مقال ابن عباس نے میمون بن مہران سے کہا تہا خبردار جو تونے کبھی نجوم مین نظر کی کہ یہ نظر طرف کہانت کے بلاتی ہے اور خبردار جو قدر مین گفتگو کی کہ یہ طرف زندقت کے بلاتی ہے اور خبردار جو تونے کسی ایک صحابی حضرت کو برا کہا کہ اللہ تجکو اوندہی منہہ آگ مین ڈالیگا اخرج ابو نعیم من نحوھا ولا بیھم و فقہ تہی خوض کرنے سے قدر مین کئی طرح پر ہوتی ہے ایک یہ کہ بعض کتاب اللہ کو بعض پر لگا ماری مثبت ایک آیت سے انتزاع اثبات کا کرے اور نافی دوسری آیت سے نفی قدر کی نکالی پہر باہم مجادلہ جلویہ صورت عہد حضرت مین واقع ہوئی تہی اوسپر حضرت نے غصہ فرمایا تہا اور منع کیا تہا یہ شکل منجملہ اختلاف کے قرآن مین ہے اور جہگڑنا ہے اللہ کی کتاب مقدس مین حالانکہ اس سے نہی آئی ہے دوسری خوض کرنا ہے قدر مین اثباتاً ونفیاً بقیاسات عقلیہ جسطرح قدریہ کہتے ہین لو قدر وقضی ثم عذب کان ظالما اور جبریہ نے کہا ہے ان اللہ جبر العباد علی افعالھم ونحو ذلک تیسری خوض کرنا ہی راز قدر مین حالانکہ اس سے علی مرتضی وغیرہ سلف نے منع کیا ہے کیونکہ بندی اسکی حقیقت پر مطلع نہین ہو سکتے ہین پہر منجملہ محدثات امور کے جسکو معتزلہ اور اونکے ہم آوازون نے احداث کیا ہے کلام کرنا ہی اللہ کی ذات وصفات مین بادلہ عقول حالانکہ اسکا خطر کلام فی القدر سے بھی بڑہ کر ہے کیونکہ کلام کرنا قدر مین کلام تہا اللہ کے افعال مین اور یہ کلام ہے اوسکی ذات وصفات مین پہر یہ لوگ دو قسم پر ہو گئے ایک قسم وہ ہی جسنے بہت سے صفات الہیہ کی جو کتاب و سنت مین وارد ہین نفی کی ہے اسلئے کہ اوسکے نزدیک وہ صفات مستلزم تشبیہ بالمخلوقین تہی جسطرح کہ معتزلہ نے کہا ہے لو رؤی لکان جسماً لانہ لا یری الا فی جھۃ اور یہ کہا کہ لو کان لہ کلام یسمع لکان جسماً انہین کے موافق وہ قوم ہے جو نفی استوار رحمن علی العرش کی کرتی ہے وجہ اس نفی کی یہی تشبیہ ہے سو یہ طریق معتزلہ وجہمیہ کا ہے سلف نے انکی تبدیع وتضلیل پر اتفاق کیا ہے بہت سے لوگ منجملہ متجرین منتسبین الی الحدیث کے انہین کے رستہ پر بعض امور مین چلتے ہین دوسری قسم وہ ہے جسنے قصد اثبات صفات کا ادلہ عقول سی کیا جنمین کہ کوئی اثر وارد نہ تہا اور نفی والو نپر رد کیا مقاتل بن سلیمان اور اونکے تابعین جیسے نوح بن ابی مریم وغیرہ کا طریقہ یہی تہا پہر ایک گروہ محدثین قدیم وحدیث کا اونکے تابع ہو گیا یہی مسلک کرامیہ کا بہی تہا انہین سے بعض نے واسطے اثبات صفات کے جسم ثابت کیا لفظاً یا معنیً اور بعض نے اللہ کے لئے وہ صفات ثابت کئے جو کتاب وسنت مین نہین آئی ہین جیسے حرکت وغیرہ جو کہ نزدیک انکے لازم صفات ثابتہ ہین سلف نے

مقاتل پر بابت رد کرنے کے جہم پر اور تعقل انکار کیا تہا اور مقاتل پر طعن کرنے مین مبالغہ فرمایا تہا اور بعض نے
اوسکے قتل کو حلال کر دیا تہا منہم مکی بن ابراہیم شیخ البخاری وغیرہ الغرض ٹہیک بات یہی ہے کہ جسپر سلف صالح تہے کہ
آیات و احادیث صفات کو جسطرح پر کہ وہ آئی ہین بغیر تفسیر و تکییف و تمثیل کے جاری کرے کسی سلف سے خلاف اسکے
البتہ کچہہ صحت کو نہین پہنچا ہے خصوصاً امام احمد رضی اللہ عنہ سے اسطرح خوض کرنا معانی صفات مین اور ضرب
امثال کرنا نچاہیے اگرچہ بعض لوگون نے جو کہ زمانہ امام احمد سے قریب تہے کچہہ ایسا کام باتباع طریقہ مقاتل کیا
ہے لکن اس بارہ مین مقاتل کی پیروی کرنا نچاہیے بلکہ ائمہ اسلام کی اقتدا کرنا واجب ہے جیسے ابن مبارک
و امام مالک و سفیان ثوری و اوزاعی و امام احمد و اسحق و ابو عبید و نحو ہم ان سبکی کلام مین کوئی شے جنس سے کلام
متکلمین کے نہین پائی جاتی پہر کلام فلاسفہ کا کیا ذکر ہے کسی مسلمان نے امام احمد کے کلام مین کوئی جرح
و قدح نہین کی ابو زرعہ رازی کہتے ہین جس شخص کے پاس کچہہ علم ہے اور اوسنے صیانت و حفاظت اپنے علم کی
نکی اور نشر مین اوس علم کے محتاج کسی شے کا علم کلام سے ہوا تو وہ طریقہ سلف پر نہین ہے پہر منجملہ محدثات امور کے
ضوابط رائے و قواعد عقل ہین جو کہ فقہاء اہل الرائے نے احداث و ایجاد کئے ہین اور فروع فقہ کو طرف انکی رد کیا ہے
خواہ وہ مخالف سنن ہوں یا موافق سنن اون فروع کو اونہین قواعد مقررہ پر جاری کرتے ہین اگرچہ اصل انکی
تاویل ہے نصوص کتاب و سنت پر لکن یہ تاویلات ایسی ہین کہ انکا غیر اونہین مخالف انکے ہے سو اسی باب کا انکار
ائمہ اسلام نے کیا ہے فقہاء اہل رائے پر حجاز و عراق مین اور بہت کچہہ مبالغہ اسکی ذم و انکار مین فرمایا ہے رہے
ائمہ و فقہاء اہل حدیث سو وہ تابع حدیث صحیح ہین وہ حدیث کہین سے بہی ہاتہہ آئے جبکہ معمول بہ ہو نزدیک صحابہ
و من بعدہم کے یا نزدیک ایک گروہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے پہر جس حدیث کو ترک پر سلف نے اتفاق
کیا ہے اوسپر عمل کرنا جائز نہین ہے کیونکہ اونہون نے جو اوسکو چہوڑا ہے تو کچہہ جان ہی کر ترک کیا ہے کہ وہ
لائق عمل کے نہین ہے عمر بن عبد العزیز کہتے تہے خذوا من الرأی ما یوافق من کان قبلکم فانہم کانوا اعلم منکم
رہی وہ حدیث جو کہ خلاف عمل اہل مدینہ ہے سو امام مالک کا یہ طریقہ تہا کہ وہ عمل اہل مدینہ کو اخذ کرتے تہے اور
اکثر سلف آخذ بالحدیث تہے منجملہ اون چیزون کے جنپر سلف نے انکار کیا تہا ایک علم جدال و خصام و مراء ہے مسائل حلال
و حرام مین کیونکہ ائمہ اسلام کا یہ طریقہ نہ تہا یہ جہگڑا تو بعد اونکے زمانہ کے نکلا ہے اسکو فقہاء عراق نے مسائل خلاف
بین الشافعیہ و الحنفیہ مین نکالا اور کتب خلاف تالیف کئے اور بحث و جدال کو اون مسائل مین بہت کچہہ وسعت
بخشی ابن رجب کہتے ہین دکان ذلک محدثا لا اصل لہ سو یہی فن اونکا علم ہو گیا اور اسنے اونکو علم نافع سے

روکدیا اسلیئے سلف نے اس فن پر انکار کیا ہے اور حدیث مرفوع مین آیا ہے ماضل قوم بعد ھدی الا اوتوا الجدل ثم قرء ماضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون رواہ اھل السنن اور بعض سلف نے کہا ہے اللہ جب ساتھہ کسی بندی کے ارادہ خیر کا کرتا ہو تو اوسکے لئے دروازہ عمل کا کہولدیتا ہے اور دروازہ جدل کا بند کردیتا ہے اور جب ساتھہ کسی بندی کے ارادہ شر کا کرتا ہے تو باب عمل کو بند کرکے باب جدل کو کہولدیتا ہے امام مالک نے فرمایا ہے ادرکت ھذہ البلدۃ وانہم لیکرھون ھذا الاکثار الذی فی الناس الیوم مراد اس سے مسائل خلاف مین امام کثرت کلام اور فتیا کو عیب جانتے تہے اور کہتے تہے یتکلم احدھم کانہ جمل مغتلم یقول ھو کذا ھو کذا یھدر فی کلامہ اسیطرح جواب دینا کثرت مسائل مین مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ اللہ تعالی نے کہا ہے ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی دیکہو اسکا اونکے سوال کا کچہہ جواب نہین دیا کسی نے امام مالک سے کہا تہا آدمی عالم سنن ہوتا ہے سنن کیطرف سے جدل کرتا ہے کہا جدل کیون کرے سنت کی خبر کردے اگر سائل یا سامع قبول کرے بہتر ورنہ خاموش رہے اور کہتے تہے کہ جدال و مراء علم مین نور قلب کو لیجاتا ہے مراء یعنی جھگڑا علم مین دلکو سخت کردیتا ہے اور باہم دشمنی پیدا کرتا ہے اکثر مسائل مین جو اونسے پوچہے جاتے تہے کہدیتے کہ مین نہین جانتا ہون امام احمد اس امر مین اونہین کے رستہ پر چلتے تہے حدیث شریف مین کثرت مسائل و اغلوطات مسائل سے اور مسائل سے قبل وقوع حوادث کی نہی آئی ہے دفی ذلک الایطول ذکرہ متبہذا کلام سلف وائمہ مین جیسے ہر سہ مجتہدین اور اسحق بن راہویہ مین تنبیہ ہے ماخذ فقہ و مدارک احکام پر بکلام وجیز مختصر جس سے مقصود کا فہم بغیر طول و اسہاب کے ہوتا ہے اور اونکی کلام مین رد اقوال مخالفہ سنت بالطف اشارہ و احسن عبارہ موجود ہے جو اوسکو فہم کرلیتا ہے وہ اطالت کلام متکلمین سے اوس باب مین بعد اونکے بے نیاز ہوجاتا ہے بلکہ اکثر یہ دیکہا گیا ہے کہ وہ کلام طویل اونکا اسقدر صواب پر مشتمل نہین ہوتا ہے جو صواب کہ انکے اس کلام مختصر مین موجود ہوتا ہے سلف امت وائمہ ملت مین جس کسینے کثرت خصام وطول جدال سے سکوت کیا تہا وہ کچہہ بسبب جہل و عجز کے نہ تہا بلکہ علم و خشیت خدا کی راہ سے تہا اور جس کسی نے بعد اونکے تکلم و توسع کیا سو کچہہ اسلیئے نہین کیا کہ وہ مختص تہے ساتھہ اوس علم کے اور کوئی دوسرا عالم ساتھہ اوسکے نہ تہا بلکہ وہ کلام و توسع اونکا محبت کلام و قلت ورع کی راہ سے تہا کما قال الحسن وسمع قوما یتجادلون ھؤلاء ملوا العبادۃ وخف علیہم القول وقل ورعہم فتکلموا مہدی بن میمون کہتے ہین ایک مرد نے محمد بن سیرین کے ساتھہ مراء کیا وہ سمجہہ گئے کہا مین جانتا ہون جو تیرا ارادہ ہے یعنی اگر مین

تیرے ساتھ جھگڑا کرون تو مین عالم با بواب ہر اثر ثمیرون دوسری روایت یون ہے انا اعلم بالماء منک
ولکن لا ما ریک ابراہیم نخعی کہتے ہین ما خاصمت قط عبد الکریم جزری نے کہا ہے ما خاصم ذی ورع قط
جعفر بن محمد نے کہا ہے تم بچو خصومات کرنے سے دین مین کہ یہ دلکو مشغول کر دیتے ہین اور نفاق کی مورث
ہوتے ہین عمر بن عبد العزیز کہتے تھے اذا سمعت المراء فاقصر اور یہ بھی کہتے تھے کہ جو شخص اپنے دین کو نشانہ
خصومات کا بنائیگا وہ کثیر التنقل ہو گا سابقین نے علم کی راہ سے وقوف کیا البصارت کی راہ سے باز رہے
ورنہ وہ تو بحث پر بڑی قوی زور آور تھے اس بارہ مین کلام سلف کا بہت ہے متاخرین فتنہ مین پڑ گئے
اس گمان پر کہ جو شخص مسائل دین مین کثیر الکلام والجدال والخصام ہو وہی بڑا عالم ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے یہ تو
جہل محض ہے اکابر صحابہ وعلماء صحابہ کو دیکھو جیسے شیخین و مرتضی و معاذ و ابن مسعود و زید بن ثابت کہ یہ کسطرح کے لوگ
تھے انکا کلام ابن عباس کے کلام سے کمتر تھا حالانکہ یہ ابن عباس سے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تابعین کا
کلام صحابہ سے اکثر ہے حالانکہ صحابہ اونسے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تبع تابعین کا نسبت کلام تابعین کے اکثر
تھا حالانکہ تابعین علم مین اونسے زیادہ تر تھے غرضکہ علم نہ کثرت روایت کا نام ہے نہ کثرت مقال کا وہ تو ایک نور
ہے جو اندر دل کے پھینکا جاتا ہے بندہ بسبب اوس چمک کے درمیان حق و باطل کے تمیز کر لیتا ہے پھر اس
سے بعبارات وجیزہ مختصرہ محتملہ مقاصد تعبیر کرتا ہے حضرت صلعم کو جوامع کلم دیئے گئے تھے اور کلام مختصر کر کے
عطا ہوا تھا ولہذا کثرت کلام سے اور توسیع کرنے سے قیل و قال مین نہی آئی ہے اور حضرت نے فرمایا ہے ان اللہ
لم یبعثنی الا مبلغا وان تشقق الکلام من الشیطان مطلب یہ کہ پیغمبر اوتنی ہی بات کرتا ہے
جس سے بلاغ حاصل ہو جائے رہی کثرت قول و تشقیق کلام سو وہ مذموم ہے حضرت کا خطبہ قصد یعنی متوسط
ہوتا تھا اور جب بات کرتے تو اگر کوئی شمار کرنیوالا ان کلمات کو شمار کرنا چاہتا تو گن لیتا اور فرمایا کہ بعض البیان
سحر ہوتا ہے یہ ارشاد بطور ذم کے فرمایا ہے نہ بطور مدح کے جسطرح کہ بعض لوگون نے گمان کیا ہے جو شخص
سیاق الفاظ حدیث مین تامل کریگا وہ اس مطلب پر یقین لائیگا ابن عمر رفعا کہتے ہین ان اللہ یبغض
البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ بلسانہا اور دو اور اتمذی اس باب مین اور بہت سی
حدیثین مرفوع و موقوف آئی ہین عمر و سعد و ابن مسعود و عائشہ وغیرہم سے تو اب یہ اعتقاد کرنا واجب ہوا کہ
جو شخص کثیر القول اور واسط الکلام ہے علم مین کچھ اعلم تر نہین ہے اوس شخص سے جو کہ کم سخن ہے ابن رجب
کہتے ہین ہم جاہل مردم کے ساتھ مبتلا ہو گئے جو حق مین متوسع القول کے متاخرین مین سے یہ اعتقاد رکھتے

ہین کہ وہ افضل تر ہے متقدمین سے پہر انمین کسی کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ شخص ہر متقدم سے افضل ہے کیا صحابہ اور
کیا من بعدہم کیونکہ کثیر البیان والمقال ہے اور کوئی شخص انمین یہ کہتا ہے کہ یہ کثیر المقال فقہاء سبعہ مشہورین
متبوعین سے بہی فاضل تر ہے حالانکہ اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ ہر متاخر ساری متقدمین سے بہتر ہو
کیونکہ یہ فقہاء سبعہ نسبت اون لوگون کے جو انسے پہلے تہے اکثر القول ہین سو جب وہ لوگ جو بعد ان فقہاء کے
آئے ہین بسبب تساع قول کے انسے عالم تر ٹہیرے تو یہ لوگ اون لوگون سے جو نسبت انکے اقل القول تہے
جیسے ثوری و اوزاعی ولیث و ابن مبارک اور انکا طبقہ بالا ولی اعلم و افضل ہوئے بلکہ اون لوگون سے بہی
بہتر ہوئے جو انسے پہلے تہے جیسے تابعین و صحابہ کیونکہ وہ نسبت اون لوگون کے جو بعد اونکے آئے ہین اقل الکلام
تہے حالانکہ یہ تنقص عظیم ہے واسطے سلف صالح کے اور اساءت ظن ہے ساتہہ اونکے اور اونکا منسوب کرنا ہے
طرف جہل و قصور علم کو ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ابن مسعود نے حق مین صحابہ کے بہت سچی بات کہی ہے
انہم ابر الامۃ قلوبا و اعمقہا علوما و اقلہا تکلفا و روی نحوہ ایضا عن ابن عمر یہ اشارہ ہے طرف
اسکے کہ جو لوگ بعد صحابہ و تابعین کے آئے وہ قلیل العلم کثیر التکلف ہین ابن مسعود نے یہ بہی کہا ہے انکم فی زمان
کثیر علماؤہ قلیل خطباؤہ وسیاتی بعدکم زمان قلیل علماؤہ کثیر خطباؤہ سو جو شخص کثیر العلم قلیل القول ہے وہ
ممدوح ہے اور جو شخص بالعکس اسکے ہے وہ مذموم ہے ابن رجب نے کہا حضرت صلعم نے واسطے اہل یمن کی
شہادت ایمان و فقہ کی دی ہے یہ لوگ سب لوگون سے اقل الکلام اور متوسع فی العلوم ہین انکا علم انکے نزدیک
علم نافع ہے یہ اپنی زبان مین قدر محتاج الیہ کو علم سے بیان تعبیر کرتے ہین دہذا ہو الفقہ والعلم النافع
غرضکہ افضل علوم وہ علم ہے جو کہ تفسیر قرآن اور معانی احادیث سید الانام مین ہو اور کلام حلال و حرام مین جو
ہے جو کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے ماثور ہو کر زمن ائمہ مشہورین اسلام تک پہنچی جنکی دین مین اقتدا
کیجاتی ہے اور جنکے نام ہم اوپر لکہ چکے ہین سو ضبط کرنا اوس شئے کا جو انسے مروی ہے اس باب مین افضل علم
ہے ہمراہ تفہم و تعقل و تفقہ کی اور جو توسع کہ بعد انکی زمانے کے حادث ہوا ہے اوسمین اکثر کچہہ خیر نہین ہے مگر یہ
کہ اونکے کلام کی شرح ہو اور جو برخلاف اونکے کلام کے ہے وہ اکثر باطل ہے اوسمین کچہہ منفعت نہین بلکہ
انہین کے کلام مین کفایت و زیادت ہے انکے بعد جو لوگ ہوئے اونکے کلام مین کوئی حق نہین ملتا ہے
لکن وہ حق کلام مین ان ائمہ کے اوجز لفظ و اخصر عبارت مین موجود ہے اور جو باطل انکے من بعد کے کلام
مین پایا جاتا ہے اوسکا ابطال انکے کلام مین موجود ہے مگر اوس شخص کے لئے جو فہم و تامل رکہتا ہے پہر اونکو

کلام مین وہ معانی بدیعہ و مآخذ دقیقہ موجود مین کہ من بعد ہم کو اوس طرف راہ نہین ملتی اور کوئی اوس تک
نہین پہنچتا پس جو شخص کہ علم کو انکی کلام سے حاصل نہین کرتا ہے اوس سے یہ خیر کثیر بالکل فوت ہو جاتی ہے
اور وہ بہت سے باطل مین جا گرتا ہے بوجہ متابعت متاخرین کے پہر جو شخص کہ ارادہ انکی کلام کے جمع کرنیکا
رکہتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے معرفت صحیح کا سقیم سے اور یہ بات معرفت جرح و تعدیل و علل سے حاصل
ہوتی ہے جسکو اس امر کی شناخت نہین ہے وہ جو کچہہ نقل کرتا ہے اوسپر وثوق نہین ہو سکتا بلکہ خود اسپر
حق و باطل ملتبس رہتا ہے اور وہ اپنے علم پر واثق نہین ہوتا جسطرح کہ قلیل العلم لوگ روایت حدیث پر یا
مرویات سلف پر بوجہ جہل کے صحیح کو سقیم سے وثوق نہین کرتے ہین بلکہ بسبب اپنے جہل کے یہ بات
تجویز کرتے ہین کہ یہ سب باطل ہے کیونکہ انکو سرے سے معرفت ہی حاصل نہین ہے جسکے سبب سے صحیح و
سقیم کو شناخت کر سکین اوزاعی نے کہا ہے علم وہ ہے جو اصحاب محمد صلعم لائے ہین انکے سوا جو کچہہ ہے وہ علم
نہین ہے یہی قول امام احمد رح کا ہے اور حقین تابعین کے کہا ہے کہ انت مخیر بین کتابتہ و ترکہ چنانچہ
زہری کلام تابعین کو لکہتے تہے اور صالح بن کیسان خلاف انکے کرتے پہر ترک کتابت کلام تابعین پر نادم
ہوئے جب کہتے ہین ہمارے زمانہ مین لکہنا کلام سلف ائمہ اور سلف مقتدی بہم کا تا زمانہ شافعی و احمد و اسحق و ابو عبید
متعین تہا آدمی کو چاہیے کہ اوس علم سے جو بعد سلف کے حادث ہوا ہے پرحذر رہے اسلئے کہ بعد انکے حوادث
کثیرہ حادث ہوئے ہین اور ایسے لوگ پیدا ہوئے جو منسوب ہین طرف متابعت حدیث کے جیسے ظاہریہ و
نحو ہم کہ اونکے سخت مخالف ہین بسبب شذوذ کے ائمہ سے اور اپنے فہم مین اونسے منفرد ہو گئے ہین اور جس
بات کو ائمہ نے اپنے اگلون سے اخذ کیا تہا اوسکو یہ اخذ کرتے ہین [illegible] داخل ہونا کلام متکلمین و فلاسفہ مین شر
محض ہے اور یہ بات بہت کم ہے کہ کوئی شخص ان فنون مین داخل ہو اور رسائی بعض اونکے اہل علوم مذکورہ
کے آلودہ [illegible] نہو امام احمد نے فرمایا ہے ناظر فی الکلام اس بات سے خالی نہین رہتا کہ جہمیہ نہو اسیطرح باقی
ائمہ سلف نے تحذیر کی ہے اہل کلام سے اگرچہ وہ ذب عن السنۃ کیون نکرین اور وہ جو معین کلام محدث
اور متبعین متکلمین کے کلام مین مذمت اون لوگون کی پائی جاتی ہے جو خصومات و جدال مین توسیع نہین کرتے
ہین اور یہ لوگ انکو منسوب طرف جہل یا حشو یا عدم معرفت باللہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ عارف اپنے
کے نہین ہین سو یہ سب باتین اونکی خطوات شیطان مین نعوذ باللہ منہ منجملہ محدثات علوم کے ایک کلام
کرنا ہے علوم باطنہ مین ساتہہ مجرد رائے یا ذوق یا کشف کے جیسے معارف و اعمال قلوب اور اوسکے

تو ابع ہین کہ یہین خطر عظیم ہے اعیان ائمہ نے اِس امر پر انکار فرمایا ہے جیسے امام احمد وغیرہ اور ابو سلیمان کہتے تھے مجہیر کوئی نکتہ نکت قوم سے گزر کرتا ہے مین اوسکو قبول نہین کرتا مگر ہمراہ دو شاہد عدل کے ایک کتاب دوسری سنت اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے علمنا هذا مقيد في رواية مشيد على الكتاب والسنة فمن لم يقرء القرآن ولم يكتب الحديث لا يقتدى به في علمنا هذا ابن رجب کہتے ہین رخنہ اس باب کا بہت کشادہ ہوگیا ہے اور اقوام کثیرہ اوسمین داخل ہوکر انواع زندقت و نفاق مین پڑ گئی اور یہہ دعوی کرنے لگے کہ اولیاء اللہ افضل ہین انبیاء سے یا وہ مستغنی ہین ان پیغمبرون سے اور جو شرائع اللہ کے رسل لائے تھے اونکا تنقص کرنے لگے اور مدعی حلول و اتحاد کے ہوگئے اور وحدت وجود وغیر ذلک کے قائل ٹہیرے حالانکہ یہ سب اصول ہین کفر و فسق و عصیان کے مثل دعوی اباحت و محل محظورات شرایع پہر اِس طریق مین بہت ایسی چیزین داخل کردین جو دین مین سے بالکل نہ تہین بعض نے یہ اعتقاد کیا کہ اِنسے ترقیق قلوب حاصل ہوتی ہے جیسے غنا و رقص اور کسی نے یہہ سمجہا کہ مراد اِنسے ریاضت نفوس ہے جیسے عشق صور محرمہ کا اور نظر کرنا طرف حسین شکلون کے ؎

ز نکہت سحری شوق یار سخیزد   جنون ز سایہ ابر بہار سیخیزد

اور بعض نے یہ زعم کیا کہ انمین کسر نفوس و تواضع ہے جیسے شہرت لباس وغیر ذلک کہ شریعت مین نہین آئی پہر بعض اشیاء انمین ایسی ہین جو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہین جیسے غنا و نظر محرم یہ لوگ اِس امر مین مشابہ اون لوگون کے ہوگئے جنہون نے اپنے دین کو لہو و لعب ٹہیرالیا ہے ؎

دانی الغناء فکالحمیر تناھقوا   واللہ ما رقصوا لاجل اللہ

ابن رجب فرماتے ہین علم نافع ان سب علمون مین سے یہی ضبط کرنا نصوص کتاب و سنت کا اور سمجہنا اونکے معانی کا اور متقید ہونا ساتھہ ماثورات صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے معانی قرآن و حدیث مین ہے اور جو کلام اونسے دربارۂ حلال و حرام و زہد و رقائق و معارف وغیر ذلک آیا ہے اوسکے ساتھہ متقید ہونا پہر اور تمیز صحیح مین سقیم سے کوشش کرنا پہر جہد کرنا وقوف پر اونکے معانی و تفہم مین وفي ذلك كفاية لمن عقل وشغل بالعلم النافع جو کوئی شخص اسپر وقوف کرکے اخلاص قصد کا اوسمین لوجہ اللہ کرتا ہے اور اللہ سے استعانت چاہتا ہے تو اللہ اوسکی اعانت کرتا ہے اور اوسکو راہ پر لگا کر توفیق و تسدید و فہم و الہام عطا فرماتا ہے اسوقت علم کا ثمرہ اوسکو حاصل ہوتا ہے وہی خشیۃ اللہ تعالیٰ کما قال عز وجل انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور ابن مسعود وغیرہ نے

کہاہے کوئی شئے اللہ عالم اوکی ما زہد تزاد باللہ جہلا اور بعض سلف نے فرمایا ہے لیس العلم بکثرۃ الروایۃ ولکن
العلم الخشیۃ اور بعض نے کہا ہے من خشی اللہ فہو عالم ومن عصاہ فہو جاہل سلف علماء کا کلام اس باب
میں بہت ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علم دو امر پر دلالت کرتا ہے ایک اللہ کی معرفت پر کہ اللہ کن اسماء حسنیٰ وصفات
علیا وافعال باہرہ کا مستحق ہے یہ شناخت اجلال واعظام وخشیت وہیبت ومحبت ورجاء الٰہی کے مستلزم
ہوتی ہے امر دیگر شناخت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اعتقادات واعمال ظاہرہ وباطنہ واقوال میں سے
کون سی شئے محبوب وپسندیدہ ہے اور کس چیز سے وہ کراہت ونفرت فرماتا ہے سو جس شخص کو اس بات کا علم حاصل
ہوجاتا ہے تو وہ طرف اوس چیز کے شتابی کرتا ہے جسمین کہ اللہ کی محبت وخوشی ورضا ہوتی ہے اور جس
چیز کو کہ وہ مکروہ ومبغوض وناخوش رکھتا ہے اوس سے یہ شخص دور بھاگتا ہے پس جبکہ علم نے اپنے صاحب کو یہ ثمرہ
عطا کیا تو یہ علم نافع ٹھیرا اور جب نافع ہوکر دلمین اوسنے جگہ وقرار پکڑا تو اب وہ دل اللہ کے لئے خاشع اور
شکستہ اور راستی اوسکی ہیبت واجلال وخشیت ومحبت وتعظیم کے ذلیل وخوار ہوجائیگا اور جب دلمین خشوع وذل
وانکسار آگیا تو اب نفس اوسکا ذرا سے حلال بر دنیا سے قانع ہوکر شکم سیر رہیگا یہ قناعت اوسکے لئے موجب زہد فی
دنیا مین ہوجائیگی اور ان سب کو فانی سمجھیگا مال وجاہ وفضول عیش کا کچھہ حظ باقی نہ رہیگا کیونکہ عدم قناعت
سے نزدیک اللہ تعالیٰ کے حظ اسکا نعیم آخرت سے گھٹ جاتا ہے اگرچہ یہ شخص نزدیک اللہ کے کریم ہو ابن عمر
وغیرہ سلف نے اسیطرح کہا ہے اور یہ مرفوعاً بھی مروی ہے یہ بات اسکے موجب ہے کہ درمیان بندہ اور
درمیان رب کے ایک معرفت خاصہ ہو کہ جب وہ اللہ سے کچھہ مانگے تو اسے دیوے اور جب کچھہ دعا کرے تو
قبول فرماوے جسطرح کہ حدیث الٰہی یعنی قدسی مین آیا ہے لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ
الی قولہ ولئن سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وفی روایۃ ولئن دعانی لاجیبنہ حضرت نے ابن عباس کو
وصیت کی تھی احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ امامک تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک اللہ
فی الشدۃ الحاصل یعنی یہ ہے کہ درمیان عبد ورب کے ایک معرفت خاصہ دل سے اسطرح پر ہو کہ
اللہ کو قریب اپنے پاکر خلوت مین ساتھ اوسکے مستانس ہو اور حلاوت ذکر ودعا ومناجات ولذت خدمت
الٰہی پائے یہ بات اوسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو اللہ کی اطاعت سر وعلانیہ مین کرتا ہے وہیب بن
ورد نے کہا تھا ہل یجد حلاوۃ الطاعۃ من عصی قال لا ولا من ہم پھر جب بندہ اس انس وحلاوت
کو پالیتا ہے تو وہ عارف رب ٹھیرتا ہے اور درمیان اوسکے اور رب کے ایک شناخت خاص ہوجاتی ہے کہ

جب کچھ مانگے تو وہ اوسکو ملے اور جب کچھ چاہے تو دیا جائے جسطرح کہ شعوانہ نے تفصیل سے کہا تہا انما
بینک وبین ربک اذا دعوتہ اجابک اونکو غش آگیا بندہ ہمیشہ شدائد وکرب میں اندر دنیا و برزخ
و موقف کے واقع ہوتا ہے پہر جبکہ درمیان اوسکے اور رب کے ایک خاص شناسائی ہوجاتی ہے تو اللہ ان
سب سے اوسکو کفایت کرتا ہے وصیت ابن عباس میں اسی کی طرف حضرت نے اشارہ کیا ہے تعرف الی اللہ فی
الرخاء یعرفک فی الشدۃ کسی نے معروف رحہ سے کہا تہا کہ ما الذی ہیجک الی الانقطاع وذکر الموت والقبر
والجنۃ والنار کہا یہ سب کچہ اوسکے ہاتہ مین ہے جب درمیان تیرے اور اوسکے جان پہچان ہوگئی تو
پہر وہ تجکو ان سب سے کفایت کریگا معلوم ہوا کہ علم نافع وہ ہے جو درمیان عبد ورب کے شناسائی کرادے
اور اوسکی طرف راہ یاب کرے یہانتک کہ وہ اپنے رب ہی کو پہچان کر اوسکے ساتھ مانوس ہوجائے اور اوسکو
قرب سے شرمندہ رہے گویا وہ اسکو دیکھ رہا ہے ولہذا ایک گروہ صحابہ نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جو علم
لوگون سے اوٹھ جائیگا خشوع ہے ابن مسعود کہتے ہین کچہ لوگ قرآن پڑہتے ہین اونکے گلون سے نیچے نہین اترتا
ولکن جب لبین واقع ہوکر راسخ ہوجاتا ہے تو نفع دیتا ہے حسن نے کہا علم دو قسم ہے ایک زبان پر یہ اللہ
کی حجت ہے ابن آدم پر دوسرا دل مین یہ علم نافع ہے سلف کہتے تھے علما تین طرح پر مین ایک عالم باللہ
عالم بامر اللہ دوسرے عالم باللہ اور غیر عالم بامر اللہ تیسرے عالم بامر اللہ غیر عالم باللہ ان سب مین اکمل قسم
اول ہے وہی لوگ اللہ سے ڈرتے ہین اللہ کے احکام کے عارف ہین ساری شان اسی مین ہے کہ بندہ
علم سے اپنے رب پر استدلال کرے اور اوسکو پہچان لے جب رب کو پہچان لیگا تو اوسکو آپ سے قربت
پائیگا اللہ اوس سے نزدیک ہوجائیگا اور اوسکی دعا قبول کریگا جسطرح کہ اثر اسرائیلی مین آیا ہے ابن آدم
اطلبنی تجدنی فان وجدتنی وجدت کل شئ وان فتک فاتک کل شئ وانا احب الیک من کل شئ ؎

لکل شئ اذا فارقتہ عوض — ولیس للہ ان فارقتہ من عوض

ذوالنون زہران ابیات کو وقت شب مکرر پڑہا کرتے تہے ؎ اطلبوا لانفسکم — مثل ما وجدت انا

قد وجدت لی ساکنا — لیس فی ہواہ عنا — ان بعدت قربنی — او قربت منہ دنا

امام احمد نے معروف سے نقل کیا ہے کہ اصل علم اللہ کا ڈر ہے یعنی جڑ علم کی وہ علم ہے جو موجب خشیت و
محبت وقرب خدا ہو اور اللہ سے مانوس کرے اوسکی طرف شوق دلائے اسکے بعد وہ علم ہے جو اللہ کے
احکام کا اور اوس قول یا عمل یا حال یا اعتقاد کا علم ہو جو اللہ کو محبوب ہے اور اللہ اوسکو پسند کرتا ہے

جو شخص ساتہ اِن دو نون علمون کے متحقق ہو گا اوسکا علم نافع ہے اوسکو علم نافع و قلب خاشع و نفس قانع
و دعاء مسموع حاصل ہو گی اور جس شخص سے یہ علم نافع فوت ہو گیا وہ اُن چار چیزون مین جا گرا جنسے رسول
خدا صلعم نے پناہ مانگی تہی اور علم اوسکا اوسپر وبال و حجت ہو گیا اور اوسنے اپنے علم سے کچہ نفع نہ پایا کیونکہ نہ اوسکے
دل نے اوسکے رب کے لئے خشوع کیا اور نہ اوسکا نفس دنیا سے سیر ہوا بلکہ اوسکی حرص دنیا پر بڑہ گئی اور
وہ طالب دنیا ہو گیا اور نہ اوسکی دعا سنی گئی کیونکہ اوسنے نہ تو بجا آوری اوامر رب کی کی اور نہ اجتناب اوس
کے مسخوط و مکروہ سے کیا یہ اوسوقت کا حال ہے کہ اوسکا علم اس لائق تہا کہ اوس سے نفع حاصل کرنا ہو سکتا تہا
یعنی سابق تہا کتاب و سنت سے اور اگر تعلق اوسکی غیر قرآن و حدیث سے کی تہی تو پہر وہ فی نفسہ علم غیر نافع تہا
اوس سے انتفاع لینا ممکن نہین ہے بلکہ اوسکا ضرر اوسکے نفع سے اکثر ہے علامت ایسے علم کی جو نافع نہین
ہوتا ہے یہ ہے کہ صاحب اس علم کا زہو و فخر و خیلا کسب کرے طالب علو و رفعت و منافست فی الدنیا ہو مباہات
علما و ممارات سفہا کا خواہان رہے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے حضرت سے مروی ہے کہ جو کوئی علم کو
اسلئے طلب کرتا ہے تو پہر آگ سے ہے یہ بہی ہوتا ہے کہ ایسے علم والے دعوے معرفت مطلوب و طلب خدا
و اعراض عما سواہ کا کیا کرتے ہین حالانکہ اونکی غرض اس سے کچہ نہین مگر یہی طلب جسکا ذکر ہوا جیسا کہ لوگون
اور بادشاہون کے دلمین اپنی جاہ کے چاہنے والے مین آپ لئے اونسے طالب حسن ظن اور کثرت اتباع
کے ہین لوگون مین مخدوم مکرم مطاع معظم ہوا چاہتے ہین علامت اسکی اظہار دعوے ولایت ہے جسطرح
کہ اہل کتاب اس کا ادعاء کرتے تہے یا قرامطہ و باطنیہ و نجوم نے اسیطرح کا دعوی کیا تہا حالانکہ یہ شین
برخلاف شیوہ سلف صلحاء کے ہے کیونکہ وہ تو اپنے نفوس کو محتقر رکہتے تہے اور ظاہر و باطن مین اوسکو عیب
لگاتے تہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص یہ کہے کہ مین عالم ہون تو وہ جاہل ہے اور جو یہ کہے کہ مین مومن
ہون تو وہ کافر ہے اور جو کہے کہ مین جنت مین ہون تو وہ آگ مین ہے اسکی علامت یہ ہے کہ ایسا شخص
حق کو قبول نہین کرتا ہے اور منقاد امر نہین ہوتا اور جہگڑے پر متکبر بنتا ہے خصوصا جبکہ وہ قائل حق ماہون کی
آنکہ مین اس سے کم درجہ ہو اور وہ باطل پر اصرار رکہتا ہے اس ڈر سے کہ کہین لوگون کے دل اوس سے
جدا و پریشان نہو جائین اسلئے راجع طرف حق کے نہین ہوتا ہے کبہی یہ کرتا ہے کہ اپنے نفس کی مذمت و حقارت
علے رؤس الاشہاد کرنے لگتا ہے تاکہ لوگ اوسکو اپنے نفوس مین متواضع اعتقاد کرکے اوسکی ستایش و
مدح و ثنا کرین حالانکہ یہ خصلت منجملہ دقایق ریا کے ہے چنانچہ تابعین و من بعدہم من العلما نے اسپر تنبیہ

ہی ہے ایسا شخص بسبب قبول و استحلا مدح کے وہ بات ظاہر کرتا ہے جو منافی صدق و اخلاص کے ہوتی
ہے کیونکہ صادق کو اپنی جان پر خوف نفاق کا لگا رہتا ہے اور سوء خاتمہ سے ڈرتا ہے تو وہ قبول و استحسان
مدح سے ایک شغل شاغل میں ہوتا ہے و لہذا منجملہ علامات اہل علم نافع کے ایک یہ علامت ہے کہ وہ اپنے نفس
کے لئے کوئی حال و مقال نہیں دیکھتے اور دل سے تزکیہ و مدح کو مکروہ رکھتے ہیں اور کسی شخص پر تکبر نہیں کرتے
حسن نے کہا ہے انما الفقیہ الزاھد فی الدنیا والراغب فی الآخرۃ البصیر بدینہ المواظب علی عبادۃ ربہ
دوسری روایت یوں ہے الذی لا یحسد من فوقہ ولا یسخر من دونہ ولا یاخذ علی علم علمہ اللہ اس کلام
اخیر کے معنے ابن عمر سے بھی یوں مروی ہیں کہ اونہوں نے کہا ہے اہل العلم النافع کلما ازداد وا من ھذا
العلم ازداد واللہ تواضعا وخشیۃ وانکسارا و ذلا بعض سلف نے کہا ہے عالم کو چاہئیے کہ اپنے سر پر خاک ڈالے
اپنے رب کے لئے خاکساری کرے کیونکہ اوسکا علم جتنا بڑھیگا اوتنی ہی اوسکی معرفت ساتھ اپنے رب کے
زیادہ ہوگی اور خشیت و محبت خدا کی افزائش اور اسکا انکسار و ذل روز افزون ہوگا ؎

در خاک بیلقان برسیدم بعابدے — گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ — یا ہر چہ خواندۂ ہمہ در زیر خاک کن

ایک علامت اہل علم نافع کی یہ ہے کہ وہ اپنے صاحب کو دلالت کرتا ہے بھاگنے پر دنیا سے سب سے بڑہکر
دنیا ہی ریاست و شہرت و مدح ہے اس سے دور رہنا اور اس سے بچنے میں کوشش کرنا علامت ہے
علم نافع کی پھر اگر کچھ اسمیں سے بغیر قصد و اختیار کے واقع ہو تو صاحب علم کو چاہئیے کہ عاقبۃ الامر سے
خوف شدید میں رہے خیال کرے کہ کہیں یہ بات میرے ساتھ مکر و استدراج نہو جسطرح کہ امام احمد کا نام
اور آوازہ جب خلق میں مشہور ہوگیا تو وہ اپنے نفس پر نہایت خائف رہتے تھے ایک علامت علم نافع کی یہ ہے
کہ صاحب اس علم کا مدعی علم کا نہیں ہوتا ہے اور نہ کسی شخص پر فخر کرتا ہے اور نہ اپنے غیر کو جاہل بتاتا ہے مگر اوس
شخص کو جو مخالف سنت و اہل سنت کرتا ہے کہ اسوقت تکلم اوسکا غضبا للہ ہوتا ہے نہ غضبا للنفسہ اور نہ لقصد
رفعت علی احد اور جس شخص کا علم غیر نافع ہے اوسکو کوئی شغل بجز تکبر بنفسہ اور تشخص کرنے کے لوگوں پر اور
اظہار کرنے فضیلت کے خلق پر اور اونکو طرف جہل کے منسوب کرنے اور تنقص کرنے مردم کے واسطے اپنی رفعت
کے اونپر نہیں ہوتا حالانکہ یہ شغل اقبح و اردٔے خصال ہے بلکہ کبھی اون لوگوں کو جو اس سے پہلے گزرے
ہیں اور علما تھے منسوب بجہل و غفلت و سہو کرتا ہے اس سے محبت اپنے نفس کی اور حسن ظن ساتھ اوسکے

اور اسا رت ظن ساتھ سلف کے واجب آتی ہے مین کہتا ہون میرے ایک معاصر نے اپنی ایک رسالہ مین ایک قصہ رویت امام مالک کا خواب مین لکھکر یہ ذکر کیا ہے کہ مجکو اونکی کتاب موطا پر چند اعتراضات تھے لکن مینے اونسے نہین پوچھے انتہی حالانکہ موطا ایک کتاب مبارک قدیم العہد ہے جسکے خوشہ چین سارے ائمہ حدیث ہین اور مالک امام دار الہجرۃ تھے لکن تنبہ و فخر و خیلا ر ایسے خیالات بے ادبانہ پر باعث ہوا کرتا ہے اللہ تعالے ہمکو اور سب مسلمانون کو توفیق حفظ مراتب و صیانت آداب سلف کی بخشے اور ہمارے دلونکو طرف سے اہل قرون مشہود لہا بالخیر و اہل صدر اول کے صاف پاک رکھے اللہم آمین ابن رجب کہتے ہین اہل علم نافع اپنے نفوس کے ساتھ بدگمانی کیا کرتے ہین اور علماء سلف کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہین اور اپنے دل اور نفس سے اقرار فضل سلف کا کیا کرتے ہین اور معترف اپنے عجز کے ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم انکے درجہ تک نہین پہنچ سکتے بلکہ اونکے مرتبہ کے لگ بھگ تک بھی ہماری رسائی نہین ہے امام عالیمقام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تہا کہ علقمہ افضل ہین یا اسود کیا خوب جواب دیا کہ واللہ ما نحن باھل ان نذکرہم فکیف نفضل بینہم ابن مبارک جب ذکر سلف کے اخلاق کا کرتے تو یہ شعر پڑہتے ؎

لا تعرضن لذکرنا فی ذکرھم　　لیس الصحیح اذا مشی کالمقعد

اور جس شخص کا علم غیر نافع ہوتا ہے وہ اپنے نفس کو عالم متقدم پر کثرت مقال و تشقیق کلام مین فاضل جانتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ میرا نفس علم و درجہ مین نزدیک خدا کے اوس سے افضل تر ہے اسلئے کہ یہہ فضل میرے ساتھ مختص ہے جیسے پہلے کسیکو نہ تہا اسلئے عالم متقدم اوسکی نظر مین حقیر معلوم ہوتا ہے اور یہہ اوسپر عیب قلت علم کا لگاتا ہے اس بیچارہ مسکین کو یہ معلوم نہین ہے کہ قلت کلام کی طرف سبب سلف کو ہوا ورع و خشیت الٰہی تہی وہ اگر ارادہ طول کلام کا کرتے تو ہرگز عاجز نہوتے جسطرح کہ ابن عباس نے ایک قوم کو دین مین ممارات کرتے ہوئے دیکھکر کہا تہا اما علمتم ان للہ عبادا اسکتتہم خشیۃ اللہ من غیر عیّ ولا بکم وانہم لہم العلماء والفصحاء والطلقاء والنبلاء والعلماء بایام اللہ غیر انہم اذا تذکروا عظمۃ اللہ طاشت لذلک عقولہم وانکسرت قلوبہم وانقطعت السنتہم حتی اذا استفاقوا من ذلک تسارعوا الی اللہ بالاعمال یعدون انفسہم مع المفرطین وانہم لاکیاس اقویاء مع الظالمین الخاطئین وانہم لابرار برآء الا انہم لا یستکثرون لہ الکثیر ولا یرضون لہ بالقلیل ولا یدلون علیہ بالاعمال ہم حیثما لقیتہم مہمومون مشفقون وجلون خائفون خرجہ ابو نعیم وغیرہ

حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق
رواہ احمد والترمذی وحسنہ وخرجہ الحاکم وصححہ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعا یہ ہے البیان من اللہ
والعی من الشیطان رواہ ابن حبان سو بیان کچھ کثرت کلام کو نہیں کہتے ہیں بلکہ بیان نام ہے قول فصل
کا امر حق میں اور نہ عی قلت کلام کو کہتے ہیں بلکہ عی نام ہے سفہ حق کا مراسیل محمد بن کعب قرظی میں حضرت
سے آیا ہے تین چیزیں ہیں جس سے بندہ یہاں گھٹ جاتا ہے اور آخرت میں سبب انکے ذکر سے زیادہ اور عزت
پاتا ہے رحم و حیا و عی لسان عون بن عبد اللہ نے کہا ہے کہ حیا و عفاف و عی لسان نہ عی قلب اور نہ عی
عمل ایمان سے ہے یہ وہ چیزیں ہیں جو آخرت میں زیادہ ہو جاتی ہیں اور دنیا میں ناقص ہوتی ہیں سو زیادت
آخرت کی بڑکر ہے اس نقصان دنیا سے یہ روایت ایک وجہ ضعیف سے بطور مرفوع بھی مروی ہے
بعض سلف نے کہا ہے کوئی شخص پاس ایکقوم کے بیٹھتا ہے وہ قوم خیال کرتی ہے کہ یہ بے زبان و عاجز
ہے حالانکہ وہ عی نہیں ہوتا ہے بلکہ فقیہ مسلمان ہوتا ہے سو جو شخص کہ عارف قدر سلف ہے وہ جانتا ہے
کہ سکوت انکا ضروب کلام و کثرت جدال و خصام و زیادت فی البیان سے قدر حاجت پر کچھ عی و جہل و
قصور کی راہ سے نہ تھا بلکہ ورع و خشیت اللہ سے تھا وہ لاینفع کو چھوڑکر ینفع میں مشغول تھے و من حسن اسلام
المرء ترکہ ما لا یعنیہ خواہ وہ کلام انکا اصول دین میں تھا یا فروع میں یا تفسیر قرآن و حدیث و زہد و رقائق
و حکم و مواعظ و غیر ذلک میں جسمیں انہوں نے کچھ کلام کیا ہے پس جو کوئی انکی راہ پر چلیگا وہ راہ یاب ہے
اور جو کوئی کسی غیر کی راہ پر سالک ہوگا اور کثرت سوال و بحث و جدال و قیل و قال میں داخل ہوگا اگر
فضل کا اور اپنے نفس کے نقص کا معترف ہے تو وہ قریب الحال ہے ایاس بن معاویہ نے کہا ہے
جو کوئی اپنے نفس کا عیب نہیں جانتا پہچانتا وہ احمق ہے کسی نے اونسے کہا بھلا تم میں کیا عیب ہے
کہا یہی کثرت کلام اور اگر واسطے اپنے نفس کے مدعی فضل اور واسطے سلف کے مدعی نقص ہے تو ضلال
مبین اور خسران عظیم میں ہے ابن رجب کہتے ہیں فی الجملہ ان ازمان فاسدہ میں یا تو انسان اپنے نفس کے
لئے اسبات پر راضی ہو کہ نزدیک اللہ کے وہ عالم ٹھہرے یا راضی نہو مگر اسبات پر کہ نزدیک اہل زمانہ کے
عالم ہو سو اگر پہلی بات پر خوش ہے تو اللہ کے علم پر اپنے بارہ میں کفایت کرے اور جسکے درمیان اور اللہ
کے درمیان جان پہچان ہے اوسکو اللہ ہی کی معرفت پر نسبت اپنی اکتفا کرنا چاہیئے اور جو راضی نہیں ہے
مگر اسی بات پر کہ نزدیک لوگوں کے عالم ہو تو وہ حضرت کے اس قول میں داخل ہے من طلب العلم لیباہی

به العلماء او يماري به السفهاء او يصرف به وجوه الناس اليه فليتبوأ مقعده من النار
وہیب بن ورد نے کہا ہے بہت سے عالم ہین جنکو لوگ عالم کہتے ہین اور وہ اللہ کے نزدیک جاہلون
مین معدود ہین صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے رفعاً آیا ہے ان اول ما یسعر به النار ثلاثة احدهم
من قرء القرآن وتعلم العلم ليقال هو عالم وقارئ فيقال له قد قيل ذلك ثم امر به فسحب على وجهه
القي في النار پہر اگر نفس پر قناعت نکرے بلکہ اوس درجہ تک پہنچے کہ لوگون مین حکم کرنے لگے اسلئے کہ
لوگ اس زمانہ مین تعظیم نہین کرتے ہین مگر اوسی شخص کی جو اسطرح کا ہوتا ہے ورنہ اوسکی طرف ملتفت نہین
ہوتے ہین تو پہر اسنے استبدال ادنے کا اوس شے سے کیا جو اوس ادنے سے بہتر تہی اور درجہ علماء سے
منتقل ہوکر طرف درجہ ظلمہ کے آگیا و لہذا بعض سلف کو جب قاضی کرنے لگے تو اونہون نے کہا انما تعلمت
العلم لاحشر به مع الانبياء لا مع الملوك فان العلماء يحشرون مع الانبياء والقضاة يحشرون
مع الملوك مومن کو ضرور ہے کہ تہوڑا سا صبر کرے تاکہ راحت دراز کو پہنچے پہر اگر جزع کرے اور صبر نکرے
تو وہ اوسطرح کا ہے جو کہ ابن مبارک نے کہا ہے من صبر فما اقل ما يصبر ومن جزع فما اقل
ما يتمتع ع صبر ست علاج دل بیمار تو واقف افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست
امام شافعی یہہ شعر پڑہا کرتے تہے ع

یا نفس ما هی الا صبر ایام — کان مدتها اضغاث احلام
یا نفس جوزی عن الدنیا مبادرة — وخل عنها فان العیش قدام

نسأل الله علما نافعا ونعوذ به من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن
دعاء لا يسمع اللهم انا نعوذ بك من هؤلاء الاربع ف اس جگہ تامل کرنا چاہیئے کہ اللہ نے اہل کتاب کو
کتاب دی تہی اونہون نے اللہ کی آیات کا مشاہدہ کیا تہا جیسے زندہ ہوجانا قتیل کا ضرب بعض اعضاء
بقرہ سے پہر اونکے دل کسطرح مدام کے لئے سخت ہوگئے اللہ نے اونکو قاسی القلوب کردیا ہمکو اونکے ساتہ
مشابہت پیدا کرنے سے منع کردیا الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله وما نزل من الحق
الی قوله فاسقون اور سب مواضع مین سبب اونکے قاسی القلب ہونیکا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے
فبما نقضهم میثاقهم لعناهم وجعلنا قلوبهم قاسیة یعنی یہہ قسوت قلوب عقوبت تہی اونکی نقض میثاق
پر وہ عہد شکنی یہ تہی کہ مخالفت امر کی اور ارتکاب نہی کا کیا حالانکہ پہلے اس سے مواثیق و عہود اللہ سے

کہہ چکے تھے کہ ہم یہ نقض ہرگز نکرینگے پھر فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا
بہ یعنی سختی دل کیوجہ سے دو خصلتین مذموم اونمین آگئین ایک تحریف کلم کی اوضع کلم سے دوسرے نسیان
حظ کا تذکیر سے مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حکمت وموعظت حسنہ کو جو اونہین یاد دلائے گئے تھے
ترک کر دیا اور اپنا نصیب وحصہ اوس سے نلیا بلکہ اہمال عمل کیا سو یہ دونون امر اون علماء مین موجود ہین
جو فاسد ہوگئے ہین بسبب مشابہت اہل کتاب کے ایک تحریف کلم ہے کہ جو شخص تفقہ واسطے غیر عمل کے کرتا
ہے اوسکا دل سخت ہو جاتا ہے وہ مشغول عمل مین نہین ہوتا بلکہ کلم کو مواضع کلم سے محرف کر کے الفاظ
کتاب وسنت کو اونکی جگہون سے پھیر دیتا ہے اور انواع حیل لطیفہ کے ساتھہ تلطف کرتا ہے کبھی حمل انکا
مجازات مستبعدہ لغت ونحو وذلک پر کرتا ہے اور کبھی الفاظ سنن مین طعن سے پیش آتا ہے اسلئے کہ الفاظ کتاب
مین طعن کرنا ممکن نہین ہے اور جو شخص نصوص کو معانی مفہومہ پر جاری کرتا ہے یہ لوگ اوسکی مذمت کرتے
ہین اور اوسکا نام جاہل رکھتے ہین یا حشوی یہ بات اون لوگون مین موجود ہے جو اصول و دیانات مین کلام کرتے
ہین اور فقہا برای ہین یا صوفیہ فلاسفہ ومتکلمین ہین دوسرے نسیان ہے علم نافع کا جسکی تذکیر اونکو ہوچکی
ہو اب انکی دل اوس سے متعظ نہین ہوتے بلکہ جو شخص ایسی بات سیکھتا ہے جس سے رونا آئے یا اوسکا
دل نرم پڑے تو اوسکی مذمت کرتے ہین اور اوسکا نام قاص رکھتے ہین اہل رائے نے اپنی کتابون مین
اپنے بعض شیوخ سے نقل کیا ہے ان ثمرات العلوم تدل علی شرفہا فمن اشتغل بالتفسیر فغایتہ
ان یقص علی الناس ویذکرہم ومن اشتغل برایہم وعلمہم فانہ یفتی ویقضی ویحکم ویدرس وھو لاہم
نصیب من الذین یعلمون ظاہرا من الحیوة الدنیا وہم عن الاخرة ہم غافلون انکو حاصل مسابات پر شدت محبت
وعلو دنیا ہے یہ اگر دنیا مین زاہد آخرت مین راغب اور اپنے نفس اور عباد اللہ کے ناصح ہوتے تو اوس
چیز کے ساتھہ تمسک کرتے جو اللہ نے رسول پر اوتاری ہے اور لوگون کے لئے لازم کی ہے اکثر لوگ
تقوے سے باہر ہونے لگے حالانکہ اونکو نصوص کتاب وسنت کفایت کر سکتی تہی اور ایسے لوگ انہین جو
قرآن وحدیث سے باہر نکل تھوڑے ہین اسلئے اللہ اون لوگون مین سے جنکو فہم معانی نصوص کا ہے کچھہ
ایسے لوگ مقرر فرماتا ہے جو خارج عن القرآن والحدیث کو طرف کتاب وسنت کے پھیر لاتے ہین اور وہ
اون فروع باطلہ وحیل محرمہ سے جو بسبب فتح ابواب ربا مین بے نیاز ہوتے ہین اونکو کچھہ پروا محرمات وتحلیل
محارم خدا کے ساتھہ اون حیلون کے نہین ہوتی ہے جسطرح کہ اہل کتاب کی چال ڈھال تہی وھلم

الذین آمنوا لما اختلفوا فیه من الحق باذنه والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

تمام ہوا ترجمہ عبارت ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ عبارت بجنسہ بطور ایک رسالہ مختصر کے لکھی تھی اور بعد حمد ونعت کے یہ کلمات تھے بعد ہذہ کلمات مختصرات فی معنی العلم وانقسامہ الی علم نافع وعلم غیر نافع والتنبیہ علی فضل علم السلف علی علم الخلف فنقول وباللہ المستعان وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ جیسے بیان علم نافع وغیر نافع کا قبل اس کے کتاب حیارہ وغیرہ سے بعدہ رسالہ مشہورہ الشمس مین لکھا ہے اور علوم شریعت کی گنتی رسالہ مقصد الذریعہ مین ضبط کی ہے لیکن چونکہ یہ تحریر ابن رجب کی نہایت پاکیزہ ومختصر ہاتھ لگی اسلئے اس عبارت کو مقدمہ اس رسالہ کا مقرر کیا گیا وللہ الحمد

فصل بیان مین مذاہب اہل اصحاب کی

بلد زمانہ حضرت مسیح عیسےٰ بن مریم علیہما السلام کے سارے عرب وعجم اہل شرک وبت پرست عابد غیر اللہ تھے مگر بقایائے اہل کتاب اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف سارے جہان اور کافہ مردم کے رسول بنا کر بھیجا جب قریش نے اونکی بات نہ سنی اور وہ ہجرت کر کے مدینہ مین آ گئے تو ہر وقت لوگ انکو گھیرے رہتے تھے حالانکہ وہ لوگ نہایت تہیدست تنگ عیش مفلس تھے کوئی بازار مین حرفہ کرتا تھا کوئی کھجور کے باغ رکھتا تھا کسی کو طلب قوت سے بہت ہی کم فرصت ملتی تھی اسلئے جو شخص جسوقت حضرت کی خدمت مین حاضر ہوتا وہ آپکے ارشادات سنکر یاد رکھتا اور جو اوسوقت غائب ہوتا اوسکو ان ارشادات کا علم نہوتا جو اوسکی غیبت مین صادر ہوئے تھے اسلئے بعضی بات کسیکو اور کوئی بات کسیکو معلوم ہوئی اور کسیکو معلوم نہوئی بلکہ جوبات بعض اعراب کو معلوم ہوئی وہ بعض اکابر صحابہ پر مخفی رہتی حضرت کے زمانہ مین خلفاء اربعہ وغیرہم فتوے دیتے تھے بعد انتقال نبوی کے جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو اکثر صحابہ مدینہ سے واسطے قتال اہل ردت واہل شام وعراق کے نکل گئے تھوڑے مدینہ مین باقی رہے وقت پیش آنے مسئلہ کے خلیفہ اول کتاب یا سنت سے جواب دیتے اگر قرآن وحدیث مین وہ مسئلہ نملتا صحابہ حاضرین سے دریافت کرتے اگر اونکے پاس بھی علم اوسکا نہوتا تو خود اجتہاد کرتے

یہی طرز فتوے زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مین رہا اسوقت مین اور بہی رہے سبہے صحابہ متفرق ہو گئے کبہی یہ ہوتا کہ ایک مسئلہ مین حدیث موجود ہوتی لکن بسبب تفرق صحابہ اوسکا علم مفتی کو نہوتا وہ چار ناچار اجتہاد کرتا پہر جو صحابی جس شہر مین رہ پڑا اوسجگہ کی لوگون نے اوسیکے علم پر اقتصار کیا ایک شہر کے لوگون کو دوسرے شہر کے علم کی خبر نہوئی کوئی مکہ مین تہا کوئی کوفہ مین کوئی بصرہ مین کوئی شام مین کوئی مصر مین حال اہل اسلام کا امصار مین بابت احکام شریعت اسیطرح پر ایک زمانہ تک جاری رہا جب رحلت کی کثرت ہوئی اور لوگ واسطے جمع حدیث نبوی کے اوٹہہ کہڑے ہوئے اور ہر جگہ سے اس علم کو جمع کر کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہنچایا اور جسکو یہ علم پہنچا اوسپر حجت قایم ہوگئی اور صحیح کو سقیم سے جدا کیا گیا بازار اجتہاد کا جس سے مخالفت حضرت کے کلام کی ہوتی تہی سرد پڑ گیا اور عذر ترک عمل بالحدیث کا جاتا رہا کیونکہ سنن پہنچ گئے اور حجت قائم ہوگئی صحابہ اور اکثر تابعین اسی طریق پر تہے ایک حدیث کے لئے سفر مدت دراز و مسافت دراز کا کرتے تہے جب زمانہ ہارون رشید کا آیا اور ابو یوسف رحہ ۱۷۰ھ مین والی قضا ہوئے تو بلاد عراق و خراسان شام مین وہی شخص قاضی ہوتا تہا جسکی طرف وہ اشارہ کرتے اسیطرح جب منتصر حاکم اندلس ہوئے تو ۱۸۰ھ مین جسکو یحیی بن یحیی اشارہ کرتے وہی شخص سائر بلاد و اعمال اندلس مین قاضی مقرر ہوتا ابو یوسف حنفی تہے یحیی مالکی تہے افریقیہ مین غلبہ سنن و آثار کا تہا پہر ابو محمد فارسی نے وہان رواج مذہب حنفی کا دیا پہر جب سحنون قاضی ہوئے تو مذہب مالک نے رواج پایا مصر مین مذہب مالک کا عبد الرحیم بن خالد لائے یہ ۱۶۳ھ مین تہے ورنہ پہلے مصر مین کوئی مذہب مالک کو پہچانتا بہی نہ تہا یہانتک کہ امام شافعی رحہ مصر مین آئے تب سے مذہب شافعی نے انتشار پایا ارجون نے ۲۶۳ھ مین جہر بالبسملہ سے روکا اہل مصر اسی مذہب مالک و شافعی پر تہے پہر ۲۵۸ھ مین قائد جوہر نے مذہب شیعہ کا رواج دیا اصل اس مذہب کی عبد اللہ بن سبا یہودی سے ہے ۵۶۴ھ مین بزمانہ ملک ناصر صلاح الدین مصر مین مدارس مالکیہ و شافعیہ بنے مذہب شیعہ کا استیصال کلی ہو گیا یہانتک کہ سرزمین مصر مین کسی جگہ بہی باقی نرہا پہر محمود زنگی نے تعصب کر کے مذہب حنفی کو رائج کیا مصر و شام مین کثرت سے حنفی ہو گئے تب سے اس مذہب نے خوب رواج پایا هذا احوال المذاهب من اولها الى اخرها **ف** اب عقائد کا حال سنو کہ سلطان صلاح الدین نے تمام لوگون کو عقیدہ شیخ ابو الحسن اشعری پر لگایا اور اوقات دیار مصر مین اس عقیدہ کو شرط کیا یہ عقائد دیار مصر و شام

وارمن حجاز و یمن و بلاد مغرب مین مستمر الحال ہوگئے جو کوئی خلاف اوسکے کہتا اوسکی گردن ماری جاتی
اب تک یہی حال ہے تو دولت ایوبیہ مین مذہب ابو حنیفہ و امام احمد کا کچھ بہت چرچا نہ تہا پہر آخر دولت
مین ان دونون مذہب کا ذکر نکلا زمانہ ملک ظاہر بیبرس مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہوئے
سنہ ۶۶۵ سے یہ طریقہ چل نکلا یہانتک کہ مجموع امصار اسلام مین کوئی مذہب و عقیدہ باقی نرہا مگر یہی مذاہب
اربعہ و عقیدہ اشعری آن لوگون کے لئے مدارس و خوانق و زوایا و ربط سائر ممالک اسلام مین بنگئے جو
اس مذہب و عقیدہ پر ہوتا اوسپر انکار کیا جاتا وہ دشمن ٹہیرتا اوسکو عہدہ قضا ملتا نہ اوسکی گواہی قبول
ہوتی نہ اوسکو خطابت و امامت و تدریس ملتی جب تک کہ وہ مقلد کسی ایک مذہب کا ان مذاہب مین سے نہوتا
مقریزی کہتے ہین واننی فقہاء ہذہ الامصار فی طول ہذہ المدۃ بوجوب اتباع ہذہ المذاہب
وتحریم ما عداہا والعمل علی ہذا الی الیوم انتہی مین کہتا ہون کہ یہ ایجاب و تحریم ٹہیک نہین تہا اسپر کوئی نص
علی اور دلیل قوی قائم نہین ہے بیشک حق درمیان ان مذاہب اربعہ کے دائر سائر ہے لیکن منحصر نہین ہے
مگر اس نظر سے کہ مذہب اہل حدیث و ظاہریہ بہی اندر ان مذاہب کے موجود ہے اگر یہ بات کہین کہ غتیانا
کرنا ان مذاہب کا بعد عرض کے کتاب و سنت پر لا باس بہ ہے تو ہو سکتا ہے یہ محل اسکی تفصیل کا نہین ہے
ف جب حال مذاہب کا زمانہ وفات نبوی سے تا استقرار مذاہب اربعہ معلوم ہوچکا تو اب حال فرق
و اختلاف عقائد خلیقہ کا بہی اجمالا معلوم کرنا ضرور ہے تفصیل اسکی رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ مین
مرقوم ہوچکی ہے جن لوگون نے اصول دیانات مین کلام کیا ہے وہ دو قسم ہین ایک مخالف ملت اسلام
دوسرے مقر اسلام مخالفین ملت اسلام دس گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے اصحاب عناصر تیسرے ثنویہ
یعنی مجوس چوتہے طبائعیین پانچوین صابئہ چہٹے یہود ساتوین نصارے آٹہوین اہل ہند نوین زنادقہ انہین
مین قرامطہ بہی داخل ہین دسوین فلاسفہ فلسفت حکمت کو کہتے ہین اور فیلسوف محب حکمت کو انکا علم چار
نوع مین منحصر ہے طبیعی مدنی ریاضی الہی دوسری قسم فرق اہل اسلام ہین جو حدیث ستفترق امتی
ثلاثا و سبعین فرقۃ ثنتان و سبعون ہالکۃ و واحدۃ ناجیۃ رواہ اہل السنن الا النسائی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
سے مراد ہین دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے افترقت الیہود علی احدی و سبعین
او اثنتین و سبعین فرقۃ وتفرقت النصاری علی احدی و سبعین او اثنتین و سبعین فرقۃ وتفترق
امتی علی ثلاث و سبعین فرقۃ رواہ البیہقی وقال حسن صحیح اخرجہ الحاکم و ابن حبان فی صحیحہ

بخوہ فاخرجہ الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ وقال صحیح علی شرط مسلم واخرجہ کثیر الفقہ فی الاصول وقال روی عن سعد بن ابی وقاص وابن عمرو وعوف بن مالک دفعاً بمثلہ مسلمانون کے فرقے پانچ ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج انہین سے ہر فرقہ مین فرق کثیر ہین اور اکثر افراق اہل سنت کا قتیا مین سے اور تہوڑا سا اعتقادات مین تہے چار فرقے باقی سوا دہین کسیکا ساتہ اہل سنت کے خلاف بعید ہے اور کسیکا خلاف قریب اقرب فرق مرجیہ وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان نام ہے تصدیق دل وزبان کا معاً فقط اور اعمال فقط فرائض وشرایع ایمان ہین اور انکے ابعد انہین اصحاب جہم بن صفوان ومحمد بن کرام ہین اسیطرح اقرب فرق معتزلہ اصحاب حسین نجار وبشر بن غیاث مریسی ہین اور انکے ابعد انہین اصحاب ابوہذیل بن علاف اسیطرح مذاہب شیعہ مین اقرب اصحاب حسن بن صالح ہین اور ابعد امامیہ تہے غالیہ سو وہ سرے سے مسلمان ہی نہین ہین بلکہ اہل ردت وشرک ہین اور اقرب فرق خوارج اصحاب عبداللہ بن یزید اباضی ہین اور ابعد انہین ازارقہ تہے بطیخیہ وجاحد بعض قرآن یا مفارق اجماع جیسے عجاردہ وغیرہم سو وہ باجماع امت کفار ہین الغرض فرق ہالکہ دشش گروہ مین منحصر ہین ایک معتزلہ یہ نفی صفات الٰہیہ مین غلو کرتے ہین قائل عدل وتوحید کے ہین سارے معارف کو عقلیہ بتاتے ہین حصولاً ووجوباً قبل وبعد شرع کے اور اکثر یہ کہتے ہین کہ امامت اختیار سے ہوتی ہے یہ بیس فرقے ہین دوسرے مشبہ انکو اثبات صفات مین غلو ہے یہ ضد معتزلہ ہین اور انکے سات فرقے ہین تیسرے قدریہ انکو ثابت کرنے مین قدرت عبد کے اور اثبات خلق وایجاد مین غلو ہے کہتے ہین کہ ان امور مین کچھ حاجت معاونت کی طرف سے اللہ تعالےٰ کے نہین ہے چوتھے مجبرہ انکو غلو ہے نفی استطاعت عبد مین قبل وبعد فعل ومع فعل کے یہ اختیار عبد کی نفی کرتے ہین اور کسب کے بہی نافی ہین یہ دونو فرقے باہم متضاد ہین مجبرہ مین تین فرقے ہین پانچوین مرجیہ انکو یہ امید ہے کہ اصحاب معاصی کو طرف سے اللہ کے ثواب ملیگا وتہذا یہ بات کہتے ہین کہ لایضر مع الایمان معصیۃ کما انہ لا ینفع مع الکفر طاعۃ یا حکم اصحاب کبائر کو آخرت تک تاخیر کرتے ہین حقیقت انکی یہ ہے کہ انکو اثبات وعد ورجاء ونفی وعید وخوف مین اہل ایمان سے غلو ہے انکے فرقے تین ہین چھٹے حروریہ انکو اثبات وعید وخوف مین بحق مومنین اور تخلید فی النار مین باوجود ایمان کے غلو ہے یہ ایک قوم ہے نواصب خوارج کی یہ ضد ہین مرجیہ کے نفی واثبات وعد ووعید مین یہ مرتکب کبیرہ کو مشرک بتاتے ہین اور عامۂ خوارج اوسکو کافر کہتے ہین نہ

شرک اور بعض کا قول یہ ہے کہ ایسا شخص منافق ہے درک اسفل نار مین ہوگا انکا اثبات پر اتفاق
ہے کہ ایمان نام ہے اجتناب کا ہر معصیت سے ساتوین نجاریہ اتباع حسن بن نجار رہا تک یہ منجملہ مجبرہ کے
تہا انکے تین فرقے مین آٹھوین جہمیہ اتباع جہم بن صفوان یہ مسئلہ قضا وقدر مین باوجود قدر ہے میل خاطر
کے طرف جبر کے موافق اہل سنت ہین مگر رویت وصفات کی نفی کرتے ہین قائل ہین خلق قرآن کے یہ فرقہ
بہت برا گروہ ہے انکا شمار معطلہ مجبرہ مین ہے نوین روافض انکو حب علی مرتضی و بغض شیخین وعثمان و
عائشہ ومعاویہ وغیرہ صحابہ مین غلو ہے زید بن علی علیہما السلام نے انکا نام رافضہ رکہا تہا انکے تین سو فرقے
ہین منجملہ اونکے بیس فرقے مشہور ہین دسوین خوارج انکو نواصب بہی کہتے ہین اور حروریہ بہی اسلئے کہ موضع
حرورا نام مین انکا جماؤ واسطے قتال علی مرتضی کے ہوا تہا انکو حب ابوبکر وعمر وبغض علی مین غلو ہے متنبی
نے کہا ہے ولا ابھل منہم فانہم القاسطون المارقون یہ سب بیس فرقے ہین ان فرق
دو گانہ کے فروع کا بیان مع اونکے اقوال اباطیل کے رسالہ کشف الغمہ مین ہوچکا ہے ف حقیقت حال
عقائد اہل اسلام اعداد ملت اسلامیہ تا انتشار مذہب اشعریہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت صلعم کو طرف
سارے لوگون کے رسول بناکر بہیجا حضرت نے جو وصف رب سبحانہ کا قرآن مین آیا تہا اور جو وحی سے
معلوم کیا تہا وہ بیان کیا کسی شخص نے عرب مین سے خواہ وہ شہری تہا یا دہاتی کسی شے کے معنے آپ
سے نہ پوچہے جسطرح کہ نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ امر ونہی کا سوال آپ سے کرتے تہے یا احوال قیامت
وجنت ونار کو پوچہتے تہے کیونکہ اگر کوئی شخص بہی صفات الٰہیہ کا سوال کرتا تو ضرور ہم تک منقول ہوتا
جسطرح پر کہ احادیث احکام حلال وحرام وترغیب وترہیب واحوال قیامت وملاحم وفتن کی منقول ہوئی
ہین اور دواوین احادیث وآثار سلفیہ مین موجود ہین حالانکہ کسی طریق صحیح یا سقیم سے کسی ایک صحابی
سے باوجود اختلاف طبقات وکثرت عدد یہ بات وارد ومروی وماثور نہین ہے کہ اونسنے حضرت سے
معنے کسی وصف کے صفات الٰہیہ مین سے جو قرآن کریم یا لسان نبی رحیم پر آئی ہین سوال کیا ہو بلکہ
سب صحابہ نے معنے اونکے سمجہ کر کلام کرنے سے سکوت کیا تہا اور نہ کسی صحابی نے یہ فرق نکالا کہ یہ
صفت ذات ہے اور وہ صفت فعل بلکہ فقط اللہ کے لئے اثبات صفات ازلیہ کا علم وقدرت وحیاۃ و
ارادہ وسمع وبصر وکلام وجلال واکرام وجود وانعام وعز وعظمت سے کیا اور کلام کو ایک ہی طریق
پر ہانکا اسیطرح اون الفاظ کا اثبات کیا ہے جنکو اللہ تعالے نے اپنے نفس کریم پر اطلاق کیا ہے

جیسے وجہ و ید و نحو ذلک سے نفی مماثلت مخلوقین کی غرضکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ اثبات بلا تشبیہ کے کیا ہے
اور تنزیہ بلا تعطیل کے اختیار کی تہی مگر کسی ایک نے کسی ایک صفت کی تاویل سے تعرض نہین کیا بلکہ
سبنے بالاتفاق یہ عقیدہ رکہا کہ صفات کو جسطرح پر وہ آئی ہین جاری کرین اونہین سے کسی کے پاس کوئی
چیز ایسی نہ تہی جس سے اللہ کی وحدانیت اور حضرت کی اثبات نبوت پر استدلال کرین سوائے کتاب اللہ
کے اور نہ کسی ایک صحابی نے کبہی کوئی شے طرق کلامیہ و مسائل فلسفیہ سے پہچانی عصر صحابہ اسی نہج پر
گذر گیا یہانتک کہ اونکے زمانہ مین قول بالقدر حادث ہوا اور امر کو انف کہا یعنی اللہ نے اپنی خلق پر کسی
شے کو اوس حال سے جسپر خلق ہے مقدر نہین فرمایا **ف** سب سے پہلے جسنے اسلام مین قول بالقدر نکالا
معبد بن خالد جہنی ہے ابن عمر نے اوسکا حال سنکر اوس سے اپنی بیزاری ظاہر کی اور سلف نے قدریہ سے
تحذیر بلیغ فرمائی یہ معبد جلیس حسن بصری تہا حسن نے کہا کذاب حال د اللہ اسیطرح حدوث مذہب خوارج
کا بہی زمن صحابہ مین ہوا ابن عباس نے اونسے مناظرہ کیا گروہ راجع الی الحق ہوئے علی مرتضی نے
ایک جماعت کو اونمین سے قتل کیا حدوث مذہب تشیع کا بہی زمن صحابہ مین ہوا تہا علی نے غلاۃ شیعہ کو
آگ مین جلا دیا پہر بعد زمن صحابہ کے مذہب جہم بن صفوان نکلا بلاد مشرق مین ایک فتنہ عظیم بسبب اوسکے
برپا ہوا اہل اسلام نے اوسکی بدعت کو اکبر سمجہکر انکار کیا جہمیہ کی تضلیل فرمائی اسی اثنا مین مذہب اعتزال حادث
ہوا بعد دو صد سال ہجری کے ائمہ اسلام نے انکے مذہب سے نہی کی اور علم کلام کی مذمت فرمائی پہر مذہب
تجسیم نکلا یہ مضاد مذہب اعتزال تہا اسکا حدوث بہی بعد دو صد سال ہجرت کے ہوا پہر حدوث مذہب قرامطہ
کا ہوا اسکی ابتدا ۲۶۴ سنہ سے ہے کوفہ سے نکل کر عراق تک پہنچا بحرین مین آیا موجد اسکا حمدان اشعث معروف
بقرمط تہا قرمط قصیر القامت قصیر الرجلین متقارب الخطوہ کو کہتے ہین وہ اسیطرح کا تہا اس مذہب نے بڑا
شیوع پکڑا **ف** مامون خلیفہ مقیم بغداد نے کتب قدیمہ بلاد روم سے طلب کرکے عربی مین ترجمہ کرائین کچہ
اوپر ۲۰۰ سنہ ہجری سے انتشار مذاہب فلاسفہ کا ہوا معتزلہ و قرامطہ و جہمیہ وغیرہ جہک پڑے مقریزی کہتے ہین
فانجر علی الاسلام واہلہ من علوم الفلاسفۃ ما لا یوصف من البلاء والمحنۃ فی الدین و عظم
بالفلسفۃ ضلال اہل البدع وزادتہم کفرا الی کفرہم ۳۳۴ سنہ مین جب دولت بنی بویہ قائم ہوئی اور ۴۴۷ سنہ
تک وہ حکمران رہے مذہب تشیع نے خوب قوت پائی عراق و خراسان و ما وراء النہر مین مذہب اعتزال پہیل
گیا مشاہیر فقہا بہی اوسکی طرف مائل ہوگئے ادہر افریقیہ و بلاد مغرب مین تجاہر مذہب اسمعیلیہ کا ہوگیا ۳۵۶ سنہ

مین انکی سعی سے مذہب رفضہ عامۂ بلاد مغرب ومصر وشام ودیار بکر وکوفہ وبصرہ وبغداد وجمیع عراق وبلاد خراسان وما وراء النہر وبلاد حجاز ویمن وبحرین مین شایع ہوگیا درمیان انکی اور اہل سنت کے فتن وحروب ومقاتلات ہے پہر مذاہب قدریہ وجہمیہ ومعتزلہ وکرامیہ وخوارج وروافض وقرامطہ وباطنیہ نے شہرت پکڑی ساری زمین انہین لوگون سے بہر گئی کوئی شہر وقطرہ بچا جہان یہ مذاہب نہون یہ لوگ فلسفہ مین نظر کرتے تہے ابوالحسن اشعری نے مذہب اعتزال چہوڑکر طریق سنت اختیار کیا مسالک طریق بین النفی والاثبات ہوئے یعنی نفی اعتزال واثبات اہل تجسیم ایک جماعت اہل علم نے انکی رائے پر اعتماد کیا جیسے ابوبکر باقلانی مالکی ابن فورک ابواسحق اسفراینی ابراہیم شیرازی امام غزالی ابوالفتح شہرستانی فخرالدین رازی وغیرہم تشدّد سے یہ عقیدہ عراق مین پہیلا پہر شام مین آیا پہر مصر مین پہر مغرب مین پہر ایسا انتشار ہوا کہ سوا اس عقیدہ کے کوئی عقیدہ باقی نرہا اگلے عقائد فراموش ہوگئے مقریزی کہتے ہین حتی لم یبق الیوم مذھب یخالفہ الا ان یکون مذھب الحنابلۃ اتباع الامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فانہم کانوا علی ما کان علیہ السلف لایرون تاویل ما ورد من الصفات یہانتک کہ بعد سنہ سات سو ہجری کے دمشق واعمال دمشق مین شہرت تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ حرانی رحمہ کے ہوئی وہ واسطے انتصار مذہب سلف کے متصدی ہوئے اور رد کرنے مین مذہب اشعری پر مبالغہ کیا اور کہلا کہلا انپر اور رافضہ وصوفیہ پر انکار فرمایا لوگ انکے حق مین دو فریق ہوگئے ایک فریق نے انکی اقتدا کی اور انکے اقوال پر اعتماد کیا اور انکی رائے کو عامل ہوتے اور انکو شیخ الاسلام جانا اور اجل حفاظ اہل ملت اسلامیہ سمجہا دوسرے گروہ نے تبدیع وتضلیل کی اور باب اثبات صفات کے عیب لگایا اور چند مسائل پر انتقاد کیا جنمین انکے لئے سلف موجود تہا اور بعض مین انکو خارق اجماع سمجہا جنمین کہ سلف نہ تہا وکانت لہ ولہم خطوب کثیرۃ وحسابہ وحسابہم علی اللہ الذی لایخفی علیہ شیئ فی الارض ولا فی السماء انکے اتباع ابتک شام مین بہت اور مصر مین کم ہین اتنے کلام ف درمیان اشاعرہ وماتریدیہ اتباع ابی منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی کے جو خلاف بابت عقائد کے ہے وہ بجائے خود مشہور ہے فرقہ ماتریدیہ مقلد امام ابوحنیفہ وامام ابویوسف وامام محمد ہے مقریزی کہتے ہین تتبع سے یہ مسائل خلافیہ کچہ اوپر دس مسئلے ہوتے ہین اول امر مین بسبب انکے کچہ تباین وتنافر تہا ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کے عقیدے مین قدح کرتا تہا انجام کو چشم پوشی ہوگئی وللہ الحمد فہذا اعزک اللہ بیان ما کانت علیہ عقائد الامۃ من ابتداء الامر الی وقتنا ہذا فقد وصل ذلک الیک صفوا وللہ عفوا بلاتکلف

مشقة ولا ببذل مجهود ولكن الله يمن على من يشاء من عباده انتهى حاصله
مین کہتا ہون امام ابوالحسن اسمعیل بن اسحق بن سالم اشعری اولاد ابوموسی اشعری بصری مرسے ہین
۲۶۰ھ یا ۲۷۰ھ مین پیدا ہوئے ۳۳۰ھ بلکہ بغداد مین وفات پائی ف اللہ تعالے نے خلق سے اپنی
شناخت چاہی ہے بقوله تعالى وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون ابن عباس وغیرہ نے کہا یعبدون بمعنے یعرفون
ہے اللہ نے خلق کو پیدا کر کے زبان شرایع پر آپکو پہنچوایا جسکے نصیب مین تہا اوسنے مطابق تعریف خدا کی
معرفت خدا کی حاصل کی بعث انبیاء و انزال شرایع سے پہلے علم خلق کا ساتہہ اللہ تعالے کے اس طریق
سے تہا کہ اللہ کی تنزیہ سمات حدوث اور ترکیب و افتقار سے کرتے تہے اور اوسکو باقتدار مطلق وصف کرتے
تہے یہی تنزیہ عقلا مشہور ہے عقل ہرگز اس سے آگے تجاوز نہین کرتی جب اللہ تعالے نے اپنی شریعت محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتاری اور اپنے دین کو کامل کیا تو رستہ اللہ کی شناخت کا یہ ٹہرا کہ
عارف باللہ کو دو معرفتون کا جامع ہونا چاہیئے ایک وہ معرفت جسکو ادلہ عقلیہ مقتضی ہین دوسرے وہ معرفت
جسکو اخبارات الٰہیہ لائی ہین پہر اس علم کو طرف خدا کے پہیرے اور جو کچہہ شریعت حقہ لائی ہے اوسپر ایمان
موافق ارادہ الٰہی کے بغیر تاویل فکر و تحکم رائے کے لائے کیونکہ اللہ نے شرایع اسی لئے اوتارے ہین کہ عقول
بشریہ ادراک حقائق اشیاء مین جون کے تون جسطرح کہ اللہ کے علم مین ہین مستقل نہین ہین اور اونکو یہ
استقلال کہان ہوسکتا ہے حالانکہ متقید ہین ساتہہ اوس اطلاق کے جو اونکے پاس ہے پس اگر اللہ تعالے اون
عقول کو علم مطابق اپنی مراد کے اوضاع شرعیہ سے عطا کرے اور اپنی حکمتون پر اس باب مین اطلاع
دے تو یہ اوسکا فضل ہے عارف کو نچاہیئے کہ اس سنت کو طرف اپنے فکر کے نسبت کرے کیونکہ وہ تنزیہ
جو کہ عارف اپنے فکر سے کرتا ہے واجب ہے کہ وہ مطابق کتاب منزل و سنت مطہرہ کے ہو ورنہ اللہ تعالے
تنزیہ عقول بشریہ سے جنکے افکار متقید باوطار مین منزہ ہے اسیطرح تنزیہ عقول کی مقید ہے ساتہہ موافقت
قرآن و حدیث کے کہ بموجب احکام و آثار شرع کے ہو اور جب یہ معرفت ہونے سے خالی ہوتی ہے تو اوسدم
اللہ تعالے بصائر سے کشف غطا فرما کر راہ حق دکہاتا ہے اور بصائر کی تنزیہ ساتہہ افکار عادیہ کے تنزیہات عرفیہ
سے کرتا ہے ف سارے مسلمانون کا قاطبتہً اجماع ہے کہ جو احادیث دربارہ صفات آئی ہین اونکی روایت
کرنا اور انکا نقل کرنا اور انکا پہچانتا جائز ہے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے پہر اہل حق نے اجماع کیا ہے اسبات
پر کہ یہ احادیث احتمال مشابہت خلق سے مصروف ہین بقول اللہ تعالے ليس كمثله شئ وهو السميع البصير

ولقول اللہ تعالیٰ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اس سورت کا نام
سورۂ اخلاص ہے حضرت صلعم نے اسکی تعلیم شان فرمائی ہے اور امت کو اسکی تلاوت مین رغبت دلائی ہو
یہانتک کہ اوسکو ثلث قرآن فرمایا ہے یہ اسلئے کہ یہ سورت گواہ ہے اللہ کی تنزیہ وعدم تشبیہ وتمثیل پر اسکا نام
سورۂ اخلاص اسی لئے ہوا کہ یہ مشتمل ہے اخلاص توحید الٰہی پر اسمین کوئی شائبہ تشبیہ کا ساتھ خلق کے نہین ہے
لیس کمثلہ کا کاف زائد ہے حرف کاف وکلمہ مثل کلام عرب مین واسطے تشبیہ کے آتے ہین اللہ تعالیٰ نے
دونون کو جمع فرما کر نفی کی تو چونکہ سارے مسلمانون کا اجماع جواز روایت پر ان حدیثون کے اور جواز نقل
پر ان اخبار کے ہمراہ اجماع کے صرف نفی التشبیہ پر ثابت ہے تو اللہ کی تعظیم مین اس سورت کے ذکر کرنے
سے کچھ باقی نہ رہا مگر یعنی تعطیل کیونکہ رسولون کے دشمنون نے اپنے رب کے ایسے نام رکھے ہین جنمین صفات
علیا کی نفی ہوتی ہے چنانچہ الیکقوم کفار نے کہا رب طبیعت ہے تو دوسرون نے کہا علت ہے اسطرح کا الحاد
اسماء الٰہی مین اونہون نے بہت کیا ہے اور پھر حضرت نے یہ حدیثین جو مشتمل ہین صفات علیا پر ارشاد فرمائین
اور اصحاب اہل ارشاد نے اون اخبار کو حضرت سے نقل کیا پھر ائمہ تابعین نے صحابہ سے اونکو روایت کیا یہانتک
کہ وہ احادیث ہم تک پہنچین اور ہر شخص نے اون حدیثون کو جن کا قرآن روایت کیا اور کسی شے کی تفسیر
سے تاویل نکی حالانکہ ہم جانتے ہین کہ اونکا عقیدہ یہ تھا ان اللہ لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر
اس سے ہماری سمجھ مین یہ بات آگئی کہ مراد اللہ تعالیٰ کی ان حدیثون سے جنکے ساتھ حضرت نے نطق
وتکلم وتلفظ کیا ہے اور صحابہ نے اونکو تناول وتداول فرمایا اور امت کو پہنچایا یہ ہے کہ کافرون کے حلق
مین غصہ ہو اور ذکر ان صفات کا دلمین ہر گمراہ معطل مبتدع کی ایک نکایت ہو کیونکہ یہ لوگ اہل طبایع وخیال
علل وغیرہ متعددہ کے آثار کے معتقد ہین اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس کریمہ کا وصف اپنی کتاب مین کیا
ہے اور حضرت نے اللہ کا وصف ارشاد کیا جو کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہے یہ دلیل ہے اسبات پر کہ جب
کسی مومن نے یہ اعتقاد کر لیا کہ لیس کمثلہ شیء وھو السمیع العلیم وانہ احد صمد لم یلد ولم یولد
ولم یکن لہ کفوا احد تو ذکر کرنا اوسکا ان حدیثون کو تمکین اثبات ہے اور ایک شجا ہو حلوق مین معطلہ
کے امام شافعی رح نے فرمایا ہے الاثبات امسک اسکو خطابی نے امام موصوف سے نقل کیا
ہے ہمکو یہ بات کسی ایک صحابی یا تابعی یا تبع تابعی سے نہین پہنچی کہ اونہون نے ان حدیثون کی تاویل
کی ہو اللہ تعالیٰ کا اجلال اسمات سے ارفع ہے کہ اوسکی تاویل کیجائے یا اوسکے لئے کوئی کہاوت بیان کر

اور جب کہ قرآن عظیم ساتہہ کسی ایک صفت کے منجملہ ان صفات علیا کے نازل ہوا جیسے ید اللہ فوق
ایدیھم. تعالے کے نفس تلاوت سے ہر سامع سے مراد کو سمجھہ جاتا ہے اسیطرح یہ قول خدا تعالے کا
بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء یہود اسمیں پاک کیطرف نسبت بخل کی کرتے تہے اوسپر اسمیں
نیز یہ آیت اوتاری نفس تلاوت کرنا اس آیت کو معنے مقصود کا مبین ہے ان آیتون کی تاویل
محتاج ضرب مثل ہے جیسے کہ قول اونکا نحو قولہ تعالے الرحمن علی العرش استوے میں کہ استوا
اسجگہہ ہمنے استیلا ہے حالانکہ اس سے تشبیہ باریتعالے کی ساتہہ بشر کے لازم آتی ہے اور اہل اثبات
اللہ تعالے کے جلال کی اس بات سے تنزیہ کرتے ہین کہ اوسکو مشابہ اجسام کہین نہ حقیقۃً نہ مجازاً کیونکہ وہ یہ بات
جانتے ہین کہ یہ نطق مشتمل ہے اون کلمات پر جو کہ درمیان خالق و خلق کے متداول ہین اور اس
بات کے کہنے سے کہ شرک مین تحرج کرتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالے کا کوئی شریک نہین ہے ولہذا
سلف نے کسی حدیث کی منجملہ ان احادیث صفات کے تاویل نہین کی ہے حالانکہ ہمین قطعاً معلوم ہے
کہ یہ احادیث نزدیک اونکے مصروف ہین اون ظنون جہال سے جو سبقت کرتے ہین طرف ان حدیثوں کے
یعنی مشابہت صفات مخلوقین سے ذرا سا تامل کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالے نے جب
ذکر اون مخلوقات کا جو کہ متوالد ہے ذکر و انثی ہے اس آیت مین کیا خلق لکم من انفسکم ازواجاً و من
الانعام ازواجاً یذرؤکم فیہ تو اللہ پاک نے جان لیا تہا کہ خلائق کے دلو مین کیا خطرہ ہوگا اوسپر یہ فرمایا
لیس کمثلہ شیء وھو السمیع العلیم **ف** اکثر طوائف جو دیانت اسلام سے خارج ہوکر سبب اسکا
یہ ہے کہ فرس کا ملک بہت وسیع تہا اونکا ہاتہہ ساری امم کے اوپر تہا وہ لوگ اپنے نفس مین نہایت درجہ
کے جلیل الخطر عظیم القدر تہے اسیلئے آپ کو احرار و انسیاد اور سب لوگون کو اپنا غلام سمجہتے تہے جب اونپر
محنت زوال دولت کی ہاتہہ پر عرب کے آئی اور وہ عرب کو سب سے زیادہ کم حقیقت جانتے تہے تو
یہ امر اونپر نہایت گران گزرا اور ایک سخت مصیبت اونکے سر آئی چاہا کہ اسلام کے ساتہہ چال کید و مکر کی
چلین اسلئے اوقات مختلفہ مین محاربہ کرتے رہے لیکن ہر جگہہ ہر لڑائی مین اللہ نے عرب و حق ہی کو غلبہ دیا بروے
سردار فرس کے جو اس کام کے ساتہہ قائم تہے سنقاد و اشنیس و مقنع و بابک وغیرہم ہین آنسے
پہلے قصد اس کید کا عماد ملقب بخداش و ابو مسلم سروح نے کیا تہا پہر یہ صلاح ٹہیری کہ لڑنے سے کچہ کام
نہ نکلیگا بلکہ مکر و حیلہ سے مدعا نکلیگا اسلئے اکثر قوم فرس نے اظہار اسلام کا کرکے اہل تشیع کو اپنے ساتہہ

ہمودار کیا محبت اہل بیت کا اظہار کرنے لگے اور علی بن ابی طالب کو معصوم ٹہیرا کر استبداع ظلم کیا تیہ طرح طرح
کی راہین اوسنے چالین جنکر اونکو راہ ہدایت سے گمراہ کر دیا ایک قوم شیعہ کے گلے مین یہ بات اتار دی کہ ایک
مرد کا انتظار ہے جسکو مہدی کہتے ہین دین کی حقیقت اوسیکے پاس ہے اور کفار سے دین کا فدکرنا اونہیں
سے ہے اصحاب رضی اللہ عنہم کو منسوب طرف کفر کے کرتے تہے دوسری قوم کو اسپر لگا دیا کہ وہ مدعی نبوت کے
واسطے لوگون کے ہوئے اونکے نام مقرر کر دیئے تیسری قوم کو قائل حلول بنا دیا اور شرائع کو ساقط ٹہیرایا
چوتہی قوم کے ساتہہ یہ تلاعب کیا کہ ہر دن رات مین پچاس نمازین واجب کین پانچوین قوم کو یہ سکہایا کہ سترہ
نمازین فرض ہین ہر نماز مین پندرہ رکعت ہین عبد اللہ بن عمرو بن الحارث کندی قبل خارجی صفری ہونے
کے اسی کا قائل تہا پہر عبد اللہ بن سبا حمیری یہودی نے اظہار اسلام کا واسطے فریب مین لانے اہل اسلام
کے کیا اصل میں شر کا یہی لوگون کا قتل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر یہی شخص تہا علی مرتضی نے چند
طوائف کو اوسکے گروہ میں سے آگ مین جلا دیا اسلئے کہ وہ کہلم کہلا اونکی الوہیت کا اعلان کرتے تہے انہین
اصول سے حدوث فرقہ اسمعیلیہ و قرامطہ کا ہوا تقریری کہتے ہین حق حق جسمین ذرا شک نہین ہے یہ ہے
کہ اسکا دین ظاہر ہے اوسمین کوئی باطن نہین ہے اور جو سر ہے اوسکے نیچے کوئی راز نہین ہے یہی دین
ہر کسیکو لازم ہے اسمین مسامحت نہین حضرت نے شریعت مین سے کوئی شے نہین چہپائی نہ کوئی کلمہ
اور نہ کسی شخص اخص کو روجہ یا ولد عم سے کسی شے پر شریعت سے اطلاع دی جسکو کسی لال یا کالی چیزی
والے سے چہپایا تہا یا بکری چرانیوالون سے پوشیدہ رکہا تہا اور نہ حضرت کے پاس کوئی ستر یا رمز یا باطن تہا
سوا اوسکے جسکی طرف سارے لوگون کو بلاتے تہے اگر وہ کچہہ بہی چہپاتے تو اللہ کے امر کی تبلیغ نہ ہوتی جو شخص
اس بات کا قائل ہے کہ اونہون نے کچہہ چہپا رکہا وہ باجماع امت کافر ہے ف مقریزی کہتے ہین اصل
ہر بدعت کی دین مین تبعد ہے کلام سلف سے اور انحراف کرنا ہے اعتقاد صدر اول سے یہانتک کہ قدری
نے قدر مین مبالغہ کر کے عبد کو خالق اوسکے افعال کا ٹہیرا دیا اور جبری نے مقابلہ قدری مین بالکل فعل حقیقتا
عبد کو سلب کر لیا معطل نے تنزیہ مین اتنا مبالغہ کیا کہ اللہ سے اوسکے صفات جلال و نعوت کمال کو مسلوب ٹہیرایا
مشبہ نے بمقابلہ معطل کے ایسا مبالغہ کیا کہ اللہ پاک کو مثل ایک بشر کے بنا دیا مرجی نے سلب عقاب
کے اندر مبالغہ کیا معتزلی نے تشدید عذاب مین مبالغہ فرمایا ناصبی کا مبالغہ دفع علی مرتضی مین امامت سے
ہوا غلاۃ نے علی کو خدا ٹہیرا دیا سنی نے تقدیم ابی بکر مین مبالغہ کیا رافضی کا مبالغہ تاخیر ابوبکر مین یہانتک

ہوا الیٰ ابد تکلو معافراللہ کا فرکہدیا غرضکہ میدان گمان کا بہت کشادہ ہے اور حکم وہم کا غالب ظنون کا تعارض ہوا اوہام کی کثرت ہوئی ہر فریق نے شروعنا و ولینی وفسادمین اقصٰی غایت اور ابعد نہایت تک مبالغہ کیا باہم تباغض وتلاعن ہوا اموال کو حلال سمجھ لیا دماء کو مباح ٹھیرالیا دولتون سے انتصار کیا ملوک سے استعانت لی فلو کان احدہم اذا بالغ فی امر نازع الآخر فی القریب منه فان الظن لا یبعد عن الظن کثیرا ولا یستجے فی منازعة الی الطرف الآخر من طرفی المقابل لکنهم ابوا الا ما ذممنا ذکرہ من التدابر والتقاطع ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک انتہی کلام المقریزی

فصل بیان مین ان فرقون کے جو راہ حق سے گمراہ ہو گئے ہین

شیخ جیلی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے کہ اصل اس باب مین حدیث مرفوع عمرو بن عوف ہے لتسلکن سنن من قبلکم حذو النعل بالنعل ولتاخذن مثل اخذهم ان شبرا فشبرا وان ذراعا فذراعا وان باعا فباعا حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتم فیه الا ان بنی اسرائیل افترقت علی موسی باحدی وسبعین فرقة کلها ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتهم ثم انها افترقت علی عیسی بن مریم باثنتین وسبعین فرقة کلها ضالة الا واحدة الاسلام وجماعتهم ثم انکم تکونون علی ثلاثة وسبعین فرقة کلها ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتهم دوسری حدیث عوف بن مالک اشجعی کی ہے رفعا تفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة اعظمها فتنة علی امتی الذین یقیسون الامور برأیهم یحرمون الحلال ویحللون الحرام تیسری حدیث ابن عمر کی ہے مرفوعا ان بنی اسرائیل افترقوا علی احدی وسبعین فرقة کلها فی النار الا واحدة وستفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة کلها فی النار الا واحدة

قالوا وما تلك الواحدة قال صلعم من کان علی مثل ما انا علیه واصحابی

ان احادیث سے افتراق امم سابقہ کا اور افتراق اس امت کا ثابت ہے مگر حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے تخریج ان حدیثون کی ذکر نہین فرمائی اصل ان احادیث کی سنن مین ثابت ہے اگرچہ الفاظ کا اختلاف ہے لیکن معانی سب کے متقارب ہین تین کتابہون ترمذی نے اس حدیث کو ابن عمر سے رفعا یون روایت کیا ہے

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة
قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه واصحابی وفی روایة احمد وابی داؤد عن معاویة ثنتان وسبعون
فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة تعبیر فرمایا ہے کہ یہ افتراق جسکا ذکر حضرت نے کیا ہے
حضرت کے زمانہ میں نہ تھا اور نہ زمانہ ابو بکر وعمر وعثمان وعلی میں رضی اللہ عنہم یہ افتراق تو جب ہوا کہ سالہا
سال زمانہ نبوت کو گزر گئے اور صحابہ وتابعین وفقہاء سبعہ وفقہاء مدینہ وعلماء امصار قرناً بعد قرن فوت
ہوگئے اور انکے مرنے سے علم مفقود ہوگیا مگر بہت تھوڑا قلیلہ کہ وہ فرقہ ناجیہ ہے اسنے اس گروہ کو سب
سے دین کو محفوظ رکھا چنانچہ حدیث ابن عمرو میں رفعاً آیا ہے ان اللہ لا ینزع العلم من صدور الرجال
بعد ان یعطیهم ولکن یذهب بالعلماء فکلما ذهب عالم ذهب بما معه من العلم حتی یبقی من
لا یعلم فیضلون ویضلون اور دوسرا لفظ اسکا مرفوعاً یہ ہے ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعاً من الناس
ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا
بغیر علم فضلوا واضلوا میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور حدیث عوف میں رفعاً آیا ہے ان الدین بدء
غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء قیل ومن الغرباء قال الذین یصلحون ما افسد الناس
من بعدی من سنتی میں کہتا ہوں اس حدیث کو ترمذی نے عمرو بن عوف سے روایت کیا ہے انس
سے کہا ہے لا یاتی علی الناس زمان الا اماتوا فیه سنة واحیوا بدعة حدیث عرباض بن
ساریہ میں وارد ہے فانه من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها
وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة رواه احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجه اصل تہتر فرقوں کی
دس فرقے ہیں اہل سنت وخوارج وشیعہ ومعتزلہ ومرجئہ ومشبہہ وجہمیہ وضراریہ ونجاریہ وکلابیہ
اہل سنت ایک گروہ ہے اور خوارج پندرہ فرقے اور معتزلہ بارہ فرقے اور مرجئہ پانچ فرقے اور شیعہ بتیس
فرقے اور جہمیہ ونجاریہ وضراریہ وکلابیہ ایک ایک فرقہ اور مشبہہ تین فرقے یہ سب تہتر فرقے ہوئے بموجب
حدیث کے انمیں فرقہ ناجیہ یہی گروہ اہل سنت وجماعت کا ہے بیان انکے مذہب واعتقاد کا آئے گا
فرقہ ناجیہ کا نام قدریہ ومعتزلہ نے مجبرہ رکھا ہے اسلئے کہ یہ فرقہ اس بات کا قائل ہے کہ ساری مخلوقات
اللہ کی مشیت وقدرت وارادہ وخلق سے ہے اور مرجیہ نے اسکا نام شکاکیہ رکھا ہے اسلئے کہ یہ ایمان
میں استثناء کرتا ہے اور ہر ایک انمیں کا یہ کہتا ہے انا مومن ان شاء اللہ تعالی اور قدریہ فرقہ نے اسکا

نام ناصبیہ کہا ہے اسلئے کہ یہ قائل ہے اختیار و نصب امام کا ساتہہ عقد بیعت کے اور جہمیہ و نجاریہ نے اسکا
نام مشبہہ رکہا ہے بسبب اثبات صفات باریتعالیٰ کے جیسے علم و قدرت و حیات وغیرہ صفات اور باطنیہ
نے اسکا نام حشویہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ قائل اخبار اور متعلق بالآثار ہے حالانکہ اسکا کچہ نام نہین ہے مگر
اصحاب حدیث و اہل سنت اسیطرح خوارج وغیرہم کے متعدد القاب و اسامی ہین حضرت صلعم نے انکو
مارقین من الدین فرمایا ہے یہ لوگ اکثر جزیرہ و عمان و موصل و حضرموت و نواحی عرب مین ہین شیخ رح
نے ہرایک فرقہ کے عقائد و القاب و اسامی ذکر کئے ہین اس باب مین رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ
کافی ہے پہر منجملہ فرق مرجیہ کے حنفیہ کا نام لیا ہے اور کہا ہے انکا نام مرجیہ اسلئے ہوا کہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ
ان الواحد من المکلفین اذا قال لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و فعل بعد ذلک سائر المعاصی لم یدخل
النار اصلا و ان الایمان قول بلا عمل و الاعمال الشرائع و الایمان قول مجرد و الناس لا یتفاضلون
فی الایمان و ان ایمانہم و ایمان الملائکۃ و الانبیاء واحد لا یزید و لا ینقص و لا یستثنی فیہ
فمن اقر بلسانہ و لم یعمل فہو مؤمن پہر فرمایا ہے و اما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان
ابن ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ و الاقرار باللہ و رسولہ و بما جاء من عندہ جملۃ علی ما
ذکرہ البرہوتی فی کتاب الشجرۃ انتہی آخرش داخل ہونا نار مین بسبب کفر کے ہوتا ہے اور تضاعف عذاب کا اور
قسمت درکات کی اعمال سیئہ و اخلاق سیئہ سے ہوتی ہے اور داخل ہونا جنت مین بسبب ایمان کے
ہوتا ہے اور تضاعف نعیم کا اور قسمت درجات کی بسبب اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کے ہوتی ہے اللہ نے
جنت کو پیدا کرکے بطور ثواب نعیم سے پر کر دیا ہے اور نار کو بنا کر بطور عقاب عذاب سے بہر دیا ہے اور دنیا کو
پیدا کرکے آفات و نعیم سے بطور محنت و آرام کے پر کیا ہے پہر خلق و جنت و نار کو غیب مین پیدا کیا ہے جسکو
اونہون نے نہین دیکہا یہ نعیم و آفات جو دنیا مین ہین نمونہ و ذوق ہے آخرت کا پہر دنیا مین عبید و ملوک
پیدا کئے یہ نمونہ و مثال ہے تدبیر ملک و نفاذ امر کا اور فرمایا تلک الامثال نضربہا للناس و ما یعقلہا الا
العالمون ان امثال کو علما ربانی اسرار سے تفہیم کرتے ہین فلیس فی الدنیا نعمۃ و لا شہوۃ الا و سببہا
انموذج الجنۃ و ذوقہا و لیس فیہا آفۃ و لا نقمۃ الا و ہی انموذج النار و ذوقہا مین کہتا ہون اکثر
فرق منجملہ بہتر فرقون کے منقرض ہوگئے مگر خوارج و روافض کہ اب تک دنیا مین موجود ہین اسلئے حصول
امتیاز کے حق و باطل مین لیمیز اللہ الخبیث من الطیب مسلمان کو لازم ہے کہ مذہب و اعتقاد فرقہ ناجیہ

کو بخوبی دریافت کرے اور دین حق پر مستقیم رہے کیونکہ اکثر لوگ بسبب جہل کے بعض عقائد میں مولفین کی تقلید کر کے گمراہ ہو جاتے ہیں اور انکو خبر بھی نہیں ہوتی اور وہ انکو حق پر گمان کرتے ہیں حالانکہ وہ باطل پر ہیں جب آنکھ بند ہوگی تب انکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم کس عقیدۂ باطل پر مرتے ہیں ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور

ستعلم لیلی ای دین تداینت وای غریم فی التقاضی غریمها

ف امام علامہ عمر بن محمد اشبیلی اشعری نے کتاب لحن العوام میں لکھا ہے ولیحذر من العمل بمواضع من کتاب الاحیاء للغزالی وفی کتاب النفخ والتسویة له وغیر ذلك من توالیفه فانها اما مدسوسة علیه او وضعها اوائل امره ثم رجع عنها کما ذکره فی کتابه المنقذ من الضلال وکذلك یحذر من مواضع فی کتاب قوت القلوب لابی طالب المکی نحو قوله الله تعالی قوت العالم ومن مواضع فی تفسیر مکی ومن مواضع کثیرة فی کلام ابن میسرة الحنبلی وقد صنف الناس فی الرد علیه ولیحذر من مطالعة کلام منذر بن سعید البلوطی فانه مختلط بکلام اهل الاعتزال لما عاشرهم حین رحل الی بلاد المشرق ومن مطالعة کتب ابن برجان وکذلك مواضع فی تفسیر الزمخشری وبعض الفخر الرازی وکذلك یحذر من مطالعة کتاب اخوان الصفا وهو مشتمل علی ثنتین وخمسین رسالة وهو تالیف المجریطی وقد ذکروا انه کان من الملحدین المجانبین لطریق الاسلام وکذلك یحذر من مطالعة کلام ابراهیم النظام وابن الراوندی ومعمر بن المثنی ومن مطالعة قصیدة عبد الکریم الجیلی التی رد بها العینیة المنسوبة ومن جملتها ؎ قطعت الوری من نفس ذاتك قطعة ÷ وما انت مقطوع ولا انت قاطع فانه لفظ لا یجوز اطلاقه علی الله تعالی مطلقا ومن مطالعة کتاب خلع النعلین لابن قسی لعلو مراقیه عن الفهم وکذلك تائیة سیدی محمد وفا ویحذر کل الحذر من مطالعة کتب محمد بن حزم الظاهری الا بعد التضلع من علوم الشریعة لاسیما ما فیها مما یتعلق باصول الدین وقواعد العقائد والمعانی والحقائق لانه رحمه الله لم یکن له ید فی هذه العلوم وانما اخذها بالفهم فلم یحسن کلامه فیها وکذلك ینبغی ان یحذر من مطالعة کلام المقیل بن رشد لان غالب کلامه فی المعتقد فاسد ولیحذر ایضا من مطالعة کتب الشیخ محی الدین بن عربی رضی الله عنه لعلو مراقیها ولما فیها من الکلام المدسوس علی الشیخ لاسیما الفصوص والفتوحات المکیة فقد اخبرنی الشیخ ابو الطاهر

عن شیخہ عن الشیخ بدر الدین بن جماعۃ انہ کان یقول جمیع ما فی کتب الشیخ محی الدین من الامور المخالفۃ لکلام العلماء فھو مدسوس علیہ وکذلک کان یقول الشیخ مجد الدین صاحب القاموس فی اللغۃ ولیحذر ایضا من مطالعۃ کتب عبد الحق بن سبعین لما فیہا مما یوہم الحلول والاتحاد والتشبیہ واقوال الملحدین ومنع بعضہم من سماع کلام سیدی عمر بن الفارض فی التائیۃ والجمہور علی جوازہ لک مع التاویل انتہی ؕ

مین کہتا ہون تحذیر ان کتب سے واسطے صیانت ظاہر شریعت کے ہے یہ کتابین کچھ من اولہا الی آخرہا لایق احتراز کے نہین ہین بلکہ کسی کتاب کے بعض مواضع اور کسی کتاب کے اکثر مواضع لائق احتراز ہین شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے فرمایا ہے کہ احیاء العلوم مین چار مادہ فاسد ہین فلسفت واحادیث موضوعہ و مسائل کلامیہ ونحوہا لکن شیخ محمد تستری رح نے احیاء کو ان مواد فاسدہ سے پاک کر کے احیاء الاحیاء نام خلاصۃ کتاب سر بع حجم مین بہت خوب لکھی ہے اور محمد بن حزم ظاہری امام علم وعمل تھے نسبت انکی کتابون کے جو کچھ کہا ہے وہ محتاج نظر ہے مقلدین مذاہب اکثر انکو بسبب ترک تقلید وایثار اتباع کو مجروح کرتے ہین حالانکہ نفس الامر مین یہ بات نہین ہے ولا یضام ذلک موضع اخر اسکے بعد شعرانی رح فرماتے ہین فہذہ نصائح وتحذیرات فاعمل یا اخی بہا وعلیک بمطالعۃ کتب الشریعۃ من حدیث وتفسیر وفقہ والاقتداء بائمۃ الدین من الصحابۃ والتابعین وتبع التابعین ومقلدیہم من الفقہاء والمتکلمین رضی اللہ عنہم اجمعین وایاک والاجتماع بھؤلاء الجماعۃ الذین تظاہروا بطریق القوم فی النصف الثانی من القرن العاشر من غیر احکام قواعد الشریعۃ فانہم ضلوا واضلوا بمطالعتہم کتب توحید القوم من غیر معرفۃ مرادہم وقد دخل علی منہم شخص وانا مریض ولم یکن عندی احد من الناس فقلت لہ من تکون قال انا اللہ فقلت لہ کذبت فقال انا محمد رسول اللہ فقلت لہ کذبت فقال انا الشیطان وانا الیہودی فقلت لہ صدقت فواللہ لو کان عندی احد یشہد علیہ لرفعتہ الی العلماء فضربوا عنقہ فالحمد للہ الذی عافانا واخواننا من مثل ذلک فاللہ تعالی یوفق الاخوان ویبق لاہم انتہی مین کہتا ہون یہ ارشاد شعرانی کا کہ ائمہ دین کی اقتدا کرنا واجب ہے بہت درست ہے جو کوئی صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے علوم پر واقف ہوگا اور وسکے اعمال کا مقتفی رہیگا یا جو لوگ انکی سیرت پر تھے انکی راہ پر چلیگا وہ انشاء اللہ تعالے ناجی ہوگا مراد فقہاء سے اسجگہ فقہاء اہل

سنت مین سے اہل رائے اور مراد متکلمین سے علماء راسخین فی الشریعۃ ہین نہ اہل کلام مصطلح اور صوفیہ اہل
اتحاد سے بعد سنہ ۹ کے منع کیا ہے یہ بھی صحیح ہے اسلئے کہ یہ بلا وحدت وجود کے اسی سنہ سے زیادہ شائع
ہوئی ہے اور ہر حوالا اسکو صاحب سراج اعتقاد کرتا ہے پھر من بعدہم کا تا زمانہ حالی کیا ذکر ہے اسیطرح ہر
ہر مسلمان کو مطالعہ سے اون کتب و رسائل کے احتراز لازم ہے جنکو اہل بدع ہند نے تالیف کیا ہے
اونمین علاوہ قلت علم و فقد فہم و انعدام طریقہ استدلال و کیفیت استنباط کی استعمال سب و شتم کا صحابہ کا بہ
وہی کثرت سے ہے اسیطرح اون مولفات سے بچنا چاہیئے جو کرامات اولیا میں مریدین جاہلین نے بنائی ہیں
یا دہریہ مسلہ نے واسطے ایقاع شکوک و شبہات کے عقائد اسلام مین رواج دئے ہین یا اہل طبائع نے بپیرایہ
اسلام مین ظاہر کئے ہین یا ناصحین ملوک نے واسطے تحصیل دنیا کے تیار کئے ہین اس قسم کے رسائل اردو
فی الحال جا بجا اس ملک مین دستمال عوام و خواص ہو رہے ہین دکان ذلک فی الکتاب مسطورا اسی انعام
کی ذیل مین شعرانی رحمہ نے ذکر بعض کلمات کفریہ کا بھی کیا ہے جنکو زیادہ تعلق شطحیات صوفیہ سے ہے ہم
اون کلمات کو خاتمہ مین اس رسالہ کے نقل کرینگے تاکہ مومن خوش عقیدہ استعمال سے اون الفاظ و عبارات
کے احتراز کرے اور صیانت اپنے عقائد حقہ کی پیش نہاد خاطر عاطر رکھے واللہ الہادی وعلیہ اعتمادی والیہ استنادی

فصل بیان مین فقہ اکبر کے جو منسوب ہے طرف امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے

اصل توحید جس سے اعتقاد ہوتا ہے یہ ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یون کہے کہ مین ایمان لایا اللہ اور ملائکہ
اور کتب و رسل و یوم آخر و بعث بعد الموت اور خیر اور شر قدر پر اور حساب و میزان و جنت و نار حق ہے اللہ تعالیٰ
ایک ہے لیکن نہ بطریق عدد کے اس طریق سے کہ اوسکا کوئی شریک نہین ہے نہ کسی نے اوسکو جنا اور نہ وہ
کسی سے جنا گیا اور اوسکا ہمسر کوئی نہین ہے وہ کسی شے سے مشابہ نہین ہے اور نہ کوئی شے خلق مین سے
اوسکی مشابہ ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا مع اپنے ناموں اور صفتوں ذاتیہ و فعلیہ کے صفات ذاتیہ
اوسکی یہ ہین حیاۃ قدرت علم کلام سمع بصر ارادہ صفات فعلیہ یہ ہین تخلیق ترزیق انشاء ابداع
صنع وغیر ذلک کوئی صفت اوسکی حادث نہین ہے اور نہ کوئی نام اوسکا نو پیدا ہے وہ ہمیشہ سے عالم ہے
علم ایک صفت ازلی اوسکی ہے ہمیشہ سے قادر ہے قدرت ایک صفت ازلی اوسکی ہے خالق ہے تخلیق ایک

صفت ازلی اوسکی ہے فاعل ہے فعل ایک صفت ازلی اوسکی ہے غرضکہ اللہ فاعل ہے اور مخلوق مفعول
ہے اللہ کا فعل مخلوق نہین ہے اوسکی صفتین ازل مین نہ محدث ہین نہ مخلوق اور جو کوئی اونکو مخلوق
یا محدث کہے یا اونمین توقف و شک کرے وہ کافر باللہ ہے ٢ قرآن اللہ کا کلام ہے مصاحف مین لکہا
ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبانون سے پڑہا جاتا ہے اور حضرت صلعم پر اوترا ہے اور تلفظ ہمارا ساتہ قرآن
کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور وہ جو قرآن مین
اللہ نے موسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام اور فرعون و ابلیس سے نقل کیا ہے وہ سب اوسیکا کلام ہے کہ
اوسکی خبر دی ہے اللہ کا کلام مخلوق نہین ہے موسیٰ علیہ السلام وغیرہ کا کلام مخلوق ہے قرآن اللہ کا کلام ہے
نہ اون لوگون کا کلام موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کا کلام سنا جسطرح فرمایا ہے وکلم اللہ موسیٰ تکلیما
اللہ متکلم تہا اوس حال مین بہی جبتک کہ موسیٰ سے بات نکی تہی اور خالق تہا ازل مین جب تک کہ خلق پیدا
نکی تہی پہر جب موسیٰ سے بات کی تو اوسی کلام کے ساتہ کی جو اوسکی صفت ازلی تہی اللہ کی ساری صفتین
برخلاف صفات مخلوقین کے ہین وہ عالم ہے مگر نہ ہماری سے علم کے ساتہ اور قادر ہے نہ ہماری سی قدرت
کے ساتہ اور دیکہتا ہے نہ ہمارا سا دیکہنا اور بولتا ہے نہ ہمارا سا بولنا اور سنتا ہے نہ ہمارا سا سننا ہم بات
کرتے ہین آلات و حروف سے وہ بلا آلہ و حرف کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین اور اللہ کا کلام غیر مخلوق
اللہ ایک شے ہے لیکن نہ اشیاء کی طرح شے کے یہ معنے ہین کہ وہ موجود ہے مگر بلا جسم و جوہر و عرض دیکہئے وجہ
ہے نہ ضد نہ ند نہ مثل اوسکیلئے ہاتہ منہ نفس ثابت ہے جسطرح کہ اوسنے قرآن مین ذکر کیا ہے یہ صفات
بلا کیف ہین کوئی یہ نکہے کہ مراد ہاتہ سے قدرت یا نعمت ہے کیونکہ اسمین اوسکی صفت کا باطل کرنا ہے یہ قول
تو اہل قدر و اعتزال کا ہے بلکہ ید اوسکی صفت ہے بلا کیف اسیطرح غضب و رضا بہی اوسکی دو صفتین بلا
کیف ہین اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو پیدا کیا مگر نہ کسی شے سے وہ ازل مین عالم بالاشیاء تہا قبل تکون اشیاء
کے اوسی نے ساری اشیاء کو مقدر و مقضی کیا ہے دنیا و آخرت مین کوئی شے نہین ہوتی مگر اوسکی مشیت
و علم و قضا و قدر سے اوسنے ہر شے کو لوح محفوظ مین لکہ رکہا ہے مگر یہ لکہنا بالوصف ہے نہ بالحکم ٢٢ قضا و قدر
و مشیت اوسکی صفتین ازلی بلا کیف ہین وہ عالم ہے معدوم کا حال عدم مین اور جانتا ہے کہ اگر وہ شے وجود
مین آئیگی تو کیسی ہوگی جبکہ اوسکو ایجاد کریگا اسیطرح عالم ہے موجود کا حال وجود مین اور جانتا ہے کہ کیونکر وہ فنا ہوگی
اور قایم کو حال قیام مین اور قاعد کو حال قعود مین جانتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکا علم متغیر ہو یا کوئی علم واسطے

اوسکے حادث ہو لیکن یہ تغیر و اختلاف مخلوقات میں حادث ہوتا ہے اللہ نے خلق کو کفر و ایمان سے سلیم پیدا کیا تھا پہر اونکو حق طلب کیا امر کیا نہی کی کافر نے اپنے اختیار و انکار و مکر جانی سے نا اللہ نے اوسکو مخذول کر دیا مومن نے اپنے اختیار و اقرار و تصدیق سے مانا اللہ نے اوسکو توفیق و نصرت بخشی ہم آدم کی ذریت کو اونکی پشت سے نکالکر عاقل بنایا خطاب امر و نہی کیا اونہون نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا یہی انکا ایمان ہے اسی فطرت پر پیدا ہوتے ہین اور جسنے بعد اسکے انکار کیا اوسنے فطرت کو بدل ڈالا اور جو ایمان لایا و مصدق رہا وہ اپنے اقرار پر ثابت رہا اللہ نے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے کفر پر مجبور نہیں کیا ہے اور نہ ایمان پر اور نہ اونکو مومن و کافر بنایا ہے ولکن اونکو شخص شخص پیدا کیا ہے ایمان و کفر عباد کا فعل ہے اللہ تعالی کافر کو حال کفر میں کافر جانتا ہے اور جب وہ ایمان لے آتا ہے تو پہر اوسکو حال ایمان مین مومن جانتا ہے اور دوست رکہتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکے علم و صفت مین کچھ تغیر آئے ٥ سارے افعال عباد جیسے حرکت و سکون حقیقت مین کسب عباد ہین اور اللہ تعالی اونکا خالق ہے اور یہ سب افعال اوسکی مشیت و علم و قضا و قدر سے ہوتے ہین جتنی طاعات ہین تہوڑی ہون یا بہت وہ سب اللہ کے امر اور اوسکی محبت اور رضا اور مشیت و قدر و قضا سے ہوتی ہین جتنے معاصی ہین وہ سب ہی اوسکی قضا و قدر و مشیت سے ہوتی ہین نہ اوسکی محبت و رضا سے اور نہ اوسکے حکم سے ٦ سارے انبیاء علیہم السلام پاک صاف ہین صغائر و کفر و قبائح سے ہاں اونسے زلات و خطیات ہوتے حضرت محمد صلعم اوسکے حبیب و عبد ہے اور رسول اور نبی اور برگزیدہ اور پاک ہین اونہون نے کبہی بت پرستی اور شرک باللہ ایک پلک مارنے تک بہی نہین کیا اور نہ کبہی مرتکب کسی صغیرہ و کبیرہ کے ہوئے ٧ سب آدمیونسے بہتر بعد حضرت کے ابوبکر صدیق ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی یہ سب عابد علی الحق اور مع الحق تہے ہم ان سبکو دوست رکہتے ہین اور کسی ایک کا ذکر اصحاب نبوی مین سے نہین کرتے مگر ساتہ خیر کے اور کسی مسلمان کو کسی گناہ کے سبب سے کافر نہین کہتے اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کیون نہو جب کہ وہ اوسکو حلال نہین جانتا ہے اور ہم اوس سے نام ایمان کا دور نہیں کرتے بلکہ اوسکو حقیقۃً مومن کہتے ہین ہو سکتا ہے کہ وہ مومن فاسق ہو نہ کافر ٨ مسح کرنا موزونپر سنت ہے اور نماز پڑہنا پیچہے ہر نیک و بد مسلمان کے جائز ہے ہم یہ نہیں کہتے ہین کہ مومن کو گناہ ضرر نہین کرتا اور نہ یہ کہتے ہیں کہ وہ آگ مین نجائیگا اور نہ یہ کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ آگ مین رہیگا اگرچہ فاسق ہو بعد اسکے کہ وہ دنیا سے مسلمان اوٹہہ گیا ہے اور نہ یہ کہتے ہین کہ ہماری نیکیاں مقبول ہین اور ہمارے گناہ معاف جسطرح مرجیہ

کہتے ہین بلکہ بہتر یہ کہتے ہین کہ جو کوئی نیک کام اوسکی ساری شرطون کے ساتھہ خالی عیوب مفسدہ سے
کریگا اور اوسکو باطل نکریگا یہانتک کہ دنیا سے ایمان پر اوٹھہ جائے تو اللہ اوسکی نیکیونکو برباد نکریگا بلکہ قبول
کریگا اور اوسپر ثواب دیگا اور جو گناہ شرک و کفر سے چھوٹا ہوگا اور گنہگار مرنے اوس سے توبہ نکی ہوگی یہانتک
کہ وہ مشیت خدا مین مومن مرگیا تو اللہ تعالی کو اختیار ہی چاہی اوسکو عذاب کری چاہی اوس سے معاف کردی لکن بلا علم اوسکو
آگ کا عذاب نکریگا ۹ ریا جب کسی عمل مین آگھستی ہے تو اوسکا اجر باطل کر دیتی ہے اسیطرح عجب بھی پیغمبرون
کے معجزے ولیونکی کرامات حق ہے اور جو کام اعدا خدا سے ہوتے ہین جیسے ابلیس و فرعون و دجال چنانچہ حدیث
مین آیا ہے کہ ایسے کام ہوے اور ہونگے اونکو ہم آیات یعنی معجزات اور کرامات نہین کہتے بلکہ اونکا نام ہم قضاء
حاجات رکھتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالے اپنے دشمنون کی حاجتونکو بھی بطور استدراج یعنی فریب دہی کے اور
بطور عقوبت کے واسطے اونکے آخرت مین پورا کرتا ہے وہ اس فریب مین اگر اور زیادہ طغیان و کفر
کرنے لگتے ہین سو یہ سب ممکن و جائز ہے ۱۰ اللہ تعالے قبل تخلیق و ترزیق کے خالق و رازق تھا آخرت
مین اوسکی رؤیت ہوگی مومن اوسکو جنت مین اپنی سر کی آنکھونسے بلا تشبیہ و کیفیت دیکھین گے درمیان
اوسکے اور درمیان خلق کے کوئی مسافت نہوگی ۱۱ ایمان اقرار کرنا ہے اور سچا جاننا ایمان آسمان و زمین
والون کا زیادہ و کم نہین ہوتا ہے سارے ایماندار ایمان و توحید مین برابر ہین اور اعمال مین کم و بیش اسلام
کہتے ہین اللہ کے اوامر ماننے اور بجا لانے کو سو لغت کی راہ سے تو درمیان ایمان و اسلام کے فرق ہے
و لکن ایمان بے اسلام کے نہین ہوتا اور نہ اسلام بے ایمان کے پایا جاتا ہے یہ دونون مثل پشت کے ہمراہ
شکم کے ہین اور دین ایک ایسا نام ہے جو ایمان و اسلام و سارے شرائع پر بولا جاتا ہے ۱۲ ہم اللہ کو جیسا
چاہیے ویسا پہچانتے ہین جسطرح کہ اوسنے اپنے نفس کو اپنی کتاب مین مع جمیع صفات کے بیان کیا ہے ہان یہ
قدرت کسی شخص کو نہین ہے کہ اوسکی عبادت جیسی کچھہ کہ چاہیے ویسی کر سکے ولکن بندہ کو جسطرح حکم دیا ہے وہ
اوسطرح اوسکی عبادت کرتا ہے ہمارے مومن معرفت و یقین و توکل و محبت و رضا و خوف و رجاء و ایمان
لانے مین ان سب امور پر یکسان ہین اگر فرق ہے تو سوائے ایمان کے ان سب چیزون مین ہے ۱۳ اللہ
اپنے بندونپر مہربان ہے عادل ہے کبھی اتنا ثواب دیتا ہے جو بندے کے حق سے چوگنا ہوتا ہے یہ اوسکی مہربانی
کبھی گناہ پر عقاب کرتا ہے یہ اوسکا انصاف ہے کبھی براہ فضل معاف فرما دیتا ہے ۱۴ شفاعت انبیاء کی حق
ہے اور شفاعت ہمارے حضرت کی واسطے گنہگار مومنون و اہل کبائر کے جو کہ مستوجب عقاب ہونگے حق ہے

اسیطرح وزن اعمال کا ترازو مین دن قیامت کے حق ہے اور حوض حضرت کا حق ہے آمد بدنا جھگڑنے
والونین نیکیون کے ساتھ دن قیامت کے حق ہے اگر نیکیان نہونگی تو برائیون کا اونپر پڑنا حق ہے اور بہشت
و دوزخ آجکے دن موجود مین کبھی اونکو فنا نہوگی اور نہ حور عین کو موت آئیگی اور نہ کبھی اللہ کا ثواب و عقاب
فنا ہوگا ۱۵ اللہ جسکو چاہے ہدایت دے براہ فضل اور جسکو چاہے گمراہ کرے براہ عدل اللہ کا گمراہ کرنا یہی ہے
کہ اوسکو مخذول کر دیتا ہے تفسیر خذلان کی یہ ہے کہ بندہ کو توفیق اوس چیز کی نہین دیتا جسمین اوسکی رضا
ہے سو یہ اوسکا عدل ہے ایسے ہی عقوبت کرنا مخذول کو معصیت پر اوسکا عدل ہے ۱۶ یہ نہ کہنا چاہیے
کہ شیطان مین مومن سے جبرا و قہرا ایمان کو سلب کرلیتا ہے بلکہ اگر کہے تو یون کہے کہ بندہ ایمان کو چھوڑ دیتا
ہے تب شیطان اوس سے ایمان کو سلب کر لیتا ہے ۱۷ سوال منکر نکیر کا حق ہے یہ سوال قبر مین ہونیوالا ہے
اور اعادہ روح کا طرف جسم کے قبر مین حق ہے اسیطرح ضغطہ قبر کا اور عذاب قبر کا حق ہے یہ عذاب سارے
کفار اور بعض مومنین گنہگار کو ہوگا ۱۸ ہر شے جسکو علما نے فارسی مین ذکر کیا ہے منجملہ صفات اللہ عز اسمہ
کے اوسکا بولنا جائز ہے سوائے ید کے فارسی مین اللہ یہ کہنا جائز ہے بروئے خدا عز وجل بلا تشبیہ و بلا کیفیت
اللہ کا قرب و بعد براہ طول و قصر مسافت کے نہین ہے ولیکن کرامت و اہانت کے معنے پر ہے مطیع اللہ
سے قریب ہے بلا کیف اور عاصی اوس سے بعید ہے بلا کیف قرب و بعد و اقبال کا وقوع مناجات
کرنیوالے پر ہے اسیطرح ہمسائگی اللہ کی جنت مین اور کھڑا ہونا سامنے اوسکے بلا کیف ہے ۱۹ قرآن ہم
کے رسول پر اوترا ہے مصاحف مین مکتوب ہے سب آیات قرآن کی معنے کلام مین بابت فضیلت و عظمت
کے برابر ہین مگر بعض آیات کے لئے فضیلت ذکر کی اور فضیلت مذکور کی ہے جیسے آیۃ الکرسی کہ اسمین اللہ
کے جلال و عظمت و صفات کا ذکر ہے تو اسمین دو فضیلتین جمع ہوگئین ایک فضیلت ذکر کی تو دوسری فضیلت
مذکور کی اور بعض آیات کے لئے فقط فضیلت ذکر کی ہے مثل قصہ کفار اوسمین مذکور کیلئے کوئی فضیلت
نہین ہے کیونکہ وہ لوگ کافر ہین اسیطرح سارے اسما و صفات علم و فضیلت مین یکسان ہین درمیان
اونکے کچھ تفاوت نہین ہے ۲۰ حضرت کے والدین کفر پر مرے اور آپکے چچا ابو طالب کافر مرے اور
قاسم و طاہر و ابراہیم حضرت کے فرزند تھے اور فاطمہ و رقیہ و زینب و ام کلثوم آپکی بیٹیان تہین ف انسان
پر جب کوئی شے دقائق علم توحید مین سے مشکل ہو تو اوسکو یہ چاہیے کہ فی الحال وہ اوس بات کو جو کہ
نزدیک اللہ کے صواب ہے اعتقاد کرے یہانتک کہ اوسکو کوئی عالم ملے اور اوس سے پوچھے لیکن اوسکو

آخیر طلب کرنا جائز نہین ہے اور نہ وہ توقف کرنے مین معذور ہے بلکہ توقف کرنے سے کافر ہو جاتا ہے ۱۲
خبر معراج کی حق ہے اور رد کرنیوالا اوسکا مبتدع ہے اور نکلنا دجال و یاجوج ماجوج کا اور طلوع آفتاب
کا مغرب سے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور سائر علامات یوم القیامہ کی جسطرح کہ اخبار
صحیحہ مین آئی ہین حق ہین اور ضرور ہونگی واللہ تعالیٰ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تمام ہوا
ترجمہ فقہ اکبر کا آسکے بعد امام اعظم رحمہ نے اپنے اصحاب کی وصیت مین وقت مرض کے یہ لکہا تہا کہ مذہب
اہل سنت و جماعت مین بارہ خصلتین ہین جو کوئی اون خصال پر مستقیم رہیگا وہ مبتدع اور صاحب ہوا
نہوگا سو تم اونپر جمے رہو کہ حضرت دن قیامت کے تمہاری شفاعت کرین ا ایک ایمان ہے یا قرار
کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے اور نرا اقرار ایمان نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اگر یہ ایمان
ہوتا تو سارے منافق مومن ہوتے اسیطرح نری معرفت ایمان نہین ہے اسلئے کہ اگر ایمان ہوتی تو
سارے اہل کتاب مومن ہوتے اللہ تعالیٰ نے حق مین منافقین کے فرمایا ہے واللہ یشھد ان
المنافقین لکاذبون اور حق مین اہل کتاب کے کہا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ایمان نہ بڑہے
نہ گہٹے کیونکہ زیادتی ایمان کی بغیر نقصان کفر کے متصور نہین ہو سکتی ہے اور نہ نقصان ایمان بغیر زیادتی
کفر کے متصور ہے پہر کسطرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ایک حالت مین مومن کافر ہوگا مومن کے
ایمان مین کچھ شک نہین ہے جسطرح کہ کفر کافر مین کچھ شک نہین ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ اولئک ھم
المؤمنون حقا و اولئک ھم الکافرون حقا عاصیان امت حضرت سب سچے مومن ہین کافر نہین ہین
۲ عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل اس دلیل سے کہ اکثر اوقات عمل مومن سے مرتفع ہو جاتا ہے
اور یہ کہنا جائز نہین ہے کہ ایمان اوس سے مرتفع ہو گیا کیونکہ حائض سے نماز مرتفع ہو جاتی ہے اور
نہین کہہ سکتے کہ اوس سے ایمان اوٹھ گیا یا اوسکے لئے تاخیر نماز کی گئی بسبب ترک ایمان کے حالانکہ شرع
نے اوس سے یہ کہا ہے دع الصوم ثم اقضیہ اور یہ کہنا جائز نہین ہے دع الایمان ثم اقضیہ اور
یہ کہہ سکتے ہین کہ فقیر پر زکوٰۃ واجب نہین ہے اور یہ نہین کہہ سکتے کہ فقیر پر ایمان لانا واجب نہین ہے اور
اگر کوئی یون کہے کہ تقدیر خیر و شر کی طرف سے غیر خدا کے ہے تو وہ کافر باللہ ہو جائیگا اور اوسکی توحید
باطل ہو جائیگی اگر ہوگی تو ۳ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اعمال تین طرح پر ہین ایک فریضہ دوسری
فضیلت تیسری معصیت سو فریضہ اللہ کے امر و مشیت و محبت و رضا و قضا و تقدیر و ارادہ و توفیق

وتخلیق وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہوتا ہے اور فضیلت اگرچہ امر الٰہی سے نہیں ہے لیکن اوسکی
مشیت ومحبت ورضا وقضا وتقدیر وتوفیق وتخلیق وارادہ وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہے اور
معصیت بھی اللہ کے امر سے نہیں ہے لیکن اوسکی مشیت ومحبت وقضا سے ہے نہ اوسکی رضا سے اور اوسکی
تقدیر سے ہے نہ توفیق سے اور اوسکی خذلان سے ہے اور اوسپر کچھ دیگر ہوتی ہے اسلئے کہ وہ اللہ کے
علم میں ہے اور لوح محفوظ کے اندر لکھی ہوتی ہے ہم ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالےٰ عرش پر
مستوی ہے بغیر اسکے کہ اللہ کو کوئی حاجت وہاں استقرار اوسپر ہو بلکہ خود اللہ حافظ عرش وغیر عرش ہے
اگر محتاج ہوتا تو اوسکو قدرت ایجاد وتدبیر عالم پرمثل مخلوق کے نہوتی اور اگر محتاج جلوس قرار کا ہوتا
تو قبل خلق عرش کے وہ کہاں تہا وہ تو اس سے نہایت درجہ منزہ وعالی ہے ۵ ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ
کا کلام اور اوسکی وحی وتنزیل اور اوسکی صفت نہ عین ہے نہ غیر بلکہ ایک صفت ہے علی التحقیق مصاحف
مین لکھی ہوتی ہے زبانون سے پڑہی جاتی ہے دلونمین محفوظ ہے کہ اونمین حال نہیں ہے اور حروف
وسیاہی وکاغذ وکتاب سب مخلوق مین کیونکہ یہ افعال ہین عباد کے اور اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے اسلئے کہ
یہ کتابت وحروف وکلمات وآیات سب آلات قرآن ہین بسبب حاجت عباد کے اور اللہ کا کلام اوسکی
ذات کے ساتھہ قائم ہے اور معنے اوسکے مفہوم ہین ان سب چیزون سے جو کوئی یہ کہے کہ اللہ کا کلام
مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتھہ اللہ عظیم کے اور اللہ تعالےٰ معبود ہے ہمیشہ سے جیسا وہ پہلے سے تہا اوسکا
کلام مقروء ومکتوب ومحفوظ ہے بغیر زوال کے اوسکی ذات سے ۶ ہم اقرار کرتے ہین کہ افضل اس امت کے
بعد حضرت کے ابوبکر پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین لقولہ تعالےٰ والسابقون السابقون اولئك المقربون
فی جنات النعیم سو ہر سابق افضل ہے اونکو ہر مومن تقی دوست رکہتا ہے اور ہر منافق شقی دشمن
رکہتا ہے ۷ ہمکو اقرار ہے اسبات کا کہ بندے مع اپنے اعمال واقرار ومعرفت کے مخلوق ہین سو جب وہ
مع افعال خود مخلوق ٹہیرے تو بالاولی وہ خود بھی مخلوق ہین اونکو کچھ طاقت نہیں اسلئے کہ وہ ضعفا عاجزین
ہین اور اللہ تعالےٰ اونکا خالق رازق ہے لقولہ تعالےٰ واللہ خلقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم اور علم کی کمائی
حلال ہے اور جمع کرنا مال حلال کا حلال ہے اور جمع کرنا مال حرام کا حرام ہے خلق تین قسم پر ہے ایک
مومن جو اپنے ایمان مین مخلص ہے دوسرے کافر جو اپنے کفر مین جاحد ہے تیسرے منافق جو اپنے نفاق
مین مداہن ہے اللہ تعالےٰ نے عمل کو مومن پر اور ایمان کو کافر پر اور اخلاص کو منافق پر فرض کیا ہے

لقولہ تعالیٰ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم اسکے یہ معنے ہوئے کہ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور
اے کافرو ایمان لاؤ اور اے منافقو اخلاص کرو ۸ ہم اسبات کے مقر ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے
ہوتی ہے نہ قبل فعل کے اور نہ بعد فعل کے اسلئے کہ اگر قبل فعل کے ہوتی تو بندہ اللہ سے وقت فعل
کے مستغنی ہوتا اور یہ خلاف نص ہے لقولہ تعالیٰ واللہ الغنی وانتم الفقراء اور اگر
بعد فعل کے ہوتی تو حصول فعل کا بلا استطاعت کے محال ہوتا ۹ ہمکو اقرار ہے اسبات کا کہ مسح کرنا خفین
پر واجب ہے مقیم کے لئے ایک رات دن اور مسافر کیلئے تین رات دن اسلئے کہ حدیث اسیطرح آئی ہے اور اسکے
منکر پر خوف کفر کا ہے کیونکہ یہ خبر متواتر سے ثابت ہے اور قصر و افطار رخصت ہے سفر مین بنص کتاب لقولہ
تعالیٰ واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ اور افطار مین فرمایا
ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر ۱۰ ہم اقرار کرتے ہین اسبات کا کہ اللہ نے قلم کو
حکم کیا کہ لکھ قلم نے کہا مین کیا لکھون اے میرے رب فرمایا لکھ جو ہونیوالا ہے قیامت کے دن تک لقولہ
تعالیٰ وکل شیء فعلوہ فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطر ۱۱ ہمکو اقرار ہے کہ عذاب قبر ضرور ہونیوالا ہے اور سوال
منکر نکیر کا حق ہے اسلئے کہ احادیث مین آچکا ہے جنت و نار حق ہین اور وہ دونون مخلوق و موجود ہین انکو
فنا نہین لقولہ تعالیٰ اعدت للمتقین واعدت للکافرین پہلی آیت حقین جنت کے ہے اور یہ
دوسری آیت حق مین جہنم کے اللہ نے بہشت و دوزخ کو واسطے ثواب و عقاب کے پیدا کیا ہے میزان حق ہے
لقولہ تعالیٰ ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ الآیۃ اور پڑھنا عملنامہ کا حق ہے لقولہ تعالیٰ اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا
۱۲ ہمکو اقرار ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نفوس کو بعد موت کے زندہ کرکے اٹھائیگا وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا واسطے جزا و ثواب کے اور
ادا حقوق کے لقولہ تعالیٰ وان اللہ یبعث من فی القبور اور خدا کا دیدار ہونا واسطے اہل
جنت کے بلا کیف و تشبیہ و جہت اور شفاعت کرنا حضرت کا حق ہے واسطے ہر اوس شخص کے
جو کہ اہل جنت ہوگا اگرچہ صاحب کبیرہ ہو عائشہ سارے جہان کی عورتون سے بعد خدیجہ علیہا السلام
کے افضل ہین اور مادر مومنین ہین اور زنا سے پاک ہین جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے لقولہ
تعالیٰ فی حق المؤمنین اولئک اصحاب الجنۃ ہم فیہا خالدون و فی حق الکفار اولئک
اصحاب النار ہم فیہا خالدون انتہی بعض الفاظ پر ان عقائد کے قدرے بحث باقی ہے کہ سیجی اور
نیز اس امر مین بحث ہے کہ فقہ اکبر تالیف امام اعظم رح ہے یا نہین واللہ اعلم

فصل بیان مین عقیدہ ابو الحسن اشعری رضی اللہ عنہ کی مطابق کتاب المواعظ والاعتبار فی ذکر الخطط والآثار للمقریزی مترجم

اللہ تعالے عالم بعلم قادر بقدرت حی بحیاۃ مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر ہے اوسکی صفات ازلی قائم بذاتہ ہین نہ کہا جاتا ہے کہ عین ہین اور نہ یہ کہ غیر ہین نہ یہ کہ وہ عین نہین ہین اور غیر بھی نہین ہین اوسکا علم ایک ہے متعلق ہے ساتھ ساری معلومات کے اوسکی قدرت ایک ہے متعلق ہے ساتھ تمام اوس چیز کے جسکا وجود صحیح ہے اوسکا ارادہ ایک ہے متعلق ہے ساتھ جملہ اوس چیز کے جو قابل اختصاص ہے اوسکا کلام ایک ہے امر ہے نہی ہے خبر ہے استخبار ہے وعد ہے وعید ہے یہ سب جو وجوہ عبارات کلام خدا کے ہیر تی ہین نہ طرف نفس کلام کے اور وہ الفاظ جو زبان ملائکہ پر طرف انبیا علیہم السلام کے نازل ہوئے ہین دلالات ہین کلام ازلی پر سو مدلول یعنی قرآن مقروء قدیم ازلی ہے اور دلالت یعنی عبارات جسکو قرأت کہتے ہین مخلوق محدث ہے قرأت و مقروء مین اور تلاوت و متلو مین فرق ہے جسطرح کہ درمیان ذکر و مذکور کے فرق ہے کلام ایک معنے قائم بالنفس ہے عبارت دلیل ہے اوسپر جو کہ اندر نفس کے ہے عبارت کو کلام مجازاً کہتے ہین اللہ نے ارادہ ساری کائنات کا کیا خیر ہو یا شر نفع ہو یا ضرر انکا میل خاطر اپنے کلام مین طرف جواز تکلیف مالا یطاق کے ہے کیونکہ اشعری نے یون کہا ہے کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے اور انسان قبل فعل کے مکلف ہے حالانکہ وہ فعل سے پہلے انکے مذہب پر مستطیع نہین ہے سارے افعال عباد کے مخلوق ہین اللہ نے اونکو ابداع کیا ہے بندے نے اونکو کسب کیا ہے کسب عبارت ہے فعل قائم بالمحل سے محل سے مراد قدرت عبد ہے خالق حقیقۃً خدا ہی ہے خلق مین کوئی غیر اوسکا شریک نہین ہے اخص وصف خدا قدرت و اختراع ہے یہ تفسیر ہے اوسکے نام باری کی ہر موجود کا مرئی ہونا صحیح ہے سو اللہ تعالی موجود ہے اوسکی رؤیت بھی صحیح ہے دلیل سمعی سے ثابت ہے کہ مومنین اوسکو دار آخرت مین دیکھین گے یہ دلیل کتاب و سنت مین موجود ہے ہان یہ جائز نہین کہ وہ کسی مکان یا صورت یا مقابلہ و اتصال شعاع سے دکھائی دے کہ یہ سب محال ہے ماہیت رؤیت مین دو رائین ہین ایک یہ کہ یہ ایک علم مخصوص ہے جسکا تعلق وجود سے ہوتا ہے نہ عدم سے دوسرے یہ کہ یہ ایک ادراک ہے ماورا علم کے سمع و بصر دو صفتین ازلی ہین دو ادراک ہین ماورا علم کے یہین دو وجہ صفات خبریہ ہین دلیل سمع ساتھ انکے

وارد ہے اعتراف کرنا ساتھ انکے واجب ہے معتزلہ نے وعد وعید و سمع و عقل مین ہر وجہ سے اختلاف کیا ہے
ایمان کہتے ہین کہ تصدیق دل و زبان کے قول کو عمل کرنا ارکان سے فروع ایمان ہے جسنے دل سے تصدیق
کی یعنی وحدانیت الٰہی کا اقرار کیا رسل کا سچے دل سے اعتراف کیا کہ جو کچھ وہ لائے مین حق ہے تو وہ مومن ہے
صاحب کبیرہ جب دنیا سے بغیر توبہ کے نکل جاتا ہے تو اوسکا حکم طرف اللہ کے ہے چاہے اوسکو اپنی رحمت سے
بخشدے یا رسول خدا صلعم اوسکی شفاعت کرین اور چاہے اوسکو اپنے عدل سے عذاب دے پھر اپنی رحمت
سے جنت مین لیجائے مومن آگ مین مخلد نہوگا ہم یہ نہین کہتے کہ اللہ پر توبہ کا قبول کرنا بحکم عقل واجب ہے
اسلئے کہ موجب تو خود اللہ ہی ہے اوسپر اصلا کوئی شے واجب نہین ہے ہان دلیل سمع آئی ہے کہ اللہ توبہ تائبین
کی قبول کرتا ہے اور دعا مضطرین کو اجابت کرتا ہے وہ اپنی خلق کا مالک ہے جو چاہے سو کرے اور جو چاہے
وہ حکم دے اگر ساری خلق کو با جمعہم آگ مین داخل کرے تو کچھ جور نہوگا اور اگر سبکو جنت مین لیجائے تو کچھ حیف
نہوگا اوس سے ہرگز ظلم متصور نہین ہے اور نہ جور کی نسبت طرف اوسکے ہوسکتی ہے کیونکہ وہ مالک مطلق ہے اور سارے
واجبات سمعی ہین عقل سے کوئی شے واجب نہین ہوسکتی ہے اور عقل اقتضا تحسین و تقبیح نہین کرتی اللہ کی
شناخت اور منعم کا شکر اور طائع کی اثابت اور عاصی کا عقاب یہ سب بسبب سمع ہے نہ بعقل اللہ پر کوئی شے
واجب نہین ہے نہ صلاح نہ اصلح نہ لطف بلکہ ثواب و صلاح و لطف سب اوسکا تفضل ہے ع بندہ حِذ
دعوئے کند حکم خداوند راست ❊ اللہ کی طرف نکوئی نفع پہونچے اور نہ نقصان آسیلئے نکسی شاکر کے شکر سے اوسکو
کچھ انتفاع ہو اور نہ کسی کافر کے کفر سے کچھ تضرر بلکہ وہ تو اس سے کہین متعالی و مقدس ہے رسل کا بھیجنا جائز
ہے نہ واجب اور نہ محال موجب اللہ نے رسول بھیجا اور معجزہ خارق عادت سے اوسکی تائید کی اور تحدی
فرمائی اور لوگون کو طرف اوسکے بلایا ثواب اوسکی بات سنا اور اوسکا حکم ماننا اور اوسکی نہی سے باز رہنا واجب
ہوا کرامات اولیا کی حق ہے ایمان لانا سارے قرآن و سنت پر اور اخبار امور غیبیہ پر جیسے لوح و قلم و عرش
و کرسی و جنت و نار حق و صدق ہے اسیطرح وہ اخبار آئین جو آخرت مین واقع ہونگی جیسے سوال قبر
و ثواب و عقاب و حشر و معاد و میزان و صراط و انقسام فرق طرف فریق جنت و فریق نار کے صدق
و حق ہے انپر ایمان لانا انکے ساتھ اقرار کرنا واجب ہے امامت اتفاق و اختیار کرنے سے ثابت ہوتی
ہے نہ نص و تعیین واحد معین سے ترتیب ائمہ کی فضل مین مطابق ترتیب امامت کے ہے ہمارا قول حق مین
عائشہ و طلحہ و زبیر کے یہی ہے کہ اونہون نے خطا سے رجوع کیا ہم طلحہ و زبیر کو عشرہ مبشرہ مین سے کہتے ہین

ہمارا قول یہ ہے کہ معاویہ وعمرو بن عاص نے امام حق علی بن ابی طالب پر بغی کی تھی انہوں نے انکے ساتھ ویسا ہی معاملہ کیا جیسے اہل بغی کے ساتھ کیا جاتا ہے ہم یہ بھی کہتے ہین کہ اہل نہروان جنکو شراۃ کہا جاتا ہے وہ مارق ہین دین سے علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے سب حال مین اور حق ہمراہ علی کے تھا جدہر وہ جائیں انتہی سفارینی کہتے ہین کہ یہ ایک جملہ ہے اصول عقیدہ کا جسپر جماہیر اہل سنت اسلامیہ ہین وجسنے کہ کہا خلاف اس عقیدہ کے کہا اوسکا خون بہایا گیا اشاعرہ کو صفاتیہ بھی کہتے ہین اسلئے کہ یہ مثبت صفات قدیمہ الٰہیہ ہین پہر اون الفاظ مین جو کتاب سنت وارد ہین جیسے استواء نزول واصبع وید وقدم وصورت وجنب ومجی متفرق ہوئے ایک فرقہ ان سب الفاظ کی تاویل کرتا ہے وجوہ محتمل لفظ پر اور دوسرا فرقہ متعرض تاویل کا نہین ہوتا اور نہ طرف تشبیہ کے جاتا ہے انکو اشعریہ اثریہ کہتے ہین اس بارہ مین مسلمانون کے پانچ قول ہین ایک اعتقاد کرنا اوس چیز کا جو شامل اوسکے لغت سے سمجہا جاتا ہے دوسرے مطلق سکوت کرنا تیسرے سکوت کرنا بعد نفی ارادہ ظاہر کے چوتہے حمل کرنا مجاز پر پانچوین حمل کرنا اشتراک پر ہر فریق کے دلائل وحجتین ہین جنپر کتب اصول دین متضمن ہین ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم واللہ یحکم بینہم یوم القیامۃ فیما کانوا فیہ یختلفون مین کہتا ہون اشاعرہ وماتریدیہ وحنابلہ سب سے خوب تر ہین لیکن صواب وصحیح وحق خالص و صدق صرف یہی ہے کہ مومن اپنے اعتقاد کو تابع ظاہر کتاب عزیز وسنت مطہرہ رکہے اور جسکا قول سر مو اونسے برخلاف ہو اوسکو اپنا عقیدہ نہ ٹہرائے

فصل بیان مین اعتقاد امام احمد بن حسن بیہقی رحمہ اللہ تعالی کے

اس کتاب مین ہر عقیدہ کے لئے ایک تحریر مستقل بذکر دلائل لکہی ہے اسجگہ دلائل کو چہوڑ کر نفس مسائل اعتقاد پر اقتصار کیا جاتا ہے واسطے دریافت دلائل کے طرف ہماری کتاب حسنات الحظی من نفحات الحظی والتجلی کے مراجعت کرنا چاہیئے واللہ المستعان سب سے پہلے جو بات بندہ پر واجب ہے خدا کا پہچانا اور ساتھ اوسکے وجوب وجود کے اقرار کرنا ہے قال تعالی فاعلم انہ لا الہ الا اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون سے مقاتلہ اسی قول کے عدم اقرار پر کیا ہا یہ کلمہ جس شخص کا آخر کلام وقت موت کے ہوتا ہے اوسکیلئے وعدہ دخول جنت کا ہے بلکہ اگر کسی عارض کیوجہ سے مرتے وقت منہ سے بہی یہ کلمہ نہ نکلے مگر

دہ دین کلمہ کو دل سے ماننا اور زبان سے بولنا تو یہی حقیقی ہوتا ہے والحمد ۲ عالم حادث ہے نہ قدیم اور محدث
مدبر سارے جہان کا اللہ واحد قدیم لاشریک لہ ہے بغیر حدوث عالم اور صانع عالم کا فر ہوتا ہے ۳ اللہ
تعالی کیلیے اسماء حسنیٰ اور صفات حسنیٰ ثابت ہین یہ تقسیم ہین طرف صفت ذات اور صفت فعل کے اسماء ذات
و ہ ہیں جو فعل پر مشتمل نہ ہو اور صفت ذات وہ ہے جسکا مستحق وہ ازل مین تہا اور ابد تک ساتہ اوسکے اتصاف
رکہتا ہے جیسے یہ کہ وہ موجود و قدیم ہے یہ سارا الملک اوسیکا ہے قدوس جلیل عظیم عزیز متکبر ہے اس قسم مین
اسم و مسمی ایک ہوتا ہے دوسری قسم وہ صفات ہین جو اوسکی ذات پاک کیساتہ قائم ہین جیسے حی عالم قادر
مرید سمیع بصیر متکلم باقی اس قسم مین اسم کو نہ عین مسمی کہتے ہین اور نہ غیر مسمی تیسری وہ صفات جو کتاب و سنت
سے واسطے اوسکے بطور سمع ثابت ہین جیسے وجہ و یدین و عین و نحو ہا سو یہ بہی اوسکی ذات سے قائم ہین انہین
بہی اسم کو نہ مسمی یا غیر مسمی نہین کہسکتے ہین انجگہ تکییف تمثیل تشبیہ تعطیل اہمال جائز نہین ہے بلکہ جسطرح پر یہ صفات
آئی ہین اسیطرح پر انکو اونکے ظاہر پر بلا تاویل جاری و امرار کرنا چاہیے اور یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی شبہ
مخلوقات سے منزہ ہے اور تشبیہ کا علاج اس کلمہ اجمالیہ سے بخوبی ہو سکتا ہے لیس کمثلہ شیء ولم یکن لہ کفوا
احد سلف امت و ائمہ ملت اسی عقیدہ پر گزرے ہین خلف نے واسطے فرار کے لزوم تشبیہ سے تاویل اختیار
کی ہے وہ کچہ ٹہیک بات نہین ہے اسلیئے کہ اللہ نے ہمپر تاویل کرنا اونکا واجب نہین کیا ہے باقی رہی صفات
فعل سو وہ مشتق ہین اوسکے افعال سے جیسے خالق رازق محیی ممیت منعم مفضل اسجگہ اگر یہ تسمیہ طرفسے اللہ کے
ہے تو یہ صفت قائم ہے ساتہ اوسکی ذات کے یہان گنجائش مسمی غیر مسمی کی نہین ہے اور اگر یہ تسمیہ طرفسے
مخلوق کے ہے تو یہ صفت فعل ہے کلام متقدمین اسی پر دلیل ہے یہہ اللہ نے اپنی ذات کے نام آپ قرآن
مین ذکر کیے ہین اور حدیثون مین بہی آئے ہین جیسے علی عظیم کبیر غنی حمید اول آخر ظاہر باطن احد صمد حق مبین
مجید واحد قہار قدیر ملک قدوس سلام مومن مہیمن عزیز جبار متکبر ذو الجلال والاکرام و نحو ہا ان صفات کمال کا
ثابت کرنا واسطے اللہ تعالی کے واجب ہے اور ہر نقصان کو اوسکی ذات سے دور کرے ۵ آیات و احادیث
مین صفات زائدہ بہی آئی ہین جو اوسکی ذات کیساتہ قائم ہین جیسے ھو الحی القیوم اس سے ثبوت حیاۃ کا
ہوا اور جیسے قدرت اور علم اور قوت اور ارادہ و مشیت اور سمع و بصر اور کلام اور بقا ۶ قرآن و حدیث مین
صفت وجہ و یدین و عین و نحو ہا کو ثابت کیا ہے یہ صفات قریب چونسٹہ وصف کے ہین جو رسالہ القائل الی
العقائل اور اوسکے ترجمہ سائق العباد مین لکہے ہین اور دلیل ہر صفت کی آیت یا حدیث سے کتاب

التحیات والصلوات مین مذکور ہے یہ سب صفتیں ہین اوسکی ذات کی جو بلا تشبیہ کتاب عزیز وسنت مطہرہ سی ثابت ہین سب پر بلا تکییف وتاویل ایمان لانا فرض ہے منکران صفات کا کافر اور متاول مخطی ہے ۷ خلق ایک صفت فعل ہے ۸ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین جو اوسکو مثل معتزلہ کے مخلوق کہے وہ کافر ہے ۹ استوا رحمن کا عرش پر قرآن وحدیث دونوں سے بخوبی ثابت ہے آیات واحادیث اثبات صفت استوار کی محکمات ہین نہ متشابہات ۱۰ رویت اللہ عزوجل کی آخرت مین آنکھ سے ثابت ہے قرآن وحدیث دونوں اسپر دلیل شاہد ہین منکر رویت کا کافر ہے حدیث رویت کی صحیحین وسنن مین آئی ہے ۱۱ ایمان لانا قدر پر واجب ہے یعنی جو کچھ عالم مین اب تک ہوا اور ابد تک ہوگا خیر وشر وخوبیاں ہے وہ سب اللہ کی تقدیر سے ہے قدریہ منکرین قدر ہیکے سلف نے اونکی تکفیر کی ہے ۱۲ سارے افعال عباد وغیرہم کا خالق اللہ تعالے ہے خواہ وہ فعل خیر ہو یا شر یا اور کچھ جو کوئی اسکا منکر ہے اوسکو ایمان سے کچھ حصہ نہین ہے ۱۳ ہادی ومضل عباد کا خالق عباد ہے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے ۱۴ بندونکے سارے افعال اللہ کی مشیت سے واقع ہوتے ہیں اچھے ہون یا برے کوئی شخص اپنے نفع وضر کا مالک نہین ہے اعلام صحابہ وتابعین وفقہاء سلف وصدر اول اسی عقیدہ پر گزرے ہیں کہ وقوع اعمال کا اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے ۱۵ اطفال فطرت پر پیدا ہوتے ہین یعنی توحید خالص پر پھر ان کا باپ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں یہ بات کہ وہ آخرت مین جنتی ہیں یا دوزخی قطعی طور پر معلوم نہین ہے بعض دلائل سے نکلتا ہے کہ ذریات مومن کی ملحق بمومنین ہونگی انشاء اللہ تعالے ۱۶ اسکی اجل جس وقت پر مقدر ہو چکی ہے نہ بڑھے نہ گھٹے اور ہر شخص اپنا رزق پورا کر لیتا ہے حلال وحرام دونون رزق ہین اگرچہ ایک جائز اور دوسرا ناجائز ہوتا ہے حلال کا حساب حرام پر عذاب شبہ پر عتاب ہوگا ۱۷ ایمان مین کمی وبیشی ہوئی رہتی ہے قرآن وحدیث دونون سے یہ بات ثابت ہے ایمان نام ہے تصدیق جنان اقرار باللسان عمل بالارکان کا یہی قول راجح وصحیح وقوی ہے انشاء اللہ تعالے کہنا ایمان مین واسطے تبرک کے ہے نہ واسطے شک کے ۱۸ گناہ کبیرہ ہو جانے سے کوئی مومن ایمان سے باہر نہین ہوتا ہے نہ مخلد فی النار اسی عقیدہ پر سارے صحابہ وتابعین اور اونکے اتباع اور ائمہ مجتہدین اور تمام اہل سنت وجماعت گزرے ہین گناہ کبیرہ توبہ سے بخشدیا جاتا ہے جبکہ شرائط اوسکے بر وجہ کمال ادا ہوتے ہیں اور اگر اللہ چاہے تو بے توبہ بھی بطریق خرق عادت کے کسیکو بخشدے خلود نار خاص ہے ساتھ شرک وکفر کے حضرت اہل کبائر کی شفاعت کرینگے

باطن کے کبائر ساتھ ہین ظاہر کے چار سو ایک اللہم احفظنا عنہا بمنک وکرمک ۱۹ شفاعت حضرت کی
واسطے مرتکبین کبائر کے قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہے مقام محمود اسی مرتبہ سے عبارت ہے یہ قول
کہ مومنین مخلد فی النار ہونگے باطل محض ہے ہان اگر ہمراہ ایمان کے استعمال شرک کا کیا ہوگا تو خلود بوجہ
اوس شرک کے ہوگا نہ بوجہ کسی گناہ کبیرہ کے قال تعالے ومایؤمن اکثرھم باللہ الاوھم مشرکون ۲۰ ایمان
لانا ملائکہ اور کتب ورسل وبعث بعد الموت وحساب ومیزان وجنت ونار وحوض واشراط ساعت پر قبل قیام
ساعت کے واجب ہے جنت ونار اسدم موجود ومخلوق ہین ۲۱ عذاب قبر وعذاب دوزخ حق ہین انپر
ایمان لانا واجب ہے نعیم مقیم جنان وعذاب الیم نیران ونعمت وزحمت برزخ قرآن وحدیث دونون سے
ثابت ہے منکر انکا ایمان سے بے نصیب ہے ۲۲ اعتصام بسنت واجتناب از بدعت فرض ہے شرک
کے نشتر ذر ہین اور چیونٹی کی چال سے شب تیرہ وتاریک مین سنگ سیاہ پر قعر زمین مین بھی مخفی تر ہین وبدعت
بہتر ذر ہین سنت کا رستہ ایک ہے قال تعالی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ تقسیم بدعت کی طرف حسنہ وسیئہ
خلاف ظاہر حدیث صحیح ہے حضرت نے مجالست ومکالمت اہل بدع سے منع فرمایا ہے اور قدریہ ومرجیہ کو زبان انبیا علیہم السلام مین
ٹہیرایا ہے ۲۳ والی پر مراعات امر رعیت کی واجب ہے کبیر کی تعظیم صغیر پر رحم کرے عالم کی توقیر بجالائے
ضعیف کا قوی سے انصاف کرے ۲۴ والیان ملک اسلام کی اطاعت کرنا اور جماعت اہل سنت کا لازم
پکڑنا امر منکر پر ہاتھ یا زبان سے یا دل سے انکار کرنا اور جور سلطان پر صبر کرنا واجب ہے ۲۵ جو فرائض
عبادات کتاب وسنت سے ثابت ہین جیسے نماز پنجگانہ وروزہ رمضان وزکوۃ اموال وحج بیت اللہ ونحوہا اونکا
بجالانا مطابق کیفیت وآداب وارکان وارد کے فرض ہے تارک اونکا عمداً بلا عذر کافر ہوجاتا ہے یہ سب فرائض
ادا وترک مین باوجود استطاعت کے متساوی الاقدام ہین تفرقہ کرنا درمیان انکے خلاف سنت ہے ۲۶ حضرت
صلعم کی نبوت بظہور معجزات بطریق تواتر ونحوہا ثابت ہے دلائل نبوت کے بہت ہین اس بارہ مین کتب مستقلہ
تالیف ہوچکی ہین بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو تا قیام قیامت باقی رہیگا اوسکے ساتھ تحدی کی گئی ثقلین سب
معارضہ سے عاجز نکلے کتاب حضرات التجلی مین اس مقام کو بسط کے ساتھ لکھا ہے منکر حضرت کی
نبوت ورسالت وخاتمیت کا باجماع امت کافر ہے ۲۷ کرامات اولیاء کی قرآن وحدیث واقوال علمائے
بخوبی ثابت ہین لیکن صدور اوسکا اختیار مین اولیاء کے نہین ہے اللہ کی مشیت وارادہ پر موقوف ہے
پھر اکثر وہ لوگ جنسے کرامت نہین ہوئی یا کم ہوئی جیسے اکثر صحابہ وتابعین وتبع تابعین افضل ہین اون اولیاء سے

حشت صدور کرامات کا ہوا ہے ۲۸ فضائل صحابہ کرام کے کتاب وسنت سے بتواتر معنوی و معنوی بخوبی
ثابت ہین حفظ اونکے مرتبہ کا ساری امت پر واجب ہے کیا مہاجرین اور کیا انصار اور کیا سائر صحابہ کبار و
صغار جو اونکو دوست رکہتا ہے وہ اللہ کا دوست ہے جو اونکو دشمن رکہتا ہے اللہ اوسکا دشمن ہے جس کسیکو صحابہ
پر غصہ آتا ہے اوسمین ایک علامت کفر کی ہے قال تعالیٰ لیغیظ بہم الکفار اسیطرح اونکے تابعین بالاحسان
اور اتباع تابعین سے محبت رکہنا واجب ہے حضرت نے ان قرون کیلئے شہادت خیر دی ہے بعض انکا رکو
واجب کر دیتا ہے عیاذاً باللہ ولہذا ایک جماعت اہل علم نے تکفیر روافض پر اتفاق کیا ہے ۲۹ اہل بیت رسول
خدا صلعم خواہ ازواج مطہرات ہون یا عترت امجاد سبکے ساتھ محبت رکہنا اور انکا حق تعظیم و خدمت بجالانا واجب
ہے آیات کتاب وسنت اسپر دلائل واضحہ ہین انکے اعدا ارباب نار ہونگے ولہذا علما نے خوارج کو کفار ٹہیرایا
ہے ۳۰ دس صحابی کیلئے حضرت نے شہادت جنت کی دی ہے خلفاء اربعہ اور طلحہ و زبیر و عبدالرحمن
ابن عوف و سعد بن مالک و سعید بن زید و ابو عبیدہ بن الجراح انکو عشرہ مبشرہ کہتے ہین اسلئے کہ ایک ہی
سیاق حدیث مین انکو بلفظ فلان فی الجنۃ ذکر کیا ہے ورنہ انکے سوا بہی ایک جماعت کو بشارت جنت کی
دی ہے جیسے اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان وغیرہم ۳۱ حضرت نے فرمایا تہا کہ خلافت بعد میرے تیس برس
رہیگی پہر ملک ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلافت مرتضی پر وہ تیس برس تمام ہوگئے ابوبکر دو برس چار ماہ
دس رات کم خلیفہ رہے عمر دس برس چہ ماہ چار دن خلیفہ رہے عثمان بارہ برس بارہ دن کم خلیفہ رہے
علی مرتضی پانچ برس خلیفہ رہے دو یا تین ماہ کم وفات ابوبکر کی بائیس جمادی الآخرہ روز دوشنبہ ۱۳ھ کو
ہوئی شہادت عمر کی دن چہارشنبہ کو چھبیس ذیحجہ ۲۳ھ مین ہوئی عثمان اٹہارہ ذیحجہ ۳۵ھ کو مارے گئے مرتضی کی
شہادت سترہ رمضان روز جمعہ ۴۰ھ کو ہوئی تفضیل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت کے ہے یہی مذہب
ہے امام شافعی و امام احمد و سائر اہل سنت کا کتاب و سنت شاہد ہین انسبکی صحت خلافت پر باشارۃ النص یا دلالۃ
النص تسلیم نے ہر ایک کی خلافت پر وقت عقد بیعت کے اجماع و اتفاق کیا تہا اوسوقت مہاجرین و انصار بسبب وجود
رحمۃ المحمدیہ یہی عقیدہ حق ہے اسکے سوا مین خبیث کرنا اور دوسری شاخین نکالنا موجب خرابی ایمان کا ہے امام حسن چہہ
ماہ خلیفہ رہکر دستبردار ہوگئے انکی علیحدگی پر تیس برس زمانہ خلافت کے پورے ہوئے بلا کم و کاست ۳۲ جنہے
اہل شام وغیرہم مین سے علی مرتضی پر خروج کیا وہ مصیب نہین ہے بلکہ مخطی ہے لیکن باغی کو حکم کفر کا نہین ہے
تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت انتہی یہ خلاصہ ہے کتاب حضرت التجلی کا جو خیر

ہے کتاب الاعتقاد والہدایۃ الی سبیل الرشاد سے بیہقی نے اس کتاب مین کہا ہے هذا الذی اودعناه هذا الکتاب اعتقاد اهل السنة والجماعة واقوالهم وقد افردنا لکل باب منها کتابا یشتمل علی شرحه مع ایراد الادلة والحجج واقتصرنا فی هذا الکتاب علی ذکر اصوله والاشارة الی اطراف ادلته ارادة استغناء من نظر فیه الله تعالی یوفقنا لمتابعة السنة واجتناب البدعة انتهی اگرچہ اس کتاب الاعتقاد مین بہی ادلہ سے قبول نصوص کتاب برامین احادیث سے لکہی مین لکن جس کتاب شرح کا حوالہ دیا ہے وہ کتاب ہمیری نظر سے نہین گزری اللہ تعالی مجکو مطالعہ اس کتاب کا بہی قبل ممات کے نصیب کرے کیونکہ یہ وہ عقائد صحیحہ ہین جنمین کسی مسئلہ پر انتقاد نہین کیا گیا ہے وللہ الحمد

فصل بیان مین عقیدہ امام غزالی کی کہ مطابق کتاب احیاء العلوم تصنیف امام محمد غزالی رح کے ہے

عقیدہ اہل سنت کا بابت ہر دو کلمہ شہادت یہ ہے کہ کلمہ دلی مین اللہ تعالی نے اپنے بندونکو یہ بات بتائی ہے کہ اللہ سبحانہ واحد ہے کوئی اوسکا شریک نہین فرد ہے کوئی اوسکا مثل نہین صمد ہے کوئی اوسکا مقابل نہین منفرد ہے کوئی اوسکا ند نہین قدیم ہے اوسکے لئے اول نہین ازلی ہے اوسکے لئے بدایت نہین مستمر الوجود ہے اوسکے لئے آخر نہین ابدی ہے اوسکے لئے نہایت نہین قیوم ہے اوسکے لئے انقطاع نہین دائم ہے اوسکیلئے انصرام نہین ہمیشہ سے ہمیشہ تک کو موصوف ہے ساتھ نعوت جلال کے اوسپر حکم انقضا وتغیر وزوال کا جاری نہین ہوسکتا ہے وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن تنزیہ وہ جسم نہین اور نہ مانند اجسام کے اور نہ جوہر اور نہ عرض اور نہ مانند کسی موجود کے اور نہ کوئی موجود مانند اوسکے ہے نہ مقدار سے محدود ہوسکے نہ امکنہ وجہات واقطار اوسکو حاوی ہوسکین وہ مستوی ہے عرش پر جسطرح کہ اوسکو لائق ہے عرش اوسکو نہین اوٹہاتا بلکہ اوسکی قدرت عرش اور حاملان عرش کو اوٹہائے ہوئے ہے وہ فوق ہر شے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت اور وہ ہر موجود سے قریب ہے اور ہر شے پر شہید کسی چیز مین حلول نہین کرتا اور نہ کوئی شے اوسمین حلول کرے وہ قبل زمان ومکان کے تہا اور اسدم بہی اوسی حال ہے جسپر کہ پہلے تہا وہ جدا ہے اپنی خلق سے ساتہ اپنی صفات کے نہین ہے اوسکی ذات مین سوا اوسکے اور نہ اوسکے سوا مین ذات اوسکی پیش نہین آتے اوسکو حوادث وہ بے نیاز ہے استکمال اور زیادت فی الکمال سے وہ اپنی

ذات مین معلوم الوجود ہے ساتھ عقول کے اور مرئی الذات ہے ساتھ ابصار کے دار القرار مین قلّ دلّت
اللہ حق وقادر وجبار وقاہر ہے کسی شے سے عاجز نہیں ہوتا ہے نہ تھا ہوگا نہ اوسکو موت آئیگی ملک وملکوت
وسلطان وامر وخلق سب کچھ اوسیکا ہے ساری موجودات اوسکے قبضہ مین مقہور ہے وہ سب کا موجد اور مقدّر
ارزاق وآجال ہے اوسکے مقدورات شمار مین نہین آسکتے علم وہ عالم ہے جمیع معلومات کا کوئی شے اوسکے
علم سے غائب نہین ہے تمام آسمانون مین نہ زمین مین اوسکو ظاہر اور باطن پر اطلاع ہے ساتھ علم قدیم ازلی
کے وہ ازل سے متصف ہے ساتھ اس علم کے نہ ساتھ علم متجدد کی جو کہ بواسطہ حلول وانتقال اوسکو حاصل ہوا
ہو ارادہ وہ مرید ومدبر ہے ساری کائنات کا کوئی چیز ملک وملکوت میں جاری نہین ہوتی مگر اوسیکی قضا و
قدر وحکم ومشیت سے اوسنے جو چاہا وہ ہوا جو نہ چاہا وہ نہین ہوا اوسکا ارادہ قائم ہے ساتھ اوسکی ذات کے جملہ صفات
مین وہ ہمیشہ سے اسیطرح موصوف بالارادہ ہے ازل مین وجود اشیا کو اوسنے اوقات اشیا مین مقدر کیا تہا
سو جسطرح کہ ازل مین موافق اپنے علم کے ارادہ کیا تہا اسیطرح پر وہ اشیا پائی گئین وہ سارے امور کا مدبر ہے
لیکن نہ ساتھ فکر وزمان کے اسلئے کوئی شان اوسکو کسی شان سے مشغول نہین کرتی ہے سمع وبصر وہ
سمیع وبصیر ہے کوئی مسموع اوسکی سمع سے غائب نہین ہوتا اگرچہ بعید وخفی ہو اور نہ کوئی مرئی اوسکی رویت سے
مخفی رہتا ہے اگرچہ باریک ہو وہ محتاج سوراخ گوش اور خود گوش کا نہین ہے اور نہ حاجت حدقہ وپلک
کی رکہتا ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتہ کے پکڑتا ہے بغیر آلہ کے پیدا کرتا ہے کلام اللہ تعالی متکلم
آمر ناہی واعد متوعد ہے ساتھ کلام ازلی کے جو قائم ہے ساتھ اوسکی ذات کے نہ ایسی آواز کے ساتھ جو انسلال ہو
اور مصطکاک اجرام سے محدث ہوا ہو نہ ساتھ ایسے حرف کے جو ہونٹون کے ملنے اور زبان کے ہلانے سے منقطع
ہو قرآن وتوریت وانجیل وزبور اوسکی کتابین ہین جو اوسنے اوتاری ہین قرآن قدیم ہے اور قائم ہے اوسکی ذات
سے نہ اوس سے جدا ہو نہ بدل گئے اور ورق کیطرف منتقل ہو معہذا زبان سے مقروء مصحف مین مکتوب دلون مین محفوظ
ہے موسی علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر صوت وحرف سنا جسطرح کہ اوسکی ذات بغیر جوہر وعرض کے دکہائی
دیگی افعال اللہ کے سوا جو کوئی موجود ہے اوسکو اللہ ہی نے اپنی وجود پر ایجاد کیا ہے پہلے وہ کچھ چیز نہ تہا
اللہ اپنے افعال مین حکیم اپنے قضیہ مین عادل ہے اوس سے ظلم متصور نہین اسلئے کہ غیر کی کچہ ملک نہین ہے
کہ اوسمین تصرف کرنے سے ظلم ہو جس کسی چیز کو اوسنے ایجاد کیا ہے واسطے اظہار قدرت وتحقیق ارادہ کے
ایجاد کیا ہے نہ اسلئے کہ وہ اوسکی طرف مفتقر تہا اور یہ ایجاد اوسکا تفضل ہے نہ اوس پر واجب فضل واحسان

اوسیکے لئے ہے کیونکہ باوجود قدرت کے تعذیب عباد پر عباد کو معذب نکیا اور کرتا تو یہ اوسکا عدل تہا طاعت پر ثواب دیتا ہے اپنے کرم سے نہ بطور لزوم و استحقاق کیونکہ اوسپر کسیکا کچہ حق واجب نہین ہے بلکہ اوسیکا حق طاعت مین خلق پر واجب ہے کہ اوسنے زبان انبیاء علیہم السلام پر وحی بہیجی کلمہ ثانیہ سے بندون کو اسبات کی خبر دی ہے کہ اوسنے نبی امی قرشی محمد صلعم کو رسالت دیکر طرف کافہ خلق کے مبعوث کیا اونکی شرع سے ساری شرایع منسوخ کردیئے سارے انبیاء پر اونکو فضیلت دی تسدید بشر کیا اور ایمان و توحید کے کمال کو جبتک کہ حضرت پر ایمان نلائے رد کردیا اور آپکی تصدیق کو ہر خبر مین بعد موت کے جیسے سوال منکر نکیر و عذاب قبر و وزن اعمال و صراط پر واجب ٹہیرایا میزان مین اعمال کا وزن ہوگا پل صراط تلوار سے تیز بال سے زیادہ باریک ہے حوض مورود ہے جو کوئی ایکبار پانی پیئیگا وہ پہر کبہی پیاسا ہوگا اوسدن بندون کا حساب لیا جائیگا جو موحد آگ مین گئے ہونگے وہ بعد انتقام اور شفاعت انبیاء پہر علماء پہر شہداء پہر مومنین کے دوزخ سے باہر نکالے جائینگے اور جسکا کوئی شفیع نہوگا وہ اللہ کے فضل سے نجات پائیگا مخلد فی النار نہوگا اصحاب حضرت کے فضل کا اور اونکی ترتیب کا جسطرح پر کہ آئی ہے معتقد رہے اور اون سبکے ساتہ نیک گمان ہو اور اونپر ثنا کرے فمن اعتقد هذا كله كما ذكرنا فهو من اهل السنة **ف** ارشاد مین ہدایۃ کرکر پہلے یاد کرا دینا ان عقائد کا طفل کو واجب ہے پہر اوسکو معنے انکی بڑی عمر مین بتدریج واضح ہوجائینگے سو پہلے حفظ ہے پہر فہم پہر تصدیق پہر اعتقاد یہ بات طفل کو بلا برہان کے بفضل خدا حاصل ہوجاتی ہے جسکا کہ دل اسواسطے ایمان کے منشرح ہوتا ہے کیونکہ مبادی عقائد اسلام کی واسطے عوام کے تلقین و تعلیم محض ہے ہان کبہی اعتقاد تقلیدی کا ضعیف ہوتا ہے نقیض سے ازالہ کو قبول کرلیتا ہے جبکہ اوس نقیض کا اوسپر القا کرتے ہین اسلئے تقویت اوسکی واجب ہے تاکہ ترشح ہو رہے سو طریقہ اس تلقین کا یہ نہین ہے کہ صناعت جدل و کلام کا سکہے بلکہ تلاوت قرآن و تفسیر و قراءت حدیث و معاینہ سنن و وظائف عبادات مین مشغول ہو اس اشتغال سے اوسکا اعتقاد رسوخ مین بڑہتا رہیگا کیونکہ اوسکے کان ادلۂ قرآن و شواہد حدیث آئین گے اور انوار عبادات سانح ہونگے اور مشاہدۂ صالحین سے اونکا حال سمین سرایت کریگا جدل و کلام سے حراست سمع کرے کہ افساد انکا نسبت اصلاح کے اکثر ہے عقیدۂ عوام صالحین کو عقیدۂ متکلمین سے قیاس کرے عوام کا اعتقاد ثابت ہوگا کوئی شے اوسکو متغیر نہین کرتی اعتقاد اہل کلام کا ویسا ہوگا ادنی شبہ اوسکو زائل کردیگا مگر ہان جو کوئی اونمین مقلد دلیل اعتقاد کا ہے تو وہ قسم اول مین ہے کیونکہ اسدم کچہ فرق

درمیان تعقل دلیل وتقلید دلیل اور درمیان تعقل مدلول وتقلید مدلول کے نہین ہے نتیجہ جب اس عقیدہ پر
ناشی ہوا اور بہرہ ومشغول بدنیا ہوگا تو اوسکو سوائے اوس عقیدہ کے اور کچہ منتفع نہوگا اور وہ آخرت مین سلامت
رہیگا کیونکہ شرع عوام سے خطاب نہین ہے مگر اسی تصدیق جازم کو ساتھ ان عقائد کے نہ بحث ونظم ادلہ کو پہر
اگر وہ صبی سالک طریق آخرت وملازم تقوی وریاضت ہوکر تہوائے النفس سے مجتنب رہیگا تو ابواب ہدایت اسکو
کہل جاینگے تو حقایق ان عقائد کے بسبب اجتہاد واستعداد اوسکو نور الٰہی سے مکشوف ہونے لگین گے ق
الذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا امام شافعی ومالک واحمد وسفیان وسلف محدثین کا مذہب یہی ہے کہ علم
جدل وکلام بدعت وحرام ہے اگر یہ علم امر دین مین سے ہوتا تو حضرت صلعم اوسکا امر کرتے لوگون کو سکہا جاتے اس
امر والو نہیں فرماتے جسطرح کہ فقہ کی ثنا کی ہے صحابہ بڑے اعرف بالحقایق تہے اور ترتیب الفاظ مین افصح تہے سبب نہ پوچہ
خیر کے تکلم اونہون نے کیسے اس علم کا سوال نکیا کیونکہ وہ جانتے تہے کہ اس علم سے شر متولد ہوتا ہے اور بعض نے فرض
کفایہ وفرض عین کہا لیکن ٹہیک بات یہ ہے کہ ذم وحمد اس علم کی مطلقاً خطا ہے اسجگہ تفصیل کا ہونا ضرور ہے
اگر احوط یہی ہے کہ اوسمین مزید خوض کرے اور جدل باطل سے بچے تجادل احسن پر کتفی ہو کیونکہ تولد ساری بدع
کا اسی علم سے ہوا ہے یہانتک کہ بہتر فرقے اہل بدعت ہو گئے **ف** جسنے یہ کہا کہ باطن مخالف ظاہر ومشرب
ہے تو وہ قریب تر ہے کفر سے بنسبت قرب الی الایمان کے لوگ اس مقام مین تین طرح پر مین ایک مفرط جو ساری
شرعیات وارده وظواہر ولسان الحال کو تاویل کرتے مین جیسے قول تعالے تکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم یا جیسے
خطاب منکر ونکیر ومخاطبت اہل نار وامثالہا کو دوسرے مفرط جو اصلا کسی شے کی تاویل نہین کرتے تاکہ یہ دروازہ
بند رہے اور امر دین ضبط سے خارج نہو جیسے امام احمد بن حنبل انکا زعم یہ ہے کہ خطاب کن فیکون ساتھ حرف وصوت
کے ہے اور یہ تاویل سے منع کرتے مین مگر تین جگہ ایک الحجر الاسود یمین الله فی الارض دوسرے قلب
المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن تیسرے انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن سوا اس زجر
کا کچہ نور نہین تیسرے مقتصد کہ جو چیز متعلق بالله ہے اوسکی تاویل کرتا ہے اور جو چیز کہ متعلق بآخرت ہے اوسکو ترک
کرتا ہے وهم الاشاعرة دربے معتزلہ سو اونہون نے رویت وسمع وبصر ومعراج جسمانی وعذاب قبر ومیزان صراط
کی تاویل کی ہے اور حشر اجساد اور وجود جنت کا مع لذات محسوسہ جنت اقرار کرتے مین ومعرفة الفصل فی امثال
هذه الاشیاء دقیق لا یطلع علیه الا من فی ید رك الامور بنور الهی وهو من علم المکاشفة
فلا نخوض فیه **ف** الحاصل کلمہ شہادتین باوجود اس ایجاز کے متضمن ہے اثبات اله وصفات وافعال الرسول تصدیق

رسول صلعم کو ایمان کی بنیاد اونھین چار رکن پر ہے ایک معرفت ذات اسکا مدار دس اصل پر ہے اصل اول معرفت وجود واجب الوجود ہے اسپر عقل ونقل دونون دلیل ہین منجملہ نقل کے ایک یہ آیت ہے ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر الی قوله لآیات لقوم یعقلون اور جسکو ذرا سی بھی عقل ہے وہ جانتا ہے کہ یہ جہان جو کہ اس ترتیب محکم پر واقع ہے اوسکے لئے ضرور کوئی صانع مدبر ہے اسیطرح عقلی دلیل ہے اسپر کہ یہ جہان حادث ہے اور ہر حادث اپنے حدوث مین سبب سے مستغنی نہین ہوتا ہے تو عالم بھی سبب سے بے نیاز نہین ہے اصل دوم قدم حقتعالی ہے کیونکہ اگر حادث ہوتا تو مفتقر ہوتا طرف کسی محدث کے اور وہ محدث کسی اور محدث کا محتاج ہوتا تو پھر تسلسل رہتا یا منتہی طرف کسی قدیم کے ہوتا تو وہی قدیم صانع عالم ہے اصل سوم بقاء حقتعالی ہے کیونکہ اگر منعدم ہوتا تو بنفسہ ہوتا یا کسی معدم سے اول باطل ہے اسیطرح ثانی اصل چہارم یہ ہے کہ اللہ تعالے جوہر متحیز نہین ہے اصل پنجم یہ ہے کہ وہ جسم مولف من الجواہر نہین ہے چھٹی یہ کہ عرض نہین ہے ساتوین یہ کہ مختص بجہات نہین ہے کیونکہ جہات مخلوق ہین آٹھوین یہ کہ وہ مستوی ہے عرش پر جس معنے سے کہ مراد اوسکی ہے اور یہ کچھ منافی وصف کبریا کے نہین ہے نوین یہ کہ وہ دن قیامت کو آنکھ سے نظر آئے گا لقوله تعالے وجوه یومئذ ناضرة الی ربہا ناظرة اجرا رویت کا ظاہر پر مستحیل نہین ہے اسلئے کہ رویت ایک کشف اتم ہے علم سے دسوین یہ کہ وہ واحد ہے قال تعالے لوکان فیہما آلهة الا الله لفسدتا **ف** امر کے صفات کے دس رکن ہین ایک قدرت ہر شے پر دوسرے علم ساری موجودات کا وهو بکل شیء علیم وقال تعالے الا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر تیسرے حیات کیونکہ قادر عالم کا حی ہونا لامحالہ ہے اور جو کوئی اسمین شک کرے اوسکو چاہیے کہ وہ حیات سائر حیوانات مین بھی متشکک ہو چوتھی ارادہ کہ جو موجود ہے وہ اوسکے ارادہ سے صادر ہے پانچوین سمیع وبصیر کہ کوئی شے اوسکی سمع وبصر سے غائب نہین ہے اگرچہ کیسی ہی باریک کیون نہو چھٹے یہ کہ وہ متکلم ہے اور کلام ایک صفت ہے جو اوسکی ذات کے ساتھ قائم ہے نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے ساتوین یہ کہ اوسکا کلام قدیم ہے آٹھوین یہ کہ اوسکا علم قدیم ہے وہ اپنی ذات وصفات اور ساری محدثات کا دایما عالم ہے نوین یہ کہ اوسکا ارادہ قدیم ہے قدم ہی مین ساتھ ہر حادث کے جسوقت کہ وہ حادث ہوتا ہے متعلق ہو چکا ہے موافق سبق علم کے دسوین یہ کہ وہ عالم بالعلم حی بحیاة ہے اسیطرح سارے صفات کا حال ہے **ف** اللہ کے افعال کے دس رکن ہین ایک یہ کہ ہر حادث اوسیکا فعل واختراع ہے سارے افعال عباد اوسکی مخلوق ہین قال تعالے واللہ خلقکم وما تعملون اوسکی قدرت تام ہے اوسمین کوئی قصور نہین ہے دوسرے یہ کہ وہ مختص

ہے افعال عباد کا اس شے سے یہ بات خارج نہین ہوتی ہے کہ وہ افعال مقدور بشر باکتساب نہون بلکہ خالق قدرت
و مقدور و اختیار و مختار کا وہی اللہ ہے یہ قدرت رب کا وصف اور بندہ کا کسب ہے اور حرکت اللہ کی مخلوق
اور بندہ کا وصف و کسب ہے یہ کچھ جبر اوس تفرقہ ضروریہ کا نہین ہے جو کہ درمیان حرکت مقدورہ اور رعشہ
ضروریہ کے ہے تحقیق یہ کہ فعل بندہ کا اگرچہ اوسکا کسب ہے لیکن اللہ کے ارادت سے ہے کوئی شے بغیر اوسکی
قضا و قدر و ارادہ و مشیت کے جاری نہیں ہوتی خیر ہو یا شر اسلام ہو یا کفر غوایت ہو یا رشد طاعت ہو یا
عصیان اسیطرح سائر متقابلات یضل من یشاء ویھدی من یشاء ترجمہ یہ کہ اللہ تعالی اس ایجاد و تخلیق
مین متفضل ہے اوسپر کوئی چیز واجب نہیں ہے پانچوین یہ کہ تکلیف مالا یطاق دیا جائز ہے اگر جائز نہوتی تو
سوال دفع کا کسلئے کیا جاتا قال تعالی ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به چھٹے یہ کہ تعذیب کرنا عباد کو بغیر جرم سابق
و ثواب لاحق کے جائز ہے بخلاف معتزلہ کیونکہ یہ تصرف ہے اپنے ملک مین اور ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف
کرنے کو لا مالک لغیره اسکے جواز پر وجود اسکا دلیل ہے ذبح بہائم مین ایلام بغیر جرم ہے ساتوین یہ کہ وہ
جو چاہے سو اپنے بندون کے ساتھ کرے اوسپر رعایت اصلح لعباد کچھ واجب نہین ہے آٹھوین یہ کہ شناخت
اللہ کی اور اوسکی طاعت کی شرعا واجب ہے نہ عقلا نوین یہ کہ بعثت انبیاء کچھ مستحیل نہین ہے خلافا للبراہمہ
کیونکہ عقل طرف امور مفیدہ نجات آخرت کے راہ نہیں پاتی ہے جسطرح کہ عقل دوائے مفید صحت کو نہین جانتی
ہے سو جسطرح لوگ طبیب مصدق بالتجربہ کے محتاج ہوتے ہین اسیطرح طرف نبی مصدق بالمعجزہ کے بھی
محتاج ہین دسوین یہ کہ محمد صلعم خاتم النبیین ہین اور اونکی شریعت ناسخ جملہ شرائع متقدمہ ہے اللہ نے
اونکی تائید معجزات ظاہرہ سے کی ہے جیسے انشقاق قمر و تسبیح حصے وغیر ذلک اور اگر اونکا کوئی معجزہ نہوتا مگر یہی
تنزیل مجید تو کافی تھا کیونکہ اونہون نے اسکے ساتھ تحدی کی اون لوگونسے جو کہ منابع فصاحت و بلاغت
تھے اور وہ سب اوسکے معارضہ سے عاجز نکلے معہذا اوسمین اخبار غیوب و تواریخ اولین ہے حالانکہ وہ خود
امی غیر مدارس کتب تھے اور معجزہ کا صادق صاحب معجزہ پر دلیل ہونا واضح ہے محتاج بیان کثیر کا نہین ہے
ف حضرت نے جو امور آخرت کی خبر دی ہے وہ سب حق ہین اور اوسکی وشک صالحین نہین ایک حشر
اجساد یعنی اعادہ بعد فنا کے اور یہ عقلا بھی ممکن ہے اور اللہ کے مقدور مین ہے جیسے کہ ابتدا انشاء اوسکے مقدور
مین تھی اذ الاعادة ابتداء ثان فیمکن کالابتداء الاول قال تعالی قل یحییہا الذی انشاها اول مرة
دوسرے سوال منکر نکیر کا یہ بھی ممکن ہے اسلئے کہ اسی اعادہ حیات کو کسی جزء مین اجزاء سے مستدعی ہے

اور یہ ممکن ہے اور موقوف علی الممکن ممکن ہوتا ہے اور ہمارا نہ سننا اوسکو اور سکون اجزاء میت کا اسکو دفع نہین کرسکتا ہے نائم ظاہر مین ساکن ہوتا ہے اور باطن مین ادراک آلام ولذات کرتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھتے اور اونکی بات سنتے تھے ولا یحیطون بشیء من علمه الا بما شاء تیسرے عذاب قبر ہے حضرت سے اور سلف سے مشہور ہے کہ اونہون نے عذاب گور سے استعاذہ کیا ہے اور یہ ممکن ہے تفرق اجزاء ہیت کچھ اسکا وافع نہین ہے کیونکہ مدرک اس عذاب کا ایک جزو یا اجزاء مخصوصہ ہوتے ہین اور اللہ تعالیٰ اعادہ ادراک پر قادر ہے چوتھے میزان اسکا ذکر تنزیل مین آیا ہے اللہ تعالیٰ نے صحائف اعمال مین حسب درجات اعمال احداث وزن واسطے اظہار عدل کے عقاب مین اور واسطے اظہار فضل کے عفو وتضعیف ثواب مین کریگا پانچوین صراط اسکا ذکر بھی شرع مین وارد ہے اور یہ ممکن ہے جسکو یہ قدرت ہے کہ پرندہ کو ہوا مین اوڑاتا ہے اوسکو یہ قدرت بھی ہے کہ انسانکو ایسی چیز پر چلاوے جو بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز چھٹے جنت ونار یہ دونون پیدا ہو چکی ہین ۱
لقولہ تعالیٰ اعدت للمتقین واعدت للکافرین یہ کہنا کہ قبل یوم الجزاء کے پیدا کرنے مین ان دونون کے کیا فائدہ ہے بیفائدہ ہے اسلئے کہ لا یسئل عما یفعل ساتوین یہ کہ امام حق بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پھر عمر پھر عثمان پھر علی حضرت نے کسی امام پر نص نہین فرمائی ورنہ ہم تک منقول ہوکر آتی اور اگر غیر ابی بکر پر نص فرماتے تو سارے صحابہ کو مخالفت رسول خدا صلعم لازم آتی اسکو کوئی منصف لسبب جائز نہین رکھیگا اور معاویہ نے علی مرتضی سے بمقدمہ امامت نزاع نہین کیا بلکہ اونکی بات کی بنیاد اجتہاد پر تھی علی نے یہ گمان کیا کہ قاتلان عثمان کے سپرد کرنیکا انجام اضطراب امر امامت ہوگا کیونکہ اونکے عشائر وقبائل اور اونکا اختلاط ساتھ لشکر کے بہت تھا اور معاویہ نے یہ گمان کیا کہ تاخیر کرنا اونکے امر مین باوجود عظم جنایت کے موجب جرأت امت دار ائمہ پر ہوگا وکل مجتہد مصیب وان کان المصیب واحدا فهو علی بالاجماع آٹھوین یہ کہ فضل صحابہ کا بحسب ترتیب خلافت ہے اسلئے کہ شاہدین وحی نے اونکے فضل کو معلوم کرکے یہ ترتیب رکھی ہے نوین یہ کہ شرائط امامت کے بعد اسلام وتکلیف کے پانچ امر ہین ذکورت درجۂ علم کفایہ نسب قریش اور اگر ان اوصاف کے لوگ متعدد ہون تو جس سے اکثر لوگ بیعت کرین وہی امام ہے اور مخالف اونکا باغی ہے دسوین یہ کہ اگر امام متصف ساتھ ان صفات کے نہو اور اوسکے صرف مین اثارت فتنہ لا یطاق ہو تو امامت اوسکی واسطے دفع ضرر فتنہ کے منعقد ہو جاتی ہے فهذه هی الارکان الاربعة والاصول الاربعون فمن اعتقدها کان من اهل السنة ومن لم فمن رهط البدعة عصمنا الله منها انتہی حاصلاً مین کہتا ہون ان اصول کے بعض الفاظ مین بحث باقی ہے بیان اوسکا علیحدہ

پس رسالہ میں آپکا **ف** ایمان و اسلام میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ اسلام ایمان ہے یا اور کچھ اسمیں اہل علم کا اختلاف ہے بعض نے کہا ایک شے ہے بعض نے کہا متغایر ہیں بعض نے کہا متباین ہیں امام نے کہا القیناح حق ہے مذہب میں بحث سے ہے ایک یہ کہ ایمان لغت میں بمعنے تصدیق ہے اور اسلام بمعنے تسلیم و اذعان و انقیاد و ترک تمرد و ابا تو تصدیق مخصوص ہے ساتھ دل کے اور زبان ترجمان دل ہے اور تسلیم عام ہے دل و زبان اور جوارح سے پس ہر تصدیق قلبی تسلیم و ترک ابا و جحود ہے اور ہر تسلیم تصدیق نہیں ہے سو اسلام اعم ہے اور ایمان اشرف اجزاء اسلام ہے دوسرے یہ کہ شرع میں دونوں مترادف و متحد ہیں و مختلف و متداخل آگے ہیں ہر ایک قول پر دلیل حدیث سے موجود ہے متعلق سے جو عمل کو ایمان میں گنا ہے سو اسیلئے کہ ایمان مکمل و متمم اسلام ہے تیسرے یہ کہ ایمان بڑھتا گھٹتا ہے یا نہیں سو سلف کا قول یہ ہے کہ طاعت سے بڑھتا معصیت سے گھٹتا ہے **ف** سلف یوں کہتے تھے انا مؤمن ان شاء الله تعالی یہ استثناء صحیح ہے تین وجہ سے ایک اسلئے کہ تزکیۂ نفس کا خوف ہے قال تعالی فلا تزکوا انفسکم ایک حکیم سے پوچھا تھا صدق قبیح کیا ہے کہا اپنی ثنا آپ کرنا دوسرے یہ کہ ادب ہے ساتھ ذکر خدا کے ہر حال میں اور حوالہ کرنا سارے امور کا طرف مشیت خدا کے قال تعالی ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء الله حضرت جب مقابر میں جاتے کہتے وانا ان شاء الله بکم لاحقون اگرچہ اونکو اس لحوق میں کچھ شک نہ تھا اور عرف میں استعمال اسکا بمعنے اظہار رغبت و تمنی آتا ہے جسطرح کوئی کہتا ہے کہ فلاں مریگا یا آپکا تو کہتے ہیں ان شاء الله تیسرے یہ کہ مراد یہ ہے انا مؤمن حقا ان شاء الله تعالی قال تعالی اولئک ہم المؤمنون حقا استثنا میں شک کمال اونہیں ہے نہ اصل ایمان میں اور یہ کچھ کفر نہیں ہے بلکہ جو شک مقصد چوتھے یہ کہ ایمان بعمل طاعات سے کامل ہوتا ہے حق و حدود اسکے علی الکمال معلوم نہیں ہوتا دوسرے یہ کہ نفاق مزیل کمال ایمان ہے اور وہ ایک مرض خفی ہے اوس سے برأت کا ہونا متحقق نہیں ہوتا ہے حدیث میں آیا ہے اکثر منافقی هذه الامة قراؤها اور فرمایا ہے الشرک اخفی من دبیب النملة تیسرے یہ کہ خوف خاتمہ کو رہا ہوا ہے معلوم نہیں کہ ایمان وقت موت کے سلامت رہیگا یا نہیں اگر خاتمہ کفر پر ہوا ایمان سابق حبط ہو جائیگا کیونکہ سلامت آخرت پر موقوف ہے والله اعلم تمام ہوا کلام حیات الاحیاء کا و صلى الله علی محمد **ف** شیخ ابن الہمام نے مسائرہ میں عقائد رسالہ قدسیہ امام غزالی رح کو براہ زیادت بیان و ایضاح کلام کے جمع کیا ہے اور اوسکی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے اور ایک خاتمہ بڑا کر ایمان و اسلام و اتصال ہما کی بحث کی ہے اور دیباچہ میں کہا ہے ان اجمع ما تعقد علیه من رقم ترک من کان قد تتبع فی قراءة الرسالة القدسیة للامام الحجة ابی حامد الغزالی رح فالتزم

احب ان اخصرها واحببت ذلك فشرعت على هذا القصد ثم استمر عليه الاخوة رفيقين وبعض نال خاطر استحسان زيادات ادانی الذی یرینی ان ذکرها اتم وانه تتمیم لطالب الخوض فلم یزل یزداد حتی خرج عن القصد الاول فلم یبق الا کتابا مستقلا غیر انه یسائرها فی تراجمه وزدت علیها خاتمة ومقدمة الی قوله وبالغت فی توضیحه وتسهیله اذ لم اضعه الا لیسهل علی الاوساط والمبتدئین وسمیته کتاب المسایرة فی العقائد المنجیة فی الاخرة انتهی شارح سائرہ کہتے ہین المسایرة فی الاصل مفاعلة من السیر وهی ان یسیر راکبان متحاذیین اطلق هنا مجازا علی محاذاة کتابه لکتاب الامام الغزالی فی تراجمه انتهی یہ متن وشرح نزدیک میرے موجود ہے اسمین ایک مقدمہ چار رکن ایک خاتمہ ہے امام غزالی رح شافعی تھے ابن ہمام حنفی ہین انہون مسنے بیان عقائد کا طریقہ ماتریدیہ پر کیا ہے جو کہ روایات عقائد حنفیہ کی چند کتب علماء حنفیہ سے خصوصا فقہ اکبر امام اعظم رح سے اسجگہ نقل کی گئی ہین اسلئے کچھ ضرورت ترجمہ سائرہ کی اسجگہ معلوم نہین ہوئی

فصل بیان مین اعتقاد امام ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی رح کے

علماء حدیث اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ اللہ تعالے ایک ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور حضرت محمد صلعم اوسکے رسول ہین یہ لوگ اللہ کو اون صفات سے پہچانتے ہین جو قرآن مین اللہ نے خود فرمائی ہین یا صحیح حدیثون مین حضرت سے آئی ہین اور معتبر لوگون نے اونکو نقل کیا ہے یہ اونکو ثابت کرتے ہین اور مانند صفات مخلوقین کے نہین کہتے بلکہ اسکے قائل ہین کہ اللہ نے آدم کو اپنی ہاتھ سے بنایا ہے کما فی القرآن خلقت بیدای اور کیفیت و تشبیہ و تحریف اور تعطیل و تمثیل سے بچتے ہین اور کہتے ہین لیس کمثله شیء وهو السمیع العلیم قائل ہین سمع و بصر و عین و وجہ و علم و قوت و قدرت و عزت و عظمت و ارادہ و مشیت و کلام و رضا و غضب اور دوستی و دشمنی و خوشی و ضحک وغیرہ صفات کے بلا تشبیہ و تاویل اور کہتے ہین کہ اسکی تاویل کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے یہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب منزل و وحی ہے مخلوق نہین یہ کلام اوسکی صفت ہے قائل خلق قرآن کا کافر ہے جبرئیل اوسکو حضرت کے پاس لائے عربی زبان مین بشیر و نذیر ہے سینون مین محفوظ زبانون پر مقرو مصاحف مین مکتوب ہے جو اوسکو مخلوق کہے اوسکی گواہی نادرست اوسکی عیادت بیماری مین ناجائز ہے اگر مرجائے تو نماز جنازہ اوسپر نہ پڑھین مسلمانون کے مقابر مین اوسکو دفن نکرین اگر توبہ کرے بہتر ورنہ گردن

ماریں ابن خزیمہ شیخ ابوبکر اسمٰعیل کا قول یہی ہے اس عقیدہ پر بھی اسیطرف گئے ہیں یہ صاحب تھے ابوالحسن شیخ اشعری
نے لفظ قرآن کو بھی مخلوق کہنا کفر ہے یہی قول ہے ابو جعفر بستی اور ابن جریر طبری و امام احمد کا ۳ اللہ ساتوں
آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے جسطرح اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کیفیت اسکی حوالہ علم الٰہی ہے امام مالک نے کہا
استوا معلوم ہے کیفیت اوسکی عقل میں نہیں آتی اقرار استوار کا ایمان ہے انکار اوسکا کفر ہے امام مالک سے
سنا اور کہا کہ سوال کرنا کیفیت سے بدعت ہے حسین بن فضیل و ابن مبارک کا یہی قول یہی ہے ابن خزیمہ بھی
اسیطرف گئے ہیں ۴ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے بلا تشبیہ و تکییف و تمثیل و تاویل ۵
مرکر قبروں سے اوٹھنا احوال حشر و نشر کا ہونا نامہ اعمال کا ہاتوں میں ملنا پل صراط سے گذر کرنا اعمال کا ترازو
میں تلنا حق ہے ۶ حضرت کا مومنین کے لئے شفاعت کرنا جنکے گناہ کبیرہ بڑے ہونگے حق ہے ۷ حوض
کوثر و حساب و کتاب کا ہونا اور ایک جماعت مسلمین کا بےحساب جنت میں جانا اور عصاۃ کا نار میں داخل ہونا
حق ہے مگر عصاۃ مخلد فی النار نہ ہونگے ۸ اللہ پاک کو مومنین کا دیکھنا مثل ماہ نیم ماہ کے حق ہے انہیں آنکھوں سے
اوسکو دیکھیں گے ۹ جنت و دوزخ پیدا ہوچکی ہیں وہ باقی رہینگی اونکو فنا نہوگی موت ذبح کردی جاویگی
جنتی جنت میں دوزخی دوزخ میں ہمیشہ کے لئے باقی رہینگے ۱۰ ایمان زبان سے اقرار کرنا دل سے یقین
لانا ہے اور بڑھتا گھٹتا ہے عبادت سے زیادہ گناہ سے ناقص ہو جاتا ہے اعمال داخل ہیں ایمان میں ۱۱ مومن
سے کسی ہی گناہ ہوں کبیرہ یا صغیرہ وہ کافر نہیں ہوتا اور اگر بے توبہ کے توحید خالص پر مر گیا تو اللہ تعالیٰ کو
اختیار ہے معاف کرکے جنت میں لیجاوے بدون کسی آفت کے چاہے عذاب دے بقدر گناہ کے پھر بخشدے سہل
بن محمد رحمہ کہتے ہیں کہ گنہگار مومن کو اگرچہ عذاب ہوگا لیکن کافروں کیطرح نار میں ڈالا نجائیگا نہ کفار کیطرح ہمیشہ
رہیگا اور نہ اونکی سی سختی و بدبختی اوسکو ہوگی ۱۲ مسلمان فرض نماز کے عمداً ترک کرنیسے نزدیک امام احمد اور
ایک جماعت سلف کے کافر ہو جاتا ہے اور اسلام سے باہر ہو جاتا ہے اور نزدیک امام شافعی اور ایک جماعت سلف
کے کافر نہیں ہوتا اگر نماز کو فرض جانتا ہے اور آپکو عاصی پہچانتا ہے لیکن مثل مرتد کے لایق قتل ہے ۱۳
افعال عباد کے مخلوق خدا ہیں منکر اسکا گمراہ ہے آدمی و فعل اللہ ہے اور عادل ہے ایک فریق جنت میں
جائیگا اور ایک جہنم میں سعادت و شقاوت ان کے پیٹ میں لکھدی جاتی ہے پھر دنیا میں وہ قسمت کا لکھا
پورا ہوتا ہے ۱۴ بھلائی برائی نفع نقصان سب اللہ کی تقدیر سے ہے نافع و ضار وہی ہے نہ اور کوئی مگر اللہ
کیطرف نسبت برائی کی کرنی نچاہیئے والشر لیس الیک ۱۵ بندوں کے سب کام اللہ کے ارادہ

دشیت سے ہوتے ہین کوئی ایمان نہین لایا اور نہ کافر ہوا اگر اوسکے ارادہ سے وہ چاہتا تو سب لوگون کو ایک مذہب پر کردیتا اور اگر یہ چاہتا کہ کوئی گناہ نکرے تو شیطان کو پیدا نکرتا مومن کا ایمان کافر کا کفر اوسیکی قضاء و قدر سے ہے ۱۶ بندون کا خاتمہ کسیکو معلوم نہین ہے کوئی نہین جانتا کہ خاتمہ اچھا ہوگا یا برا اسلئے کسی شخص معین کو جہنمی کہہ سکتے ہین ہان یہہ کہین گے کہ جسکی موت دین پر ہوگی اوسکا انجام جنت ہے اور عصاۃ چندروز جہنم مین رہکر اور گناہون کی سزا پاکر جنت مین جاوینگے ہمیشہ اوسمین نرہینگے مگر جن صحابہ کے لئے حضرت نے گواہی جنت کی دی ہے اونکو ہم بہی جنتی کہتے ہین جیسے عشرہ مبشرہ اور ثابت بن قیس وغیرہ ۱۷ اللہ نے جو بات غیب کی چاہی وہ پیغمبر کو بتلا دے ورنہ پیغمبر کو علم غیب نہین ہوتا ہے پہر کسی اور کا کیا ذکر ہے ولی اللہ ہو یا عالم با عمل ۱۸ اصحاب مین سب سے افضل خلفاء اربعہ ہین بترتیب خلافت خلافت بعد حضرت کے تیس برس رہی پہر سلطنت کا زمانہ آگیا ابو ہریرہ نے قسم کہا کر کہا کہ اگر ابو بکر نہوتے تو اللہ کی عبادت موقوف ہوجاتی یعنی دین اسلام مٹ جاتا اور شرک شایع ہوجاتا عمر رضہ کی خلافت مین روم ایران اور بڑے بڑے ملک فتح ہوئے دس ہزار مسجدین بنین سارے صحابہ واجب التعظیم والمحبۃ ہین حدیث مین فرمایا ہے من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ۱۹ نماز پیچہے ہر حاکم نیک و بد کے پڑہنا اور اوسکے ساتہہ ہوکر جہاد کرنا اور ائمہ کے لئے دعا کرنا حق ہے اور بغاوت کرنا نادرست اور باغی سے لڑنا یہانتک کہ رجوع کرے جائز ۲۰ صحابہ مین جو جہگڑے ہوئے اونسے اپنی زبان کو روکے رہیے اور کوئی بات ایسی نکہے جسمین اونکا عیب نکلے اور سبکے لئے مع ازواج مطہرات طالب رحمت ہو اور سبکی عظمت و حرمت نگاہ رکہے اور اونکے لئے دعا کرے وہ بہی ہمارے سارے مسلمانون کی مان ہین ۲۱ جنت کو کسی شخص کے لئے واجب نکہے اگرچہ اوسکے اعمال نیک ہون جبتک کہ اللہ اوسکو اپنے فضل و رحمت سے جنت مین داخل نکرے ۲۲ اللہ نے ہر ایک مخلوق کی ایک اجل مقرر کردی ہے جبتک وہ وقت نہین آتا کوئی مر نہین سکتا پہر جب وقت آجاتا ہے تو ایک دم کم زیادہ نہین ہوتا اور جو شخص مرگیا یا مارا گیا اوسکی اجل پوری ہوچکی تہی اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ ۲۳ اللہ نے شیطانون کو پیدا کیا ہے وہ لوگون کو بہکاتے ہین اور اونکو سیدہی راہ پر چلنے سے مانع ہوتے ہین مگر اللہ کے خاص بندون پر اوسکا زور نہین چلتا اوسکا زور تو اوسکے دوستون پر اور جو اللہ کے ساتہہ شرک کرتے ہین چلتا ہے ۲۴ دنیا مین جادو اور جادوگر ہین لیکن وہ کسیکو کچہہ نقصان نہین پہنچا سکتے بغیر حکم خدا کے جو اوسکو نافع یا ضار سمجہے وہ کافر باللہ ہے ساحر سے توبہ کرائی جائے اگر نہ کرے گردن ماری جائے قائل حلت سحر واجب القتل ہوجاتا ہے ۲۵ ہر شراب

سوال کرے یا انگور یا انگور کی شراب انگور کی یا کھجور کی یا منقی کی یا اور کسی اور چیز کی تھوڑی سی ہو یا بہت پاک ہو
یا نجس حرام ہے اور کسی پیشہ سے جو آتی ہے ۲۶ آنکا اول وقت میں پڑھنا افضل ہے اور دیر کرنے سے اور آدا
سکے تئیں سورہ فاتحہ پڑھنا ضرور ہے اور رکوع و سجدہ کا پورا ادا کرنا ضرور ہے اسکو اطمینان راہ بدل کہتے
ہیں ہمارا دین وحصہ سے علما و حدیث نصیحت کرتے ہیں تجہ سکے بعد سوت کی اور خط حرم داخل رسم وادب
اطعام طعام اور ضیافت سادات کی تو سر کو وسعت کرنے کی غرباء و مساکین و یتامی پر اور مسلمانو بیکانو کا مال
پر آور کھانے و پینے و تاج و ماسبق من حرام سے بچنے کی اور سنگ کا موس کوسس کرنے کی اور کبھی بات کا
شکر ہے کی اور بری بات سے منع کرنے کی اور نیکی کیطرف ہدایت کرنے کی آور یہ لوگ محبت رکھتے ہیں وہ نیک
لوگ دشمنی رکھتے ہیں دین کے اور اللہ کی ذات و صفات میں جھگڑنے سے پرہیز کرتے ہیں اور اہل بدع
و ضلال سے جدا رہتے ہیں اور ہر ہر گنہ و مصیبت کو دشمن رکھتے ہیں اور دین میں سلف صالحین کی پیروی
کرتے ہیں ۲۷ آل جو کی علامت یہی ہوتی ہیں اور یہ سب کہ دن اہل حدیث وہیں رکھتے ہیں
[illegible] میں [illegible] کبھی جسم [illegible] کبھی جلہ اور کبھی قشہ دیکھتے ہیں کہ حضرت کی قدم
متوجہ کچھ [illegible] کبھی میں و علم [illegible] حو شیطان سے [illegible] یاد رکھنے حالات [illegible]
کا دہ میں تشنہ ہی لوگوں پر [illegible] کی ہے [illegible] اور جس کو [illegible] دلیل کرے اسکو
کون عزت دے [illegible] گئے ہے و ماس لوئی دعمی لسا ہیں ہے [illegible] حدیث دشمنی رکھتا ہو
پھر جو شخص بدعت [illegible] کا جانا ہیں آتو [illegible] سلام [illegible] کہتے تھے جو قبول پر
لوئی بات ہیں ہے [illegible] ہیں جو حدیث کو دشمن رکھے اور روایت کریں آخر میں اصحاب حدیث
سان کرتے ہیں [illegible] کبھی سیح [illegible] سامنے سے اور
کبھی سر [illegible] جہاں میں [illegible] شیخ امام اسمعیل صابونی حنفی کتاب کا یہ خلاصہ ہے ۳۰۲
[illegible] جو [illegible] امام المسلمین و شیخ الاسلام کہلاتے امام بحرین نے کہا ہے کہ عقیدہ [illegible] میں
[illegible] رسول خدا صلعم کو خواب میں دیکھا فرمایا تو عقاید صابونی کا اتباع کرتا نہیں تو ہمیں کہتے ہیں یہ
صابونی [illegible] محدث و [illegible] و صوفی و شیخ [illegible] سنت وقامع بدعت تھے اللہ تعالی اونسے راضی ہو انکا
انتقال ۴۴۹ ہجری میں ہوا چہارم محرم روز جمعہ کو قرآن شریف کی خدا تعالی [illegible] کرسانے [illegible]
ایک [illegible] ہو کر انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون [illegible] کا [illegible] کتاب [illegible]

کتاب وسنت مین موجود ہین جو جیسے ایک کتاب عافل انکی علاوہ ان عقائد کے بیان اصول دین مین مع اثر
مورست الکی وہ مشہور نہین ہین اس رسالہ مین بھی انہون نے ذکر بعض دلائل کا اور حوالہ ائمہ وسلف کا کیا گر
ہمراہ بہ اختصار رکھے گئے وہ اور حذف کر دیئے گئے ہین ورد و ترجمہ عقائد صابونی کا علیحدہ طبع ہوچکا ہے جزاہم
اللہ تعالی عنا خیرا

نز عقا

فصل بیان مین عقائد کے

اہل حق نے کہا ہے کہ حقائق اشیا کی ثابت ہین اور علم سات اون حقائق کے متحقق ہے خلاف سوفسطائیہ اور اسباب علم کے واسطے خلق کے تین ہین ایک حواس سلیمہ دوسرے خبر صادق تیسرے عقل سو حواس پانچ ہین ایک سننا دوسرے دیکھنا تیسرے سونگھنا چوتھے چکھنا پانچوین چھونا خبر صادق دو طرح پر ہے ایک خبر متواتر جو ایسی قوم کی زبان سے ثابت ہوئی جنکا اتفاق کرنا دروغ پر غیر متصور ہے اس خبر سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے جیسے علم بادشاہان گذشتہ کا زمانہائے گذشتہ مین اور علم دور کے شہرون کا دوسری خبر رسول مؤید بمعجزہ سے اس سے علم استدلالی حاصل ہوتا ہے اور جو علم کہ اس سے ثابت ہوتا ہے وہ مانند اوس علم کے ہے جو بالضرورة ثابت ہے حصول یقین وثبات مین یہی علم یعنی اعتقاد مطابق جازم کے ثابت ہے اگر یہ بات نہو تو پھر ظن یا جہل یا تقلید ٹھیرے گی عقل بھی ایک سبب ہے علم کا اور جو بات اوس سے بالبداہت ثابت ہوتی ہے وہ ضروری ہے جیسے یہ علم کہ کل شے کا اعظم ہوتا ہے اوسکے جزو سے اور جو علم استدلال سے ثابت ہوتا ہے وہ اکتسابی ہے رہا الہام سو وہ کچھ اسباب معرفت صحت شے سے نزدیک اہل حق کے نہین ہے اور عالم مع اپنے تمام اجزا کے محدث ہے کیونکہ عین وعرض ہے عین وہ ہے جو بذات خود قائم ہو پھر اگر مرکب ہے تو جسم ہے اور غیر مرکب ہے تو جوہر ہے اسکو جزو لایتجزی کہتے ہین عرض وہ ہے جو خود قائم نہو بلکہ جسم وجوہر مین پیدا ہو جیسے طرح طرح کے رنگ والوان اور ہرطرح کے اکوان جیسے حرکت وسکون واجتماع وافتراق اور ہرطرح کے مزے اور ہرقسم کی بو سو یہ عالم قابل فنا ہے کل شیٔ هالك الا وجهه ۲ محدث اس عالم کا اللہ تعالی ہے اوسکی ذات واحد قدیم حی قادر علیم سمیع بصیر شائی مرید ہے نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود نہ متبعض نہ متجزی نہ مترکب ان دونون سے نہ متناہی نہ موصوف بماہیت وکیفیت نہ متمکن اندر کسی مکان کے نہ اوس پر

کسی زمانہ جاری ہو اور نہ کوئی شے اوسکے مشابہ ہو سکتا اوسکے علم و قدرت سے کوئی شے باہر نہیں ہے ۴
اللہ کی صفات ازلیہ ساتھ ذات خدا کے قائم ہیں عین ہیں نہ غیر وہ یہ صفتیں ہیں علم حیاۃ سمع بصر ارادہ مشیت
فعل تخلیق ترزیق و کلام ہم اللہ کا کلام اللہ کی صفت ازلی ہے حرف و صوت کی جنس سے نہیں ہے
یہ صفت منافی ہے سکوت و آفت کو اللہ تعالیٰ متکلم آمر ناہی مخبر ہے قرآن اوسکا کلام غیر مخلوق ہے مصاحف
میں لکھا ہوا ہے دلوں میں محفوظ ہے زبان پر پڑھا جاتا ہے کانوں سے سنے میں آتا ہے لکن اوسنے ان سب
میں کچھ حلول نہیں کیا ہے ۵ تکوین ایک صفت ازلی ہے اللہ کی اللہ تعالیٰ نے اس جہان کو مع اوسکے تمام
اجزا کے پیدا کیا ہے سو تکوین ازل میں تھی اور مکون اپنے وقت پر حادث ہوا یہ تکوین ہمارے نزدیک الگ
چیز ہے اور مکون الگ چیز ہے کیونکہ فعل مغایر مفعول کے ہوا کرتا ہے ۶ آرادہ ایک صفت ازلی ہے خدا کی
اوسکی ذات کیساتھ قائم ہے اللہ پاک کا کوئی مثل شبہ و ضد و ند و نظیر و معین نہیں ہے اور نہ اللہ اپنے غیر کے
ساتھ متحد ہوتا ہے اور نہ غیر میں حلول کرتا ہے وہ تو متصف ہے ساتھ جمیع صفات کمال کے اور منزہ ہے ہمارے
صفات نقص و زوال سے ۷ دیکھنا اللہ کو آنکھ سے نزدیک عقل کے جائز اور نقل سے واجب ہے دلیل
سمعی نے رویت مومنین کو دار آخرت میں واجب بتلایا ہے سو اللہ تعالیٰ اوسدن نظر آئیگا لکن نہ کسی مکان
اور جہت میں بطور مقابلہ و اتصال شعاع یا ثبوت مسافت درمیان رائی اور درمیان خدا کے مسلمان اللہ
کو دن قیامت کے دیکھیں گے ۸ خالق افعال عباد کا اللہ ہی ہے کفر ہو یا ایمان طاعت ہو یا عصیان
یہ سب کچھ اللہ ہی کے ارادہ و مشیت و حکم و قضیت و تقدیر سے ہوتا ہے ۹ بندوں کے افعال اختیاری پر اگر
طاعت ہے تو ثواب اور اگر معصیت ہے تو عقاب کیا جاتا ہے عمل خوب اللہ کی رضا سے ہے اور زشت اسکو نا پسند
ہے تو جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہے گمراہ کرے ۱۰ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے یہی استطاعت حقیقت ہے
اوس قدرت کی جس سے فعل ہوا کرتا ہے بنام سلامت اسباب و آلات و جوارح پر بولا جاتا ہے اور اعتماد صحت
تکلیف کا اسی استطاعت پر ہے جو چیز بندے کی وسع میں نہیں ہے اوسکی تکلیف بندہ کو نہیں دیجاتی ہے ۱۱
اسکے بعد جو درد ہوتا ہے اور توڑنے کے بعد جو شکستگی شیشہ میں پائی جاتی ہے یہ سب مخلوق خدا ہے
بندہ کو اسکے پیدا کرنے میں کچھ دستکاری نہیں ہے ۱۲ مقتول اپنی اجل سے مرتا ہے موت جو ساتھ میت کے
قائم ہے یہ بھی اوسکی مخلوق ہے بدلیل خلق الموت والحیوۃ مرگ و مدت مرگ ایک ہی شے ہے ۱۳
حرام رزق ہے اللہ جسکو چاہے ہدایت پر لگادے جسکو چاہے گمراہ کر دے ۱۴ اجوبات ضمین بندہ کے صلح و

مفید تر ہے وہ کچھ اللہ پر واجب نہین ہے اللہ کا فعل کسی غرض سے نہین ہوتا ہے اوسکے سوا کوئی
حاکم نہین ہے عقل کو حسن و قبح اشیا مین کچھ دخل نہین ۱۵ عذاب قبر کا واسطے کفار کے اور واسطے بعض
مومنین گنہگار کے اور آرام قبر کا واسطے اہل طاعت کے مطابق علم الٰہی کے ثابت ہے صحیح سوال منکر
نکیر کا اور اوٹھنا بعد مرنے کے حق ہے اور وزن اعمال کا اور ملنا کتاب اعمال کا اور لیا جانا حساب کا اور ہونا سوال
کا اور وجود حوض و صراط و جنت و نار کا حق ہے یہ دونون اسدم مخلوق موجود مین اور باقی رہینگی انکے
لوگ فنا نہونگے ۱۶ گناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے خارج نہین کرتا ہے اور نہ کفر مین اوسکو داخل کرتا ہے اللہ تعالے
شرک کو نہین بخشتا جو شرک سے کم ہے جیسے صغائر کبائر اونکو جسکے لئے چاہتا ہے بخشدیتا ہے جائز ہے کہ اللہ
صغیرہ پر عقاب کرے اور کبیرہ کو معاف کر دے جبکہ کسی حرام کو حلال نہ ٹھیرایا ہو استحلال کبیرہ کا کفر ہے
۱۷ شفاعت کرنا رسولون اور نیک لوگونکا حق مین اہل کبائر کے باحادیث مستفیضہ ثابت ہے اہل کبائر
منجملہ مومنین کے مخلد فی النار نہونگے اگرچہ بے توبہ کئے ہوئے مر گئے ہون ۱۸ ایمان یہ ہے کہ جو کچھ پاس سے
اللہ کے آیا ہے اوسکو سچ جانے یعنی دلسے اور زبانسے اوسکا اقرار کرے رہے اعمال سو وہ بڑھتے گھٹتے
ہین اور ایمان نہ بڑھے نہ گھٹے ایمان و اسلام ایک چیز ہے بندہ سے جب تصدیق و اقرار پایا گیا تو اوسکو یہ کہہ سکتا
ہے کہ مین سچ مچ مومن ہون یون کہنا نہ چاہیئے کہ ان شاء اللہ تعالے مین مومن ہون ایمان یاس کیوقت
کا مقبول نہین ہوتا ہے ۱۹ سعید شقی ہو جاتا ہے اور شقی سعید بنجاتا ہے یہ تغیر سعادت و شقاوت پر
واقع ہوتا ہے نہ اسعاد و اشقا پر کہ یہ دونون اللہ کی صفتین ہین اللہ کی ذات اور صفات پر تغیر نہین آتا ۲۰
ارسال رسل مین حکمت ہی اسیلیئے اللہ نے رسول جنس بشر سے طرف بشر کے بشارت و نذارت دیکر بھیجے انہون
نے اون امور دنیا و دین کو جنکی محتاج سارے لوگ تھے بیان کیا پھر ان رسولونکو معجزات ناقضات عادت
سے موئید فرمایا ۲۱ اول نبی آدم ابو البشر ہین اور آخر انبیا محمد صلعم بعض احادیث مین پیغمبرونکی گنتی آئی ہے
لکن اولی یہ ہے کہ عدد و تسمیہ پر اقتصار نکرے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے منہم من قصصنا علیک ومنہم من
لم نقصص علیک ذکر عدد مین اس بات سے امن حاصل نہین ہے کہ غیر نبی انبیا مین داخل ہو جاوے یا کوئی
نبی انبیا مین سے خارج ٹھیر جائے یہ سارے پیغمبر صادق ناصح معصوم غیر معزول تھے ۲۲ افضل
انبیا محمد صلعم ہین ملائکہ اللہ کے بندے ہین جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی کام کرتے ہین نہ ذکر ہین نہ انثی ۲۳ اللہ
نے پیغمبرون پر اپنی کتابین اوتارین ان مین امر و نہی و وعد وعید کو بیان کیا اللہ کے نام توقیفی ہین ۲۴

حضرت کی معراج بیداری میں مع بدن کے آسمان پر جہانتک کہ اللہ نے چاہا ثابت ہوئی ہے آپکی امت بہتر
امت ہے اور آپکی شریعت اکمل شرایع اور آپکا دین ناسخ کل ادیان اور آپکے اصحاب خیار امت ہیں ۲۵ کرامات
اولیا کی حق ہے ظہور اس کرامت کا بطریق نقض عادت کے واسطے ولی کے ہوتا ہے جیسے قطع مسافت دراز مدت
قلیل میں اور چلنا پانی پر اور اڑنا ہوا میں اور بات کرنا جماد و جانوروں کا اور دفع کرنا بلا متوجہ کا اور کفایت کرنا مہم اعداء کو
وغیرہ ذلک من الاشیاء یہ کرامت جو ہاتھ پر کسی شخص کے امت میں سے ظاہر ہوتی ہے درحقیقت معجزہ ہے رسول اللہ
صلعم کا کیونکہ اس کرامت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ شخص اللہ کا ولی ہے اور ولی نہیں ہوتا مگر وہی شخص جو اپنی
دیانت میں محق ہو اور دیانت یہ ہے کہ حضرت کی رسالت کا معترف ہو ۲۶ افضل البشر بعد نبی صلعم کے ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر پھر
پھر عثمان ذوالنورین پھر علی مرتضی ہیں خلافت بھی اسی ترتیب پر ہوئی ہے خلافت کا زمانہ تیس برس ہے پھر بعد اسکے بادشاہت اور
ہے مسلمانوں کے لیے ضرور ہے کہ ایک امام ہو جو احکام جاری کرے حدود قائم رکھے سرحد کی حفاظت کرے فوج کو طیار
کرے صدقات اخذ کرے متغلبوں اور رہزنوں کو مغلوب کرے جمعہ و اعیاد کو قائم کرے جو منازعات درمیان عباد
کے واقع ہوں انکا فیصلہ کرے جو گواہی حقوق پر قائم ہو اسکو قبول فرمائے صغیر و صغار بے اولیا کو بیاہ دے
غنیمت کو تقسیم کرے یہ امام ایسا ہو کہ ظاہر ہو مخفی نہ ہو اور قریش میں سے ہو کسی اور قوم میں سے نہیں گرچہ امامت مختص بنی
بنی ہاشم یا اولاد علی مرتضی کے نہیں ہے امام کا معصوم ہونا بھی شرط نہیں ہے اور یہ بھی شرط نہیں ہے کہ وہ اہل زمانہ سے
افضل ہو [illegible] یہ کہ صاحب ولایت کاملہ مطلقہ ہو اتنا کافی ہے کہ سیاست کر سکے تنفیذ احکام و حفظ حدود اسلام
اور انصاف مظلوم پر ظالم سے قادر ہو امام فسق و جور کے سبب سے معزول نہیں ہو سکتا ہے ۲۷ نماز پیچھے ہر نیک
و بد کے جائز ہے اسی طرح جنازہ ہر نیک و بد کے ۲۸ ہم ذکر صحابہ کا نہیں کرتے ہیں مگر ساتھ خیر کے اور ان
کے لیے گواہی جنت کی دیتے ہیں تو ان کے حق میں جنکی بشارت رسول نے دی ہے ۲۹ ہم معتقد ہیں مسح کے
موزہ پر سفر و حضر میں اور نبیذ تمر کو حرام نہیں کہتے ۳۰ کوئی ولی درجہ انبیا کو نہیں پہنچا اور نہ کوئی [illegible]
[illegible] کو کہ اوس سے تکلیف امر و نہی کی ساقط ہو جائے ۳۱ نصوص اپنے ظواہر پر محمول ہیں جن معانی کا دعویٰ
اہل باطن و الحاد کرتے ہیں اوس طرف پھیرنا چاہیے نصوص کا رد کرنا کفر ہے اور استحلال معصیت کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہے
اسی طرح استہانت معصیت کی اور استہزا شریعت پر کفر ہے اور ہزل بالکل کفر ہے تعیین کفر کہ کہ لفظوں میں [illegible] انکی کہنا
تم [illegible] کو [illegible] مایوس ہونا اللہ سے اور ناامید ہونا اوس سے دونوں کفر ہیں اور کاہن کی تصدیق کرنا
غیب میں کفر ہے معدوم کوئی شے نہیں ہے ۳۲ دعا کی دعا و صدقہ واسطے مردوں کے نافع ہے [illegible] قاضی الحاجات

ایمان دہیان خوف و رجا و سکے ہوتا ہے ﷺ حضرت نے جو خبر اشراط ساعت اور خروج دجال اور دابۃ الارض اور یاجوج و ماجوج و نزول عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر اور طلوع آفتاب کی جانب مغرب سے دی ہے وہ سب حق ہے کہ ہر مجتہد سے خطا و صواب دونوں ہوتے ہیں صحابت پر دو اجر اور خطا پر ایک اجر ملتا ہے ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے یعنی اگرچہ اونکے بعض کلمات سے کفر لازم آتا ہے لیکن جب تک وہ اوسکا التزام نکریں یا وہ بمنزلہ ثابت ظاہر میں نہو تکفیر اونکی نہیں کرینگے ۵ ۳ رسل بشر افضل ہیں رسل ملائکہ سے اور رسل ملائکہ افضل ہیں عامہ بشر سے اور عامہ بشر افضل ہیں عامہ ملائکہ سے انتھی کلام النسفی انہیں سے ہر عقیدہ کی دلیل تمامی کتاب بغیۃ الرائد فی شرح العقائد مین مذکور ہے ان میں بعض عقائد پر انتقاد بھی کیا گیا ہے فارجع الیہ وعوّل علیہ وباللہ التوفیق

فصل بیان میں عقائد حنابلہ کی جو مطابق عقائد اہل حدیث کے ہیں جو کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ سے لکھے گئے

اہل حدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان اقرار کرے اللہ اور اوسکے فرشتوں اور رسولوں کا اور اوس چیز کا جو اللہ کے پاس سے آئی ہے اور اوس چیز کا جسکو معتبر لوگوں نے حضرت سے روایت کیا ہے یہ لوگ اوس میں سے کچھ رد نہیں کرتے اور جانتے ہیں کہ بیشک اللہ معبود ایک اکیلا بے نیاز ہے نہ اوسکے بی بی ہے نہ اوسکے اولاد اور محمد صلعم بیشک اوسکے بندے اور رسول ہیں ایمان قول و عمل ہے اور شک کرنا سایہ سنت کے ہے ایمان کم و بیش ہوتا ہے ایمان میں انشاء اللہ تعالیٰ کہتے ہیں لیکن نہ شک کی راہ سے بلکہ یہ ایک طریقہ ہے جو درمیان علماء کے جاری ہے جب کوئی پوچھے کہ کیا تو مومن ہے تو کہے میں مومن ہوں انشاء اللہ تعالیٰ یا یون کہے کہ امید رکھتا ہوں کہ میں مومن ہوں میں ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے ملائکہ و رسل پر جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان ایک قول ہے بلا عمل تو وہ مرجی ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان صرف اقرار باللسان ہے اعمال نہ ہوں شرائع ہیں تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان کیا کہ میرا ایمان مثل ایمان جبریل و ملائکہ کے ہے تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان کیا کہ معرفت دل میں پڑتی ہے گو منہ سے نکہے تو وہ بھی مرجی ہے تقدیر کی نیکی بدی اور تھوڑا اور بہت ظاہر اور باطن اور شیرین و تلخ اور محبوب و مکروہ اور خوب اور زشت اول و آخر سب طرف سے اللہ کے ہے اوسکا ایک حکم ہے جو سب بندون پر جاری ہے اوسکی ایک قدر ہے جسکو اوسنے مقدر کیا ہے کوئی النفس اوسکی مشیت نفدا

سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سارے لوگ وہی کام کرتے ہین جسکے لئے اوسنے اونکو پیدا کیا ہے جو کچہہ اونکی تقدیر
مین لکہا ہے اوسمین گرفتار ہوتے ہین یہ اوسکا عدل ہے زنا چوری شراب خواری قتل نفس مال حرام کا کہانا
شرک اور سارے گناہ کرنا اللہ کی قضاو قدر سے ہے اسلئے کہ کسی مخلوق کو اللہ پر کچہہ حجت ہو بلکہ اوسیکی حجت
بالغہ نیر ہے اوس سے کوئی کچہہ نہین پوچہہ سکتا یہی پوچہے جاتے ہین اوسکا علم خلق مین موافق اوسکی مشیت کے
جاری ہے وہ ابلیس وغیرہ کی معصیت کو جب ہی سے جانتا تہا کہ اوسنے وہ معصیت کی ہے اور جب تک قیامت
قائم ہوگی اوسنے عاصیوں کو معصیت کیلئے پیدا کیا ہے اور اہل طاعت سے طاعت کو معلوم کر لیا ہے سو ہر
کوئی وہی کام کرتا ہے جس کام کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے وہ اسی کے حکم کی طرف پہرتا ہے اللہ کی مشیت تقدیر سے
کوئی تجاوز نہین کرتا اللہ ہی ہو جاتا ہے سو کرے جو کوئی یہ گمان کرے کہ اللہ نے تو یہ چاہا تہا کہ عاصی لوگ خیر
وطاعت کرین لیکن بندون نے اپنے لئے شر و معصیت چاہی اور اپنی خواہش کے موافق کام کیا تو وہ
شخص یہ گمان کرتا ہے کہ بندون کی خواہش اللہ کی خواہش پر گویا غالب ہے اس سے بڑھکر اور کیا افترا اللہ تعالی پر ہوگا جسنے
یہ گمان کیا کہ زنا تقدیر سے نہین ہے اوسکو یہ کہنا چاہیئے کہ بہلا یہ عورت جو زنا سے حامل ہوئی ہے اور اوسنے
بچہ جنا ہے اللہ نے اپنے علم مین اس بچے کا پیدا کرنا چاہا تہا یا نہین اگر کہے کہ نہین تو اوسنے یہ گمان کیا کہ اللہ کے سوا
کوئی اور خالق بہی ہے اور یہ کہلا شرک ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ زنا و چوری و بادہ نوشی اور اکل مال حرام
قضاو قدر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ آدمی قادر ہے اس بات پر کہ کسی دوسرے کا رزق کہا جائے
سو یہ صاف قول مجوس کا ہے بلکہ اوسنے تو اپنا ہی رزق کہایا ہے جو اللہ نے اوسکیلئے مقدر کیا تہا اور اوسیطرح
کہایا جسطرح کہ اوسکی تقدیر مین تہا جسنے یہ گمان کیا کہ قتل نفس اللہ کی تقدیر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ
مقتول بے موت کے مرگیا ہے اس سے بڑھکر اور کیا کفر ہوگا بلکہ یہ کام اللہ ہی کے حکم سے ہوتا ہے یہ اوسکا عدل ہے
اوسکی خلق پر اوسکی تدبیر ہے اوسکی خلق مین موافق اوسکے علم کے وہ سچا عدل ہے جو کچہہ اوسنے کیا معرفت علم خدا کو
لازم ہے کہ مقرر ہو اللہ کی قدر و مشیت کا **ف** گواہی نہ دے کوئی آدمی کسی شخص پر اہل قبلہ مین سے کہ وہ
دوزخ مین ہے بسبب کسی گناہ کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی کبیرہ کے جسکا وہ مرتکب ہوا ہے مگر یہ کہ کسی نص
یا حدیث میں آیا ہو اسیطرح گواہی نہ دے واسطے کسی کے بہشت کی بسبب کسی نیک کام کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی
خیر کے جو اوس سے ہوئی ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین آیا ہو **ف** خلافت و سلطنت قریش مین ہے جب تک کہ
دو ہی آدمی بہی اونمین باقی رہین کسی شخص کو نہین پہنچتا کہ جہگڑا کرے قریش سے بادشاہی مین یا خروج

کرے اونپر یا اقرار کرے خلافت کا واسطے غیر قریش کے **ف** حکم جہاد کا تا قیام قیامت جاری ہے جہاد قائم
ہے ساتھ ہر امام کے نیک ہو یا بد باطل نہین کرتا اوسکو جور جائر کا اور نہ عدل عادل کا جمعہ و ربہر و وعید و رحج
ہمراہ پادشاہ کے ہوتا ہے اگرچہ نیک نہ عدل متقی نہوون صدقات خیرات عشر خراج فی غنیمت پادشاہ کو دے
دو اوسمین خواہ عدل کرے یا ظلم جسکو خدا نے والی مرکیا ہے اوسکی اطاعت کریں ہاتہ کو اوسکی طاعت سے نہ کھینچے
اوسپر تلوار لیکر خروج نکرے یہانتک کہ اللہ کوئی راہ نکالے سمع وطاعت کرے پادشاہ کی اوسکی بیعت کو نہ توڑے
جو کوئی ایسا نکریگا وہ مبتدع مخالف سنت مفارق جماعت ہے پادشاہ اگر ایسے کام کا حکم دے جسمین خدا کی نافرمانی ہوتی
ہے تو اوسمین اطاعت پادشاہ کی نہین ہے پادشاہ پر خروج کرنا اور اوسکے حق کا روکنا نہین پہنچتا **ف**
فتنہ مین رک جانا ایک سنت ماضیہ ہے اس سنت کا لازم پکڑنا واجب ہے پہر اگر مبتلا ہو جاوے تو اپنی جان
کو آگے کرے نہ اپنے دین کو فتنہ کی مدد نکرے نہ ہاتھ سے نہ زبان سے ان اوسکو ہاتھ و زبان سے روکے اللہ مددگار
ہوگا **ف** اہل قبلہ سے رک جائے اونکو بسبب کسی عمل کے اسلام سے خارج نکرے کافر نکہے مگر یہ کہ حدیث مین
آیا ہو تو اوسکی تصدیق کرے اور حدیث کو مانے جیسے ترک نماز یا بادہ نوشی و نحو ذلک یا ایسی بدعت ہو کہ
فاعل اوسکا منسوب ہو طرف کفر یا خروج عن الاسلام کے تو اوسکو کافر کہے مگر لفظ حدیث سے تجاوز نکرے **ف**
کانا دجال بیشک نکلنے والا ہے وہ بڑا جہوٹا ہے سب جہوٹون مین قیامت آنیوالی ہے اسمین کچھ شک نہین ہے
اللہ تعالی اموات کو قبور سے اوٹہائیگا عذاب قبر کا حق ہے بندہ سے پوچھا جاتا ہے دین و رب نبی سے منکر و نکیر حق
ہین یہ دونون دو فتان ہین قبر کے ہم اللہ سے سوال تثبیت کرتے ہین جنت و دوزخ حق ہین حضرت کا
حوض حق ہے آپکی امت اوسپر آئے گی اور اوسکا پانی پیئے گی پلصراط حق ہے یہ پل جہنم کی پشت پر رکہا جائیگا
اوسپر سے سب آدمی گزر کرینگے بہشت صراط کے ورے ہوگی ترازو حق ہے اوسمین نیکیان بدیان جسطرح اللہ تعالے
چاہیگا تولی جائینگی صور حق ہے اسرافیل علیہ السلام اوسکو پہونکین گے ساری خلق مرجائیگی پہر دوسری بار
پہونکین گے تو سب لوگ اوٹہ کہڑے ہونگے اور طرف رب العالمین کے آئینگے حساب کا ہونا کتاب کا ملنا ثواب و عقاب
کا ہونا حق ہے افعال بندون کی لوح محفوظ مین لکہی جاتے ہین جسطرح کہ اللہ نے قضا و قدر کیا ہے قلم حق ہے اللہ نے
اوس سے ہر چیز کی تقدیر کو شمار کر کے اپنی یاد مین لکہہ رکہا ہے **ف** شفاعت کا دن قیامت کو ہونا حق ہے حضرت
صلعم اوسدن شفیع ہونگے ایک قوم اونکی شفاعت سے دوزخ مین نجات پائیگی ایک قوم ہمیشہ دوزخ مین رہیگی وہ قوم
مشرک کافر منکر مکذب خدا ہوگی موت کو اوسدن درمیان دوزخ و بہشت کے ذبح کرینگے بہشت و دوزخ مع

مانیا پیدا ہو چکی ہے اللہ نے اِن دونوں گھروں کے لئے لوگ ٹھہرائے ہیں جنت و نار کو فنا نہیں ہے اور نہ اُن اشیاء کو جو
اِن دونوں کے اندر ہیں اگر کوئی مبتدع مخالف یا کوئی زندیق یہ دلیل لائے کہ کل شیء ھالک الا وجھہ
یا مثل اسکے کوئی اور آیت یا حدیث متشابہ پیش کرے تو اُس سے یہ کہا جائیگا کہ جس چیز پر اللہ نے ہلاک و فنا کو لکھدیا
ہے وہ ہالک ہے مگر جنت و نار کو اُس نے واسطے بقا کے پیدا کیا ہے نہ واسطے فنا و ہلاک کے یہ دونوں منجملہ آخرت کے ہیں
نہ منجملہ امور دنیا کے وقت نفخ صور اور قیام قیامت کے حوریں نہیں مرینگی اور نہ کبھی آویں گی اسلئے کہ اللہ نے اُنکو واسطے بقا
کے بنایا ہے نہ واسطے فنا کے اُنپر اُسنے موت کو نہیں لکھا سو جو کوئی خلاف اسکے کہیگا وہ مبتدع مخالف ہے راہ مستقیم سے
گمراہ ہے **ف** اللہ تعالے کا ایک تخت ہے تخت کے اُٹھانے والے ہیں اللہ اُس تخت کے اوپر ہے اور اسکے لئے کوئی
حد نہیں ہے اور اسکے دو ہاتھ ہیں بلاکیف جسطرح فرمایا ہے خلقت بیدی اور فرمایا ہے بل یداہ مبسوطتان پھر یہ دونوں ہاتھ
داہنے ہیں وکلتا یدیہ یمین اُسکی دو آنکھیں ہیں بلاکیف جسطرح فرمایا ہے تجری باعیننا اُسکا ایک منہ ہے جسطرح
کہا ہے ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام **ف** اللہ کے نام یوں نہیں نہ یہ کہیں کہ وہ غیر اللہ ہیں جسطرح کہ معتزلہ و خوارج
نے کہا ہے نہ یہ کہیں کہ عین ہیں اللہ عالم ہے سب اشیاء کا جسطرح فرمایا انزلہ بعلمہ اور کہا وما تحمل من انثی ولا
تضع الا بعلمہ اسیطرح وہ سمیع و بصیر ہے نہ جسطرح کہ معتزلہ نے اِن دونوں صفت کی نفی کی ہے اللہ تعالے صاحب قوت
ہے جسطرح فرمایا ھو اشد منھم قوۃ زمین میں کوئی بدی نیکی نہیں ہوتی مگر اُسکے ارادہ و مشیت سے سب باتیں
اُسکی خواہش سے ہوتی ہیں جسطرح فرمایا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین مسلمان کہتے ہیں کہ اللہ
نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہ ہوا کوئی کچھہ کام کرنے سے پہلے نہیں کرسکتا اور نہ اللہ کے علم سے باہر ہو سکتا ہے
جسکو اللہ نے جانا کہ یہ کام وہ نہ کریگا اُسکو کوئی نہیں کرسکتا اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں ہے بندوں کے سب کام اللہ کے
پیدا کئے ہوئے ہیں بندے کسی چیز کو پیدا نہیں کرسکتے اللہ ہی نے مومنوں کو توفیق اطاعت کی دی ہے کافروں کو مخذول کیا
ہے ایمان والوں پر وہ مہربان ہے اُنکی طرف نظر رحمت سے دیکھا ہے اُنکو درست کیا اور ہدایت فرمائی کافروں پر مہربان
نہوا اُنکی اصلاح کی نہ اُنکو راہ دکھائی اگر وہ اُنکو سنوارتا تو وہ سب صلحا ہو جاتے اگر راہ دکھاتا اُنکو تو وہ سب راہ پر
کامیاب ہو جاتے اللہ تعالے قادر ہے اس بات پر کہ سب کفار کو سنوار دے اُنپر مہربانی کرے یہانتک کہ وہ سب ایماندار
ہو جائیں جسطرح فرمایا ولو شاء لھدیکم اجمعین لیکن اُسنے یہی چاہا کہ یہ کافر ہیں جسطرح کہ اُسکے علم میں تھا اسلئے اُنکو مخذول کیا
گمراہ کیا اُنکے دلوں پر مہر لگا دی **ف** اہل حدیث اس بات پر ایمان لائے ہیں کہ لوگ اپنے نفس کے نفع و ضرر کے مالک نہیں
ہیں مگر جو چاہے اللہ اپنے سب کاموں کو اللہ ہی کے حوالہ کرتے ہیں ہر وقت اپنی حاجت اللہ کی طرف ثابت کرتے ہیں ہر حال

مین آسکے ذرے کے فقیر ہین اللہ تعالیٰ سنتا ہے شک نہین کرتا دیکھتا ہے شک نہین کرتا علیم ہے بے جہل کے جواد ہے بے
بخل کے حفیظ ہے بے نسیان وسہو کے قریب ہے بے غفلت کے بولتا ہے نظر کرتا ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے دوست
رکھتا ہے مکر وہ رکھتا ہے دشمن رکھتا ہے راضی ہوتا ہے خفا ہوتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے معاف فرماتا ہے دیتا ہے
روکتا ہے اوترتا ہے ہر رات کو طرف آسمان دنیا کے جسطرح چاہتا ہے آوس جیسی کوی خبر نہین وہ سمیع و بصیر ہے بندے کے
دل درمیان آسکے دو انگلیون کے ہین وہ انکو لوٹتا پلٹتا ہے جسطرح چاہتا ہے اُسنے آدم کو اپنے ہاتھ سے
بنایا اپنی صورت پر آسمان وزمین دن قیامت کو اسکی مٹھی مین ہونگی وہ اپنا قدم آگ مین رکھدیگا تب اجزاء
آگ آپسمین لپٹ سمٹ جاینگے ایک قوم کو اپنے ہاتھ سے آگ مین سے نکالیگا بہشت والے آسکے منہ کیطرف دیکھین گے
وہ انکی آؤبہگت کریگا انکے لئے تجلی فرمایگا بیشک اللہ آنکھون سے نظر آئیگا جسطرح ماہ نیم ماہ دکہائی دیتا ہے اوسکو
سب مومن دیکھین گے نہ کافر کیونکہ اللہ کفار سے اوٹ مین ہوگا کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون بیشک موسے
علیہ السلام نے اللہ سے سوال رویت کا کیا تہا دنیا مین اللہ نے پہاڑ پر تجلی کی وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پہر موسے کو
یہ بات جتلائی کہ اللہ دنیا مین دکہائی نہین دیتا ہے بلکہ آخرت مین نظر آئیگا **ف** قیامت کے دن بندے اللہ
پر پیش کئے جاینگے خود اپنی ذات پاک سے متولی آنکے حساب کا ہوگا کوی دوسرا محاسب نہوگا قرآن کریم اللہ کا
کلام ہے اللہ نے آسکے ساتھ تکلم کیا ہے مخلوق نہین ہے جسنے گمان کیا کہ وہ مخلوق ہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جسنے
کلام کا اقرار کرکے مخلوق نہونے مین توقف کیا وہ اول سے بہی زیادہ اخبث ہے جسنے یہ گمان کیا کہ کلام تو اللہ
ہی کا ہے مگر ہماری تلاوت وقرارت مخلوق ہے تو وہ جہمی ہے اللہ نے خود موسے علیہ السلام سے باتین کین اور اپنے
ہاتھ سے آنکو توریت دی اور اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے **ف** خواب طرف سے خدا کے بہی وحی ہوتی ہے جبکہ صاحب خواب
اپنے خواب غیر پریشان مین کچھ دیکھے اور عالم سے کہے اور وہ عالم اوسکو سچا سمجھے اوسکی تاویل وتعبیر بیان کرے
صحیح طور پر بغیر تحریف کے آپسے خواب کی تعبیر سچی ہوتی ہے پیغمبرونکے خواب وحی ستھے جو خواب پر طعن کرتا ہے اور
اُسکا یہ گمان ہے کہ خواب کچھ چیز نہین ہے تو اس سے زیادہ اور کون جاہل ہوگا خواب کا ذکر اور اوسکی تاویل
خود قرآن مین آئی ہے اور سنت صحیحہ سے ثابت ہے جو منکر خواب کا ہے وہ اسبات کا بہی معتقد نہین ہے کہ احتلام
سے غسل کرنا واجب آتا ہے حضرت سے مروی ہے کہ خواب مومن کا ایک کلام ہے جو اسکے رب نے اپنے بندے سے
کیا ہے کیونکہ خواب صادق اللہ ہی کیطرف سے ہوتا ہے **ف** اہل حدیث ایمان رکھتے ہین اسبات پر کہ جو چیز
چوک گئی وہ پہر پہنچنے والی نہ تہی اور جو پہنچی وہ چوکنے والی نہ تہی اسلام یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اسلام

نزدیک اہل حدیث کے غیر ایمان ہے اور ایمان غیر احسان جسطرح حدیث جبرئیل علیہ السلام مین آچکا ہے انکو اثبات
کا اقرار ہے کہ اللہ مقلب القلوب ہے حضرت اپنی امت کے اہل کبائر کی شفاعت کرینگے اور اٹھنا بعد مرنیکے حق ہے
محاسبہ کا ہونا طرف سے اللہ کے واسطے بندون کے حق ہے کہڑا ہونا سامنے اللہ کے حق ہے یہہ مقر ہین کہ ایمان
نام ہے قول وعمل کا نہین کہتے ہین کہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہان یہہ کہتے ہین کہ اسماء الٰہی مین الٰہی ہین کسی
مرتکب کبیرہ کو دوزخی نہین بتاتے نہ کسی موحد کو جنتی یہانتک کہ اللہ تعالے جہان چاہے اسان اونکو داخل کرے کہ
اختیار اونکا اللہ کو ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخشے اسبات پر بہی ایمان ہے کہتے ہین کہ اللہ تعالی المقوم موحدین کو دوزخ
سے باہر نکالیگا جسطرح کہ حضرت سے اس بارہ مین روایات آئی ہین ف اہل حدیث منکر ہین جدل کے دین مین
خصومت کی قدر مین جنمین یہہ اہل جدل مناظرہ کیا کرتے ہین ان صحیح روایتون کو مانتے ہین اور اون آثار کو جو ثقات
سے آتے ہین اور ایک عدل نے دوسرے عدل سے اونکو روایت کیا ہے قبول کرتے ہین یہانتک کہ وہ سلسلہ
روایت کا حضرت تک جا پہنچے کیونکہ اور کسلیئے نہین کہتے کیونکہ یہہ کہنا بدعت ہے ہان یہ کہتے ہین کہ اللہ نے بدی کا حکم
نہین دیا ہے بلکہ بدی سے منع کیا ہے اور بہلائی کا حکم دیا ہے اللہ شرک سے راضی نہین ہے اگرچہ اوسکے ارادے سے ہے
جو حدیثیں حضرت سے آئی ہین اونکی تصدیق کرتے ہین جیسے یہہ حدیث کہ بیشک اللہ ہر رات طرف آسمان دنیا کے آخر
شب مین نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے ہے کوئی استغفار کرنیوالا کہ مین اوسکو بخشدون الحدیث بہر اختلاف ونزاع
مین قرآن حدیث سے تمسک کرتے ہین جسطرح فرمایا ہے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول
ائمہ دین وسلف صالحین کے اتباع کو مانتے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ جس چیز کا خدا نے اذن نہین
دیا ہے اوسکا اتباع اپنے دین مین نکرین اللہ کے آنیکا دن قیامت کو اقرار کرتے ہین جسطرح فرمایا وجاء ربک
والملک صفا صفا اللہ اپنی خلق سے جسطرح چاہتا ہے نزدیک ہوتا ہے کما قال ونحن اقرب الیہ من حبل
الورید عید وجمعہ وجماعت کو پیچہے ہر امام نیک وبد کے ثابت کرتے ہین مسح کو موزونپر سفر حضر مین اور فرضیت
جہاد کو ہمراہ مشرکین کے جب سے کہ حضرت مبعوث ہوئے اور جب تک کہ ایک جماعت مسلمین کی دجال سے لڑیگی
اور بعد اوسکے تا قیام قیامت ف معتقد ہین اسبات کے کہ مسلمانون کے لئے دعاء صلاح کیجائے اور اونپر تلوار
لیکر خروج نکرین اور فتنہ مین قاتلین دجال کا نکلنا حق جانین عیسے بن مریم علیہ السلام اوسکو آکر قتل کرینگے
معراج کا ہونا اور خواب کا ہونا سوتے مین حق ہے اور جو دعا واسطے اموات مسلمین کے کیجاتی ہے اور جو صدقہ اونکی
طرف سے دیا جاتا ہے وہ اونکو پہونچتا ہے دنیا مین جادوگرون کا ہونا حق ہے مگر جادوگر کافر ہے جسطرح اللہ نے فرمایا

وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر یہہ جادو دنیا مین موجود ہی ہر میت اہل قبلہ
مومن ہو یا فاجر نماز جنازہ وپڑہنا درست ہے رزق اللہ کیطرف سے ملتا ہے خواہ حلال ہو یا حرام شیطان وسوسہ
ڈالکر انسان کو مشکک ومخبط کر دیتا ہے **ف** یہ امر جائز ہے کہ اللہ تعالی نیک بندون کو ساتہ اپنی نشانیون کے جو انکو
ظاہر ہوتی ہین خاص کرے قرآن شریف سے حدیث منسوخ نہین ہوتی ہے اختیار اطفال کا اللہ کو ہے چاہے
عذاب کرے چاہے وہ کرے جو چاہے اللہ جانتا ہے جو کچہ بندے کرتے ہین اوسنے لکہہ رکہا ہے کہ یون ہوگا اور
بندہ یون کریگا معتقد ہین اسبات کے کہ لازم ہے بندہ کو صبر کرنا اللہ کے حکم پر پکڑنا اوسکی حکم کا باز رہنا اوسکی نہی سے
خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کے خیر خواہی کرنا مسلمانون کی عبادت کرنا اللہ کی نہ غیر کی نصیحت کرنا جماعت اسلام کو بچنا
کبائر سے جیسے زنا قول زور فخر وکبر وحسد وغیر ذالک لوگون کی عیب جوئی نکرنا عجب وگہمنڈ سے دور رہنا ہر داعی
بدعت سے بہاگنا تلاوت قرآن وکتابت احادیث کرنا فقہ حدیث مین عاجزی کی ساتہہ نظر کرنا نیکی کو صرف کرنا ایذا انکی
سے ترک کرنا غیبت وچغل خوری وسعایت وجستجوئی عیوب کا ترک کرنا کسب معاش کرنا حقوق سلف کا پہچاننا جیسے صحابہ
وتابعین وتبع تابعین اونکے فضائل کا پکڑنا اونکی لڑائی جہگڑے کی باتون سے جو اونکی آپسمین ہوئی تہین باز رہنا بڑی
بات ہو یا چہوٹی اونکی خوبیون کا بیان کرنا اونکے برائیون کے ذکر سے ڈرنا جو کوئی سب صحابہ یا بعض کو اونمین سے
گالی دیگا یا تنقیص کریگا یا اونپر طاعن ہوگا یا کوئی عیب اونکو لگائیگا تو وہ مبتدع رافضی خبیث مخالف سنت ہے
اللہ ایسے شخص کی عبادت فرض ونفل کچہہ نہین قبول کرتا بلکہ سنت یہ ہے کہ صحابہ سے محبت رکہے اونکے لئے
دعا کرے کہ یہہ قربت ہے اونکی اقتدا کرے کہ یہ ایک وسیلہ ہے اونکے آثار کے ساتہ تمسک کرنا فضیلت ہے **ف** بہترین
امت بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی اور بعض نے عثمان پر توقف کیا یہ سب خلفاء راشدین
مہدیین تہے پہر بقیہ اصحاب بعد انکے افاضل امت ہین کسی کو یہ جائز نہین ہے کہ اونکو برائی کے ساتہہ یاد کرے
یا اونپر طعن کرے یا کوئی عیب ونقصان لگائے پہر جو کوئی ایسا کرے تو بادشاہ پر واجب ہے کہ اوسکی تادیب و
عقوبت کرے اور عفو نکرے بلکہ سزا دے اور توبہ چاہے اگر توبہ کرے بہتر ورنہ قید کرے یہانتک کہ رجوع لائے
یا مرجائے اور عرب کا فضل وسابقہ پہچانے اور اونکو دوست رکہے اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ حب عرب ایمان
ہے اور بغض عرب نفاق اور جو بات رذیل موالی یا شعوبیہ کہتے ہین وہ نکہے جو لوگ عرب کو دوست نہین
رکہتے ہین اور اونکی بزرگی کا اقرار نہین کرتے وہ اہل بدعت ہین مین کہتا ہون مراد عرب سے وہ لوگ ہین جنکا
نسب عرب مین جاکر ملتا ہے گو کسی شہر عجم مین رہتے ہون نہ وہ لوگ عجم کے جو کہ فقط ملک عرب مین جاکر بس گئے ہین —

اور اصل مین عمرلی نہین بین **ف** جس شخص نے کسب یا تجارت یا مال پاک کو جو کہ وجہ حلال سے حاصل ہوا ہے حرام کہا اُسنے جہل و خطا کی کیونکر سامنے مکاسب اپنے طور پر حلال ہین اللہ و رسول سنے آدمی کو یہ بات درست کر دی ہے کہ وہ اپنی جان اور اپنے عیال کے لئے سعی کرے اور اللہ کے فضل کی جستجو مین رہے جو کوئی تارک کسب ہے اسلئے کہ حلت کسب کا معتقد نہین ہے تو وہ مخالف سنت ہے **ف** دین نہین ہے مگر یہی خدا کی کتاب یا آثار سنن اور روایات صحیحہ جو کہ معتمد لوگون سے مروی ہین اور صحت و قوت اُنکی معروف و ثابت ہے اور سند مرفوع اُنکی حضرت تک پہونچتی ہے اور اکثر اصحاب و تابعین و تبع تابعین تک متصل ہوتی ہے یا اُن ائمہ معتقد تک جو کہ متمسک بسنت متعلق بآثار ہے اور ساتھ کسی بدعت یا طعن کے مشہور نہین ہین اور بہ نام بدروغگوئی تہے یہ ہین مذاہب اہل سنت و جماعت کے جو کہ اصحاب روایت و اثر اور حامل سنت و خبر گزرے ہین انہین عقائد کے ساتھ تمسک کرنا اور انکا سیکھنا سکھانا چاہیے انتہی کلامہ رح اسکے بعد حافظ ابن القیم نے کہا ہے کہ یہ مذہب ہے اُن اشخاص کا جو کہ مستحق ہین بشارت جنت کے قولاً و عملاً و اعتقاداً و باللہ التوفیق

فصل بیان مین عقائد مذکورہ کتاب التعرف لمذہب التصوف کے

اسجگہ بعض مسائل عقائد صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا ذکر باستقرار الفاظ کیا جاتا ہے عبارت زائد ہر عقیدہ کو چہوڑ دیا گیا ہے اسکے مولف شیخ امام ابو بکر بن اسحق بن محمد کلاباذی بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ ہین سنہ تین سو اسّی یا چہارسی یا پچاسی ہجری مین انتقال کیا بعض مشایخ نے کہا ہے لولا التعرف لما عرفنا التصوف / صوفیہ صحابت پر مجتمع ہین کہ اللہ تعالیٰ واحد احد فرد صمد قدیم عالم قادر حی سمیع بصیر عزیز عظیم جلیل کبیر جواد رؤف متکبر جبار باقی اول آخر الٰہ سید مالک رب رحمن رحیم مرید حلیم خالق رازق متکلم ہے جن صفات سے اوسنے اپنے نفس کا وصف کیا ہے اور جو نام اپنے نفس کے ٹہرا رکہے ہین اُن سب صفات کے ساتھ متصف اور اُن سب ناموں کے ساتھ مسمّے ہے وہ ازل سے مع اپنے اسماء و صفات کے قدیم ہے کسی وجہ سے مشابہ خلق کا نہین ہے نہ اُسکی ذات مشابہ ذوات ہے اور نہ اُسکی صفت مشابہ صفات اُسپر کوئی شے سمات مخلوقین سے جسکو دلالت اُنکی حدوث پر ہے جاری نہین ہوتی وہ ابدی بقا مین ازل سے سابق محدثات سے متقدم ہر شے سے پہلے موجود تہا اُسکے سوا کوئی قدیم نہین ہے اور نہ کوئی سوا اُسکے الٰہ ہے معبود ہے وہ نہ جسم ہے نہ شبح نہ صورت نہ شخص نہ جوہر نہ عرض اُسکے لئے نہ

اجتماع ہے نہ افتراق نہ حرکت نہ سکون نہ نقص نہ زیادت نہ وہ صاحب ابعاض و اجزاء و جوارح و اعضاء ہے نہ صاحب جہات و اماکن نہ اوسپر جریان اوقات کا ہو نہ اوسمین آفات حلول کرین نہ اوسکو اونگھ و نیند آئے نہ وہ تداول اوقات مین آئے اور نہ اشارات اُسکو معین کرین اور نہ کوئی مکان اُسکا حاوی ہو اور نہ زمان اُسپر جاری نہ مماست اُسپر جائز ہے اور نہ عزلت نہ وہ اماکن مین حلول کرے اور نہ افکار اوسکو احاطہ کرسکین اور نہ اُستار اوسکو حجاب مین لے سکین اور نہ ابصار اُسکو پاسکین تبعض کبیرا وسنے کہا ہے قبل اُسکو سابق نہین ہوا اور نہ بعد اوسکو قطع کرے اور نہ من اوسکو مصادف ہوا اور نہ عن موافق اور نہ الی اوسکو ملاصق ہے اور نہ فی اوسمین حلول کرے اور نہ اذ اوسکی توقیت کرے اور نہ ان اوسکو سوا مر ہو نہ فوق اُسپر سایہ گستر ہو اور نہ تحت اوسکو اوٹہائے نہ خلاء اسکو مقابل ہو اور نہ عند اوسکو مزاحم نہ خلف اُسکو پکڑے نہ امام اوسکو محدود کرے نہ قبل اُسکو ظاہر کرے اور نہ بعد اُسکو فنا کرے اور نہ کل اسکو فراہم کرے اور نہ کان اوسکا موجد ہوا اور نہ لیس اوسکا فاقد نہ خفا اُسکو مستور رکہے اوسکا قدم حدث پر متقدم ہے اُسکا وجود عدم سے پیشتر ہے اگر تو متی کہے تو اُسکا ہونا وقت پر سابق ہو چکا ہے اور اگر تو قبل کہے تو قبل اُسکے بعد ہے اور اگر تو ہو کہے تو ہا و و او اُسکی مخلوق ہے اور اگر کیف کہے تو اوسکی ذات وصف سے حجاب مین ہے اور اگر این کہے تو وجود اوسکا مکان پر متقدم ہے اور اگر ماہو کہے تو اوسکی ماہیت ساری اشیاء سے بائن ہے اجتماع دو صفت کا ایک وقت مین اوسکے غیر کے لئے نہین ہے اور نہ ہوگا بطریق تضاد اسیلئے وہ اپنے ظہور مین باطن اور اپنے استتار مین ظاہر ہے تو قریب ظاہر باطن قریب بعید ہے یہ اسلئے کہ یہ بات ممتنع ہے کہ وہ خلق سے مشابہ ہو فعل اوسکا بغیر مباشرت کے ہوتا ہے اور تفہیم اوسکا بغیر ملاقات کے اور ہدایت اوسکی بغیر ایماء کے نہ ہمتین اُس سے منازعت کرین اور نہ افکار اوسکو مخالط ہون نہ اُسکی ذات کے لئے تکییف ہے اور نہ اوسکے فعل کے لئے تکلیف اُسپر اجماع ہے کہ آنکہین ادراک اوسکا اور اک نہین کرسکتی ہین اور نہ ظنون اُسپر ہجوم لاسکتے ہین اور نہ اوسکی صفات متغیر ہون اور نہ اوسکے اسماء متبدل وہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے اور ایسا ہی رہیگا هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شئ عليم ليس كمثله شئ وهو السميع البصير یہ بیان توحید کا تہا ۲ اسپر اجماع ہے کہ اللہ کی صفتین صحیح ہین وہ اُنکے ساتہ موصوف ہے جیسے علم و قدرت و قوت و عز و حلم و حکمت و کبریاء و جبروت و حیات و قدم و ارادہ و مشیت و کلام یہ صفات نہ اجسام ہین نہ اعراض و جواہر جسطرح کہ اُسکی ذات بہی جسم و عرض و جوہر نہین ہے وہ صحیح سمع و بصر و وجہ و ید رکہتا ہے لیکن وہ مثل اسماع و ابصار و ایدی و وجوہ کے نہین ہین یہ سب اللہ کی صفتین ہین نہ جوارح و اعضاء و اجزاء اور یہ ساری صفات نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات

اثبات صفات کے کچھ یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ انکا محتاج ہے یا اشیا کو انکے ذریعہ سے کرتا ہے ولکن معنی اسکے یہ
ہیں کہ ان صفات کے اضداد اوس سے منفی ہیں اور یہ صفات فی نفسہا ثابت ہیں اور اوسکی ذات کے ساتھ قائم
ہیں تو معنی علم کے کچھ فقط نفی جہل کے نہیں ہیں اور نہ معنی قوت کے فقط نفی عجز کے بلکہ اثبات علم وقدرت کو ہیں اور
اگر نفی جہل سے عالم اور نفی عجز سے قوی ہوتا تو جمادات بسبب نفی جہل و عجز کے عالم و قادر ہوتے یہی حال تمامی
صفات کا ہے ہمارا وصف کرنا اللہ کو ساتھ ان صفات کے کچھ اللہ کا وصف نہیں ہے بلکہ یہ وصف ہمارا خود ہماری
صفت ہے اور ایک حکایت ہے اوس صفت کی جو اوسکی ذات کیساتھ قائم ہے اور جو شخص کہ بدون وصف کرنیکو اللہ کی صفت
ٹھیراتا ہے بغیر اسکے کہ تنزیہ ہیچ اللہ کیلئے کوئی صفت ثابت کرے تو وہ اللہ پر درحقیقت جھوٹ باندہتا ہے اور اللہ
کا ذکر بغیر اوسکے وصف کے کرتا ہے اللہ کی صفتوں میں تغایر نہیں ہوتا ہے سو اوسکا علم نہ قدرت ہے اور نہ غیر قدرت
یہی حال سارے صفات سمع وبصر و وجہ و ید کا ہے کہ نہ اوسکی سمع بصر ہے اور نہ غیر بصر جسطرح کہ یہ سارے صفات
نہ عین ذات ہیں اور نہ غیر ذات اتیان و مجی و نزول میں اختلاف ہے جمہور نے کہا ہے کہ یہ اوسکی صفتیں ہیں
جسطرح مرکو لائق اوسکے ہیں اور انسے تعبیر زیادہ اس سے نہیں کرتے کہ تلاوت و روایت کی کریں اور اوپر ایمان لاکر
انسے بحث کرنا کچھ واجب نہیں ہے محمد بن موسی واسطی کہتے ہیں کہ جسطرح ذات اللہ کی معلول نہیں ہے اسیطرح
اوسکی صفتیں بھی معلول نہیں ہیں اظہار صمدیت کا ناامیدی ہے مطالعہ سے حقائق صفات یا لطائف ذات کے
اور بعض نے انکی تاویل کی ہے مثلاً اتیان کے معنی مراد کو پہنچانا اور نزول کے معنی متوجہ ہونا اور قرب کے
معنے کرامت اور بعد کے معنے اہانت ہیں یہی حال سارے صفات متشابہ کا ہے اللہ تعالی ازل میں خالق باری
مصور غفور رحیم شکور رہا یہی حکم سارے اون صفات کا ہے جنکے ساتھ اوسنے اپنے نفس کو وصف کیا ہے یہ لوگ
صفت فعل اور غیر فعل میں تفرقہ نہیں کرتے ہیں اور فعل کو غیر مفعول بتاتے ہیں اسماء میں اختلاف ہے کہ عین اللہ ہیں یا غیر اللہ
بعض نے کہا کہ عین ہیں جو قرآن کو علی الحقیقۃ بالاجماع اللہ کا کلام کہتے ہیں اور مخلوق و محدث و حادث نہیں جانتے
زبان پر متلو اور مصحف میں مکتوب اور صدور میں محفوظ ہے حال نہیں جسطرح کہ اللہ ہمارے دلوں میں معلوم ہمارے
زبانوں پر مذکور ہمارے سجدوں میں معبود ہے اور انمیں حال نہیں ہے ہم اسپر بھی اجماع ہے کہ اللہ نہ جسم
ہے نہ جوہر نہ عرض اکثر کا یہ قول ہے کہ کلام اللہ کی صفت ذاتی ہے وہ ازل سے متکلم ہے اوسکا کلام مشابہ کلام
مخلوقین کی نہیں ہے کسیطرح پر بھی اوسکی کوئی ماہیت نہیں جسطرح کہ اوسکی ذات کی ماہیت نہیں ہے گو اسی جہت
اشباہ سے بعض نے کہا ہے اللہ کا کلام امر و نہی و خبر و وعد و وعید ہے وہ ہمیشہ سے آمر ناہی مخبر واعد موعد حامد

قائم ہے تم جب پیدا ہوا ور ایک زمانہ تمیز گزر جائے اور تم بالغ عاقل ہو تو تم کذا وکذا کرو اور تم اپنے معاصی پر نادم ہو اور اپنے طاعات پر مثاب ہو جبکہ تم پیدا ہو گئے لقولہ تعالی لانذرکم ومن بلغ جسطرح کہ ہم مامور و مخاطب ہین ساتہ قرآن منزل علی الرسول کے حالانکہ ہم ہنوز مخلوق نہین ہوے اور نہ ہم موجود تہے جمہور صوفیہ کا اسپر بہی اجماع ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت و ہجا نہین ہے بلکہ حروف واصوات آلات ہین کلام پر اور یہ آلات ہین جوارح لہوات وشفاہ والسنہ کے اور اللہ تعالی نہ صاحب جارحہ ہے نہ محتاج کسی آلہ کا اسلئے اوسکا کلام حرف وصوت نہین ہے اور ایک گروہ صوفیہ کا اسبات کا قائل ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت ہے اور اونکا یہ اعتقاد ہے کہ شناخت کلام کی اسیطرح پر ہوتی ہے حالانکہ وہ اسکے مقر ہین کہ کلام اللہ کی ایک صفت ذاتی ہے اور غیر مخلوق ہے وھذا قول حارث المحاسبی ومن المتاخرین ابن سالم ۴ اسپر اجماع ہے کہ اللہ تعالے آخرت مین ابصار سے مرئی ہوگا مومن اوسکو دیکہین گے نہ کافر یہ اللہ کیطرف سے کرامت ہے لقولہ تعالی لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ اس رویت کو عقلا جائز او رسمعا واجب کہتے ہین اس بارہ مین اخبار مشہور ومتواتر آئی ہین اسلئے اسکا قائل ہونا اور اوسپر ایمان لانا اور اوسکی تصدیق کرنا واجب ہے ۵ اسپر بہی اجماع ہے کہ اللہ تعالی دنیا مین ان ابصار اور قلوب سے مرئی نہین ہوتا ہے مگر ایقان کی راہ سے اسلئے کہ یہ غایت کرامت وافضل نعم ہے اب جائز نہین کہ وہ مرئی ہو مگر افضل مکان مین ورنہ پہر دنیائے فانی اور آخرت باقی مین کیا فرق رہیگا اللہ تعالی نے یہ خبر دی ہے کہ رویت آخرت مین ہوگی اور یہ خبر نہین دی کہ دنیا مین ہوگی اسلئے جتنی اوسنے خبر دی ہے اوسی تک منتہی ہونا چاہیئے رہی یہ بات کہ حضرت نے اللہ پاک کو شب معراج مین دیکہا یا نہین جمہور اور کبار صوفیہ کہتے ہین کہ اس آنکہ سے نہین دیکہا جنید ونوری وابو سعید خراز کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا دیکہا اور کسینے کہا کہ دل سے دیکہا جن صوفیہ نے یہ کہا کہ ہمنے اوسکو دنیا مین دیکہا جملہ مشائخ نے اونکی تضلیل کی اور اونکے دعوے کی تکذیب فرمائی خراز نے ایک کتاب اسکے انکار مین اور جنید نے چند رسالہ اسکی تکذیب مین لکہے ۶ ساری صوفیہ کا اجماع ہے کہ اللہ عز وجل خالق افعال عباد ہے بندے جو کچہہ خیر وشر کرتے ہین وہ سب اسکی قضا وقدر ومشیت وارادہ سے ہوتا ہے اگر یہ نہو تو پہر وہ بندے کے کب ہونگے اور مربوب مخلوق کسطرح ٹہیرینگے ۷ استطاعت کے بارہ مین قول صوفیہ کا یہ ہے کہ بندہ کوئی سانس نہین لیتا اور نہ کوئی پلک مارتا ہے اور نہ کوئی حرکت کرتا ہے مگر ساتہہ قوت کے جسکو اللہ اونمین حادث کرتا ہے اور ساتہ استطاعت کے جسکو اللہ اونکے لئے پیدا کر دیتا ہے مع اونکے افعال کے نہ متقدم ہون نہ متاخر اور فعل بہی استطاعت سے پایا جاتا ہے اگر یہ بات نہو تو وہ اللہ کی

معصیت پر ہوں کہ جو چاہیں سو کریں جو چاہیں حکم دیں واسطے توحید عزیز قدیر پر مشیت اسکے تحت مشیت تقدیر کے
فعل اللہ تعالیٰ یفعل ما یشاء ۸ اسپر بھی واجب ہے کہ بندوں کے سب افعال کتاب میں لکھے ہیں پس ہر نیک و بد
مکاتب ہوتے ہیں اسیواسطے انپر موت آتی اور وعد و وعید وارد ہوئی کتاب کے یہی معنی ہیں کہ فعل کو قوت سے
محدث کرتے میں یا فعل اپنا سے خیر منفعت یا دفع مضرت کے ہوتا ہے بقولہ تعالیٰ لہا ما کسبت وعلیہا
ما اکتسبت ۹ بندے نے اپنے کتاب میں بخار و مریض ہمیں مجبور و مختار و مومن نے ایمان کو اختیار کیا و دوست
رکھا جیسا کہ آپنے ارادے سے اسکو کفر پر اختیار کیا کفر کو مگر وہ مستقیم جانا اوسکا اختیار بھیا کہ قال تعالیٰ حبب الیکم
الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اوسکا فرنے کفر کو اختیار کیا و دوست رکھا
اور پہچانا اور اوسکا ایمان پر اختیار کیا ایمان کو بہتر اور قبیح رکھا قال تعالیٰ وکذالک زینا لکل امۃ عملہم اسپر صوفیہ کا اتفاق ہے قول
صوفیہ کا دربارہ قطع احکام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ اپنے بندوں کے ساتھ کرتا ہے اور اپنے ارادہ کو
موافق ان میں حکم دیتا ہے خواہ یہ انکو اچھے معلوم ہو یا نہو کیونکہ وہ اسکی خلق ہے اوسیکا امر ہے اگر یہ بات نہوتی تو دنیا
ملک و رعیت کے کچھ فرق نہوتا اللہ نے جو کچھ احسان و صحت و سلامت و ہدایت و لطف ساتھ بندوں کے کیا ہے یہ
اوسکا تفضل ہے اگر یہ نکرتا تو بھی جائز تھا اللہ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے اگر ایسا نہوتا تو وہ مستحق حمد و شکر کا نہو
یہ بھی مجمع علیہ ہے اسیطرح اسپر بھی اجماع ہے کہ ترتب عقاب کچھ استحقاق کی رو سے نہیں ہے بلکہ مشیت و فضل و
عدل کی رو سے ہے کیونکہ وہ جرائم منقطعہ پر مستحق عقاب دائم نہیں اور نہ افعال معدودہ پر مستحق ثواب دائم غیر معدود
بلکہ اگر وہ سارے آسمان زمین والوں کو عذاب کرے تب بھی ظالم نہیں ہے اور اگر سارے کفار کو جنت میں لیجاوے
تب بھی یہ کچھ محال نہیں ہے لان الخلق خلقہ والامر امرہ ولیکن اوسنے یہ خبر دی ہے کہ وہ مومنین کو
آرام دیگا اور کفار کو عذاب کریگا سو وہ اپنی باتیں سچا ہے اور اوسکی خبر سچی ہے اسلئے واجب ہے کہ وہ انکے
ساتھ یہی کام کرے اسکے سوا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ جھوٹ نہیں بولتا ہے ۱۱ اسپر اجماع ہے کہ وہ فاعل اشیاء
ہے بلا علت اگر کوئی علت ہوتی تو اوس علت کے لئے بھی کوئی اور علت درکار ہوتی الی غیر النہایہ اور یہ باطل ہے
اسکا کوئی کام علم ہے ورنہ کوئی شے اوس سے قبیح ہے قبیح و حسن اشیاء کا اوسیکی طرف سے ہے ۱۲ اور اتفاق
ہے اسپر کہ وعید مطلق حتمی کفار کے ہے اور وعد مطلق حتمی محسنین کے بعض نے کہا غفران صغائر بعد
اجتناب کے کبائر سے واجب ہے اور بعض نے کہا صغائر جائز عقوبت میں مثل کبائر کے ہیں اور غفران کبائر
کو مشیت و شفاعت پر رکھا ہے اور اہل صلوٰۃ کا خروج نار سے واجب بتاتے ہیں کہتے ہیں معنی اس آیت کے

ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ الآیۃ مین کہ کفر و شرک سے بچے اسکی انواع بہت ہین اور اطلاق اسم جمع کا اوسپر جائز
ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ خطاب جمع کو آیا ہے کبیرہ ہر جمع واحد کا اوسمین سے علی الجمع کبائر مین کریمہ ان اللہ لا
یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء مین مشیت کو ما دون شرک مین شرط کیا ہے قول اجمالی انکا یہ ہے
کہ مومن درمیان خوف و رجا کے ہے غفران کبائر کی امید رکہتا ہے اللہ کے فضل سے اور عقوبت صغائر مین
اللہ کے عدل سے ڈرتا ہے کیونکہ مغفرت مضمون مشیت ہے اور ہمراہ مشیت کے شرط صغیرہ و کبیرہ کی نہین
آئی ہے اور جتنے شرائط توبہ و ارتکاب صغائر مین تشدید و تغلیظ کی ہے سو کچہہ ایجاب عید کی راہ سے نہین کی
ہے بلکہ وجوب حق آلہی مین بابت باز رہنے کے نہی سے گناہ کو عظیم سمجہا ہے اور گناہ مین کسی گناہ کو صغیرہ نہین
ٹہیرایا مگر بطور نسبت و اضافت انکا ڈر اتنا زیادہ ہو اگر گویا وعید انہین کے حق مین آئی ہے اور وعد انکے غیر کیلیے
ف وعید اللہ کا حق ہے بندون پر اور وعدہ بندون کا حق ہے اللہ پر جسکو اوسنے اپنی جان پر واجب کیا ہے
سو اگر اوسنے استیفا اپنے حق کا اور اونکا حق وفا نفرمائے تو یہ بات لائق اوسکے فضل کے نہین ہے حالانکہ وہ اونسے
غنی ہے اور یہ اوسکے محتاج ہین بلکہ لائق فضل یہ ہے کہ اونکے حقوق پورے دیکر اپنے فضل سے اور کچہہ زیادہ اونکو
ع دے یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکہئے کیا ملے — بلکہ اپنے حق کو ہبہ کر دے چنانچہ ایسی بات
کی خبر اپنی طرف سے دی ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفہا و یؤت من لدنہ اجرا عظیما
لفظ من لدنہ دلیل ہے اسپر کہ یہ اوسکا تفضل ہے مذ جزا ۱۳ اسپر اجماع ہے کہ جو کچہہ اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر
کیا ہے اور جو کچہہ روایات مین حضرت سے آیا ہے دربارہ شفاعت وغیرہ اوس سب کا اقرار کرنا حق ہے پلصراط
ایک پل ہے جو پشت جہنم پر ہوگا اعمال بندون کے ترازو مین تولے جائینگے اگرچہ کیفیت اوسکی معلوم نہین ہے حضرت
کی مراد پر ایمان لانا چاہئیے جسکے دل مین برابر ایک ذرہ کے ایمان ہوگا وہ بموجب حدیث آگ سے باہر نکلیگا جنت نار
ابدی اور موجود ہین ابدالآباد تک باقی رہینگی اونکو فنا نہین ہے اہل جنت و نار یہی خالد و مخلد و متنعم و معذب رہینگے
نہ نعیم ختم ہو نہ عذاب منقطع عامہ مومنین اپنے ظاہر امور مین ایمان رکہتے ہین سرائر اونکے اللہ کے سپرد ہین ۱۴
دار دار ایمان و اسلام ہے اہل دار مومن و مسلمان ہین اہل کبائر بہی مسلمان ہین کیونکہ ایمان و اسلام رکہتے ہین اگرچہ
بسبب فسق کے فاسق ہین اہل قبلہ پر نماز جنازہ پڑہنا چاہئیے اور نماز پیچہے ہر نیک و بد کے پڑہنا جائز ہے اور
جمعہ و جماعات و اعیاد واجب ہین ہر مسلمان بے عذر پر ہمراہ ہر امام نیک و بد کے اسیطرح جہاد و حج ہمراہ اوسکے
خلافت حق ہے اور یہ قریش مین چاہئیے خلفاء اربعہ متقدم ہین سب پر اور صحابہ و سلف صالح کی اقتدا کرنا چاہئیے

اور اوس کی ستائش میں سکوت بہتر ہے یہ تشاجر کہ اوسکے سبب سے کسی میں فلاح نہین ہے جسکے لیئے حضرت نے
گواہی جنت کی دی ہے وہ جنت میں جائیگا اوسکو عذاب نار نہوگا ولاۃ اگرچہ ظالم ہون اونپر تلوار لیکر نکلنا نچاہئے
امر ونہی واجب ہے جس سے ہوسکے مگر ہمراہ شفقت و رافت و رفق و لطف و رحمت قول لین کے عذاب قبر و سوال منکر
ونکیر حق ہے حضرت کا معراج میں آسمان ہفتم تک جانا پھر الی ماشاء اللہ تعالی وقت شب کے حالت بیداری میں
ساتھ بدن کے حق ہے رؤیا حق ہے مومنین کیلیئے بشارت و انذار و توفیق ہوتی ہے جو کوئی مرا یا مارا گیا وہ اپنی
اجل سے فنا ہوا یہ بات نہین ہے کہ آجال نے اوسکا اخترام کیا ہو جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہیں اطفال مومنین ہمراہ
اپنے آباء کے جنت میں ہونگے اطفال مشرکین میں اختلاف ہے مسح کرنا خفین پر حق ہے حرام و رزق ہے
حلال مرادین میں اور خصومت قدر مین اور تنازع کرنا درمین درست نہین ہے الہم وما علیہم مین مشغول ہونا
اولی تر ہے خصومات فی الدین سے علم کا طلب کرنا افضل اعمال سے مراد علم وقت ہے جو ظاہر آداب طلباء اونپر واجب
ہوتا ہے۔ یہ لوگ اسکی خلق پر فصیح ہوں یا اعجم سب سے زیادہ مہربان و شفیق ہوتے ہیں آمد ثبت ماذل مال
زاہد و معرض دنیا سے اور بہت زیادہ طلب کرنیوالے سنت و آثار کے اور بڑے حریص اتباع سنن پر انکا اجماع
ہے اسپر کہ جو کچھ اللہ و رسول نے کتاب و سنت میں ذکر کیا ہے وہ فرض واجب و حتم لازم ہے حقمین عقلاء بالغین
کے اوس سے تخلف کرنا اثر نہین ہے کسیطرح اوسمیں تصرف کرنیکی گنجایش ہے کسی شخص کو بھی دوست ہو یا دشمن یا
عارف اگرچہ وہ اقصی مراتب اعلی درجات و اشرف مقامات و ارفع منازل کو کیوں نہ پہنچ گیا ہو بندہ کیلیئے ایسا
کوئی مقام نہیں ہے کہ اوسمیں آداب شریعت اوس سے ساقط ہوجائیں محظور کو مباح حرام کو حلال کرسکتے
یا کسی حلال کو حرام یا کسی فرض کو بغیر عذر و علت کے ساقط بجہ سے عذر و علت وہی ہے جسپر مسلمین نے اجماع
کیا ہے اور احکام شریعت ساتھ اوسکے آئے ہیں اور جو شخص اصفی ستر و اعلی رتبہ و اشرف مقام ہوتا ہے وہی
اجتہاد میں شدید تر اور عمل میں مخلص تر اور کثیر التوقی ہوا کرتا ہے ۱۵ اسپر اجماع ہے کہ افعال بسبب
سعادت میں سبب شقاوت سعادت و شقاوت و نکی مشیت الہی سابق ہوچکی ہے اور پہلے سے لکھی جا چکی
جسطرح کہ حدیث ابن عمر میں آیا ہے هل الکتاب رب العالمین فیه اسماء اهل الجنة و اسماء آبائهم و قبائلهم اجمل
علی آخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدا اسیطرح حقمین اہل نار کے فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے
السعید من سعد فی بطن امه والشقی من شقی فی بطن امه یا اعمال کچھ بحیثیت الاستحقاق موجب ثواب
وعقاب کے نہین ہین بلکہ عدل کی راہ سے ہین اور اللہ کا فضل ایجاب کی راہ سے ہے ۱۶ النعیم جنت ابدیکیلیئے

ہے جنکے لئے اسد کیطرف سے جنت بغیر علت کے سابق ہو چکی ہے اور عذاب نار اونکے لئے ہے جنکے لئے
اسکیطرف سے شقاوت بغیر علت کے سبقت کر چکی ہے کما قال ھؤلاء فی الجنة ولا ابالی ھؤلاء فی النار
ولا ابالی اعمال عباد علامات و امارات ہین اوس سابق پر کما قال صلعم اعملوا فکل میسر لما خلق له ۱۶ اکثر صوفیہ
مجمع ہین اسبات پر کہ اسد تعالی اعمال پر ثواب بتا اور عقاب کرتا ہے کیونکہ اوسنے عمل صالح پر وعدہ اور عمل بد پر وعید
فرمائی ہے وعدہ کو پورا کرتا ہے اور وعید کو محقق لانه صادق وخبره صدق ۱۷ اونکا اجماع ہے اسبات پر کہ دلیل
اسد پر خود اکیلا اسد ہے اور یہی عقل سو وہ ایسی بات ہے کہ عاقل اپنی حاجت مین طرف دلیل کے راہ نکالتا ہے کیونکہ
وہ محدث ہے اور محدث دلیل نہین ہوتا مگر اپنی مثل پر ابن عطا نے کہا ہے عامہ نے اسد کو اوسکی خلق سے پہچانا
افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت خاصہ نے اوسکو اوسکے کلام و صفات سے پہچانا افلا یتدبرون القرآن
وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بھا انبیا نے خود اوسکو اوسکی ذات سے پہچانا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا
ہان اسکو نہین پہچانتا ہے مگر عقل والا اسلئے کہ عقل ایک آلہ ہے واسطے بندے کے جس سے وہ شناخت اشیا کی
کیا کرتا ہے رہی یہ بات کہ معرفت کیا چیز ہے سو جنید رح نے کہا ہے ھی وجود جھلک عن قیام علمه معلوم
ہوا کہ معرفت و علم مین فرق ہے ۱۸ جنید رح فرماتے ہین کہ روح ایک ایسی شے ہے جسکے علم کے ساتھ اسد تعالے
مختص ہے اوسنے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے اوسپر آگاہ نہین کیا اور یہ جائز ہے کہ اوسکو موجود کہین اور کوئی
عبارت بولنا جائز نہین ہے لقولہ تعالے قل الروح من امر ربی صحیح یہی ہے کہ روح مثل جسد کے مخلوق ہو
ابن عطا کہتے ہین اسد نے ارواح کو قبل اجساد کے بنایا بدلیل قولہ تعالی خلقناکم یعنی الارواح ثم صورناکم یعنی
الاجساد ۱۹ جمہور صوفیہ تفضیل رسل سے ملائکہ پر اور تفضیل ملائکہ سے رسل پر ساکت ہین کہتے ہین
فضل اوسکو ہے جسکو اسد نے فضیلت دی ہے یہ کچھہ جوہر و عمل سے نہین ہے عقل و خبر کی راہ سے احد الامرین کو
واجب نہین جانتے اور بعض نے رسل کو اور بعض نے ملائکہ کو فضیلت دی اور محمد بن فضل نے کہا کہ سارے
ملائکہ افضل ہین سارے مومنین سے اور مومنین مین ایسے بھی ہین جو ملائکہ سے افضل ہین یعنی انبیاء علیہم
السلام ۲۰ اسپر اونکا اجماع ہے کہ درمیان رسل کے تفاضل ہے لقولہ تعالے ولقد فضلنا بعض النبیین
علی بعض لکن فاضل و مفضول متعین نہین ہین لقولہ صلعم لا تخیروا بین الانبیاء لکن حضرت کا افضل ہونا
بموجب حدیث انا سید ولد آدم ولا فخر واجب کہتے ہین ۲۱ انبیاء باجماع جمیع صوفیہ افضل البشر ہین اور
بشر مین کوئی ایسا نہین ہے جو کہ فضل مین برابر انبیاء کے ہو نہ صدیق نہ ولی نہ اور کوئی گو کتنا ہی

جلیل القدر عظیم الخطر کیونکہ انبیا امت سے زلات کا ہونا ثابت ہے خواہ وہ بطریق تاویل و خطا ہوں یا سہو و غفلت لیکن
وہ صغائر مقرون بتوبہ ہوتے ہیں نہ کبائر کہ وہ سب کبائر سے معصوم ہیں ۲۱ اولیا امت سے کرامات ہوتی ہیں یہ بات
قرآن حدیث دونوں سے ثابت ہے حضرت کے عہد میں اور بعد آپکے عہد کے بھی ظہور اوسکا ہوا اولیا امت سے جب
کوئی کرامت صادر ہوتی ہے تو اونکا تذلل و خضوع و خشیت و مسکنت بڑھ جاتا ہے وہ اللہ کا شکر بجا لاتے ہیں اور استدراج
اوسکو زیادہ کرتا ہے غرضکہ انبیا کیلئے معجزات ہوتے ہیں اولیا کے لئے کرامات عوام کیلئے معاونات اولیا کو علم اپنی کرامت
کا نہیں ہوتا ہے انبیا کو معجزہ کا علم پہلے سے ہوتا ہے کیونکہ اولیا غیر معصوم ہیں اور انبیا معصوم ہیں بعض نے کہا اولیا
کو اپنا ولی ہونا معلوم نہیں ہو سکتا ہے اور بعض نے کہا جاتا ہے کہ وہ اس امر کا شناسا ہو علام ولایت کا کچھہ
طرف سے حلیہ ظاہر اور خروج من العادت کے نہیں ہوتا ہے لیکن یہ اعلام سر تر میں ہوتا ہے جو اللہ کو معلوم ہے
۲۲ ایمان نزدیک جمہور صوفیہ کے قول و عمل و نیت ہے نیت کے معنی تصدیق میں اصل ایمان یہی اقرار زبان ہمراہ
تصدیق قلب کے ہے اور فرع اوسکی عمل بالارکان ہے ایمان ظاہر و باطن میں ایکسا ہے اور وہ دل ہے ار ظاہر
میں اشیا متحد ہیں آپسمیں جامع ہے کہ وجود ایمان کا ظاہر [illegible] وجوب کے باطن سے اور وہ اقرار ہے کہتے
ہیں کہ ایمان بڑھتا گھٹتا ہے جنید و سہل نے کہا کہ تصدیق بڑھتی گھٹتی نہیں ہے اگر گھٹتی تو پھر بندہ ایمان سے نکل
جاتے کیونکہ وہ تصدیق ہے اللہ کے اعتبار و متوجہ کی اور سمیں اونی شک کفر ہوتا ہے اور زیادتی ایمان کی طرف سے
قوت و یقین کے ہوتی ہے ان زبان کا اقرار نہ بڑھی نہ گھٹی اور عمل بالارکان زائد و ناقص ہوتا ہے ف
بعض نے کہا جس شخص نے اقرار کیا تصدیق کی فرائض بجالایا منہیات سے باز رہا وہ اللہ کے عذاب سے امن میں
ہے اور جسنے یہ کچھہ کیا وہ [illegible] رہے باوجود اقرار و تصدیق کے اعمال میں تقصیر کی جائز ہے کہ وہ
[illegible] لکن مذہب اصول نہیں [illegible] ناقص [illegible] کامل [illegible]
اوسکا اسم [illegible] ناقص [illegible] یہ بات [illegible] کہ نقصان [illegible] کا سبب نقصان ایمان کا ہوا اور تمام اسی سبب تمام ایمانکی ہو حضرت
نے حق میں قاصر الواجب کے کہا ہے کہ وہ ضعیف الایمان ہے چنانچہ دربارہ اونکا بسکر یا التغلب کے فرمایا ہے کہ
ذلک اضعف الایمان معلوم ہوا کہ ایمان باطن کا بدون ایمان ظاہر کے ضعیف ہوتا ہے اور کسی جگہ ایمان کو
کامل ٹھیرایا ہے جیسے اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا اخلاق ظاہر و باطن دونوں میں ہوتے ہیں سو جو سکو عام
ہے اوسکو وصف بالکمال کیا ہے اور جسکو عام نہیں ہے اوسکو وصف بالضعف کیا ہے اور بعض نے کہا کم و بیشی
ایمان کی کچھہ حرف سے [illegible] نہیں ہے بلکہ جہت کی طرف سے ہے جو دت حسن قوت سے زیادت ہوتی جیسے آدمی

انکی کمی سے نقصان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا مردون مین بہت کامل ہوئے اور عورتون مین فقط چار ہی عورتین کامل ہوئین سو کچہہ ساری عورتین اعیان کی راہ سے ناقص نہین ہین بلکہ صفت کی طرف سے حضرت نے نسا رکو ناقص العقل والدین فرمایا ہے بعض کبراء نے کہا ہے ایمان طرف اللہ کے ہے نہ زیادہ ہو نہ کم اور طرف سے انبیاء کے زیادہ ہوتا ہے نہ کم اور طرف سے غیر انبیاء کے زیادہ اور کم دونون ہوتا ہے ۲۳ ارکان ایمان کے چار ہین توحید بالذات اور ذکر بلا ہیبت یعنی قطع اور حال بلا نعت اور وجد بلا وقت حال بلا نعت کے یہ معنی ہین کہ جس حال رفیع کو بیان کرے اسکے ساتہ موصوف ہو اور وجد بلا وقت کے یہ معنی ہین کہ ہر وقت مین مشاہدہ حق کرے نہ یہ کہ ایک وقت مین مشاہد ہو اور دوسرے وقت مین مشاہد نہو ۲۴ اسلام عام ہے اور ایمان خاص اور بعض نے کہا دونون ایک ہین کسینے کہا اسلام ظاہر ہے ایمان باطن ہے بعض نے کہا اسلام تحقیق ایمان ہے اور ایمان تصدیق اسلام بعض نے کہا ایمان تحقیق و تحقق ہے اور اسلام خضوع و انقیاد انتہی مین کہتا ہون حدیث صحیح مین وصف اسلام و ایمان و احسان کا جدا جدا آیا ہے وہی ٹہیک ہے جس بات کا تفرقہ و فیصلہ خود شارع نے کر دیا ہے ہمکو اسمین کچہ حق زائد کرنا کچہہ ضرور نہین ہے ۲۵ قول صوفیہ رحمہم اللہ تعالے کا درباره مذاہب شریعت یہ ہے کہ اپنے لئے احوط و اوثق کو امر مختلف فیہ فقہا مین اخذ کرتے ہین اور رہا اگر اجماع فریقین پر چلتے ہین اور اختلاف فقہار کو صواب جانتے ہین اور کوئی انمین سے دوسرے پر اعتراض نہین کرتا انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے اور جس شخص نے ایک مذہب کا شرع مین اعتقاد کیا ہے اور وہ مذہب نزدیک اسکے صحیح ہوا دستور پر کہ شامل اسکا بدلالت کتاب و سنت صحیح ہوتا ہے اور وہ شخص اہل استنباط بہی ہے تو وہ اعتقاد مذکور مین مصیب ہے اور جو شخص کہ اہل اجتہاد سے نہین ہے تو وہ قول مفتی کا اخذ کرے جس کسی فقیہ کو اسکا دل اعلم جانتا ہو تو یہ قول مفتی کا اسکے لئے حجت ہے انتہی مگر اسمین تامل ہے ۲۶ انکا اجماع ہے اس بات پر کہ تعجیل نماز کی ہمراہ یقین کے وقت پر افضل ہے اور جمیع مفروضات کو وقت جب کے عجالة ادا کرے تقصیر و تاخیر و تفریط روا نہ رکہے مگر عذر سے اور سفر مین نماز کو قصر کرے اور جو شخص ہمیشہ سفر مین رہے اور اسکا کوئی مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑہا کرے اور افطار کرنا روزہ کا سفر مین اور روزہ رکہنا دونون جائز ہین اور استطاعت حج کی نزدیک انکے امکان ہے کسی وجہ سے کیون نہو یہ لوگ فقط زاد و راحلہ کو شرط نہین کرتے ابن عطا نے کہا ہے استطاعت دو طرح پر ہے حال اور مال فمن لم یکن لہ حال تقلہ فمال یبلغہ ۲۷ اباحت مکاسب پر حرفت و تجارات و حرث وغیر ذلک سے جسکو شریعت نے مباح کیا ہے انکا اجماع ہے لیکن ساتہ تیقظ و تثبت و تحرز کے شبہات سے اور یہ حرفہ اسلئے کرے کہ عمل پر مدد ملے طمع کا مادہ قطع ہو اور غیر کو فائدہ پہنچے ہمسایہ پر

مہربانی کرنے میں پیشہ کرنا نزدیک ایک اوس شخص کیلئے اچھا ہے جسکا قرض نفقہ اسکے ساتھ لگا ہوا ہے جنکی تو
ہین کسب ایک عمل متعدی الی الغیر ہے سو جتنا نوافل مین مشغول ہونا مندوب ہے اوتنا ہی اوسمین مشغول کرنا بہی مستحب ہے
کہ جلب رزق وجز منفعت اسی مین ہے بس لیس اور مجرد آدمی کیلئے کسب کرنا مباح ہے کیونکہ سیر واجب نہوا
ہے اور نہ قادح توکل مباح ہے دین مین مگر اشتغال ساتھ وظائف حق کے اولی واحق ہے اور ترغیب
اوس سے وقت صحت توکل ثقت بالله کے واجب ہے سہل نے کہا توکل والے محض اتباع سنت کیلئے کسب
کرتے ہیں اور غیر متوکل واسطے تعاون کے صاحب تعرف فرماتے ہین هذا ما حققناه وهو عندنا من
مذاهب القوم من اقاويلهم في كتبهم وما سمعناه من الثقات ممن عرفت اصول لهم وتحقق في
مذاهبهم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم انتهى حاصله

فصل بیان مین عقیدہ شیخ محی الدین ابن عربی کی مطابق کتاب فتوحات او اختتام شیخ عبد الوہاب

ہر مومن کو لائق ہے کہ اپنے عقیدہ کی تصریح کرے اور سبکے سامنے پکار کر کہدے کہ میرا اعتقاد یہ ہے اگر وہ اعتقاد
صحیح ہوگا تو وہ لوگ پاس الله کے اوس اعتقاد کی گواہی واسطے اسکے دینگے اور اگر یہ اعتقاد اور طرح پر ہوگا تو اسکی
فساد ظاہر کردینگے تاکہ وہ اوس سے توبہ کرے دیکھو ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اپنا گواہ مقرر کیا تھا حالانکہ
وہ لوگ مشرک تھے انکو اپنی حال پر اپنی برائت کا شرک الله سے اور اپنے اقرار بالوحدانیت کا گواہ ٹہیرایا تھا اسلئے
کہ انکو یہ بات معلوم تہی کہ الله تعالے جہان والوں کو اپنے سامنے کہڑا کرکے اوس موقف عظیم ہولناک میں ایسے
سوال کریگا اور ہر گواہ کو اپنی گواہی ادا کرنا پڑیگا اور سرزمین اپنی امانت ادا کریگی اور مومنون کیلئے ہر سامع اوسکی
گواہی دیگا یہانتک کہ کفار بہی گواہی دینگے اسیواسطے شیطان وقت سماع اذان کے پشت پہیر کر گوز کرتا ہوا بہاگتا ہے
تاکہ اذان موذن کو سنے اور اوسکے لئے گواہی دینا پڑے اور سب لوگون کے نزدیک ہے جو ساعی اوسکی
سعادت مین ہین یہ شیطان لعنہ الله ہمارا خناس دشمن اور بد بخت ہے وہ کب ہماری بہلائی و بہتری چاہتا
ہے [illegible] تمکو چارہ ہمارے سے نہین ہے کہ جس بات پر تم نے اوسکو گواہ ٹہیرایا ہے تو اوسکی گواہی
دے کیونکہ اوس مشہد حق مین یہ بات سچ مچ ہوگی تو پہر گواہی دینا تیرے یار و دوست کا جو تیرا ہم مذہب اور
اچہا آدمی ہے تجکو چاہیے کہ تو اوسکو اس دار دنیا مین اپنے نفس پر وحدانیت و ایمان کا گواہ کرلے سوائے

میرے اخوان واحباب مین تمکو گواہ کرتا ہون اسبات پر کہ بیشک اللہ تعالے نے رسولونکو اور انبیارکو اور حاملین
کو جو اسدم حاضر ہین یا جو کوئی اسوقت میری بات کو سنتا ہے گواہ کیا ہے اسبات پر کہ مین بطور جزم اپنے
دل سے یہ کہتا ہون کہ اللہ تعالی واحد ہے کوئی اوسکا ثانی نہین ہے وہ منزہ ہے صاحبہ و ولد سے مالک
ہے کوئی اوسکا شریک نہین ہے ملک ہے کوئی اوسکا وزیر نہین ہے صانع ہے کوئی مدبر اوسکے ہمراہ
نہین ہے اپنی ذات سے موجود ہے کسی موجد کا جو اوسکو ایجاد کرے محتاج نہین ہے بلکہ ہر موجود جو اوسکے
سوا ہے وہ اپنے وجود مین اوسکا محتاج ہے غرضکہ سارا جہان اللہ کے سبب سے موجود ہے اور اللہ تعالی اپنی
ذات سے موجود ہے اللہ کے وجود کا آغاز ہے نہ اوسکی بقا کا انجام بلکہ اوسکی ہستی استمراری دائمی مطلق ہے
وہ اپنے نفس سے قائم ہے نہ جوہر متحیز ہے کہ اوسکے لئے اندازہ مکان کیا جائے نہ عرض ہے کہ بقا اوسپر
محال ٹہیرے نہ جسم ہے کہ اوسکے لئے جہت و رفتار ہو وہ تو مقدس ہے جہات و اقطار سے مرئی ہے
دلون اور ابصار سے یعنی دنیا و آخرت مین عرش پر مستوی ہے جسطرح کہ اوسنے فرمایا ہے اور جس معنی
کا اوسنے ارادہ کیا ہے جسطرح کہ عرش اور جسکو وہ حاوی ہے سات اوسکے مستوی ہے آخرت واولی اوسکے
لئے ہے اوسکے لئے نہ مثل معقول ہے اور نہ عقول اوسپر دلیل ہین زمانہ اوسکو محدود نہین کرسکتا اور نہ
مکان اوسکو اپنے اندر لے سکتا ہے بلکہ وہ تہا اور مکان نتہا وهو الان علی ما علیه کان یعنی اب بہی
جون کا تون ہے اوسی نے تمکن و مکان پیدا کیا نہ زمان کو بنایا اور کہا مین وہ واحد حی ہون جسکو حفظ مخلوقات
نہین تہکاتا اور نہ اوسکی طرف کوئی ایسی صفت مخلوقات جسپر وہ نہ تہا رجوع کرتی ہے وہ اس سے برتر ہے
کہ حوادث اوسمین حلول کرین یا وہ حوادث مین حال ہو یا حوادث اوس سے پہلے ہون یا وہ بعد حوادث کے
ہو بلکہ وہ تہا اور کوئی شے نتہی کیونکہ قبل بعد صیغے مین زمان کے جسکو اوسنے ابداع کیا ہے وہ ایسا قیوم ہے
کہ سوتا نہین ہے اور ایسا قہار ہے کہ اوسکا کوئی کچہہ نہین کرسکتا لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر
عرش کو پیدا کرکے استوا کی اوسکی ایک حد ٹہیرائی اور کرسی بنا کر اوسکو آسمان و زمین کی وسعت دی لوح محفوظ و
قلم اعلی کو اختراع کیا اور اوسکو جاری کرکے مطابق اپنے علم کے حقمین خلق کے فصل و قضا کے دن تک کا
بنایا سارے جہان کو بغیر مثال سابق کے اختراع کیا خلق کو پیدا کیا اوسکو خلیفہ ٹہیرایا روح انکو اندر بدنونکے
کے اوتارا امانت دار کیا پہر اون بدنون کو جنمین روحین اوتاری گئی ہین زمین کا خلیفہ مقرر کیا اور جو کچہہ
آسمانون اور زمین مین ہے اوس سب کو مسخر اون خلفار کا ٹہیرایا یہ سب اوسکی طرف سے ہے وہ قائم

ہے ایک ذرہ حرکت نہیں کرسکتا مگر اوسکے حکم سے کل خلق کو بنایا بغیر اسکے کہ اوسکو کچھ حاجت خلق کی تہا
یا کسی نے اوسکا پیدا کرنا اوسپر واجب کیا ہو لیکن اوسکا علم سابق تہا تو اوس معلوم کو پیدا کرنا ضرور
ٹہیرا فھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو علی کل شیٔ قدیر اوسکا علم ہر شے کو محیط ہے اور ہر عدد
کا محصی ہے وہ عالم ہے ہر راز اور امر پوشیدہ تر کا آنکہہ کے اشارہ کو اور جی کے بہید کی بات کو جانتا ہے
اور کیونکر وہ اوس شے کو جسے اوسنے پیدا کیا ہے نجانیگا الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر اشیا
نہ تہیں مگر اوسکو علم ازل کا حاصل تہا پہر اوسی علم کے بموجب انکو ایجاد کیا غرضکہ وہ ہمیشہ سے عالم اشیا رہا
کہ جب اشیا اوسکے موجود ہوئے پر کوئی علم جدید اوسکو نہیں لگا ساری اشیا کا اتقان اور احکام اور اونپر حکمرانی
کرنا اوسکے علم سے ہے جسکو چاہا اوسکو اونپر حاکم کیا جسطرح کہ وہ عالم کلیات علی الاطلاق ہے اسیطرح وہ
عالم جزئیات بہی ہے باجماع اہل نظر صحیح وہی عالم غیب وشہادت ہے فتعالی اللہ عما یشرکون فعال لما
یرید ارادہ کرنیوالا کائنات کا عالم غیب وشہادت میں ہی ہے اوسکی قدرت کسی شے کے ایجاد سے متعلق
نہیں ہوئی جب تک کہ اوسنے ارادہ نہ کیا جسطرح کہ اوسنے ارادہ نہیں کیا جبتک کہ اوسکو جان نہیں لیا کیونکہ
عقل میں یہ بات محال ہے کہ جس چیز کو نجانے اوسکا ارادہ کرے یا مختار ترک فعل ہو مرید نہو غیر مراد کا
قائل ہو جسطرح کہ یہ بات محال ہے کہ یہ حقائق بغیر حی قیوم کے پائی جائیں آیا یہ صفات بغیر ایک ذات کے جو
موصوف بالمذکور ہے قائم رہ سکیں وجود میں کوئی طاعت یا معصیت یا ربح یا نقصان عبد یا حر مرد یا
حیات یا موت حصول یا فوت نہار یا لیل اعتدال یا میل بر یا بحر نفع یا ضرر شفع یا وتر جوہر یا عرض صحت
یا مرض فرح یا ترح روح یا شبح ظلام یا ضیا ارض یا سما ترکیب یا تحلیل کثیر یا قلیل عداوت یا جمیل بیاض
یا سواد سہار یا رقاد ظاہر یا باطن متحرک یا ساکن یابس یا رطب قشر یا لب نہیں ہے اسیطرح نہ کوئی شے
متضاد یا مختلف یا متماثل ہے لیکن وہ مراد حق تعالے سے ہے اور کیونکر وہ اوسکی مراد نہو حالانکہ اوسی نے
اوسکو ایجاد کیا ہے کہیں یہ ہوسکتا ہے کہ جو مراد نہو وہ مختار پایا جائے لا راد لامرہ ولا معقب لحکمہ یؤتی
الملک من یشاء وینزع الملک ممن یشاء ویعز من یشاء ویذل من یشاء ویھدی من یشاء
ویضل من یشاء ما شاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن اگر ساری خلائق مجتمع ہو کہ کسی شے کا ارادہ کرے جو
مراد حق تعالی نہیں ہے تو نہیں کرسکتے یا کوئی ایسی شے کرے کہ جسکے ایجاد کا اللہ نے ارادہ نہیں کیا ہے یا اتفاق
بے ارادہ خدا کے کچھ کرنا چاہے تو ہرگز نہیں کرسکتے اونکو یہ استطاعت نہیں ہے اور نہ اللہ نے اونکو اسکی

امر کی قدرت دی ہے کفر و ایمان و طاعت و عصیان سب اوسکی مشیت و حکم و ارادہ سے ہے اللہ تعالی
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتھ اس ارادہ کے اور عالم تھا معدوم کا پھر اوسنے عالم کو بلا تفکر و تدبر ایجاد کیا
وہ جاہل نہ تھا کہ تدبر و تفکر سے اوسکو علم مجہول حاصل ہوتا جل و علا عن ذلک بلکہ اوسنے اوسی علم سابق
کی بنیاد اور تعیین ارادہ ستودہ ازلیہ پر عالم کو مع زمان و مکان و اکوان و الوان کے ایجاد کیا سو علی التحقیق وجود
مین کوئی موجود سوا اس ذات پاک کے موجود نہین ہے کیونکہ قائل اس قول کا وما تشاؤن الا ان یشاء
اللہ وہی ہے اللہ نے جسطرح جانا حکم کیا جو ارادہ کیا خاص کیا مقدر کر کے ایجاد کیا وہ سنتا دیکھتا ہے
ہر متحرک و ساکن و ناطق کو جو کہ عالم اسفل سے لیکر تا عالم اعلی ہے نہ بُعد اوسکی سمع کو حاجب ہو کیونکہ وہ قریب ہے
اور نہ قرب اوسکی بصر کو محجوب کرے کیونکہ وہ بعید ہے مجھی کی بات جی ہی کے اندر سنتا ہے اور وقت لمس
کے صوت مماست خفیہ کو سماعت کرتا ہے سیاہی کو اندھیرے مین پانی کو اندر پانی کے دیکھتا ہے نہ امتزاج
اوسکو حاجب ہو اور نہ ظلمات اور نہ انوار مانع و نہی ہے سنتا دیکھتا اوسنے تکلم کیا لکن نہ خاموشی متقدم
سے اور نہ سکوت متوہم ہے یہ کلام اوسکا قدیم ازلی ہے مثل سائر صفات علم و ارادہ و قدرت کے موسی
علیہ السلام و غیرہم سے بات کی اوسکا نام تنزیل زبور و توریت انجیل فرقان رکھا بغیر کسی تشبیہ تکییف کے
اوسکا کلام بغیر لہات و لسان ہے جسطرح کہ اوسکا سمع بغیر صماخ آذان ہے یا جسطرح کہ بصر اوسکی بغیر حدقہ و جفان
ہے یا جیسے کہ ارادہ اوسکا بغیر قلب جنان ہے یا جیسے کہ علم اوسکا بغیر اضطرار و نظر کرنے کے برہان مین ہے
یا جیسے حیات اوسکی بغیر بخار تجویف قلب کے ہے جو کہ امتزاج ارکان سے حادث ہوتا ہے اوسکی ذات نہ
زیادت کو قبول کرے نہ نقصان کو وہ پاک ذات عظیم السلطان عمیم الاحسان جسیم الامتنان ہے جو کچھ اوسکے
سوا ہے وہ اوسکے وجود سے فائض ہوا ہے اوسکا فضل و عدل باسط و قابض ہے جب جہان کو ایجاد
و اختراع کیا تو اوسکی صنع کو کامل و بدیع بنایا اوسکا کوئی شریک اوسکے ملک مین یا مدبر اوسکے امر مین نہین
ہے اگر انعام کرے اور نعمت دے تو یہ اوسکا فضل ہے اور اگر ستانے اور عذاب کرے تو یہ اوسکا عدل ہے
اوسکے ملک مین کسی غیر کا کچھ تصرف نہین ہے کہ اوسکو طرف جور و حیف کے منسوب کرین نہ سوا اوسکے کسی اور
کا اوسپر حکم چلتا ہے کہ وہ متصف بجزع و خوف ٹھہرے جو کچھ اوسکے سوا ہے وہ زیر سلطان قہر خدا ہے اسکو
ارادہ و امر سے متصرف ہے نفوس مکلفین مین الہام تقوی و فجور کا کرنیوالا وہی ہے پھر جسکی سیئات سے
چاہے درگزر فرمائے اور جسکو چاہے پکڑ لے خواہ یہاں خواہ دن نشور کے اوسکا عدل نہ اوسکے فضل مین

حکم کرے اور ساری مخلوق اوسکے فضل و عدل میں حکمراں ہو قائم ہو وقت میں علاالاعلان ادنکے دو مرتبہ حکم فرمایا فہذا ملت دلا ابالی وہؤلاء للنار ولا ابالی کسی مترجم نے ادسکا ترجمہ وہاں کیا اور اسکی ترجمہ بھی کیا کیونکہ اوسوقت اس کوئی موجود نہ تہا وہی خود موجود تہا سو جیسے تعریف اسکی کرتا ہوں کہ میں ایک قسم ہر کرتا ہوں ہے تو دوسرا قسم دوسرا ہوگا ہے آئے یک گر جاتا کہ سارا جہاں سعادتمند ہو تو ایسا ہی ہوتا اور اگر چاہتا کہ تمام عالم بدبخت ہو تو ویسا ہی ہوتا یہ سب اوسکی شان تہی لیکن اوسنے سب پر بجا الحکمۃ دنیا بنا کر اوسمیں چاہا کہ کوئی شقی ہو اور کوئی سعید ہو اور سعادت میں اب کوئی رستہ طرف جنت بنایا اور سبکے حکم کے ہیں سے جیسا چاہا فرمایا کہ یہ پانچ ماریں اور پچاس نماز دلوں کے ہیں و ما یبدل القول لدی وما انا بظلام للعبید کیونکہ ملک میں سبھی اسی تصرف سے اور سبھی اسی مشیت باری ہے اسکی حقیقت سو کمیں سمجھ دلوں کی ادنہی میں آنکار و ضمائر کا اوسپر گذر نہیں ہوتا گر لشکر وحیث آہی اور وجود رحمانی کے حق ہمیں پر اوسکی معائنت ہوتی ہے اور حضرت شہادت میں دیکھ لئے یہ امر سابق ہو چکا ہے وسیکو سوم ہتی ہے جسوقت او نہیت نے تقسیم کی تہی او سکو معلوم تہا یہ وقائع قدیم میں اوسکے سوا کوئی فاعل نہیں ہے اور نہ کوئی موجود ذات حود ہے مگر وہی ایک اللہ ہی ہے تمکو اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا اوس سے سوال اوسکے فعل کا نہیں کیا جاتا بلکہ مسئول یہی خلق ہے حجت بالغہ اوسیکے لئے ہے وہ چاہے تو تم سب کو راہ پر لگا دے **ف** جیسے جسطرح اللہ اور ملائکہ اور اوسکی ساری خلق کو اور تمکو بھی نفس پر اپنی توحید کا گواہ ٹہیرایا ہے اسیطرح میں اللہ اور ملائکہ اور ساری خلق کو اور تمکو اپنے نفس پر اپنی توحید اور ایمان لانیکا اللہ کے مصطفے و مختار و مجتبی پر گواہ کرتا ہوں وہ ہمارے سید و مولی محمد صلعم ہیں جنکو اللہ نے سب لوگوں کیطرف بشیر و نذیر اور داعی الی اللہ اوسکے اذن سے اور سراج منیر کر کے بہیجا ہے حضرت پر جو کچھ اللہ کیطرف سے اترا تہا وہ اونہوں نے پہونچا دیا امانت ادا کر دی امت کی خیر خواہی کی حجۃ الوداع میں کہڑے ہو کر سامنے اتباع حاضرین کو خطبہ سنایا تذکیر فرمائی تحذیر کی وعدہ و وعید سمجہائے استقامت وار عاد کیا آپ تذکیر کے ساتھ کسیکو خاص نہیں کیا یہ تذکیر اول سے اخر تک صحیح ہی ہر کہا الا ہل بلغت سب سے کہا ہاں فرمایا اللہم اشہد میں ایمان لایا اوسپر جو حضرت لائے ہیں خواہ مجہے وہ معلوم ہے یا نہیں منجملہ اوسکے جو حضرت لائے ایک یہ بات ہے کہ موت ایک اجل مسمی ہے ہر ایک کے واسطے جب آتی ہے تو دیر نہیں کرتی سو مجکو میرا اجل ہے اسمیں کچھ شک شبہ نہیں ہے جسطرح کہ میں سب بات پر ہی ایمان لایا ہوں

اور ہمنے اقرار کیا ہے کہ سوال فتانان قبر کا حق ہے اور عذاب قبر حق ہے اور بعث اجساد کا قبور سے حق
ہے اور عرض ہونا اللہ پر حق ہے اور جنت حق ہے اور نار حق ہے اور میزان حق ہے اور حوض حق ہے
اور اوڑنا صحائف اعمال کا حق ہے اور صراط حق ہے اور ایک فریق کا جنت میں اور ایک فریق کا دوزخ میں
جانا حق ہے اور کرب و سدن کا ایک گروہ پر حق ہے اور ایک گروہ کو حزن میں نڈالنا فزع اکبر کا حق ہے
اور شفاعت ملائکہ و انبیاء و مومنین شفاعت ارحم الراحمین کی حق ہے ایک جماعت مومنین کی اہل کبائر سے
جہنم میں جائیگی پہر شفاعت سے باہر آئیگی یہ سب حق ہے اور ہمیشہ رہنا مومنون کا نعیم مقیم میں اور ہمیشہ
کفار کی اور اہل نفاق کی عذاب الیم میں حق ہے اور جو کچھ کتب میں آیا ہے اور رسل لائے ہیں علم ہو یا جہل
وہ حق ہے یہ شہادت میری ہیت سے نفس پر امانت ہے پاس ہر اوس شخص کے جسکے پاس پہنچی ہے
وہ اس امانت کو وقت سوال کے ادا کرے جہاں کہیں ہو اللہ تعالی ہمکو اور تمکو اس ایمان سے نفع دے
اور ہمکو اوسپر وقت انتقال کے طرف دار حیوان کے ثابت رکہے اور کرامت رضوان کے گہر میں ہمکو داخل
کرے اور درمیان ہمارے اور اوس گہر کے حائل ہو جن گہر والون کے سرابیل قطران ہونگے
اور ہمکو اوس عصابہ میں کرے جسنے کتب الہیہ کو ایمان کے ساتہہ لیا ہے اور وہ حوض سے سیراب ہوکر
پہر لپٹے اور ترازو اونکی بہاری ہوگئی ہے اور اونکے پاؤن صراط پر جمے رہے وہی ہے منعم احسان انتہی
اسکے بعد شعرانی رح نے ہر جملہ عقیدہ دلائل سمعیہ شرعیہ سے ساتہہ بسط لایق و تقریر فائق کے ثابت
کیا ہے اور علماء اولیاء کے اقوال اوسکی تائید میں نقل کئے ہیں اون عقائد میں مسائل اتحاد وغیرہ جنپر انتقاد
کیا گیا ہے مذکور نہیں ہوے اسلئے کہ شعرانی رح نے اونکو کتاب فتوحات میں طرف سے حساد شیخ کے
مدسوس بتایا ہے بنیاد تکفیر کی انہیں مسائل پر ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت شیخ امام ولی اللہ تہے
کسی مسلمان کو اونکی تکفیر کرنا نہیں پہنچتا اور جس کسی عالم باللہ نے اونکی تکفیر کی ہے وہ تکفیر درحقیقت
اونکی نہیں ہے بلکہ مرجع اوسکا وہ کلمات ہیں جنکو بظاہر شرع سے مخالفت رکہتے ہیں سو تفوہ و تکلم کرنا شیخ
کا ساتہہ اون کلمات کے سخت مستبعد ہے اگرچہ حالت سکر ہی میں کیون نہو یا وہ عبارات ماؤل ہیں اور ہر
شخص کو قدرت تاویل کی حاصل نہیں ہوتی ہے ہمارے شیخ امام محمد بن علی شوکانی رح پہلے حق میں شیخ
کے منکر تہے پہر چالیس برس کے بعد رجوع کیا اور کہا کہ اونکے بعض الفاظ محتمل و ماؤل ہیں اور تکفیر کو موقوف
رکہا و للہ الحمد **ف** شیخ نے فتوحات مکیہ میں لکہا ہے اجماع المحققین علی ان من شرط الکامل

ان لا یکون عنده شطح عن ظاهر الشریعة ابدا بل یری ان من الواجب علیه ان یحق الحق و یبطل الباطل و یعمل علی الخروج من خلاف العلماء ما امکن انتهی بلفظه شعرانی رحمہ اللہ نے کبریت احمر میں بعد نقل عبارت مذکورہ و من ناقل و فہمہ عرفت ان جمیع المواضع التی فیہا شطح فی کتبہ مدسوسة علیہ لا سیما کتاب الفتوحات المکیة فانه وضعه فی حال کماله بیقین و قد فرغ منه قبل موته بنحو ثلث سنین و یقویه ما قاله فی الفتوحات المکیة فی مواضع کثیرة من ان الشطح کله رعونة نفس لا یصدر قط من محقق و یقویه قوله ایضا فی مواضع من اراد ان لا یضل فلا یرم میزان الشریعة من یده طرفة عین بل یستصحبها لیلا و نهارا عند کل قول و فعل و اعتقاد انتهی میں کہتا ہوں مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ نے مکتوبات میں کئی جگہ شیخ ابن عربی پر انتقاد کیا ہے کما سیاتی معلوم ہوتا ہے کہ شیخ مجدد کو اطلاع کلام شعرانی رحمہ اللہ پر نہیں ہوئی ورنہ وہ ان عقائد کو جن پر انتقاد کیا ہے مدسوس سمجھ لیتے واللہ اعلم اسکے بعد شعرانی فرماتے ہیں و بالجملة فلا یحل مطالعة کتبہ الا لعالم کامل و من سلک طریق القوم و اما من لم یکن واحدا من هذین الرجلین فلا ینبغی له مطالعة شیء من ذلک خوفا علیه من ادخال الشبه التی لا یکاد الفطن یخرج منها فضلا عن غیر الفطن و لکن من شان النفس کثرة الفضول و محبة الخوض فیما لا یعنیها و قد اجمع اهل الحق علی وجوب تاویل احادیث الصفات کحدیث ینزل ربنا الی سماء الدنیا و خالف فی ذلک الکرامیة المجسمة و الحشویة المشبهة فمنعوا تاویلها و حملوها علی الوجه المستحیل فی حقه تعالی من التشبیه و التکییف حتی ان بعضهم کان علی المنبر فنزل درجًا منه و قال ینزل ربکم عن کرسیه الی سماء الدنیا کنزولی من منبری هذا و من اجل ذلک لیس فوق جهل هؤلاء محجوجون بالکتاب و السنة و دلائل العقول و اذا تعددت وجوه الحمل لآیات الصفات وجب الاخذ بالوجه الواجح عند الشیخ ابی الحسن الاشعری لقوله تعالی فاعتبروا یا اولی الابصار و لقوله تعالی فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه و ذهب سفیان الثوری و الاوزاعی و غیرهما الی انه یطرح التشبیه و التکییف و یفتقر عن تعیین وجه من وجوه التاویل انتهی میں کہتا ہوں کہ مراد شعرانی رحمہ اللہ کی وجوب تاویل سے نفی تشبیہ و تکییف ہے نہ اور کچھ چنانچہ قول کرامیہ و حشویہ کا ذکر کرنا قرینہ صحیحہ ہے اس مراد پر اور مذہب سلف درباره صفات وہی ہے جو سفیان وغیرہ سے اسکو نقل کیا ہے سارے اہل حدیث اسی طریق پر گزرے ہیں اور قول اشعری مرجوح ہے اور اہل بدع جو کبھی

اہل سنت کو حشویہ کہدیتے ہین یہ اونکی ستطالت ہے اہل حق پر پہر شعرانی رح نے فرمایا ہے
قلت وقد اختصرت الفتوحات المکیۃ وحذفت منہا کل ما یخالف ظاہر الشریعۃ فلما اخبرت
بانہم دسوا فی کتب الشیخ ما یوہم الحلول والاتحاد ورد علے الشیخ شمس الدین المدنی بنسخۃ
فی الفتوحات التی قابلہا علی خط الشیخ بقونیۃ فلم اجد فیہا شیئا من ذلک
الذی حذفتہ ففرحت بذلک غایۃ الفرح فالحمد للہ علی ذلک
انتہی مین کہتاہون مینے مطالعہ کتاب فتوحات مکیہ کا کیا مواضع بسیار مین تحریض اتباع سنت و ترک تقلید
پر پائی اور اعتقاد مین مطابقت اہل حدیث کی معلوم پائی یہ دلیل واضح اسبات پر ہے کہ مسائل اتحاد و حلول
وغیرہا مدسوس ہین کتاب مذکور مین ورنہ پہر حنفی اتباع کیون ہے -

فصل بیان مین مذہب و عقائد اہل سنت کے مطابق کتاب غنیۃ الطالبین

معرفت صانع عزوجل کی مطابق آیات و دلالات کے بروجہ اختصار یہ ہے کہ انسان یہ بات جانے اور یقین
کرے کہ صانع عالم واحد احد فرد صمد ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد لیس کمثلہ
شیٔ وھو السمیع البصیر ۰ نہ کوئی اوسکا شبیہ و نظیر ہے اور نہ کوئی عون شریک اور نہ کوئی
ظہیر و وزیر اور نہ کوئی ند و مشیر وہ نہ جسم محسوس ہے اور نہ جوہر محسوس اور نہ عرض اور نہ ذی ترکیب اور نہ
ذی آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید وہی رافع سما اور واضع ارض ہے نہ کوئی طبیعت ہے طبائع مین سے
اور نہ کوئی طالع ہے طوالع مین سے نہ ظلمت ہے کہ ظاہر ہو نہ نور ہے کہ باہر ہو حاضر اشیاء ہے علم سے
اور شاہد کائنات ہے بغیر مماست کے عزیز قاہر حاکم راحم غافر ساتر معز ناصر رؤف خالق فاطر اول آخر ظاہر
باطن فرد معبود حی لا یموت ازلی لا یفوت ابدی الملکوت سرمدی الجبروت ہے قیوم ہے سوتا نہین عزیز
ہے اوسپر کوئی جور نہین کرتا منیع ہے اوسکا کوئی قصد نہین کرسکتا اوسکے لئے اسماء عظام مواہب کرام
ہین اوسنے ساری خلق پر حکم فنا کا کیا ہے اور فرمایا ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال
والاکرام وہ جہت علو مین مستوی ہے عرش پر محتوی ہے ملک پر اوسکا علم محیط اشیاء ہے کلم طیب و
عمل صالح طرف اوسکے صاعد و مرفوع ہوتے ہین تدبیر ہر کام کی آسمان کے اوپر سے زمین کیطرف

کرتا ہے پھر وہ کام اوسکی طرف چڑھ جاتا ہے ایسے دن مین جسکا مقدار برابر ہزار سال کے ہے ہماری گنتی
سے اوسنے خلائق اور افعال خلق کو پیدا کیا ہے اونکی روزی اور اجل مقرر کی ہے کوئی مقدم واسطے موخر
کے اور موخر واسطے مقدم کے نہین ہے عالم اور جو کچھ اہل عالم کرتے ہین اوسکا ارادہ ہے اگر وہ اونکی
عصمت کرتا تو ہرگز خلاف اوسکے نکرتے اور اگر یہ چاہتا کہ سب اوسکی اطاعت کرین تو سب کے سب اوسکے
مطیع ہوتے وہ عالم سر و اخفی اور علیم ذات الصدور ہے الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر محرک سکن
سب ہی ہے نہ اوہام اوسکو تصور کر سکتے ہین اور نہ افہام تقدیر اوسکا قیاس لوگون پر نہین ہو سکتا وہ جلیل
تر ہے اس سے کہ کسی مصنوع سے متشابہ ہو سکے یا طرف کسی اختراع و ابتداع کے مضاف ہو انفاس کا محصی ہے
ہر نفس پر مع اوسکے کسب کے قائم ہے لقد احصٰھم وعدھم عدا وکلھم اٰتیہ یوم القیٰمۃ فردا الیوم تجزی کل
نفس بما تسعی لیجزی الذین اساؤا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنٰی خلق سے غنی ہے بریت کا
رازق ہے کہلاتا ہے کہاتا نہین دیتا ہے لیتا نہین جبر ہے مجار علیہ نہین ساری خلق اوسکی محتاج ہے اوسنے خلق کو
کچھ واسطے جلب نفع یا رفع ضر کے نہین پیدا کیا ہے اور نہ کسی داعی کی دعوت سے بنایا ہے اور نہ کسی خاطر
و فکر سے جو اوسکو حادث ہوئی ہو خلق کیا ہے بلکہ یہ صرف اوسکا ارادہ ہے اور وہ اصدق قائلین ہے اور صاحب
عرش مجید و فعال لما یرید متفرد ہے ساتھ قدرت کے اختراع اعیان و کشف ضر و بلوی و تقلیب اعیان
تغییر احوال مدبر کل یوم ھو فی شان جو بات مقدر ہو وقت اوسکی ہے اوسکو اوسی وقت پر کرتا ہے وہ زندہ جاوید
ہے ساتھ حیات کے عالم ہے ساتھ علم کے قادر ہے ساتھ قدرت کے مرید ہے ساتھ ارادہ کے سمیع ہے ساتھ
سمع کے بصیر ہے ساتھ بصر کے مدرک ہے ساتھ ادراک کے متکلم ہے ساتھ کلام کے آمر ہے ساتھ امر کے ناہی
ہے ساتھ نہی کے مخبر ہے ساتھ خبر کے اپنے حکم و قضا مین عادل ہے اپنے عطاء انعام مین محسن متفضل ہے مبدی
معید محیی ممیت محدث موجد مثیب معاقب ہے جواد ہے بخل نہین کرتا حلیم ہے عجلت نہین فرماتا حفیظ ہے
سوتا نہین بیدار ہے سہو نہین کرتا جاگتا ہے غافل نہین ہوتا قابض ہے باسط ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے
محبوب کو مکروہ رکھتا ہے ناخوش اور راضی ہوتا ہے غضب و سخط فرماتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے دیتا ہے
منع کرتا ہے اوسکے دو ہاتھ ہین دونون دست راست ہین قال جل وعلا والسمٰوٰت مطویٰت بیمینہ ابن
عباس نے کہا وہ زمینون اور آسمانون کو اپنی مٹھی مین لیگا کوئی طرف انکی اوسکے قبضہ سے باہر نظر
نآئیگی اور حضرت نے فرمایا ہے کلتا یدیہ یمین اوسنے آدم ابو البشر کو اپنے ہاتھ سے بنایا جنت عدن

کو اپنے ہاتہ سے لگایا درخت طوبی کو اپنے ہاتہ سے بویا توریت کو اپنے ہاتہ سے لکھکر دست بدست موسیٰ علیہ السلام
کو دیا اور اوسنے بغیر واسطہ و بغیر ترجمان بات چیت کی بندون کے دل درمیان دو انگشت رحمٰن کے ہین
جسطرح چاہتا ہے اونکو الٹ پلٹ کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ اونکو یاد کرا دیتا ہے سارے آسمان زمین دن
قیامت کے اوسکے کف دست مین ہونگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے وہ اپنا قدم جہنم مین رکہدیگا جہنم کے بعض
اطراف طرف بعض کے سمٹ جاوینگے اور وہ کہے گی بس بس پہر ایک قوم جہنم سے باہر آئے گی جنت والے اسکو
منہہ کو نظر کرینگے اور اوسکو دیکہین گے کچہہ شک و شبہہ اوسکی روئیت مین نکرینگے جسطرح حدیث مین آیا ہے
یتجلی لهم ویعطیهم ما یتمنون وقال تعالی للذین احسنوا الحسنی وزیادة حسنے سے مراد جنت ہے زیادہ سے
مراد نظر ہے طرف اوسکے وجہ کریم کے وقال تعالی وجوہ یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة بندے ون
فضل کے اوسپر عرض کئے جاوینگے خود متولی اونکے حساب کا ہوگا کسی غیر کو متولی نکریگا الله نے سات آسمان
بنائے ایک کے اوپر ایک و سات زمینیں بنائیں ایک کے نیچے ایک زمین علیا سے آسمان دنیا تک پانسو برس
کا رستہ ہے اسیطرح ہر آسمان کے درمیان دوسرے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے پانی آسمان ہفتم
پر ہے رحمٰن کا عرش پانی پر ہے الله تعالی عرش کے اوپر ہے واسطے اوسکے ستر ہزار پردے نور و ظلمت کے
ہین اور جو کچہہ کہ اوسکو معلوم ہے عرش کے اوٹہانیوالے ہین جو اوسکو اوٹہائے ہوئے ہین قال تعالی الذین
یحملون العرش ومن حوله الآیة عرش کی ایک حد ہے جو الله ہی کو معلوم ہے وتری الملئکة حافین من حول
العرش یہ عرش یاقوت سرخ کا ہے اوسکی وسعت مثل وسعت سموات و ارضین کے ہے کرسی پاس عرش
کے ہے جیسے ایک حلقہ کسی زمین بیابان مین پڑا ہو اوسکو علم ہے ہر اوس چیز کا جو درمیان آسمانون کے اور
اونکے نیچے ہے اور جو کچہہ زمینون مین ور اونکے درمیان ہے اور جو کچہہ تحت الثری اور دریاؤن کی تہ مین ہے
اور ہر بال کی جڑ مین ہے و ہر درخت و ہر زرع نابت کو جانتا ہے اور ہر پتی کے گرنیکو اور اونکی گنتی اور
سنگریزہ و ریت و روزن پہاڑون کا اور قول دریاؤن کی اور اعمال بندون کے اور اونکے اسرار و انفاس
وکلام کو معلوم رکہتا ہے وہ عالم ہے ہر شے کا اوسپر کوئی شے مخفی نہین ہے وہ پاک ہے مشابہت خلق
سے اوسکے علم سے کوئی جگہ خالی نہین ہے اوسکا وصف اسطرح پر کرنا کہ وہ ہر جگہ ہے جائز نہین ہے بلکہ
یون کہنا چاہیئے کہ وہ آسمان مین بالائے عرش ہے جسطرح خود فرمایا ہے الرحمٰن علی العرش استوی
وقوله ثم استوی علی العرش الرحمٰن وقوله الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه اور حضرت نے اوس

کنیز کے مسلمان ہونے کا حکم دیا جس سے کہا تھا کہ اللہ کہاں ہے اور اوسنے طرف آسمان کے اشارہ کیا
تھا اور حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے لما خلق اللہ الخلق کتب کتابا علی نفسہ و ہو عندہ
فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی تو اب اطلاق لفظ استوار کا بغیر تاویل کے چاہیے یہ استوار ذات کا
عرش پر ہے نہ بمعنی قعود و مماست جسطرح کہ مجسمہ و کرامیہ کہتے ہیں اور نہ بمعنے علو و فوقیت جسطرح کہ اشعریہ کہتے
ہیں اور نہ بمعنے استیلاء و غلبہ جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہیں کیونکہ یہ معنے شرع میں نہیں آئے ہیں اور نہ کسی شخص
سے منجملہ صحابہ و تابعین و سلف صالح و صحاب حدیث کے منقول ہیں بلکہ اونسے تو یہی حمل علی الاطلاق
منقول ہے ام سلمہ زوج نبی صلعم نے کہا ہے الاستواء غیر مجہول والاقرار بہ واجب والجحود بہ
کفر یہ روایت صحیح مسلم میں آئی ہے اسیطرح حدیث انس بن مالک میں بھی مروی ہے امام محمد بن
حسن سے پہلے کہا تھا اخبار الصفات تمر کما جاءت بلا تشبیہ ولا تعطیل و تفسیر الفقہا و بکا یہ
کہ کہا لست بصاحب کلام ولا اری الکلام فی شئ من ہذہ الاماکن فی کتاب اللہ عز وجل
او حدیث عن النبی صلعم او عن اصحابہ رضی اللہ عنہم او عن التابعین تفسیر الفقہاء یہ ہے نحن
نومن بان اللہ عز وجل علی العرش کیف شاء وکما شاء بلا حد ولا صفۃ یبلغہا واصف او یحد حا
کعب احبار کہتے ہیں اللہ تعالی نے توریت میں فرمایا ہے انا اللہ فوق عبادی وعرشی فوق جمیع خلقی
وانا علی عرشی علیہ ادبر عبادی ولا یخفی علی شئ من عبادی شیخ جیلی رحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ عز
وجل کا عرش پر ہونا ہر کتاب آسمانی میں جو کسی نبی مرسل پر اوتری ہے بلاکیف مذکور ہے کیونکہ اللہ تعالی
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتھ علو و قدرت و استیلاء و غلبہ کے ساری خلق پر کیا عرش اور کیا غیر تو اب
حمل استوار کا اوسپر نچاہیے یہ استوار اوسکی صفت ذات ہے بعد اسکے کہ اوسنے ہمکو اس امر کی خبر دی اور
نص کی درسات آیتوں میں اوسکو موکد فرمایا اور سنت ماثورہ میں آئی یہ صفت اوسکو لازم و لائق ہے
جیسے وجہ و ید و عین و سمع و بصر و حیات و قدرت یا جیسے یہ کہ وہ خالق و رازق محیی و ممیت ہے اور
موصوف ہے ساتھ ان صفات کے ہم اسیطرح کتاب و سنت سے خروج نہیں کر سکتے ہیں بلکہ آیت و خبر کو
مقرر رکھکر اوسپر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت کو صفات میں سپرد علم الہی کرتے ہیں سفیان بن عیینہ نے کہا ہے
کما وصف اللہ تعالی نفسہ فی کتابہ فتفسیرہ قراءتہ لا تفسیر لہ غیرہا ولم نتکلف غیر
ذلک فانہ غیب لا مجال للعقل فی ادراکہ ونسأل اللہ العفو والعافیۃ ونعوذ بہ من ان نقول فیہ

وفی صفاتہ ذالم یخبرنا بہ ھوا یہ رسول صلے اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالی ہر رات آسمان دنیا پر جیسا اوسطرح کہ وہ
چاہتا ہے نزول فرماتا ہے اور جس مذنب مخطی مجرم عاصی کو اپنے بندہ مؤمن سے پسند کرتا ہے اوسکو
بخشدیتا ہے یہ نزول بمعنی نزول رحمت وثواب نہیں ہے جسطرح کہ معتزلہ و شیعہ یہ دعوی کرتے بلکہ حدیث
عبادہ بن صامت مین آیا ہے فیکون کذلک الی ان یطلع الصبح ویعلو علی کرسیہ یہ حدیث بالفاظ
مختلفہ ابو ہریرہ و جابر و علی و ابن مسعود و ابو الدرداء و ابن عباس و عائشہ سے مروی ہے ان سبھون نے
اس حدیث کو رسول خدا صلعم سے روایت کیا ہے اسی جگہ سے وہ نماز آخر شب کو نماز اول شب پر تفضیل
دیتے تھے اسیطرح شب نصف شعبان مین نزول رحمن کا ہوتا ہے اسحق بن راہویہ سے کہا تھا ما ھذہ الاحادیث
التی تحدث بھا ان اللہ تعالی ینزل الی السماء الدنیا والیہ یصعد و یتحرک اونہون نے سائل
سے فرمایا تقول ان اللہ یقدر علی ان اللہ ینزل و یصعد ولا یتحرک قال نعم کہا فلم تتکلم یحیی بن
معین کہتے ہین تجھسے جب کوئی جہمی یہ کہے کہ کیف ینزل تو تو اوس سے یہ کہہ کیف صعد اور فضیل بن
عیاض نے کہا کہ جب تجھسے کوئی جہمی یہ کہے کہ انا کافر برب ینزل تو تو یون کہہ انا مؤمن برب یفعل
ما یشاء ۴ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب خطاب وحی ہے جسکو جبریل علیہ
السلام لیکر حضرت پر آئے تھے یہ لغت رسول مین نازل ہوا ہے یہ اللہ کا کلام یہی قرآن شریف ہے جو کہ
مخلوق نہین ہے یہ کسیطرح پڑھا جاوے تلاوت کیا جائے لکھا جائے متفرق طور پر ایسکی صفت ذات ہی
نہ محدث ہے نہ مبدل نہ متغیر نہ مولف نہ منقوص نہ مصنوع نہ مزاد فیہ اوسکی طرف سے آیا اوسکیطرف عود
کریگا یہ حافظین کے سینون مین اور ناطقین کی زبانون پر اور کاتبین کی کف دست اور ناظرین کے ملاحظہ
مین اور اہل اسلام کے مصاحف مین اور جیسا بچے الواح مین ہے جہان کہین مرئی و موجود ہو جو شخص یہہ
اعتقاد کرے کہ یہ کلام خدا مخلوق ہے یا اوسکی عبارت یا تلاوت غیر متلو ہے یا یون کہے کہ میری لفظ ساتھ
قرآن کے مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتھ خدائے عظیم کے اگر تائب نہو تو واجب القتل ہے امام احمد اسی طرف
گئے ہین ۵ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن حروف مفہومہ و اصوات مسموعہ ہین کیونکہ انہین سے گونگا اور خاموش
آدمی متکلم و ناطق ہو جاتا ہے اللہ کا کلام حروف و اصوات سے منفک نہین ہوتا جو شخص اسکا انکار کرے
وہ کور باطن اور مکابر حس ہے اللہ تعالی نے کہا الٓم حٰم طٰسم تلک آیات الکتاب ان حرفون
کو ذکر کرکے کتاب ٹھیرایا اور فرمایا ما نفدت کلمات اللہ اور فرمایا لنفد البحر قبل ان تنفد

كلمات ربي اور حديث مين آيا ہے لا اقول الم حرف ولكن الف حرف وميم حرف ولام حرف اور فرمايا انزل القرآن على سبعة احرف كلها شافية اور بخاري مين عبد الله بن انس سے رفعاً آيا ہے يحشر الله العباد فيناديهم بصوت يسمعه من بعد كما يسمعه من قرب انا الملك انا الديان اور ايک روايت مين يون ہے اذا تكلم الله بالوحي سمع صوته اهل السماء فيخرون ابن عباس کا قول ہے صوت كصوت الحديد اذا وقع على الصفا فيخرون له سجدا محمد بن كعب کہتے ہین بني اسرائيل نے موسیٰ سے پوچھا کہ جب تم سے تمہارے رب نے بات کی تو تمنے آواز رب کو کس چیز کے مشابہ پایا کہا مشابہت رعد کی ربي بصوت الرعد حين لا يترجع اسکے بعد شیخ حنبلی رح نے فرمایا ہے وهذه الآيات والاخبار تدل على ان كلام الله صوت لا كصوت الآدميين وقد نص احمد على اثبات الصوت في رواية جماعة من الاصحاب رضي الله عنهم بخلاف قول اشعريہ کہ اللہ کا کلام ایک معنی قائم بنفس خدا ہے والله حسيب كل مبتدع ضال مضل الغرض اللہ ایک ہمیشہ سے متکلم ہے اور اسکا کلام محیط ہے سارے معانی امر ونہی واستخبار کو ابن خزیمہ نے کہا ہے كلام الله تعالى متواصل لا سكوت فيه لاحمد بن حنبل سے پوچھا تھا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ پر سکوت روا ہے کہا لو ورد الخبر بانه سكت لقلنا به ولكنا نقول انه متكلم كيف شاء بلا كيف ولا تشبيه ہم اسیطرح حروف معجم غیر مخلوق ہین خواہ اللہ کے کلام مین ہون یا آدمیون کے کلام مین یہی مذہب اہل سنت کا بلا فرق لقوله تعالى انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون لفظ کن دو حرف ہین اگر مخلوق ہوتے تو دوسرے کن کے محتاج ہوتے جس سے تخلیق ہوتی الا نہایۃ امام احمد نے نص کی ہے قدم حروف ہجا پر اپنے رسالہ مین جو طرف اہل نیشاپور وجرجان کے لکھا تہا اور کہا ہے ومن قال ان حروف التهجي محدثة فهو كافر بالله ومتى حكم ان ذلك مخلوق فقد جعل القرآن مخلوقا اور امام شافعی نے فرمایا ہے لا تقولوا بحدوث الحروف فان اليهود اول ما هلكت بهذا ومن قال بحدوث حرف من الحروف فقد قال بحدوث القرآن اور جب یہ بات قرآن مین ثابت ہوئی تو اسیطرح غیر قرآن مین بہی ثابت ہے ٥ ہم معتقد ہین اسبات کے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہین جو کوئی انکو حفظ کریگا وہ بہشت مین جائیگا یہ بات حدیث ابو ہریرہ مین فرمائی ہے نزدیک بخاری وغیرہ کے یہ سارے نام اللہ قرآن مین متفرق طور پر موجود ہین سفیان بن عیینہ نے انکو نام بنام ہر ایک سورت سے نکالکر بتایا ہے اور غنیۃ الطالبین مین انکو دیکھو مین تحمید اللہ بنام احمد نے اسمار زوائد کا بہی ان عدد پر ذکر کیا ہے

ابوبکر نقاش نے کتاب تفسیر الاسمار والصفات مین امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے ان للہ ثلثمائۃ وستین
اسما اور بعض نے کہا ایک سو چودہ نام مین یہ سب سبات پر محمول ہے کہ قرآن پاک مین مکرر نہ کرر
نام پائے اون سبکو سمار جانا صحیح قول وہی ہے جو حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث
ترمذی مین لو دو نہ نام بطریق سرد آئے ہین بہی معتبر ہین کتاب الجوائز والصلات مین معانی اسماء وصفات کے
ذکر کئے گئے ہین یہ کتاب لائق مراجعت کے ہے ۶ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان قول باللسان معرفت بالجنان
عمل بالارکان ہے طاعت سے بڑہتا ہے عصیان سے گہٹتا ہے علم سے قوی ہوتا ہے جہل سے ضعیف ہوتا ہے
توفیق سے واقع ہوتا ہے آیات واحادیث دلیل ہین زیادت نقصان ایمان پر ابن عباس ابوہریرہ وابو الدرداء
کہتے ہین الایمان یزید وینقص اشعریہ منکر ہین اس زیادت نقصان کے لغت مین ایمان بمعنی تصدیق قلب
ہے متضمن ہے علم کو ساتہ مصدق بہ کے اور شریعت مین اوس تصدیق کو کہتے ہین جسمین علم ہو ساتہ بہ صفات
الٰہیہ کے مع جمیع طاعات واجبات ونوافل واجتناب زلات معاصی کے اور یہ بہی کہا جاتا ہے کہ ایمان نام ہے
دین وشریعت وملت کا کیونکہ دین عبارت ہے طاعات سے ہمراہ اجتناب کے محظورات ومحرمات سے اور یہ صفت ہے
ایمان کی رہا اسلام سو وہ منجملہ ایمان کے ہے ہر ایمان اسلام ہوتا ہے اور ہر اسلام ایمان نہین ہوتا کیونکہ اسلام
بمعنی انقیاد وہ استسلام ہے ہر مومن مستسلم ومنقاد خدا ہوتا ہے اور ہر مسلم مومن باللہ نہین ہوتا اسلئے کہ کبہی
خوف سے تلوار کے اسلام لے آتا ہے ایمان ایک ایسا نام ہے جو متضمن دل ہے مسمیات کثیرہ کو افعالا واقوالا
اسلئے عام ہے جمیع طاعات کو اور اسلام عبارت ہے شہادتین سے ہمراہ طمانینت قلب اور عبادات خمس کے امام
احمد نے علی الاطلاق کہا ہے کہ ایمان غیر اسلام ہے بموجب حدیث جبریل علیہ السلام کے جو بروایت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ رفعا مروی ہے اوسمین تعریف اسلام ایمان احسان کی الگ الگ آئی ہے اور آخر حدیث مین فرمایا ہے
فانه جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم وفی لفظ یعلمکم امر دینکم **حکایت** امام احمد سے پوچہا تہا کہ ایمان مخلوق ہے یا
غیر مخلوق فرمایا جسنے ایمان کو مخلوق کہا وہ کافر ہے اسلئے کہ اسمین ایہام وتعریض ہے ساتہ قرآن کے اور جسنے کہا
کہ غیر مخلوق ہے وہ مبتدع ہے کیونکہ اسمین ایہام ہے اس بات کا کہ اماطت اذی راہ سے اور افعال ارکان مخلوق
نہین ہین غرضکہ امام نے دونون طائفہ پر انکار کیا وجہ اس مذہب کی یہ ہے کہ بنیاد طریقہ امام احمد کی اثبات
پر ہے کہ جس چیز کے ساتہ قرآن ناطق نہین ہوا اور نہ وہ چیز سنت مین حضرت سے مروی ہوئی اور عصر صحابہ
منقرض ہوگیا اور کسی ایک سے منجملہ ونکے یہ قول منقول نہوا تو کلام کرنا اوس شے مین بدعت ہے انتہی

مین کہتا ہون یہ قاعدہ نہایت ہی آفات عقائد سے امن و عافیت بخشتا ہے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ
اس ضابطہ کو دانتون سے پکڑے اور ان امور مین بحث و کلام و خوض کرنے سے باز رہے جنہین صحابہ و تابعین
و تبع تابعین نے خاموشی اختیار کی تہی اللہ تعالی سے امید ہے کہ ایسا شخص ہلاک نہوگا اور سلامتی ایمان کے
کے ساتہ دنیا سے جائیگا ۷ مومن کو یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ انا مومن حقا بلکہ واجب یہ ہے کہ یون کہی
انا مومن ان شاء اللہ بخلاف معتزلہ کہ وہ قول باطل کو جائز کہتے ہین عمر بن خطاب نے کہا ہے کہ من زعم
انہ مومن فہو کافر مومن کو چاہیئے کہ خائف راجی مصلح حذر مترقب رہے یہانتک کہ اوسکو موت آئے اور
وہ کسی عمل خیر پر ہو ۸ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ افعال عباد اللہ کی مخلوق اور اونکے کسب مین خیر یا شر حسن یا
قبیح طاعت یا معصیت کچہہ ہی ہون لیکن اس معنی سے کہ اسنے معصیت کا امر کیا ہے بلکہ اس معنی سے
کہ وہ اوسکی قضا و قدر سے بحسب اوسکے قصد کے ہوا ہے اوسی نے قسمت و تقدیر رزق کی ہی کی ہے
کوئی شخص اوس سے صاد و مانع نہیں ہو سکتا ہے نہ زائد ناقص ہو اور نہ ناقص زائد اور نہ ناعم خشن اور نہ
خشن ناعم کل کا رزق آج کے دن کوئی نہین کہا سکتا اور نہ زید کی قسمت طرف عمرو کی جا سکتی ہے بیہ
تعالی نے جسطرح رزق حلال دیا ہے اسیطرح پر رزق حرام ہی دیتا ہے بایں معنی پر کہ اوسکو بدن کی غذا اور جسم
کا قوام کر دیتا ہے نہ یہ کہ اوسنے حرام کو مباح کر دیا ہے اسیطرح قاتل نے اجل مقدر مقتول کو منقطع نہیں
کیا بلکہ وہ اپنی موت سے مرا یہی حال غریق کا اور اوس شخص کا ہے جو کسی دیوار کے تلے دب کر مر گیا ہو
یا کسی اونچی جگہ سے گر کر فوت ہوا ہے یا اوسکو کسی درندہ نے کہا لیا ہے اسیطرح ہدایت مسلمین و مومنین کی
اور ضلالت کافرین و منافقین کی اللہ کے اختیار مین ہے یہ سب اللہ کا فعل صنع ہے کوئی شریک اوسکا
اندر ملک کے نہین ہے جسنے بندہ کو کاسب اسلئے کہا کہ وہ موضع توجہ امر و نہی و خطاب ہے یہ استحقاق
ثواب عقاب کا موجب وعد و ضمان کے رکہتا ہے قال تعالی جزاء بما کانوا یعملون وقال بما صبروا
وقال ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وقال ہذہ النار التی کنتم بہا
تکذبون وقال ذلک بما قدمت یداک الآیۃ اسکے سوا اور بہت آیتین ہین غرضکہ اللہ سبحانہ نے جزا کو اونکے
افعال پر معلق کیا ہے اور اونکے لئے کسب ثابت فرمایا بخلاف جہمیہ کہ وہ واسطے عباد کے کسب نہین بتلاتے
بلکہ مثل دروازے کے شمار کرتے ہین کہ بند کیا کہولا گیا جیسے درخت کہ حرکت و اہتزاز کرتا ہے سو یہ لوگ جاحد حق
اور کتاب و سنت مین قدریہ عباد کو خالق افعال بتاتے ہین تبا لہم یہ مجوس ہین اس امت کے

انہون نے اللہ کے لئے شرکاء ٹھیرائے اور اللہ کو منسوب بعجز کیا گویا اوسکے ملک مین وہ کام ہوتے ہین جو
اوسکی قدرت وارادہ مین داخل نہین ہین تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے واللہ
خلقکم وما تعملون اور کہا جزاء بما کنتم تعملون سو جب جزا اونکے اعمال پر واقع ہوئی تو پیدائش بہی
اونکی اعمال پر آئی اور حدیث حذیفہ مین فرمایا ہے ان اللہ خالق کل صانع وصنعتہ حتی خلق الجزار
وجزرہ ۹ ایک عقیدہ ہمارا یہ ہے کہ مومن اگرچہ ذنوب کثیرہ کا کبائر وصغائر سے مرتکب ہو لیکن وہ
کافر نہین ہوتا ہے گو دنیا سے بغیر توبہ کے جائے جبکہ موت اوسکی توحید واخلاص پر ہوئی ہے بلکہ امر اوسکا
طرف اللہ کے رد ہے چاہے معاف کرے چاہے جنت مین لیجائے چاہے عذاب کرے اور نار مین لیجائے
فلا ندخل بین اللہ وبین خلقہ مالم یخبرنا اللہ بمصیرہم ۱۰ ہمارا اعتقاد ہے کہ جس شخص کو اللہ سبب
کسی گناہ کبیرہ کے ہمراہ ایمان کے دوزخ مین داخل کریگا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہے گا بلکہ اللہ اوسکو دوزخ
سے باہر نکالیگا اسلئے کہ نار اوسکے حق مین مثل قید خانہ کے ہے دنیا مین وہ اوسمین استیفاء اپنی جزا کا بقدر
کبیرہ وجریمہ کے کریگا پہر اللہ کی رحمت سے باہر نکلیگا مخلد نرہیگا اور نہ آگ اوسکے منہہ کو جلیگی اور نہ اعضاء
سجود آگ مین جلین گے کیونکہ یہ بات آگ پر حرام ہے اور اوسکی طمع اللہ سے کسی حال مین جبتک وہ آگ مین ہے
منقطع نہوگی یہانتک کہ وہ دوزخ سے نکلکر جنت مین جائیگا اور بقدر طاعت جو دنیا مین کرتا تہا درجہ پائیگا بخلاف
قول قدریہ کہ کبیرہ محبط طاعات ہے کچہہ ثواب دس طاعت پر نلیگا وکذلک قول الخوارج ۱۱ ہم اسبات
پر بہی ایمان لائے ہین کہ خیر وشر وحلو ومر تقدیر سے ہے جو مصیبت آئی وہ حذر کرنے سے چوکنے والی نتہی
اور جو اسباب چوک گئے وہ طلب کرنے سے ملنے والے نہ تہے اور جو کچہہ زمانہائے گذشتہ مین ہوا اور جو
کچہہ یوم البعث والنشور تک ہونیوالا ہے وہ سب اسکی قضا وقدر سے ہے کسی مخلوق کو اوسکی قدر ومقادیر
سے گریز وپناہ نہین ہے وہ پہلے ہی سے لوح محفوظ مین مسطور ہوچکا ہے ساری خلائق اگر اسبات کی کوشش کرین
کہ کسی شخص کو کچہہ نفع پہنچائے جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو ہرگز قدرت نہین رکہتے اور اگر سب ملکر
جہد کرین کہ ضرر پہنچائین جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو یہ بہی نہین کر سکتے جسطرح کہ حدیث ابن عباس
مین آیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو وان یردک
بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ حدیث ابن مسعود جسمین منا ذکر خلق انسان کا
بطن مادر مین آیا ہے اور حدیث تحویل عمل جنت وعمل نار اور حدیث کل میسر لما خلق لہ الخ دلیل ہین خیر

وشمر قدیہ ۱۲ ہم ایمان لائے ہیں اسپر کہ نبی صلعم نے شب اسرا مین اپنے رب عزوجل کو انہین سر کی
آنکھون سے دیکھا ہے نہ دل سے اور نہ خواب مین یہی قول ہے ابن عباس کا عائشہ کا انکار نفی ہے اور
اور یہ اثبات ہے سو اثبات مقدم ہے نفی پر ابوبکر بن سلیمان نے کہا حضرت نے اللہ عزوجل کو گیارہ
بار دیکھا نو بار شب معراج مین جب کہ درمیان موسی اور حق سبحانہ کے تردد کیا اور بیتالیس قدم نازین کم ہوئین
یہ سنت سے ثابت ہے اور دوبارہ کا دیکھنا کتاب سے ہے ولقد راہ نزلۃ اخری جابر کہتے ہین آپنے فرمایا
رایت ربی مشافہۃ لاشک فیہ وقولہ تعالے وما جعلنا الرؤیا التی ریناک الا فتنۃ للناس ابن عباس نے
کہا ہے رؤیا عین اریہا النبی صلعم لیلۃ الاسراء بہ ۱۳ ہم ایمان رکھتے ہین کہ منکر و نکیر ہر ایک شخص کے
پاس آتے ہین سوائے انبیاء کے اور اوس سے سوال کرتے ہین اوسکا امتحان لیتے ہین عقائد دین مین جب
قبر مین آتے ہین تو مردہ مین روح آجاتی ہے وہ اوٹھ بیٹھتا ہے اوسکی روح بلا الم مسئول ہوتی ہے مردہ
اپنے زائر کو پہچانتا ہے خصوصا دن جمعہ کے بعد طلوع فجر قبل طلوع شمس اور ایمان لانا عذاب قبر و ضغطۂ قبر پر واجب
ہے واسطے اہل معاصی کفر کے اسیطرح نعیم قبر پر واسطے اہل طاعت و ایمان کے بخلاف معتزلہ کے وہ منکر ہین
مسئلہ منکر نکیر و عذاب و نعیم قبر کے ۱۴ ایمان لانا بعث و نشر پر قبور سے واجب ہے کیونکہ جسکو انشار خلق پر
قدرت ہے اوسکو اعادہ خلق پر بہی قدرت ہے وقد انکرت المعطلۃ ذلک تبا لہم ۱۵ ایمان
لانا اسبات پر کہ اللہ تعالے شفاعت حضرت کی حق مین اہل کبائر امت کے قبول کریگا واجب ہے یہہ
شفاعت قبل دخول نار کے عموما واسطے حساب جمیع امم مومنین کے ہوگی اور بعد دخول نار واسطے امت
خاصہ کے ہوگی آپ کی شفاعت اور مومنین کی شفاعت سے لوگ دوزخ سے نکلین گے یہانتک کہ جسکے لیں
برابر ذرہ کے ایمان ہوگا اور جسنے تمام عمر مین یکبارہ باخلاص اللہ عزوجل لا الہ الا اللہ کہا ہوگا وہ دوزخ مین
باقی نرہیگا خلاف ما زعمت القدریۃ من انکار ذلک وفی کتاب اللہ تکذیبہم ولکن لک فی السنۃ
۱۶ ایمان لانا صراط جہنم پر واجب ہے یہ پل بال سے زیادہ تر باریک چنگاری سے زیادہ تر گرم تلوار سے زیادہ
تر تیز ہوگا اس کا طول تین سو برس کی راہ ہے سالہا ئے آخرت سے یا تین ہزار برس کی راہ سنین آخرت
سے ۱۷ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ قیامت مین حضرت کا ایک حوض ہوگا جس سے مومن پانی
پینگے نہ کافر یہ حوض بعد عبور صراط و قبل دخول جنت کے ملیگا اوسکا عرض ایک ماہ راہ ہے دودہ سے زیادہ
سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا اوسمین دو پرنالے جنت سے بہتے ہین ایک چاندیکا دوسرا سونیکا

١٨ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالی اپنے رسول کو اپنے ہمراہ دن قیامت کے عرش پر بٹھائیگا نہ
سائر انبیاء و رسل کو مقام محمود سے یہی جلوس ہمراہ خود بالائے سریر مراد ہے اور حدیث عائشہ مین فرمایا ہے
وعدنی ربی القعود علی العرش وکذلک عن عمر وعن عبد اللہ بن سلام حجاج کا لفظ یہ ہے
اذا کان یوم القیامۃ نزل الجبار علی عرشہ وقدماہ علی الکرسی ویؤتی بنبیکم فیقعد
بین یدیہ علی الکرسی حمیدی سے کہا جب کرسی پر ہونگے تو ہمراہ ہوئے کہا ہان ١٩ ایک عقیدہ اہل
سنت کا یہ ہے کہ اللہ اوسدن اپنے بندہ مومن کا حساب لیگا اور اوسکو اپنے پاس بلائیگا اور اپنا کنف اوسپر
رکھیگا یہانتک کہ وہ لوگوں سے مستور ہو جائیگا پہر اوس سے اقرار اوسکے گناہونکا کرائیگا پہر فرمائیگا عبدلی سے
ذنوبک هذه فانی قد سترتها علیک فی الدنیا وانا اغفرها لک الیوم یعنی محاسبہ کے یہ معنی ہین کہ
اللہ بندہ کو مقادیر ثواب و عذاب اعمال کا عارف بقرارت سیئات حسنات و مالہ و ما علیہ کریگا وقد انکرت
المعطلۃ المحاسبۃ وقد کذبہم اللہ تعالی بقولہ ان الینا ایابہم ثم ان علینا حسابہم ٢٠ ایک اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے
کہ اللہ تعالی نے کی ایک ترازو ہے جسمین دن قیامت کو حسنات و سیئات کا وزن کریگا اوس میزان کے دو
پلے اور ایک زبان ہوگی وقد انکرت المعتزلۃ مع المرجئۃ والخوارج ذلک انکے نزدیک میزان سے
مراد عدل ہے وفی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ تکذیبہم یہ میزان ہاتہ مین رحمن کے ہوگی یا ہاتہ مین جبریل علیہ
السلام کے آنت اس ترازو کی برابر دانہ رائی اور ذرہ کے ہونگی حسنات کا پلہ نور ہوگا سیئات کا پلہ ظلمت
ہوگا علامت ارتفاع کی ثقل و علامت انحطاط کی خفت ہوگی بخلاف موازین دنیا کے پہر سبب ثقل کا ایمان
اور قول شہادتین ہے اور سبب خفت کا شرک جب پلہ اونچا ہوا جنت مین جائیگا اسلیئے کہ وہ عالی ہے اور
جب خفیف ہوا تو دوزخ مین جائیگا اسلئے کہ وہ اسفل سافلین ہے لوگ اس وزن مین تین طرح پر ہونگے
ایک وہ جنکی حسنات راجح ہونگے سیئات پر اونکو حکم جنت کا ہوگا دوسرے وہ جنکی سیئات راجح ہونگی حسنات پر انکو
حکم جہنم کا ہوگا تیسرے وہ کہ کسیکو رجحان نہو وہ اہل اعراف ہین پہر جب اللہ چاہیگا اپنی رحمت سے انکو
جنت مین داخل کریگا جسکے ننانوے سجل ہونگے اوسکا بہی وزن ہوگا یہ بات نقل و سمع سے ثابت ہے رہے مقربین
سو وہ بیحساب جنت مین جائینگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی بیحساب جنت مین جائینگے ہر ایک کیساتہ
ستر ہزار اور ہونگے باقی رہے کفار سو وہ دوزخ مین بغیر حساب جائینگے پہر مؤمنین مین کسیکا حساب یسیر ہوگا اوسکو حکم جنت کا ملیگا
کسی سے مناقشہ کیا جائیگا وہ پہر کی مشیت مین ہے چاہے جنت مین بہیجے چاہے دوزخ مین حدیث علی مرتضی مین آیا ہے یحاسب کل الخلق الا من اشرک باللہ فانہ لا یحاسب

وما ہم منہا بمخرجین ولا ینقذون من النار ۲۱ ایک عقیدہ اہل سنت کا یہ ہے کہ جنت ونار پیدا ہو چکی ہیں یہ دو گھر ہیں ایک کو اللہ نے واسطے اہل طاعت و ایمان کے نعیم و ثواب مقرر کیا ہے دوسرے گھر کو واسطے اہل معاصی و طغیان کے عقاب نکال ٹھیرایا ہے اللہ نے جب سے ان دونوں گھروں کو بنایا ہے تب سے اب تک باقی ہیں کبھی فنا نہونگے یہ وہی جنت ہے جسمیں آدم و حوا اور ابلیس تھے پھر وہاں سے نکالے گئے وقد انکرت المعتزلۃ ذلک سو یہ معتزلہ جنت میں نجاوینگے لیکن نار میں خالد مخلد رہیں گے اسلئے کہ وہ اسکے منکر ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مومن موحد جو ستر برس تک اللہ کا مطیع رہا ہے وہ ایک کبیرہ کے سبب جنت میں نجاویگا وفی کتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ تکذیبہم الحاصل جنت ونار اسدم مخلوق موجود ہیں اور منجملہ نعیم جنت کے ایک حور عین ہیں جنکو اللہ نے جنت میں پیدا کیا ہے وہ بقا کیلئے ہیں انکو کبھی فنا نہوگی حدیث معاذ بن جبل میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے ایذا نہیں دیتی ہے کوئی زن اپنے شوہر کو دنیا میں مگر کہتی ہے زوجہ اوسکی منجملہ حور عین کے تو ایذا نہ دے اوسکو قتل کرے تجھے اللہ وہ تو تیرے پاس دخیل ہے قریب ہے کہ وہ تجکو چھوڑکر ہمارے پاس آجائیگا سو جب جنت ونار ومافیہا کو فنا نہیں ہے تو پھر اللہ کسی کو جنت سے نہ نکالیگا اور نہ اہل جنت پر موت کو مسلط کریگا اور نہ نعیم جنت کو زوال ہوگا بلکہ ہر دن مزید نعیم میں ابدالآباد تک رہیگا اور تمام نعیم یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے موت اوس فصیل پر ذبح کیجائیگی جو درمیان جنت ونار کے ہے جسطرح کہ حدیث صحیح میں آچکا ہے ۲۲ ایک اعتقاد اہل اسلام کا قاطبۃً یہ ہے کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم صلعم رسول خدا و سید المرسلین و خاتم النبیین ہیں اور حضرت کافۂ امم کی اور طرف جن کے کافۃً مبعوث ہیں اور حضرت کو وہ معجزات ملے جو اور انبیا کو ملے تھے بلکہ زیادہ ملتے چنانچہ بعض اہل علم نے ہزار معجزہ گنے ہیں منجملہ انکے ایک قرآن منظوم ہے جو بمخصوص معارض جمیع اوزان کلام عرب ہے جسکی نظم و ترتیب و بلاغت و فصاحت ایسی ہے کہ فصاحت ہر فصیح سے اور بلاغت ہر بلیغ سے متجاوز ہے اور عرب اوسکیطرح کا کلام لاسکے اور نہ ایک سورت بناسکے حالانکہ وہ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ بلاغت و فصاحت میں تھے اسی جگہ سے یہ قرآن آپکے حق میں معجزہ ٹھیرا جیسے عصا معجزہ تھا موسی علیہ السلام کا یا احیاء موتی و ابراء اکمہ و ابرص معجزہ تھا عیسی علیہ السلام کا کیونکہ بعثت موسی کی زمانہ سحرہ میں اور بعثت عیسی کی زمانہ حذاق اطبا میں ہوئی تھی ۲۳ ایک اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے کہ امت محمد صلعم خیر جمیع امم و افضل اہل قرن ہے آپ میں اہل بیعۃ الرضوان افضل اہل قرون ہیں یہ ایک ہزار چار سو

نفر تہی پہر اہل بدر افضل ہین یہ تین سو تیرہ آدمی تہے بعد اصحاب طالوت پہر آنہین چالیس شخص اہل دار خیزران جو عمر بن خطاب کے ایمان لانے سے پورے ہوئے افضل ہین پہران چالیس مین عشرہ مبشرہ افضل ہین خلفاء اربعہ و طلحہ و زبیر و عبدالرحمن بن عوف و سعد و سعید و ابو عبیدہ بن الجراح اور افضل ان عشرہ مبشرہ مین خلفاء اربعہ راشدین ہین پہر افضل ان چار یار مین ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی آنہین چار نے بعد حضرت صلعم کے تیس برس تک خلافت کی ابوبکر کچہہ اوپر دو برس خلیفہ رہے اور عمر دس برس عثمان بارہ برس علی چہہ برس پہر ادنیس برس معاویہ والی رہے اس سے پہلے عمر نے اونکو اہل شام پر بیس برس تک والی رکہا تہا یہ خلافت ائمہ اربعہ کی باختیار صحابہ و اتفاق و رضاء صحاب ہوئی تہی انہین ہر ایک اپنے عصر و زمان مین سائر صحابہ سے افضل تہا کچہہ سیف و قہر و غلبہ سے یا افضل سے چہین کر نہین ہوئے تہے شیخ حنبلی فرماتے ہین وقد روی عن امامنا احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان خلافۃ ابی بکر ثبتت بالنص الجلی والاشارۃ وہو مذہب الحسن البصری وجماعۃ من اصحاب الحدیث رحمہم اللہ تعالی عمر کو ابوبکر نے خلیفہ کیا تہا جملہ صحابہ نے اس امر مین انکا انقیاد کیا اور امیر المومنین نام رکہا بعد عمر کے سب صحابہ نے عثمان پر اتفاق کیا اور پہلے عبدالرحمن بن عوف نے اونسے بیعت کی پہر علی نے پہر سب لوگون نے بالاتفاق فکان اماما حقا الی ان مات لم یوجد فیما یوجب الطعن فیہ ولا فسقہ ولا قتلہ خلاف ما قالت الروافض تبا لہم پہر علی خلیفہ ہوئے انکی خلافت بہی باتفاق جماعہ و اجماع صحابہ ہوئی فکان اماما حقا الی ان قتل خلاف ما قالت الخوارج انہ لم یکن اماما قط تبا لہم رہا قتال کرنا علی کا ساتہ طلحہ و زبیر و عائشہ و معاویہ کے سو امام احمد نے نص کی ہے ہسبات پر کہ ان مشاجرات سے جو باعث منازعت و منافرت و خصومت ہوئے امساک کرنا لازم ہے اللہ تعالی دن قیامت کے اس امر کو اونکے درمیان سے زائل کر دیگا کما قال عز وجل ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین کیونکہ علی اس قتال مین حق پر تہے اور اونکی امامت صحیح تہی بعد اتفاق اہل حل و عقد کے اونکی امامت و خلافت پر جسنے اونپر خروج یا نصب کیا وہ باغی خارجی ہے اس سے قتال کرنا جائز ہے اور جسنے علی سے مقاتلہ کیا جیسے معاویہ و طلحہ و زبیر وہ طالب تہے ثار عثمان کے کیونکہ وہ ظلما مارے گئے تہے اور یہ قاتلین عثمان لشکر مرتضوی مین تہے اسلئے ہر کوئی طرف ایک تاویل صحیح کے گیا فاحسن احوالنا الامساک وردہم الی اللہ عز وجل وہو احکم الحاکمین وخیر الفاصلین

والاستغال بعیوب انفسنا وتطہیر قلوبنا من امہات الذنوب وظواہرنا من موبقات الامور
رہی خلافت معاویہ سو وہ ثابت وصحیح ہے بعد موت علی اور خلع حسن بن علی کے تئیں امامت معاویہ بیقید
جسن واجب ہوگئی اوس سال کا نام جماعت ٹہیرا اسلئے کہ سبکے درمیان مین سے خلاف اوٹھ گیا اور سب
تابع معاویہ کے ہوگئے کوئی منازع ثالث مرخلافت مین باقی نرہا اور خلافت معاویہ کا ذکر اس حدیث مین
ہے تدور رحی الاسلام خمسا وثلاثین اوستا وثلاثین اوسبعا وثلاثین مراد دور رحی سے
اس حدیث مین قوت دین ہے تصویہ پانچ برس جو تیس برس سے جدا مین منجملہ خلافت معاویہ کے مین
اونیس سال اور چند ماہ تک کیونکہ تیس برس کو علی مرتضی نے پورا کیا تہا ۴۴ ۲ ہمکو حسن ظن ہے ساتہ
نساء نبی صلعم کے اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ مان ہین مومنون کی اور عائشہ افضل نساء عالمین مین ابتدا
قول محدثین سے اونکو برسی کیا جبکی قرات وتلاوت یوم الدین تک رہیگی اسیطرح فاطمہ افضل نساء عالمین
مین اونکی موالات ومحبت ویسی ہی واجب ہے جیسے کہ اونکے باپ نبی صلعم کی واجب ہے سو یہی اہل بدر
مین انکا ذکر اللہ نے کتاب عزیز مین کیا ہے اور انپر ثنا فرمائی ہے یہی مہاجرین انصار مین جنہون نے دونون
قبلو نکیطرف نماز پڑہی ہے آیہ محمد رسول اللہ والذین معہ الخ سے مراد عشرہ مبشرہ مین اہل سنت کا اتفاق
ہے کہ باز رہنا مشاجرت صحابہ سے اور امساک کرنا اونکی مساوی کا اور اظہار کرنا اونکے فضائل ومحاسن
کا اور سونپنا اونکے معاملہ کا طرف خدا کے واجب ہے جو اختلاف طلحہ وزبیر وعائشہ ومعاویہ مین ہوا
اسمین اوسکو جانتا ہے ہمکو چاہیے کہ ہم ہر صاحب فضل کو اوسکا فضل دین کما قال تعالے والذین
جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا
للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم . قال تعالی تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون
عما کانوا یعملون اور حدیث جابر مین فرمایا ہے لا یدخل النار احد بایع تحت الشجرۃ اور حق مین اہل
بدر کے ارشاد کیا ہے اطلع اللہ علے اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم سفیان بن عیینہ
کہتے ہین من نطق فی اصحاب رسول اللہ صلعم بکلمۃ فہو صاحب ہویٰ ۵ ۲ اہل سنت کا اجماع ہے
وطاعت ائمہ مسلمین اور اونکے اتباع پر اور نماز پڑہنے پر پیچہے ہر نیک وبد عادل وجابر کے جسکو لوگون نے ولی
ونائب ومنصوب کیا ہو اور اجماع ہے سبات پر کہ کسی اہل قبلہ کے لئے قطعا حکم جنت یا نار کا لگائین مطیع
ہو یا عاصی رشید ہو یا غاوی مستقیم ہو یا حاق مگر جبکہ اوسکی کسی بدعت ضلالت پر اطلاع ہو اور اجماع

ہے اسپر کہ انبیاء کے معجزات اور اولیاء کی کرامات کو تسلیم کرین ور اسباب پر کہ گرانی وارزانی طرف سے
اللہ کے ہے نہ طرف سے کسی شخص کے خلق مین سے سلاطین و ملوک ہون یا کواکب کما زعمت الفلاسفة
والمنجمون ۲۶ مومن عاقل دانا ہوشمند کو یہ چاہیئے کہ متبع ہو نہ مبتدع غلو و تعمق و تکلف نکرے کہ کہین
گمراہ ہوجاے اور لغزش آجاے پہر ہلاک ہوجاے ابن مسعود نے کہا ہے اتبعوا ولا تبتدعوا فقد
کفیتم مومن پر اتباع سنت و جماعت کا واجب ہے سنت وہ ہے جسکو حضرت نے مسنون کیا ہے
جماعت وہ ہے جسپر اصحاب حضرت نے خلافت ائمہ اربعہ مین اتفاق کیا ہے اہل بدعت سے مکاثرت و
مداہنت نکرے اور اونکو سلام نکرے اسلئے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رح نے کہا ہے من سلم علی صاحب
بدعة فقد احبه ہو نہ اونکے پاس بیٹھے اور نہ اونکو اپنے پاس بٹھائے نہ اعیاد و اوقات سرور
مین اونکو مبارکبادی دے نہ اونکے جنازہ پر نماز پڑہے نہ اونپر رحم کرے بلکہ اونسے جدا رہے اور اونکو
دشمن جانے اللہ کے لئے اور اونکے مذہب کے بطلان کا معتقد ہو اور اللہ سے امید ثواب جزیل و
اجر کبیر کے رکہے فضیل بن عیاض نے کہا ہے اذا علم اللہ من رجل انہ مبغض لصاحب بدعة رجوت
اللہ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہے من تبع جنازة مبتدع لم یزل فی سخط
اللہ حتی یرجع اور حضرت نے مبتدع پر لعنت کی ہے فرمایا ہے من احدث حدثا او اوی محدثا
فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ الصرف والعدل مراد صرف سے فرض
اور عدل سے نافلہ ہے ابو ایوب سختیانی کہتے ہین اذا حدثت الرجل بالسنة فقال دعنا من
ہذا وحدثنا بما فی القرآن فاعلم انہ ضال مین کہتا ہون نرے قرآن کو حجت سمجہنا اور سنت کا نماننا
بدعت خوارج ہے مراد حضرت شیخ رح کی اہل بدع سے بہتر فرقے گمراہ ہین احادیث ذم بدع کی اونہین پر
محمول ہین اون سبکو حضرت نے حدیث مین ناری فرمایا ہے اور فرقہ اہل سنت و جماعت کو ناجی کہا ہے
پہر اگر کوئی بدعت اونکی بعض افراد فرقہ ناجیہ مین پائی جاے تو اوسکے ساتہ بہی وہی معاملہ کرنا لازم ہے
جو کہ ساتہ اہل بدع کے چاہیئے اسی لئے حضرت شیخ فرماتے ہین کہ اہل بدعت کے لئے علامات ہین جنسے
وہ پہچانے جاتے ہین ایک علامت یہ ہے کہ وہ اہل اثر یعنی اصحاب حدیث کی بدگوئی کرتے ہین علامت
زنادقہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام حشویہ رکہتے ہین مراد اونکی باطل کرنا آثار یعنی احادیث کا ہے علامت
قدریہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام مجبرہ رکہتے ہین علامت جہمیہ کی یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہ کہتے ہین

ملامت رافضہ کی یہ ہے کہ وہ اہل شرکو ناصبہ کہتے ہین یہ سبب عصبیت و عناد کے واسطے اہل سنت کے
حالانکہ انکا کوئی نام نہین ہے مگر ایک نام اصحاب الحدیث اور جو نام اہل بدع نے انکے رکھے ہین وہ نہین ہین جیسے کہ
نام نہین چپکتا جس طرح کہ حضرت صلعم پر کوئی لقب کفار مکہ کا نہین چپکا ساحر شاعر مجنون مفتون کاہن
حالانکہ آپکا کوئی نام نہ تہا نزدیک اللہ و ملائکہ و انس و جن و سائر خلق کے مگر رسول نبی اور آپ سب باتون
سے بری تہے انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا کے بعد حضرت شیخ نے کہا ہے
هذا آخر ما الفنا فی باب معرفة الصانع والاعتقاد علی مذهب اهل السنة والجماعة علی الاختصار
والقدرة انتھی مین کہتا ہون کہ مینے نقل کرنے مین ان اعتقادات کے ادلہ کو حذف کر دیا ہے الا ماشاء اللہ
اگر کسیکو اطلاع دلائل براہین مذاہب کے منظور نظر ہو تو مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیے اسکے
بعد شیخ رح نے ایک فصل بیان مین ان امور کے لکہی ہے کہ جنکا اطلاق باریتعالی پر جائز ہے یا عتقاد
اون صفات کیطرف صانع کی مستحیل ہے جیسے جہل و شک و ظن و غلبہ ظن و سہو و نسیان و سنہ
و نوم و غلبہ و غفلت و عجز و موت و خرس و صمم و عمی و شہوت و نفور و میل و حرد و غیظ و حزن
و تاسف و کمد و حسرت و تعب و الم و لذت و نفع و مضرت و تمنی و عزم و کذب وغیرہا انتہی اب
مومن مخلص کو واجب ہے کہ اگر اپنا فرقہ ناجیہ مین ہونا چاہے تو مطابق ان بیانات صحیحہ کے کلاً و جزءاً
اپنا اعتقاد درست کرے اگر کسی عقیدہ مین برخلاف ان عقائد کے ہوگا تو بیہردہ اہل سنت مین
سمجہا نجائیگا گو دعوی اپنے سنی ہونے کا کرے

فصل بیان مین عقائد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح کے بموجب مکتوب ۲۶۶ تحریر

اللہ تعالی اپنی ذات مقدس سے موجود ہے اشیاء اوسکی ایجاد سے موجود ہین وہ یگانہ ہے ذات اور صفات
اور افعال مین کسیکو کسی امر مین اوسکے ساتھ فی الحقیقہ کوئی شرکت نہین ہے وجود ہو یا اور کچھہ مشارکت
اسمی و مناسبت لفظی بحث سے خارج ہے صفات و افعال اوسکے بیرنگ اوسکی ذات کے بیچون و بیچگون ہین
اور انکو صفات و افعال ممکنات سے کچھہ مناسبت نہین ہے | مثلاً صفت علم کی ایک صفت قدیم
اور ایک بسیط حقیقی ہے کہ ہرگز تعدد و تکثر اوسکیطرف راہ نہین ہے اگرچہ باعتبار تعدد و تعلقات کے

کیون نہو کیونکہ وہان ایک انکشاف بسیط ہے جس سے ساری معلومات ازل وابد منکشف ہین اور ساری
اشیا کو مع اونکے احوال متضادہ ومناسبہ وکلیہ وجزئیہ کے اوقات مخصوصہ مین ہر ایک کو آن واحد
بسیط مین جانتا ہے آور اوسی ایک آن مین وہی زید کو موجود جانتا ہے اور نہی معدوم اور جنین وصبی جوان
و پیر اور زندہ اور مردہ وقائم وقاعد ومستند ومضطجع وخندان وگریان ومتلذذ ومتالم وعزیز وذلیل
سبکو جانتا ہے اسیطرح برزخ مین اور حشر مین اور جنت مین اور تلذذ مین جانتا ہے پس تعدد وتعلق کا بہی
اوسجگہ مفقود ہے کیونکہ تعدد وتعلقات کا طالب ہے تعدد آنات وتکثر ازمنہ کو ولیس ثمہ الآن واحد
وبسط من الازل والابد لا تعدد فیہ اصلا اذ لا یجری علیہ تعالی زمان ولا تقدم ولا تاخر
اسجگہ اگرچہ صورت جمع ضدین کی ہے لکن حقیقت مین کچھہ ضد نہین ہے اسلئے کہ اگرچہ زید کو آن واحد مین موجود
ومعدوم جانا ہے مگر اوسی آن مین یہ بہی جانا ہے کہ مثلا وقت وجود زید کا بعد ایکہزار سال ہجری کے ہے
اور وقت اوسکی عدم سابق کا پہلے اوس سال سے معین ہے اور وقت اوسکے عدم لاحق کا بعد ایکہزار
ایک سو سال کے ہوگا فلا تضاد بینہما فی الحقیقۃ لتغایر الزمان وعلی ہذا سائر الاحوال سو اگر ہم اسکے
علم مین تعلق ساتہ معلومات کے ثابت کرین تو یہ ایک تعلق ہوگا جو کہ ساری معلومات سے متعلق ہوا ہے اور
وہ تعلق بہی مجہول الکیفیۃ ہے اور صفت علم کیطرح بیچون وبیچگون ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کا علم
ہر چند ساتہ جزئیات متغیرہ کے تعلق رکہتا ہے لکن تغیر کو اوسکیطرف بالکل راہ نہین ہے اور مظنہ حدوث
کا اوس صفت مین پیدا نہین ہوتا کما زعمت الفلاسفۃ آب کچھہ حاجت اثبات تعلقات متعددہ کی بہی باقی
نرہی کہ تغیر وحدوث کو راجع طرف اون تعلقات کے کہین نہ طرف صفت علم کے کما فعلہ بعض المتکلمین
لدفع شبہ الفلاسفۃ ہان اگر تعدد وتعلقات کا طرف معلومات کے ثابت کرین تو گنجائش ہے ۲ اسیطرح
کلام ایک صفت بسیط ہے کہ اوسی ایک کلام سے ازازل تا ابد گویا ہے اگر امر ہے تو اوسی جگہ سے ناشی ہے
اور اگر نہی ہے تو بہی اوسی جگہ سے ہے اگر اعلام ہے تو وہین سے ہے اور اگر استعلام ہے تو بہی وہین سے
ہے اگر تمنی ہے تو اوسی جگہ سے مستفاد ہے اور اگر ترجی ہے تو بہی اوسیجگہ سے ہے ساری کتب منزلہ و
صحف مرسلہ ایک ورق ہین اوس کلام بسیط کی اگر توریت ہے تو اوسیجگہ سے لکہکر آئی ہے اور اگر انجیل ہے
تو بہی وہین سے اوسنے صورت لفظی پکڑی ہے اور اگر زبور ہے تو بہی اوسی جائے سے مسطور ہوئی ہے
اور اگر فرقان ہے تو وہ بہی وہین سے اترا ہے ۳ اسیطرح اللہ کا فعل ایک ہے ساری مصنوعات اولین

واخرین وسی ایک فعل سے وجود مین آئی ہین وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر ایک رمز ہے اس فعل کی
احیا ہویا اماتت مربوط اوسی فعل سے ہے ایلام ہو یا انعام منوط ہے ساتھ اوسی ایک فعل کے اسیطرح اگر ایجاد ہے
یا اعدام ناشی وسی فعل سے ہے سواے اوسکے فعل مین بہی تعدد تعلقات کا ثابت نہین ہے بلکہ ایک ہی تعلق
سے ساری مخلوقات اولین واخرین مع اوقات مخصوصہ وجود کے وجود مین آئی ہین یہ تعلق بہی اوسکے فعل
کیطرح بیچون بیچگون ہے کیونکہ چون کو طرف بیچون کے راہ نہین ہے لا یحمل عطایا الملک الا مطایاہ شہری
کو حقیقت فعل حق کی اطلاع ہوئی اسلئے اوسنے تکوین کو حادث کہدیا اور اسد کے افعال کو حادث جان لیا
یہ بات نجانی کہ یہ کائنات آثار فعل ازلی حقتعالی ہین نہ اسد کے افعال اسی قبیل کی وہ بات ہے کہ بعض صوفیہ
نے تجلی افعال ثابت کی ہے حالانکہ وہ تجلی حقیقت مین تجلی آثار فعل کی ہے نہ تجلی اوسکی فعل کی کیونکہ اوسکا
فعل تو بیچون بیچگون ہے اور قدیم و قائم بذات الہی ہے جسکو تکوین کہتے ہین ماترائی محدثات مین کہان گنجایش اور
مظاہر ممکنات مین کہان ظہور ہے ؎

در تنگنای صورت معنی چگونہ گنجد　　　　در کلبۂ گدایان سلطان چہ کار دارد

تجلی افعال و صفات کی نزدیک فقیر کے بے تجلی ذات کے متصور نہین ہے کیونکہ افعال و صفات کو اوسکی
ذات مقدس سے انفکاک نہین ہے کہ اونکی تجلی بے تجلی ذات کے متصور ہو اور جو کچہہ اوسکی ذات سے
منفک ہے وہ ظلال افعال و ظلال صفات ہین تو یہ تجلی ظلال افعال و صفات کی ٹہیری نہ خود افعال
و صفات کی ہم اسد تعالی کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے مگر
اسد تعالی محیط جملہ اشیا ہے اور ساتہ اشیا کے قرب و معیت رکہتا ہے لیکن نہ وہ احاطہ و قرب و معیت
کہ لائق ہمارے فہم قاصر کے ہو کہ یہ لائق اوسکی جناب قدس کے نہین ہے جو کچہہ کشف و شہود سے
معلوم کرین اوس سے بہی منزہ ہے کیونکہ ممکن کو اوسکی ذات و صفات و افعال کی حقیقت سے
سواے جہل و حیرت کے کچہہ نصیب نہین ہے ایمان ساتہ غیب کے لانا چاہیئے اور جو کچہہ مکشوف و
مشہود ہو اوسکے نیچے لائے نفی کے رکہے ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چین　　　　کانیجا ہمیشہ باد بدست ست دام را
ہنوز ایوان استغنا بلند ست　　　　مرا فکر رسیدن ناپسند ست

ہمکو ایمان لانا چاہیئے کہ اسد تعالے محیط باشیاء ہے قریب باشیاء اور با اشیاء ہے لیکن ہم معنی احاطہ

وقرب ومعیت خدا کے نہین جانتے کہ کیا ہین احاطہ وقرب کو احاطہ وقرب علمی کہنا منجملہ تاویلات متشابہ کے ہے اور ہم قائل تاویل کے نہین ہین ۵ اللہ تعالیٰ کسی چیز کے ساتھ متحد نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے ساتھ متحد ہوتی ہے بعض عبارات صوفیہ سے جو معنی اتحاد کے مفہوم ہوتے ہین وہ خلاف اونکی مراد کے ہین اسلیے کہ مراد اونکی اس کلام سے جو موہم اتحاد ہے جیسے اذا تم الفقر فھو اللہ یہ ہے کہ جب فقر تمام ہوا اور نیستی محض حاصل ہوئی تو اب سوائے اللہ کے کچھ باقی نہ رہا نہ یہ معنی کہ فقیر ساتھ خدا کے متحد ہو جاتا ہے کہ یہ کفر و زندقہ ہے تعالیٰ سبحانہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا ہمارے خواجہ نے فرمایا ہے کہ معنی انا الحق کے نہ یہ ہین کہ مین حق ہون بلکہ یہ ہین کہ مین نیست ہون اور موجود حق ہے ۶ تغیر و تبدل کو طرف ذات وصفات و افعال حقتعالیٰ کے راہ نہین ہے فسبحان من لا یتغیر بذاتہ وصفاتہ ولا فی افعالہ بحدوث الاکوان صوفیہ وجودیہ نے جو تنزلات خمسہ ثابت کئے ہین وہ کچھ قبیل تغیر و تبدل سے مرتبہ وجوب مین نہین ہین کہ یہ کفر و ضلالت ہے بلکہ ان تنزلات کو مراتب ظہورات کمال حقتعالیٰ مین اعتبار کیا ہے بغیر اسکے کہ کوئی تغیر و تبدل اوسکی ذات وصفت وفعل مین راہ پائے کیونکہ اللہ تعالیٰ مین مطلق ہے ذات مین اور یہی صفات و افعال مین اور کسی امر مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور جسطرح کہ وجود مین محتاج نہین ہے اسیطرح ظہور مین بھی محتاج نہین ہے عبارات بعض صوفیہ سے جو یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ظہور کمالات اسمائی وصفاتی مین ہمارا محتاج ہے یہ بات مجھپر بہت گران ہے حالانکہ آیہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون سے ظاہر ہے کہ مقصود خلقت جن وانس سے حصول معرفت کا واسطے اونکے ہے کہ یہ اونکا کمال ہے نہ کوئی اور امر جو طرف جناب حق کے عائد ہو اور حدیث قدسی مین جو آیا ہے کہ خلقت الخلق لاعرف سو اوس سے بھی مراد انہین کی معرفت ہے نہ اپنا معروف ہونا اور انکی معرفت کے توسط سے کوئی کمال حاصل کرنا تعالیٰ عن ذلک علوا کبیرا ۷ اللہ تعالیٰ جمیع صفات نقص وسمات حدوث سے منزہ و مبرا ہے نہ جسم وجسمانی ہے نہ مکانی و زمانی ساری صفات کمال اوسکے لیے ثابت ہین منجملہ اونکے آٹھ صفتین کمال کی موجود ہین جو اوسکے وجود و ذات مقدس پر زائد ہین حیات و علم و قدرت و ارادہ و بصر و سمع و کلام و تکوین یہ صفتین خارج مین موجود ہین یہ کہ اوسکے علم مین موجود ہین ساتھ ایسے وجود کے جو زائد ہے وجود ذات سے اور خارج نفس ذات سے تعالیٰ وتقدس جسطرح کہ بعض صوفیہ نے گمان کیا ہے ۸

از روی تعقل ہمہ غیر اند صفات ٭ با ذات تو از روی تحقق ہمہ عین ٭٭

کہ یہ فی الحقیقت نفی صفات ہے کیونکہ نافیاں صفات نے جیسے معتزلہ و فلاسفہ ہین تغایر علمی و اتحاد خارجی کہا ہے اور تغایر علمی سے منکر نہین ہین یہ نہین کہا کہ مفہوم علم کا عین مفہوم ذات ہے یا عین مفہوم قدرت و ارادہ ہے اور یہ باعتبار وجود خارجی کے کہا ہے پس جبتک وجود خارجی کا اعتبار نکرین گے نفی صفات سے باہر نہین ہونگے اور تغایر اعتباری کچھ انکے بکار آمد نہین ہو سکتا ہے ۸ اللہ تعالی قدیم و ازلی ہے اوسکے غیر کے لئے قدم و ازلیت ثابت نہین ہے سارے اہل ملت کا اسپر اجماع ہے جو شخص غیر کی قدم و ازلیت کا قائل ہے وہ کافر ہے امام غزالی نے اسی جگہ سے ابن سینا و فارابی وغیرہما کی تکفیر کی ہے کہ یہ لوگ قائل تقدم عقول و تقدم ہیولی و صورت کے ہین اور سموات و ما فیہما کو قدیم جانتے ہین ہمارے حضرت خواجہ بیج فرماتے تہے کہ شیخ محی الدین بن عربی قائل قدم ارواح کاملین ہین اسکو ظاہر سے پہیرنا چاہیئے اور محمول تاویل پر کرنا چاہیئے تاکہ یہ قول مخالف اجماع اہل ملل کے نہ ہووے ۹ اللہ تعالی قادر مختار ہے شائبۂ ایجاب و مظنۂ اضطرار سے منزہ و مبرا ہے فلسفۂ بیخرد نے کمال کو ایجاب مین جانکر نفی اختیار کی کر کے اثبات ایجاب کیا ہے ان احمقون نے واجب تعالی کو معطل و بیکار سمجھ لیا ہے اور سوائے ایک مصنوع کے کہ وہ بہی ساتہ ایجاب کے ہے خالق ارض و سموات کو بنا کر وجود حوادث کو طرف عقل فعال کے منسوب کیا ہے کہ وجود اوسکا سوا اسکے کہ انکے توہم مین ہو ثابت نہین ہے انکی زعم فاسد مین انکو کچہہ کام اللہ تعالی سے نہین ہے ناچار وقت اضطراب و اضطرار کے التجا طرف عقل فعال کے کرتے ہین اور اللہ کیطرف رجوع نہین لاتے کیونکہ اللہ تعالے کا وجود حوادث مین کچہہ تعلق نہین بتاتے کہتے ہین کہ تعلق ایجاد حوادث کا عقل فعال سے ہے بلکہ عقل فعال کی طرف بہی رجوع نہین رکہتا اسلیئے کہ اوسکو انکے دفع بلیات مین کچہہ اختیار نہین ہے یہ بیدولت حق مین حق تعالی کے فرعون ظالم سے بہی بڑہکر ہین کفار طرف اللہ کے التجا لاتے ہین اور دفع بلا کا اللہ سے چاہتے ہین بخلاف ان احمقون کے کہ یہ دو امر مین سارے فرق ضلالت و بلاہت سے بڑہے ہوئے ہین ایک تو کفر و انکار احکام منزلہ و عناد و عداوت اخبار مرسلہ مین دوسرے ترتیب مقدمات فاسدہ و تلبیس دلائل و شواہد باطلہ مین اثبات مقاصد و مطالب واہیہ مین جتنا خبط انکو ہوا ہے اوتنا کسی احمق کو بہی نہین ہوا سموات و کواکب جو ہر وقت بیقرار و سرگردان ہین یہ مدار ہر کام کا اونکی حرکات و اوضاع پر رکہتے ہین اور

خالق سموات و موجد کواکب و محرک و مدبر نجوم سے انہون نے آنکھہ بند کرلی ہے اور معاملہ سے دور سمجھہ لیا ہے عجب تحیر اور بیدولت مین انسے زیادہ وہ احمق ہے جو انکو زیرک جانتا ہے اور صاحب فطانت سمجھتا ہے منجملہ انکے علوم متسق و منتظم کے ایک علم ہندسہ ہے جو محض لایعنی اور لاطائل صرف ہے مساوات زوایائے ثلاثہ کی مثلث مرد و قائمہ کے کس کام آتی ہے اور شکل عروسی و ماموَنی کہ جانگاہ انکی ہے کس غرض سے مربوط ہے علم طب و علم نجوم و علم تہذیب اخلاق جو عمدہ علم انکے ہین کتب انبیاء متقدمین سے سرقہ کئے ہین اور اسکے ذریعہ سے اپنے باطیل کو رواج دیا ہے کما صرح بہ الغزالی فی المنقذ من الضلال اہل ملت متابعین انبیاء علیہم الصلوة والسلام اگر دلائل و براہین مین غلطی کرین کچھہ ڈر نہین ہے کیونکہ مدار کار انکا تقلید انبیاء پر ہے دلائل و براہین اثبات پر اپنے مطالب کے بطریق تبرع لاتے ہین انکو تو وہی تقلید کافی ہے بخلاف ان بیدینون کے کہ انہون نے آپکو تقلید انبیاء سے باہر نکالکر درپے اثبات بدلائل ہوئے ہین ضلوا فاضلوا دعوت نبوت عیسی علیہ السلام کی جب افلاطون کو جو کلان تر ان بیدولتون کا تہا پہنچی تو کہا نحن قوم مھتدون لاحاجة بنا الی من یھدینا یہ شخص عجب بیوقوف لایعنی تہا جو شخص کہ احیاء اموات و ابراء اکمہ و ابرص کرے جو کہ انکے طور حکمت سے خارج ہے اسکو دیکہنا اور اسکے احوال کا تفحص کرنا چاہیئے تہا نہ یہ کہ بے دیکھے بہارے کمال عناد و سفاہت سے یہ جواب دیا نجانا اللہ سبحانہ عن ظلمات معتقداتھم السوء ان دنون مین میرے فرزند محمد معصوم نے جواہر شرح مواقف کو تمام کیا اثنائے سبق مین قباحات ان بے عقلون کے خوب واضح ہوئے اور نیز بہت سے فوائد مرتب ہوئے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق عبارات شیخ محی الدین بن عربی بہی ناظر طرف ایجاب کے ہے اور معنی قدرت مین موافقت فلسفہ کی رکہتی ہے کہ قادر سے صحت ترک کو تجویز نہین کرتی اور جانب فعل کو لازم جانتے ہین محاسب کاروبار ہے شیخ محی الدین منجملہ مقبولین کے نظر مین آتے ہین اور اکثر علوم انکے جو مخالف آرائے اہل حق ہین خطا اور ناصواب ظاہر ہوتے ہین خطائے کشفی سے معذور رکھے گئے ہین اور خطائے اجتہادی کی طرح ملامت سے مرفوع ہین یہ خاص میرا اعتقاد ہے حق مین شیخ محی الدین کے کہ مین انکو منجملہ مقبولین کے جانتا ہون اور انکے علوم مخالفہ کو خطا و مضر جانتا ہون ایک جماعت شیخ پر طعن و ملامت کرتی ہے اور انکے علوم کا تخطیہ بہی کرتی ہے دوسری جماعت نے شیخ کی تقلید اختیار کی ہے اور انکے جمیع علوم کو صواب

جانتی ہے اور دلائل شواہد حقیقت سے اون علوم کو ثابت کرتی ہے اسمین شک نہین کہ ان دونون فریق نے راہ افراط و تفریط کی اختیار رکھی ہے اور توسط حال سے دور جا پڑے ہین تحقیق کو اولیا مقبولین سے ہین خطا کشفی یکسطرح رد کیا جائے اور اونکے علوم کو کہ صواب سے دور ہین در مخالفت آراے اہل حق ہین کسطرح بطور تقلید کے قبول کیا جائے فالحق ھو التوسط الذی وفقنی اللہ سبحانہ بمنہ وکرمہ ہان مسئلہ وحدت وجود مین ایک جم غفیر اس گروہ کا ساتھ شیخ کے شریک ہے مگر چونکہ شیخ اس مسئلہ مین بھی طرز خاص رکھتے ہین آنا اصل سخن مین شرکت ہے سو یہ مسئلہ بھی اگرچہ ظاہر مین مخالف معتقدات اہل حق ہے لکن قابل توجہ کے ہے اور شایان جمع ہے تینے بعنایت الٰہی شرح رباعیات مین اس مسئلہ کو ساتھ معتقدات اہل حق کے جمع کیا ہے اور نزاع فریقین کو طرف لفظ کے تائد کیا اور شکوک و شبہات طرفین کو دور کر دیا وہ بھی اس نہج پر کہ محل ریب و اشتباہ باقی نرہا کما لا یخفی علی المناظر ۱۰ سارے ممکنات کیا جواہر کیا اعراض کیا اجسام کیا عقول کیا نفوس کیا افلاک کیا عناصر سب مستند ہین طرف ایجاد قادر مختار کے اوسی نے انکو کتم عدم سے وجود مین نکالا ہے یہ جسطرح اپنے وجود مین اللہ تعالےٰ کے محتاج ہین اسیطرح اپنے بقا مین بھی اوسکی احتیاج رکھتے ہین اسباب و سائط کہ وجود کو رو پوش اپنے فعل کا کیا ہے اور حکمت کو آفتاب قدرت کا ٹھیرایا نہین بلکہ اسباب کو اپنے فعل کے ثبوت کا دلیل کیا ہے اور حکمت کو وسیلہ وجود قدرت کا ٹھیرایا ہے ارباب فطانت جنکی بصیرت کحل متابعت انبیا سے سرمہ کش ہوئی ہے اسبات کو جانتے ہین کہ یہ اسباب و سائل جو کہ اپنے وجود و بقا مین اللہ تعالی کے محتاج ہین اور اوسی کیطرف سے ثبوت و قیام رکھتے ہین فی الحقیقت جماد محض ہین یکسطرح دوسرے مین جو مثل اونکے ہے تاثیر کر سکتے ہین اور احداث و اختراع عمل مین لا سکتے ہین ایک قادر ہے سوا اوسکے جو اونکو ایجاد کرتا ہے اور کمالات لائقہ اونکو عطا فرماتا ہے چنانچہ عقلا جماد محض سے ایک فعل دیکھکر اسباب کا سراغ پا لیتے ہین کہ کوئی فاعل اور محرک اوسکا ہے کیونکہ اونہین یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ یہ فعل لائق حال اوس جماد کے نہین ہے کوئی اور فاعل اسکا ماورا اسکے ہے جو اس فعل کو ایجاد کرتا ہے اسلیئے فعل جماد کا رو پوش فعل فاعل حقیقی کا نزدیک عقلا کے نہین ہوتا ہے بلکہ یہ فعل نظر بجمادیت جماد دلیل ہے فاعل حقیقی پر فکذا ھذا ہان فہم ابلہ مین فعل جماد کا رو پوش فعل فاعل حقیقی ہوتا ہے کیونکہ وہ بکمال غباوت سے جماد محض کو بواسطہ اس فعل کے صاحب قدرت جانتا ہے اور فاعل حقیقی کا فرو سکر ہے یضل بہ کثیرا

ویہدی بہ کثیرا یہ معرفت مقتبس ہے مشکوٰۃ نبوت سے ہر کسی کا فہم اس جگہ تک نہیں پہنچتا ایک جماعت ایسی
تعالیٰ کو رفع اسباب میں جانتی ہے اور ابتدا اشیا کو بتوسط انہیں اسباب کے طرف حضرت حق سبحانہ
کے منسوب کرتی ہے اور نہیں جانتی کہ رفع اسباب میں رفع حکمت کا ہوتا ہے جسکے ضمن میں بہت سے
مصالح میں ربنا ما خلقت ہذا باطلا انبیاء علیہم السلام رعایت اسباب کی کرتے ہیں تعہد امور کو اللہ
کے سپرد فرماتے ہیں یعقوب علیہ السلام نے ملاحظہ چشم زخم کا کرکے اپنے فرزندوں کو وصیت فرمائی تھی
یا بنی لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقۃ باوجود اس مراعات کے امر کو مفوض حق
فرمایا تھا اور کہا تھا ما اغنی عنکم من اللہ من شیء ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل
المتوکلون اللہ نے اونکی اس معرفت کی تحسین فرمائی اور اپنی طرف منسوب کیا اور کہا انہ لذو
علم لما علمناہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون اور قرآن کریم میں ہمارے حضرت کو بھی اشارہ طرف توسط
اسباب کے کیا ہے اور کہا ہے یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین رہی تاثیر اسباب
کی سو یہ بات روا ہے کہ اللہ تعالے نے بعض اوقات میں اندر اسباب کے کوئی تاثیر پیدا کردے اور وہ
موثر پڑے اور بعض اوقات میں کوئی تاثیر پیدا نکرے ناچار اوسپر کوئی اثر مترتب نہو چنانچہ ہم اسباب کو
اسباب میں دیکھتے ہیں کہ وجود مسببات کا کبھی اون اسباب پر مترتب ہوتا ہے اور کبھی کچھ اثر ظاہر
نہیں ہوتا انکار کرنا مطلق تاثیر اسباب سے مکابرہ ہے تاثیر کہے لکن اوس تاثیر کو مثل وجود اوس
سبب کے ایجاد حق تعالے سے جانے تیری رائے اس مسئلہ میں یون ہی ہے آگے خدا جانے اس بیان
سے لائح ہے کہ توسط اسباب کا کچھ منافی توکل کو نہیں ہے جسطرح کہ ناقص عقل لوگ گمان کرتے ہیں
بلکہ توسط اسباب میں کمال توکل ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے مراعات سبب کو ہمراہ تفویض
امر حق تعالی توکل ٹہیرایا تھا فرمایا علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون ۱۱ مرید و خالق ہر
خیر و شر کا اللہ تعالے ہے خیر سے راضی اور شر سے ناراض ہوتا ہے یہ فرق درمیان ارادہ و رضا
کے بہت باریک ہے اللہ نے یہ فرق اہل سنت کو سمجہا دیا سائر فرقے بسبب عدم اہتدار کے طرف
اس فرق کے ضلالت میں پڑے رہے معتزلہ نے اسی جگہ سے بندہ کو خالق اپنے افعال کا کہا ہے اور
ایجاد کفر و معاصی کو طرف بندہ کے منسوب کیا کلام شیخ محی الدین اور اونکے اتباع سے سمجہا جاتا ہے
کہ جسطرح ایمان اور اعمال صالحہ مرضی اسم ہادی ہیں اسیطرح کفر و معاصی مرضی اسم مضل ہیں

یہ بات بھی مخالف اہل حق ہے اور طرف ایجاب کے اَتَل ہے جیسا منشا ذرہ منا ہوا ہے جیسے یہ کہیں کہ طرف
را فنارت موصی آفتاب ہے اور اصرت بندون کو قدرت و ارادہ دیا ہے کہ اپنے اختیار سے کسب
افعال کرین خلق افعال منسوب ہے طرف اللہ تعالیٰ کے اور کسب منسوب ہے طرف انکے اللہ تعالیٰ کی عادت
یون ہی جاری ہے کہ جب بندہ کسی اپنے فعل کا قصد کرتا ہے تو اسکی خلق اوس فعل سے متعلق
ہو جاتی ہے اور جبکہ یہ فعل اوسکے قصد و اختیار سے ہوا تو ناچار تعلق مدح و ذم و ثواب عقاب کا ساتہ
اوسکے ٹہیرا اور یہ بات کہ اختیار بندہ کا ضعیف ہے اگر یہ ضعیف باعتبار قوت اختیار حقتعالیٰ کے کہا ہے
تو مسلم ہے اور اگر اس معنی سے کہا ہے کہ ادا فعل ماموربہ کافی نہین ہے تو صحیح نہین ہے قال اللہ
لا یکلف بما لیس فی وسعہ بل یرید الیسر ولا یرید العسر نہایت الی الباب یہ ہے
کہ جزا مخلد فعل موقت پر مخصوص بتقدیر خدا ہے اسکی توفیق سے اتنا تو ہم بھی جانتے مین کہ کفر کرنا
بنسبت حضرت حق کے جو کہ مولائے نعم ظاہرہ و باطنہ و موصوف بصفات وارحمن ہے اور جو بزرگی و
کمال کہ ہے وہ سب اوسیکے لئے ثابت ہے جزا اوس کفر کی ایسی ہونا چاہئے کہ سب عقوبات
سے سخت تر ہو سو وہ جزا یہی خلود فی العذاب ہے اسیطرح ایمان لانا ساتہ غیب کے اسپر باک پر جو کہ
منعم بزرگ ہے اور باوجود مزاحمت نفس و شیطان کے اوسکو اسکو جاننا اسکی جزا بہترین جزا
ہوا چاہئے کہ وہ خلود ہے تنعمات و ملذذات مین بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ دخول بہشت حقیقت
مین مربوط بفضل حق ہے منوط کرنا اوسکا ساتہ ایمان کے اسلئے ہے کہ جزا اعمال لذیذتر ہو تقصیر
کے نزدیک دخول بہشت کا حقیقت مین مربوط بایمان ہے لیکن ایمان اوسکا عطا و فضل ہے اور
دخول نار مربوط بکفر ہے اور کفر ناشی ہے ہوائے نفس امارہ سے ما اصابک من حسنة فمن اللہ
وما اصابک من سیئة فمن نفسک دخول بہشت کا مربوط کرنا ساتہ ایمان کے حقیقت مین
ایمان کی تعظیم کرنا ہے بلکہ تعظیم ہے مومن کی کہ ایسا ثمرا اجر اوسپر مترتب ہوا ہے اسیطرح منوط کرنا دخول
نار کا ساتہ کفر کے تحقیر ہے کفر کی کہ اوس سے یہ کفر واقع ہوا ہے جسپر اسطرح کی عقوبت دائمی مترتب
ہوئی بخلاف قول بعض مشائخ کہ وہ اس دقیقہ سے خالی ہے کیونکہ دخول نار حقیقت مین مربوط
بکفر ہے واللہ سبحانہ الملہم لھذا ۱۲ اہل ایمان آخرت مین اللہ پاک کو بہشت مین بے جہت و بے
کیف و بے شبہ و مثال دیکھین گے یہ وہ مسئلہ ہے جسکے جمیع فرق اہل ملت وغیر اہل ملت وعید اہل سنت

سب کے سب منکر ہین رویت بجہت و بے کیف کو تجویز نہین کرتے حتی کہ شیخ محی الدین بھی رویت آخرت کو تجلی صوری پر اوتارتے ہین اور سوا اس تجلی کے کوئی اور تجویز نہین کرتے ہمارے حضرت شیخ رح سے نقل کرتے تھے کہ اگر معتزلہ رویت کو مرتبہ تنزیہ کے ساتھ مقید نکرتے اور تشبیہ کے قائل ہوتے اور رویت کو اسی تجلی کے ساتھ جانتے تو ہرگز رویت سے انکار نکرتے اور محال نجانتے یعنی انکار انکار بیجہتی و بیکیفی کی راہ سے ہے کہ مخصوص ہے ساتھ مرتبہ تنزیہ کے بخلاف اس تجلی کے کہ اوسمین جہت وکیف ملحوظ ہے سو رویت آخرت کو تجلی صوری پر اوتارنے مین فی الحقیقت انکار کرنا ہے رویت کا اسلئے کہ وہ تجلی صوری گو تجلیات صوریہ دنیا سے جدا ہو رویت حق نہین ہے ص

یراہ المؤمنون بغیر کیف — وادراک وضرب من مثال

۲۳ بعثت انبیاء علیہم السلام کی رحمت ہے اہل عالم پر اگر وجود ان بزرگوارون کا متوسط نہوتا اگر عقول کو طرف معرفت ذات وصفات واجب الوجود تعالی وتقدس کے کون دلالت کرتا اور مرضیات الہی کو عدم مرضیات خدا سے کون تمیز بخشتا ہماری عقول ناقصہ بے تائید نور دعوت انبیاء کے اس بات سے معزول ہین اور ہمارے افہام ناتمام بے تقلید ان بزرگوارون کے اس معاملہ مین مخذول ہین ص

گر نبودی ذات پاک انبیاء — حق سے باطل کسطرح ہوتا جدا

ہان عقل ہرچند حجت ہے لیکن حجیت مین ناتمام ہے اور مرتبہ بلوغ کو نہین پہنچی ہے حجت بالغہ بعثت انبیاء ہے کی جسکے ساتھ عذاب و ثواب اخروی دائمی منوط ہے کوئی اگر یہ کہے کہ جب یہ ثواب و عذاب ساتھ بعثت کے منوط ٹہیرا تو آپ بعثت کو رحمۃ للعالمین کہنا کس معنی سے ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ بعثت عین رحمت ہے کیونکہ سبب معرفت ذات وصفات واجب الوجود تعالی وتقدس ہے اور یہ معرفت متضمن ہے سعادت دنیویہ واخرویہ کو اور بدولت اسی بعثت کے وہ بات جو مناسب جناب قدس ہے اور جو نامناسب اوسکے نہین ہے معلوم وممیز ہوئی ہے کیونکہ ہماری عقل لنگ وکور جو امکان حدوث سے داغدار ہے کیا جانتی کہ مناسب حضرت وجود کے قدم اوسکے لوازم سے ہے اوسکے اسماء وصفات وافعال کیا ہین اور نامناسب ثبت کیا ہے تاکہ مناسب کا اطلاق اور نامناسب سے اجتناب کیا جائے بلکہ بہت ہے کہ اپنے نقص کیوجہ سے کمال کو نقصان اور نقص کو کمال جان لے یہ تمیز نزدیک فقیر کے فوق جمیع نعم ظاہرہ و باطنہ ہے بڑا بدبخت وہ ہے جو امور نامناسب کو طرف جناب قدس اور تعالی کے نسبت دے اور اشیاء ناشائستہ کو طرف

حق سبحانہ کے منتسب کرے یہی بعثت ہے جسنے باطل کو حق سے جدا کیا اور نا مستحق عبادت کو مستحق عبادت سے تمیز دیا اسی بعثت کے توسط سے طرف راہ حق جل علا کے دعوت کرتے ہین اور مرشد کو سعادت قرب و وصول معالی خلق سلطانہ تک پہنچاتے ہین اور بوسیلہ اسی بعثت کے مرضیات حق تعالی پر اطلاع میسر ہوتی ہے اور جواز و عدم جواز التصرف کا ملک و تعالی مین تمیز ہوتا ہے اس قسم کے فوائد بعثت مین بہت ہین اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بعثت رحمت ہے اور جو شخص کہ منقاد ہوئے نفس امارہ کا ہے وہ بحکم شیطان انکار بعثت کا کرتا ہے اور مقتضائے بعثت پر عامل نہین ہوتا تو اسصورت مین بعثت کا گناہ کیا ہے اور کسلئے بعثت رحمت نہین ہے کوئی یہ کہے کہ عقل فی حد ذاتہ ہرچند احکام الہی مین ناقص و ناتمام ہے لکن یہ بات کیون نہین ہوسکتی کہ بعد حصول تصفیہ و تزکیہ کے عقل کو ایک مناسبت و اتصال غیر متکیف ساتہ مرتبہ وجوب حق تعالی کے پیدا ہوجائے اور بسبب اس مناسبت و اتصال کے احکام وہانسے اخذ کرے اور حاجت بعثت کی جو کہ بتوسط فرشتہ ہے نہو سو جواب اسکا یہ ہے کہ عقل ہرچند اس مناسبت و اتصال کو پیدا کرے لکن وہ تعلق جو اسکو ساتہ اس پیکر ہیولانی کے ہے بالکل زائل نہوگا اور نہ تجرد تمام اوسکو پیدا ہوگا بلکہ ہمیشہ واہمہ اسکو دامنگیر رہیگا اور متخیلہ ہرگز اوسکے خیال کو نچھوڑیگا قوت غضبیہ و شہویہ ہمیشہ اوسکی مصاحب رہینگی اور رذیلہ حرص و شرہ ہر وقت ندیم اوسکا ہوگا سہو و نسیان کہ لوازم نوع انسان سے ہے اوس سے منفک نہوگا خطا و غلط کہ خواص سے اس نشاء فانی کے ہین ہرگز اوس سے جدا نہونگے تو اب عقل لائق اعتماد کے نرہی اور احکام ماخوذ اوسکے سلطان وہم و تصرف خیال سے معصون نہ ٹہیرے اور شائبہ نسیان و مظنہ خطا سے محفوظ ہوسے بخلاف فرشتہ کہ وہ ان اوصاف سے پاک ہے اور ان رذائل سے مبرا اسلئے وہ لائق اعتماد کے ہوا اور احکام ماخوذہ اوسکے شائبہ وہم و خیال و مظنہ نسیان و خطا سے معصون ٹہیرے اور فرشتہ بعض اوقات مین محسوس بہی ہوجاتا ہے اور اون علوم مین جو تلقی روحانی سے اخذ کئے جاتے ہین کبہی اثنا تبلیغ مین ساتہ قوئے و حواس کے بعض مقدمات مسلمہ غیر صادقہ کہ راہ وہم و خیال وغیرہ سے حاصل ہوئے ہین بے اختیار اون علوم مین منضم ہوجاتے ہین اسطرح پر کہ اوسوقت کچھہ بہی تمیز نہین ہوسکتا اور ثانی الحال اوس علم کا تمیز دیتے ہین اور کبہی نہین دیتے اسلیئے وہ علوم بسبب خلط اون مقدمات کے ہیئت کا ذبہ پیدا کرتے ہین اور اعتقاد سے باہر آجاتے ہین یا کیون کہا جائے

کہ حصول تصفیہ وتزکیہ کا مشروط ہے بجا آوری اعمال صالحہ پر کہ وہ مرضیات تعالیٰ ہین اور یہ بات موقوف ہے بعثت پر جسطرح کہ گزر چکا پس بغیر بعثت کے حصول حقیقت تصفیہ وتزکیہ کا میسر نہوگا اور وہ صفا جو کفار واہل فسق کو حاصل ہوتی ہے وہ صفائی نفس کی ہے نہ صفائی قلب کی صفائی نفس سے سوا ضلالت کے کچھہ فزائش نہین ہوتی اور بجز خسارت کے کوئی دلالت ہاتھ نہین آتی اور کشف بعض امور غیبی کا کہ وقت صفائی النفس کے کفار واہل فسق کو حاصل ہوتا ہے استدراج ہے اور مقصود اوس سے خرابی وخسارت اوس جماعت اہل استدراج کی ہوتی ہے نجانا اللہ سبحانہ عن ہذہ البلیۃ بحرمۃ سید المرسلین اس تحقیق سے یہ بات کہل گئی کہ تکلیف شرعی جو بعثت کی رو سے ثابت ہوئی ہے یہ بہی رحمت ہے نہ جسطرح کہ منکران تکلیف شرعی جیسے ملاحدہ وزنادقہ گمان کرتے ہین اور تکلیف کو کلفت تصور کرتے ہین اور غیر معقول جانتے ہین اور کہتے ہین یہ کیا مہربانی ہے کہ بندونکو امور شاقہ کی تکلیف دیوین پہر اگر وہ بموجب اوس تکلیف کے عمل کرین تو بہشت مین جائین اور اگر مرتکب اوسکے خلاف کے ہوں تو دوزخ مین گرین کس لئے یہ نہین کرتے کہ تکلیف نہ دین اور چہوڑ دین کہ کہاتے پیتے سوتے اور اپنے طور پر رہین پہین آن بیہودہ لوگون اور بیخردون کو یہ نہین معلوم ہے کہ شکر منعم حقیقی واجب ہے عقلاً اور یہ تکلیفات شرعیہ بیان بجا آوری اوس شکر کا ہے سو یہ تکلیف عقلاً بہی واجب ہے نظام تمام عالم کا اسی تکلیف کے ساتھ مشروط ہے اگر ہر ایک کو اوسکے طور پر چہوڑ دین تو اوس سے سوائے شرارت وفساد کے کچھہ ظاہر نہو ہر بوالہوس دوسرے کی جان ومال مین ہاتھ دراز کرنے اور ساتھہ خبث وفساد کے پیش آنے خود بہی ضائع ہو اور اوسکو بہی ضائع کرے عیاذاً باللہ سبحانہ اگر یہ زواجر وموانع شرعی نہوتے تو خدا جانے کیا ہوتا ولکم فی القصاص حیٰوۃ یا اولی الالباب یا یون کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ مالک علی الاطلاق ہے اور سب بندے اوسکے مملوک ہین تو اب جو حکم وتصرف وہ انمین کریگا وہ عین خیر وصلاح ہے اور شائبہ ظلم وفساد سے منزہ ومبرا ہے لا یسئل عما یفعل

کرا زہرہ آنکہ از بیم او
کشاید زبان جز بتسلیم او

اگر سبکو دوزخ مین بہیجے اور عذاب ابدی کرے تو کوئی جگہ اعتراض کی نہین ہے کیونکہ ملک غیر مین تصرف کرنے سے شائبہ ستم کا پیدا ہوتا ہے بخلاف اپنے ملک کے کہ اوسمین کچھہ ظلم نہین ہے سارے املاک ہماری حقیقت مین خدا کی ملک ہے سارے تصرفات ہمارے اومین عین ستم ہین حنا

شرع نے بواسطہ بعض مصالح کے ادن افعال کو بندون کی طرف نسبت کر دیا ہے ورنہ وہ فی الحقیقۃ اللہ کی ملک
مین لہذا انہا یا تصرف اومین وساہی جائز ہے کہ مالک علی الاطلاق نے ادس تصرف کو تجویز فرمادیا ہے اور
مباح کر دیا ہے انبیاء علیہم السلام نے باعلام حق جو کچہ اختیار کیا ہے اور جو احکام بیان کئے ہین وہ سب اوقع
اور مطابق واقع ہین ان بزرگوارون نے احکام اجتہادیہ مین ہر چند خطا کو تجویز کیا ہے مگر تقریر خطا پر اوس
حقمین جائز نہین رکہی ہے اور کہا ہے کہ جلد اوس خطا پر متنبہ کر دئے جاتے ہین اور تدارک اوس خطا کا حق
سے فرمایا جاتا ہے فلا اعتداد بذلك الخطاء ۱۴ عذاب قبر کا واسطے کافرون اور بعض گنہگارون
اہل ایمان کے حق ہے مخبر صادق نے اسکی خبر دی ہے اور سوال منکر ونکیر کا واسطے مومنون اور کافرون
کے قبر مین حق ہے قبر ایک برزخ ہے درمیان دنیا وآخرت کے عذاب قبر کا ایک وجہ سے مناسبت ساتہ
عذاب دنیا وی کے رکہتا ہے کہ انقطاع پذیر ہے اور دوسری وجہ سے مناسبت ساتہ عذاب اخروی کو
رکہتا ہے کہ حقیقت میں عذاب اخروی ہے کہ ربہ النار یعرضون علیها غدوا وعشیا حقمین عذاب قبر کے اتری
ہے اسی طرح راحت قبر کی دو طرح پر ہے سعادتمند وہ شخص ہے جسکی ذنوب ومعاصی سے ساتہ کمال کرم ذاتی
کے درگذر کرین اور جہلا موٰاخذہ نفرماوین اور اگر مقام موٰاخذہ مین آوین تو کمال رحمت سے آلام محن
دنیوی کو کفارہ اوسکے گناہون کا کر دین اور اگر کچہہ بقیہ رہجائے تو ضغطہ قبر اور وہ محتین جو اوس جگہ مقرر
ہین کفارہ ہو جائین تاکہ پاک وپاکیزہ ہو کر حشر مین اوٹہین اور جسکے ساتہ یہ کچہہ نکیا اور اوسکے موٰاخذہ کو آخرت پر
ڈالدیا تو یہ عین عدل ہے مگر ایسے گنہگارون اور شرمسارون پر افسوس ہے لیکن اگر مسلمان ہے تو انجام اسکا
رحمت ہوگی اور عذاب ابدی سے محفوظ رہیگا یہی ایک نعمت عظیم ہے ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انك
علی کل شیٔ قدیر ۱۵ قیامت کا ہونا حق ہے اوسدن آسمان اور تارے اور زمین اور پہاڑ حیوان
ونبات ومعادن سب معدوم وناچیز ہو جاوینگے آسمان پہٹ جاوینگے تارے بکہر جائین گے زمین پہاڑ
ہبا منثور ہو جاوینگے یہ اعدام وافنا نفخہ اولی سے متعلق ہے دوسرے نفخہ پر قبرون سے اوٹہ کہڑے ہونگے
اور محشر مین آوینگے فلاسفہ اعدام سموٰت وکواکب کا تجویز نہین کرتے ہین اور ہونا فنا وفساد کا انپر جائز نہین
رکہتے بلکہ انکو ازلی ابدی کہتے ہین معہذا لک متاخرین انکی کمال بے خردی سے آپکو زمرہ اہل اسلام مین
بتاتے ہین اور بعض احکام اسلام بجالاتے ہین تعجب یہ ہے کہ بعض اہل اسلام اس بات کو انسے باور رکہتے
ہین اور بے تحاشا انکو مسلمان جانتے ہین اوس پر طرفہ تر یہ ہے کہ بعضے مسلمان بعض لوگون کو اس اعتبا

مین سے کامل جانتے ہین اور آونپر طعن وتشنیع کرنے سے انکار کرتے ہین حالانکہ وہ منکر نصوص قطعی کے ہین اور انبیاء کے اجماع کا انکار کرتے ہین قال تعالے اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت وقال تعالیٰ اذا السماء انشقت واذنت لربہا وحقت وقال تعالی وفتحت السماء فکانت ابوابا اے شقت وامثال ذلک فی القرآن کثیر یہ لوگ نہین جانتے کہ مجرد تفوہ ساتہ کلمہ شہادت کے اسلام مین کافی نہین ہے جو کچہہ دین مین آیا ہے اوس سبکی تصدیق بالضرورۃ درکار ہے اور تبری کفر وکفر سے بہی ضرور ہے جب کہین اسلام صورت پکڑتا ہے ویلدونہ خرط القتاد ۱۶ حساب ومیزان وصراط حق ہے مخبر صادق نے انکی خبر دی ہے استبعاد بعض جاہلین طور نبوت کا وجود سے ان امور کے حیز اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ طور نبوت کا ورائے طور عقل ہے اخبار انبیاء علیہم السلام کو نظر عقل سے موافق کرنا حقیقت مین انکار طور نبوت ہے وہان تو معاملہ تقلید پر ہے انکو یہ نہین معلوم کہ طور نبوت مخالف طور عقل کے ہے بلکہ طور عقل بے تائید تقلید انبیاء علیہم السلام کے اون مطالب علیا تک راہ یاب نہین ہوتا یہ مخالفت اور چیز ہے اور نارسائی وہان تک دوسری چیز کیونکہ مخالفت بعد پہنچنے کے متصور ہوتی ہے ۷ بہشت ودوزخ موجود ہین دن قیامت کے بعد محاسبہ کے ایک گروہ کو بہشت مین لیجائینگے اور ایک گروہ کو دوزخ مین انکا ثواب عقاب ابدی ہوگا جسکو انقطاع نہین ہے کما دلت علیہ النصوص القطعیۃ المؤکدات صاحب فصوص کہتے ہین کہ انجام سبکا رحمت ہے ان رحمتی وسعت کلشیٔ کفار کے لئے عذاب دوزخ کا تین ہفتہ تک ثابت کیا ہے پہر کہا کہ نار انکے حقمین برد وسلام ہوجائے گی جسطرح کہ حق مین ابراہیم علیہ السلام کے ہوگئی تہی اور وعید حقمین خلف کو روا رکہتے ہین اور کہتے ہین کہ کوئی صاحب طرف خلود عذاب کفار کے نہین گیا ہے سو وہ اس مسئلہ مین بہی صواب سے دور جا پڑے ہین یہ نجانا کہ وسعت رحمت کی حقمین مومنین اور کافرین کے مخصوص ساتہ دنیا کے ہے اور آخرت مین کافر کو رحمت کی بو تک نہ پہنچے گی کما قال تعالیٰ انہ لاییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور اسد تعالے نے بعد رحمتی وسعت کلشیٔ کے فرمایا ہے فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذینہم بایاتنا یؤمنون شیخ نے اول آیت کو پڑہا اور آخر آیت سے کچہہ کام نرکہا اور کریمہ ولا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ کو دلالت خصوصیت خلف وعدہ پر نہین ہے ہوسکتا ہے کہ اقتصار عدم خلف وعدہ پر اسجگہ اسلئے ہو کہ مراد وعدہ سے یہان نصرت رسل ہے اور غلبہ ونکا کفار پر اور یہ متضمن وعدہ وعید ہے وعدہ خاص واسطے

رسل کے ہے اور وعید خاص واسطے کفار کے گویا اس آیت کریمہ مین خلف وعد ہی منتفی ہوا اور خلف
وعید ہی فالآیۃ مستشہدۃ علیہ لا لہ اور نیز خلف وعید مثل خلف وعد کے مستلزم کذب ہے اور
لائق شان باریتعالی نہین ہے اسلئے کہ ازل مین اوسنے جان لیا تہا کہ کفار کو عذاب مخلد کرونگا معہذا کس واسطے
مصلحت کے مخالف اپنے علم کے یہ بات کہی کہ مین کفار کو عذاب مخلد کرونگا اس بات کی تجویز کرنے مین شّ ن
شناعت ہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین اجماع اہل دل کا عدم خلود
عذاب کفار پر کشف شیخ ہے مجال خطا کا کشف مین بہت ہے فلا اعتداد بہ مع کونہ مخالفا للاجماع
المسلمین ملائکہ اللہ کے بندے ہین معاصی سے معصوم اور خطا و نسیان سے محفوظ لا یعصون اللہ ما
امرہم ویفعلون ما یؤمرون کہانے پینے سے پاک ہین امر زنی و مردی سے منزہ و تیرا تذکیر ضمائر کی
انکے حقمین اندر قرآن کریم باعتبار شرف صنف مذکور کے ہے صنف نساء سے جسطرح کہ امرد نے اپنے
حقمین تذکیر ضمائر کو وارد کیا ہے اللہ نے بعض ملائکہ کو واسطے رسالت کے پسند کیا جسطرح کہ بعض کو
انہین سے ساتہ اس دولت کے مشرف فرمایا ہے اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن
الناس جمہور علماء اہل حق اسی عقیدہ پر ہین اور خواص بشر افضل ہین خواص ملک سے امام غزالی و امام حرمین
و صاحب فتوحات مکیہ قائل ہین افضلیت خواص ملک کے خواص بشر سے اور جو بات مجہہ فقیر پر ظاہر ہوگئی
ہے وہ یہ ہے کہ ولایت ملک کی افضل ہے ولایت نبی سے لیکن نبوت و رسالت میں ایک درجہ ہے کہ
مستکہ ملک اوس درجہ تک نہین پہنچتا ہے اور وہ درجہ راہ عنصر خاک سے آیا ہے کہ مخصوص ہے ساتہ
بشر کے اور نیز مجہپر یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ کمالات ولایت کو بنسبت کمالات نبوت کے کچہ اعتداد نہین ہے
کاش اتنا ہی اعتداد ہوتا جتنا کہ قطرہ کو بنسبت بحر محیط کے ہے جو مزیت کہ راہ نبوت سے آئی ہے وہ اضعاف
مضاعف زیادہ ہے اوس مزیت سے جو کہ راہ ولایت سے حاصل ہوتی ہے پس افضلیت مطلق خاص واسطے
انبیاء علیہم السلام کے ہے اور فضل جزئی ملائکہ کرام کے لیے ہے فالصواب ما قال الجمہور من العلماء
شکر اللہ سعیہم اس تحقیق سے یہ بات لائح ہوئی کہ کوئی ولی درجہ کسی نبی کو نہین پہنچتا ہے بلکہ اوس
ولی کا سر ہمیشہ نبی کے قدم کے نیچے ہوتا ہے **ف** یہ بات جان لینا چاہیے کہ جس کسی مسئلہ مین مسائل
سے علما و صوفیہ کا اختلاف ہے جیسا چاہیے طرح ملاحظہ کیا جاتا ہے تو حق طرف علما کے ملتا ہے اسکا بہید یہ ہے
کہ نظر علما کی بواسطہ متابعت انبیاء علیہم السلام طرف کمالات و علوم نبوت کے نفوذ کرتی ہے اور نظر صوفیہ

کی مقصود رہے کمالات ومعارف ولایت پرنا چار جو علم کہ پیشگاہ نبوت سے اخذ کیا گیا ہے وہی احوب
احق ہوتا ہے بنسبت اوس علم کے جو کہ مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتا ہے ۱۹ ایمان عبارت ہے تصدیق
قلبی سے ساتھ اوس چیز کے جو کہ بطریق ضرورت و تواتر ہمکو پہنچی ہے اور اقرار لسان کو بہی ایک رکن ایمان
کا کہا ہے کہ احتمال سقوط کا رکہتا ہے اور علامت اس تصدیق کی بیزار ہونا ہے کفر و کافری سے
اور اوس چیز سے جو کافری مین ہوتی ہے تخصیص لوازم کفر سے جیسے زنار باندہنا اور مثل اوسکے کوئی
اگر عیاذا باللہ اس تصدیق کے ساتہ کفر سے تبری نکرے تو یہ مصدق و مبتلی ہے کہ وہ داغ ارتداد
کے ساتہ داغدار ہے اور حقیقت مین حکم اوسکا وہی حکم منافق کا ہے لاالی ھؤلاء ولاالی ھؤلاء سو
تحقیق ایمان مین تبری کفر سے چارہ نہین ہوتا ہے ادنی درجہ تبری قلبی ہے اور اعلی درجہ تبری قلبی
وقالبی تبری عبارت ہے دشمنی رکہنے سے ساتہ اللہ کے دشمنون کے یہ دشمنی خواہ دلسے ہو اگر خوف ضرر
کا اونکی طرف سے ہے خواہ قلب و قالب دونون سے ہو جبکہ خوف نہو کریمہ یا ایھا النبی جاھد الکفار و
المنافقین واغلظ علیھم اسی بات کی مؤید ہے کیونکہ محبت اللہ و رسول کی بے دشمنی دشمنان
خدا و رسول کے ہو نہین سکتی شیعہ نے جو اس قاعدہ کو موالات اہل بیت مین جاری کیا ہے اور خلفاء
ثلثہ وغیرہ صحابہ سے تبری کرنے کو شرط موالات کہا ہے نامناسب ہے اسلئے کہ تبری کرنیکو دشمنون سے
موالات دوستونکی شرط ٹہیرائی ہے نہ مطلق تبری اونکے غیر سے اور کوئی عاقل منصف اصحاب کو تجویز کریگا
کہ حضرت کے اصحاب دشمن ہون یہ بزرگوار وہ تہے جنہون نے حضرت کی محبت مین جان و مال صرف کر دیا
اور جاہ و ریاست کو برباد دیا دشمنی اہل بیت کو انکی طرف کسطرح منسوب کر سکتے ہین حالانکہ محبت اہل قرابت
نبوی نص قطعی سے ثابت ہے اور دعوت کی اجرت اسی محبت کو ٹہیرایا ہے کما قال تعالے قل لا اسئلکم
اجرا الا المودة فی القربی ومن یقترف حسنة نزد لہ فیھا حسنا ابراہیم علیہ السلام نے جو اسقدر
بزرگی پائی اور شجرۂ طیبۂ انبیاء علیہم السلام ہوئے اسیواسطے ہوئی کہ اونہون نے اللہ کے دشمنون سے
تبری کی قال تعالے قد کانت لکم اسوة حسنة فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا
برآء منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوة والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہ
کوئی عمل نظر فقیر مین واسطے حصول رضائے حق جل وعلا کے برابر اس تبری کے نہین ہے حضرت حق کو
ساتہ کفر و کافری کے عداوت ذاتی ہے اور آلہہ آفاقی لات وعزی وغیرہا اور انکے عباد بالذات

دشمن حق مین خلود نار سی مل تضیع کی جرات اور آپ ہوائے نفسانی اور سارے اعمال سیئہ بہ نسبت پذیر
رکہتے ہین اسلیے کہ عداوت وغضب بہ نسبت انکے کمدرجہ ہیا اگر غضب سے منسوب طرف صفات کے
ہے اگر عتاب وعقاب بسبب راجع طرف افعال کے ہے اسلئے ان سیئات کی جزا خلود نار نہین شبیری بلکہ
انکی مغفرت کو سنو ہدایتی مشیت پر رکہا ہے سو جبکہ کفر و کفار سے عداوت ذاتی متحقق ہوئی تو رحمت و
رافت کہ صفات جمال سے ہے آخرت مین کافرون کو نہین پہنچے گی اور صفت رحمت کی عداوت ذاتی
کو نہین اوٹہا دیگی سبب جیسے کا تعلق ذات سے ہوتا ہے وہ اقوی وارفع ہوتی ہے بہ نسبت اوسکے جسکا
تعلق صفت سے ہوتا ہے اسلئے صفت کا مقتضا ذات کے مقتضا کی تبدیل نہین کرتا ہے اور حدیث
قدسی مین جو آیا ہے کہ سبقت رحمتی غضبی مراد اس غضب سے غضب صفاتی ہے کہ مخصوص
ہے ساتھ عصاۃ مومنین کے نہ غضب ذاتی کہ مخصوص ہے ساتھ مشرکین کے کوئی یہ کہے کہ دنیا مین کفار
کو رحمت سے نصیب ہے تو ہمیشہ صفت رحمت نے کسطرح عداوت ذاتی کو رفع کر دیا اسکا جواب یہ ہے
کہ حصول رحمت کا کفار کو دنیا مین باعتبار ظاہر صورت کے ہے اور حقیقت مین استدراج و کید ہے
اور یہی حتمین کریمہ ایحسبون انما نمدہم بہ من مال و بنین نسارع لہم فی الخیرات بل لا
یشعرون اور کریمہ سنستدرجہم من حیث لا یعلمون و املی لہم ان کیدی متین اسی بات
کی گواہ ہے **ف** عذاب ابدی دوزخ کا جزا کفر ہے اگر یہ کہین کہ ایک شخص باوجود ایمان کے رسوم
کفر بجا لاتا ہے اور مراسم اہل کفر کی تعظیم کرتا ہے اور علما اوسکے کفر کا حکم دیتے ہین اور اوسکو منجملہ اہل ردّہ
کے گنتے ہین جسطرح اکثر مسلمان ہند کے اس بلا مین مبتلا ہین تو اب بسبب فتوائے علما چاہیے کہ وہ شخص
آخرت مین بعذاب ابدی مبتلا ہو حالانکہ اخبار صحاح مین آیا ہے کہ جسکے دل مین ذرہ برابر ایمان ہوگا
اوسکو دوزخ سے باہر لاوینگے اور عذاب مخلد مین نچہوڑینگے اس مسئلہ کی تحقیق تیرے نزدیک کیا ہے
ہم کہتے ہین کہ اگر کافر محض ہے تو اوسکے نصیب مین عذاب مخلد ہے عیاذا باللہ اور اگر باوجود بجالانے
مراسم کفر کے ایک ذرہ ایمان کا بہی رکہتا ہے تو عذاب دوزخ مین مبتلا ہوگا لکن برکت سے اوس ذرہ بہر
ایمان کے امید ہے کہ خلود عذاب سے رہائی پائیگا اور گرفتاری دائمی سے نجات ہوگی **حکایت**
فقیر ایکبار واسطے عیادت ایک شخص کے گیا تہا معلوم ہوا اوسکا قریب احتضار کے پہنچا تہا جب اوسکے حال کی طرف
توجہ کی دیکہا کہ اوسکے دلمین بہت ظلمات ہین ہرچند توجہ کی کہ وہ ظلمات دور ہون کچہہ نفع نہوا بعد

بعد توجہ بیار کے معلوم ہوا کہ وہ ظلمات ناشی ہین صفات کفر سے کہ اوسکے اندر چھپی ہوئی ہین اور
منشا اونکا کدورات موالات ہے ساتہ کفر و اہل کفر کے یہ توجہات اون ظلمات کو دور نہین کرینگی تنقیہ اون
ظلمات کا مربوط ہے ساتہ عذاب نار کے کہ جزا کفر ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ ذرہ بہر ایمان بہی رکہتا ہے
جسکی برکت سے آخر کو وہ دوزخ سے باہر آئیگا جب مینے اس حال کو اوسکے اندر مشاہدہ کیا تو یہ خطرہ گزرا
کہ آیا اوسکے جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیے یا نہین بعد توجہ کے ظاہر ہوا کہ نماز پڑہنا چاہیے پس جو مسلمان کہ
باوجود ایمان کے رسوم کفر کرتے ہین اور تعظیم ایام کفار کی بجالاتے ہین اونکی جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیے اور
اونکو ملحق بکفار کرنا نچاہیے کما ہو العمل الی الیوم اور اس بات کی امید رکہنا چاہیے کہ آخر کو برکت
ایمان کیوجہ سے اوسکو عذاب ابدی سے نجات ہوگی معلوم ہوا کہ اہل کفر کو عفو و مغفرت نہوگی ان اللہ
لا یغفر ان یشرک بہ اگر زنا کافر ہے تو عذاب ابدی جزا اوسکے کفر کی ہے اور اگر ذرہ بہر ایمان رکہتا
ہے تو جزا اوسکی عذاب موقت ہے دوزخ مین اور سائر کبائر مین اگر اللہ چاہے گا بخشے گا نہین تو
عذاب کریگا نزدیک فقیر کے عذاب دوزخ موقت ہو یا مخلد مخصوص ہے ساتہ کفر و صفات کفر کے کما سیجیئ تحقیقہ
اور اہل کبائر جنکے گناہون کی مغفرت نہین ہوئی ہے توبہ سے یا شفاعت سے یا محض عفو و احسان سے
اور نیز اون کبائر کی تکفیر آلام و محن و شدائد دنیوی و سکرات موت سے نہین ہوئی ہے امید ہے کہ اونکو
عذاب مین ایک جماعت کے لئے عذاب قبر پر کفایت کرین اور دوسری جماعت کو باوجود محن قبر کے ساتہ
اہوال قیامت و شدائد حشر کے اکتفا کرین اور گناہ باقی نچہوڑین کہ وہ محتاج عذاب نار کا ہو کریمہ الذین
آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن موید اسی بات کو ہے کیونکہ مراد ظلم سے اسجگہ شرک ہے
واللہ اعلم بحقایق الامور کلہا کوئی یہ کہے کہ بعض سیئات غیر کفر کی جزا مین بہی عذاب دوزخ آیا ہے کما
قال تعالی ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا اور اخبار مین وارد ہے کہ جو شخص ایک نماز
فرض عمدا قضا کریگا اوسکو ایک حقبہ دوزخ مین عذاب کرینگے تو عذاب دوزخ مخصوص ساتہ کفار کے
نہ ٹہیرا اسکا جواب یہ ہے کہ عذاب قاتل کا مخصوص ساتہ مستحل قتل کے ہے اور مستحل قتل کافر ہے کما
ذکرہ المفسرون اور سیئات غیر کفر مین جو عذاب دوزخ کا آیا ہے وہ شائبہ صفات کفر سے خالی نہین
ہوگا جیسے استخفاف اوس سیئہ کا اور بے پروائی اوسکے بجالانے مین اور اوامر و نواہی شرعیہ کو
خوار رکہنا حدیث مین آیا ہے شفاعتی لاہل الکبائر من امتی اور دوسری جگہ فرمایا ہے امتی امۃ

میں ہوتا لاعذاب لھا فی الآخرۃ یہ اخبار اور آیت مستقدمہ اسکو مؤید ہیں اور احوال اطفال مشرکین اور
سکنہ شواہق جبال ومشرکین زمان فترت رسل کا دوسرے مکتوب مین لکھا ہے ۲۰ زیادت ونقصان
ایمان مین علما کا اختلاف ہے امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے الایمان لایزید ولا ینقص
اور امام شافعی نے فرمایا ہے کہ یزید وینقص اسمین شک نہین کہ ایمان عبارت ہے تصدیق
ویقین قلبی سے اوسمین گنجایش کم وبیش کی نہین ہے اور جو شے زیادت ونقصان کو قبول کرتی ہے
وہ داخل دائرہ ظن ہے نہ یقین غایت مافی الباب یہ ہے کہ اعمال صالحہ کے بجالانے سے اوس یقین کو ایک
جلا حاصل ہوتی ہے اور اعمال غیر صالح سے وہ یقین مکدر ہو جاتا ہے سو کم وبیشی باعتبار اعمال کے انجلا
مین اوس یقین کے ثابت ہے نہ نفس یقین مین ایک جماعت نے یقین کو منجلی اور روشن پاکر اوس یقین
سے زیادہ کہا جسمین وہ چمک دمک نہ تھی گویا بعض نے یقین غیر منجلی کو یقین نہین جانا اوسی یقین منجلی
کو یقین جانکر ناقص کہدیا دوسری جماعت تیز نظر نے دیکھا کہ رجوع اس کم وبیشی کا طرف صفات یقین کے
ہے نہ طرف نفس یقین کے اسلئے انہون نے یقین کو غیر زائد وناقص کہا جیسے دو آئینہ ہون اور ایک
زیادہ نورانیت رکھتا ہو اور دوسرا کم ایک شخص لے ان دونون کو دیکھکر یہ بات کہی کہ اس آئینہ مین انجلا ونمایندگی
زیادہ ہے اور اس دوسرے مین اتنی جلا ونمایندگی نہین ہے اور دوسرا شخص یہ بات کہے کہ دونون
آئینہ برابر مین کچھہ زیادت ونقصان انمین نہین ہے تفاوت فقط انجلا ونمایندگی مین ہے کہ یہ صفات ہین
آئینہ کے پس اسجگہ نظر اس شخص ثانی کی صائب ہے اور طرف حقیقت شے کے نافذ اور نظر شخص اول
کی مقصور ہے اوس نے صفت سے طرف ذات کے تجاوز نکیا دیرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجات یہ تحقیق جسکے اظہار کی توفیق اس فقیر کو ہوئی اس سے اعتراضات مخالفین کے
جو عدم زیادت ونقصان ایمان پر کرتے ہیں دور ہوگئے اور ایمان عامہ مومنین کا جمیع وجوہ مین مثل
ایمان انبیاء علیہم السلام کے نہ ٹہیرا اسلئے کہ ایمان انبیاء کا جو سراپا منجلی ونورانی ہے اور اسکے ثمرات
ونتائج چند در چند زیادہ ہین ایمان عامہ مومنین سے جو کہ ظلمات وکدورات رکہتا ہے علی تفاوت
درجاتہم اسیطرح ایمان ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہ ایمان تمام امت سے وزن مین زیادہ ہے باعتبار
اوسی انجلا ونورانیت کے ہے زیادتی ایمان کی راجع طرف صفات کاملہ کے ہوتی ہے دیکھو انبیاء
نفس انسانیت مین برابر عامہ ہین اور حقیقت وذات مین متحد تفاضل اونکا اعتبار انہین صفات

کاملہ کے ہے اور جو کوئی صفات کاملہ نہین رکہتا ہے وہ گویا اس نوع ہی سے خارج ہے اور خواص نفسانی
سے اوس نوع کے محروم ہے باوجود اس تفاوت کے نفس انسانیت مین کوئی کم وبیشی نہین آتی ہے
اور یہ بات نہین کہہ سکتے کہ وہ انسانیت قابل زیادت ونقصان ہے واللہ سبحانہ الملہم للصواب کہتے
ہین کہ مراد تصدیق ایمان سے نزدیک بعض کے تصدیق منطقی ہے کہ شامل ظن ویقین ہے بصورت
مین کم وبیشی کو نفس ایمان مین گنجائش ہوگی لکن صحیح یہ ہے کہ مراد تصدیق سے ایجگہ یقین واذعان قلبی
ہے نہ معنی عام کہ ظن کو بہی شامل ہو ۲۱ امام اعظم کہتے ہین انا مومن حقا امام شافعی کہتے ہین انا
مومن انشاء اللہ تعالی حقیقت مین یہ نزاع لفظی ہے مذہب اول باعتبار ایمان حال کے ہے اور مذہب
ثانی باعتبار مآل وانجام کار کے لکن تحاشی صورت استثنا سے اولی واحوط ہے کما لا یخفی علی
المنصف ۲۲ کرامات اولیاء حق ہے اور بسبب کثرت وقوع خوارق عادات کے یہ بات اولیاء کیلئے
ایک عادت مستمرہ ہوگئی ہے منکر کرامات کا منکر علم عادی وضروری ہے نبی کا معجزہ مقرون ساتہ
دعوے نبوت کے ہوتا ہے اور ولی کی کرامت اس بات سے خالی ہوتی ہے بلکہ مقرون باعتراف
متابعت نبی ہوتی ہے فلا اشتباہ بین المعجزۃ والکرامۃ کما زعم المنکرون ۲۳ ترتیب
درمیان خلفاء راشدین کے وہی ترتیب خلافت کی ہے لکن افضلیت شیخین کی باجماع صحابہ وتابعین
ثابت ہوئی ہے جسطرح کہ ایک جماعت اکابر ائمہ نے اسکو نقل کیا ہے منجملہ اونکے ایک امام شافعی رح
ہین شیخ ابو الحسن اشعری کہتے ہین ان تفضیل ابی بکر ثم عمر علی بقیۃ الامۃ قطعی ذہبی نے
کہا ہے قد تواتر عن علی فی خلافتہ وکرسی مملکتہ وبین الجم الغفیر من شیعتہ ان ابا بکر وعمر
افضل الامۃ ورواہ عن علی نیف وثمانون رجلا پہر ایک جماعت کو گنکر یہ کہا ہے فقبح
اللہ الرافضۃ ما اجہلہم اور بخاری نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا تہا
خیر الناس بعد النبی صلعم ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر فقال ابنہ محمد ابن الحنفیۃ ثم انت فقال انما
انا رجل من المسلمین ذہبی نے بسند صحیح علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا ہے بلغنی ان
رجالا یفضلونی علیہما ومن وجدتہ فضلنی علیہما فہو مفتری علیہ ما علی المفتری دار قطنی
کا لفظ یہ ہے لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر وعمر الا جلدتہ جلد المفتری اسطرح کی
روایات علی سے اور صحابہ دیگر سے متواتر مروی وثابت ہین کسیکو مجال انکار نہین ہے یہانتک کہ

عبدالرزاق نے کہ اکابر شیعہ میں سے تھے یوں کہا ہے افضل الشیخین بتفضیل علی ایاهما لی
نفسہ والا لما فضلتہما کفی بی وزرا ان احبه ثم اخالفه یہ سب روایات صواعق محرقہ
سے مستفاد ہیں رہی تفضیل عثمان کی سو اکثر علماء اہل سنت اسی بات پر ہیں کہ افضل ابوبکر کے
عثمان ہیں پھر علی ائمہ اربعہ مذاہب کا مذہب یہی ہے اور وہ توقف جو فضیلت عثمان میں امام
مالک سے نقل کیا گیا ہے قاضی عیاض کہتے ہیں کہ امام نے اوس سے رجوع کیا اور عثمان کو افضل ٹھیرایا
ہے علی مرتضی پر قرطبی نے کہا وهو الاصح انشاء الله تعالی اسیطرح وہ توقف جو کہ عبارت امام
اعظم رح سے سمجھا ہے کہ من علامات السنة والجماعة تفضیل الشیخین و حب الختنین
نزدیک اس فقیر کے محمل اس عبارت کا دوسرا ہے زمان خلافت ختنین میں ظہور فتن و اختلال
امور کا بہت ہوا تھا اور لوگوں کے دل میں اس راہ سے کدورت ہو گئی تھی اس بات کو ملاحظہ کرکے
انکے حق میں لفظ محبت کو اختیار کیا ہے اور انکی دوستی کو علامت سنت ٹھیرایا ہے بغیر اسکے کہ کوئی
شائبہ توقف کا ملحوظ ہو وکیف کہ کتب حنفیہ مشحون ہیں اس عبارت سے کہ افضلیتہم علی ترتیب
خلافتہم بالجملہ افضلیت شیخین کی یقینی ہے اور افضلیت عثمان کی اسنے کم ہے لیکن احوط یہ ہے کہ منکر
افضلیت عثمان بلکہ افضلیت شیخین کو ہم حکم کفر کا نہیں کریں گے بلکہ مبتدع و گمراہ کہیں گے اسلئے
کہ علما کو اوسکی تکفیر میں اختلاف ہے اور قطعیت میں اس اجماع کے قیل وقال ہے یہ منکر قرین یزید
پلید ملت ہے کہ بواسطہ احتیاط اوسکے لعن میں توقف کیا گیا ہے جو ایذا حضرت صلعم کو بواسطہ ایذا کے
خلفاء راشدین پہنچتی ہے مثل اوس ایذا کے ہے جو کہ طرف سے امین کے آپ کو پہنچی ہے الله الله
فی اصحابی لا تتخذوهم غرضا من بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی
ابغضهم ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ومن اذی الله فیوشك ان یوخذه
وقال تعالی ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والاخرة
مولانا سعدالدین نے عقائد نسفی میں دربارہ اس افضلیت کے جو کچھ الفاظ سمجھا ہے وہ انصاف
سے دور ہے اور جو تردید کی ہے وہ بے احصل ہے اسلئے کہ علما کے نزدیک یہ امر مقرر ہے
کہ فضیلت باعتبار کثرت ثواب الٰہی کے اسجگہ مراد ہے نہ وہ افضلیت جو بمعنی کثرت ظہور فضائل و
مناقب کے ہے کہ اسکا اعتبار نزدیک عقلا کے نہیں ہے کیونکہ سلف نے صحابہ تھے یا تابعین معتقد

فضائل و مناقب کہ حضرت امیر کے نقل کئے گئے ہیں کسی صحابی کے نقل نہیں کئے یہانتک کہ امام احمد نے فرمایا ہے ماجاء لاحد من الصحابة من الفضائل ما جاء لعلی منہ امام احمد نے حکم کیا ہے ساتھ افضلیت خلفاء ثلثہ کے اس سے معلوم ہوا کہ وجہ فضیلت کی اور کچھ ہے سوا ان فضائل و مناقب کے اور اطلاع اوس افضلیت پر مشاہدین دولت وحی کو میسر تھی کہ صراحۃً یا قرینۃً اونہون نے یہ بات معلوم کی تھی اور وہ خود اصحاب پیغمبر تھے تو یہ قول شارح عقائد نسفی کا کہ اگر مراد افضلیت سے کثرت ثواب ہے تو واسطے توقف کے ایک جہت ہے ساقط ہے کیونکہ توقف کو اوسوقت گنجایش تھی کہ اوس فضلیت کو پہلے صاحب شریعت سے صریحًا یا دلالۃً معلوم نکیا ہوتا اور جب معلوم کرلیا ہے تو اب کسلئے توقف کرنا چاہیئے اور اگر معلوم نہین کیا ہے تو پھر کسلئے حکم افضلیت کا دیتے ہین اور جو شخص ان سب کو برابر جانے اور ایک کے فضل کو دوسرے پر فضول سمجھے وہ خود ابو الفضول ہے اور عجب طرح کا فضولی ہے کہ اجماع اہل حق کو فضول جانتا ہے اور وہ جو صاحب فتوحات مکیہ نے کہا ہے کہ سبب اونکی ترتیب خلافت کا اونکی مدت عمر تک کچھ دلیل مساوات افضلیت پر نہین ہے اسلئے کہ امر خلافت اور بات ہے اور بحث فضیلت اور بات سو اگر یہ بات تسلیم بھی کیجائے تو یہ بات اور مثل اسکے اور باتین شطحیات مین سے ہین لائق تمسک کے نہین ہین اکثر معارف اونکے جو علوم اہل سنت سے جداجا پڑے ہین صواب سے دور ہین اونکی متابعت نہین کرتا مگر وہی شخص جسکا دل بیمار ہے یا مقلد صرف ہے ﴿۴﴾ جو منازعات و مشاجرات درمیان صحابہ کے گزرے ہین اونکو محامل نیک پر صرف کرنا چاہیئے کہ یہ بات ہوس و تعصب سے دور ہے تفتازانی نے باوجود افراط کے حب علی مین کہا ہے وما وقع من المخالفات والمحاربات لم یکن عن نزاع فی الخلافة بل عن خطأ فی الاجتهاد حاشیہ خیالی مین کہا ہے فان معاویة واحزابه بغوا عن طاعته مع اعترافهم بانه افضل اهل زمانه وانه الاحق بالامامة منه لشبهة هی ترك القصاص عن قتلة عثمان رضی اللہ عنہ اور حاشیہ کمال مین خود علی مرتضی سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کہا اخواننا بغوا علینا ولیسوا کفرة ولا فسقة لما لهم من التاویل اور شک نہین ہے کہ خطائے اجتہادی ملامت سے دور ہے اور طعن و تشنیع سے مرفوع اسلئے مراعات حقوق صحبت خیر البشر صلعم کو نصب العین رکھکر جمیع اصحاب کرام کو ساتھ نیکی کے یاد کرنا چاہیئے اور حضرت کی دوستی سے

انکا دوستدار ہونا چاہیئے من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم سے ظاہر ہے
کہ جو محبت میرے صحابہ سے متعلق ہے یہ وہی محبت ہے جسکا تعلق مجھسے ہے ایسی ہی حال بغض کا ہے
کہ جو بغض اونسے متعلق ہے یہ وہی بغض ہے جو کہ مجھسے تعلق رکھتا ہے ہمکو ساتہ محاربان حضرت امیر
کے کوئی آشنائی نہین ہے بلکہ جگہ اسکی ہے کہ ہم اونسے آزار مین ہون لیکن جو کہ وہ اصحاب حضرت
صلعم مین اور ہمکو حکم ہے کہ ہم اونسے محبت رکھین اور اونکے بغض و ایذا سے ہم منع کئے گئے ہین ناچار
ہم سب کو دوست رکھتے ہین بسبب دوستی رسول خدا صلعم کے اور اونکے بغض و ایذا سے بہاگتے ہین
کہ یہ بغض و ایذا منجر طرف آنحضرت صلعم کے ہوتی ہے ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ہم محق کو محق اور
مخطی کو مخطی کہین گے حضرت امیر حق پر تہے اور اونکے مخالف خطا پر اس سے زیادہ کچہ کہنا فضول
ہے انتہی کلام المجدد رضی اللہ عنہ واللہ اعلم

فصل بیان مین جس عقیدہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کی

بعد حمد و نعت کے شاہ صاحب نے لکہا ہے کہ مین اللہ کو اور سارا ملائکہ و جن و انس کو جو حاضر مین
گواہ کرتا ہون کہ میرا عقیدہ تہ دل سے یہ ہے کہ اس جہان کا ایک صانع ہے قدیم جو کہ ہمیشہ تہا اور ہمیشہ
رہیگا اوسکا وجود واجب اور اوسکا عدم ممتنع ہے وہ کبیر متعال ہے متصف ہے ساتہ جمیع صفات کمال
کے منزہ ہے سارے صفات نقص و زوال سے وہی خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے جمیع
معلومات کا قادر ہے سارے ممکنات پر مرید ہے جمیع کائنات کا سمیع بصیر ہے کوئی اوسکا مثل نہین اور
نہ کوئی ضد و ند و مثل ۲ اوسکے وجوب وجود مین کوئی شرکت نہین رکہتا اور نہ استحقاق عبادت
مین اور نہ کوئی خلق و تدبیر مین اوسکا شریک ہے مستحق عبادت یعنی اقصی غایت تعظیم کا وہی ہے شفاء
مرض و عطاء رزق و کشف ضر وہی کرتا ہے نہ کوئی اور جب کسی شے کو کن کہتا ہے تو وہ ہوجاتی
ہے لیکن نہ اس معنی سے کہ تسبب عادی ظاہری ہوتا ہے جسطرح کہا کرتے ہین کہ طبیب نے بیمار کو
شفا دی اور امیر نے لشکر کو رزق دیا کہ یہ اور کچہ بات ہے اگرچہ لفظ مین اشتباہ ہو کوئی اوسکا ظہیر یعنی
پشت پناہ نہین ہے وہ اپنے غیر مین حلول نہین کرتا اور نہ کسی غیر کے ساتہ متحد ہوتا ہے کوئی حادث

اوسکی ذات بنفسے ساتھ قائم نہین ہے اور نہ اوسکی ذات مین کسیطرح کا حدوث ہے حدوث تو تعلق صفات
مین ساتھ متعلقات صفات کیے ہے یہانتک کہ افعال ظاہر ہوتے مین حقیقت یہ ہے کہ تعلق بھی حادث
نہین ہے بلکہ حادث متعلق بالفتح ہے اسی جگہ سے ظہور احکام تعلق کا بسبب تفاوت متعلقات متفاوت
ہوا کرتا ہے اللہ تعالی حدوث وتجدد سے من جمیع الوجوہ بری ہے نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز
مین ہے نہ جہت مین نہ اوسکی طرف اشارہ ہوسکے بلفظ اینجا وانجا اور نہ اوسپر حرکت وانتقال جم سکے
اور نہ اوسکی ذات وصفت مین تبدل یا جہل یا کذب آسکے وہ تو اوپر عرش کے ہے جسطرح کہ اوسنے
اپنے نفس کا وصف کیا ہے لیکن یہ اوپر ہونا اوسکا عرش پر کچھ بمعنی تحیز وجہت نہین ہے بلکہ کنہ اس تفوق
واستوار کا کوئی نہین جانتا مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین جنکو اللہ نے اپنے پاس سے علم دیا ہے
۔۔ اللہ تعالی دن قیامت کے آنکھون سے مومنین کو نظر پڑیگا دو طرح پر ایک یہ کہ اونپر ایک انکشاف
تام بلیغ ہوگا جو کہ نری تصدیق عقلی سے زیادہ تر ہے تو گویا یہ آنکھ ہی سے دیکھنا ہوا مگر یہ رویت
بغیر موازات ومقابلہ وجہت ولون وشکل ہوگی آسی صورت کے معتزلہ وغیرہم قائل ہین تو یہ حق
ہے خطا معتزلہ کی فقط اتنی بات مین ہے کہ وہ رویت کی تاویل اسی معنی کے ساتھ کرتے ہین پس بس
یا رویت کو اسی معنی مین منحصر سمجھتے ہین دوسری طرح یہ ہے کہ اللہ تعالی بہت سی صورتون مین
متمثل ہو جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اوسوقت اہل ایمان اوسکو اپنی آنکھ سے مع شکل ولون متوہم
کے دیکھین گے جسطرح کہ خواب مین واقع ہوتا ہے اور حضرت نے اوسکی خبر دی ہے کہ رایت
ربی فی احسن صورۃ پس جو کچھ دنیا مین اندر خواب کے دیکھتے ہین اوسکو وہان عیانا دیکھین گے
ہم انہین دو وجہ کو سمجھتے اور اعتقاد کرتے ہین اور اگر مراد اللہ ورسول کی رویت سے سوا ان دو
وجہ مذکور کے اور کچھ ہو تو ہم ایمان لائے ہین اگرچہ ہمکو بعینہ وہ مراد معلوم نہو ۔۔ اللہ نے جو
چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہوا سارے کفر ومعاصی اوسیکی خلق اور ارادہ سے ہوتے ہین نہ اوسکی
رضا سے وہ اپنی ذات وصفات مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور نہ کوئی اوسپر حاکم ہے اور نہ کوئی
شے اوسپر کسی کے واجب کرنے سے واجب ہوتی ہے ہان وہ کبھی وعدہ کرکے پورا کرتا ہے
جسطرح حدیث مین آیا ہے فهو ضامن علی الله اور اوسکے سارے افعال متضمن ہین حکمت پر افحسبتم
انما خلقنکم عبثا اور متضمن ہین مصلحت کلیہ پر جسکو وہی جانتا ہے اوسپر لطف جزئی

خاص یا اصلح خاص واجب نہین آوس سے کوئی قبیح صادر نہین ہوتا ہے اور نہ وہ اپنے فعل ار حکم مین طرف کسی جور وظلم کے منسوب ہو سکتا ہے بلکہ خلق وامر مین رعایت حکمت کی فرماتا ہے یہہ بات نہین ہے کہ وہ کسی شے سے اپنے نفس کو مستکمل کرتا ہو یا اوسکو کوئی حاجت وغرض لگی ہو کہ یہ صنعت وقبیح ہے اوسکے سوا کوئی حاکم نہین ہے عقل کو کچھ حکم ودخل حسن وقبیح اشیاء مین نہین ہے اور نہ اسباب مین کہ فعل کیون سبب ہے ثواب وعقاب مین بلکہ حسن وقبیح اشیاء کا اللہ کی قضا وحکم سے ہے اوسی نے لوگون کو مکلف کیا ہے پھر کسی بات کی وجہ مصلحت کو عقل پا لیتی ہے اور مناسبت اوسکی واسطے ثواب وعقاب کے سمجھ جاتی ہے اور بعض امور ایسے ہین کہ بے بتائے رسول کے دریافت نہین ہو سکتے ۵ اللہ کی ہر صفت واحد بالذات غیر متناہی بحسب تعلق وتجدد ہے یہ تجدد اگر ہے تو تعلق مین معنی مذکور ہے

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست — در پردہ وارد ہیچ کثرت منائی را

۶ اللہ تعالے کے فرشتے ہین علوی مقرب وموکل ہین کتابت اعمال وحفظ عباد پر مہالک سے وہ طرف خیرات کے بلاتے ہین بنی آدم کو ملتفت کرتے ہین ہر ایک کے لئے ایک مقام معلوم ہے وہ اللہ کی نافرمانی نہین کرتے بلکہ جو کچھ اوسکا حکم ہوتا ہے وہی بجا لاتے ہین ۷ شیاطین بھی اللہ کی مخلوق ہین یہ بنی آدم کے لئے فتنہ شر کرتے ہین ۸ قرآن اللہ تعالی کا کلام ہے جسکو بطور وحی کے ہمارے نبی صلعم پر بھیجا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء حقیقت وحی کی یہی ہے ۹ اللہ کے نامون اور صفتون مین الحاد کرنا جائز نہین ہے بلکہ اطلاق متوقف ہے شرع پر ۱۰ معاد جسمانی حق ہے اجساد محشور ہونگے اونکے اندر روح پھر جائے گی وہ بدن یہی بدن ہون گے جو شرعا وعرفا ہر چند طویل یا قصیر ہون جسطرح آیا ہے کہ دانت کافر کا برابر کوہ احد کے ہو گا یا الطف ہون جسطرح کہ صفت اہل جنت مین آیا ہے یہ ویسی بات ہے جیسے بچہ جوان اور بوڑھا ہو جاتا ہے گو ہزار بار اوسمین تبدل اجزاء کا ہو ۱۱ مجازات وحساب وصراط حق ہین جنت ونار بھی حق ہین یہ دونون آج کے دن موجود ہین اور باقی رہینگی لیکن نص مین تصریح اونکے مکان کی نہین آئی بلکہ جس جگہ اللہ نے چاہا وہان ہین ہمکو کچھ احاطہ اللہ کی خلق وعوالم کا نہین ہے ۱۲ مسلمان

صاحب کبیرہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اتنی بات ہے کہ اللہ تعالے کے افعال دنیا وآخرت مین ودطرح ہوا کرتے ہین ایک موافق سنت جاری بین الخلق العباد کے دوسرے برسبیل خرق عادت سو عفو کرنا کبائر کا اوس شخص سے جو بلا توبہ مرگیا ہے بطور خرق عوائد کے جائز ہے یہی وجہ تطبیق کی ہے درمیان ان نصوص کے جو بادی النظر مین متعارض نظر آتے ہین ۱۳ شفاعت حق ہے واسطے اوسکے جسکے لئے رحمن اذن دیگا حضرت کا شفاعت کرنا واسطے اہل کبائر کے اپنی امت مین سے ثابت ہے آپ پہلے شافع پہلے مشفع ہونگے اور جس جگہ نفی شفاعت کی آئی ہے مراد اوس سے وہ شفاعت ہے جو بغیر اذن ورضائے الٰہی کے ہوگی ۱۴ عذاب قبر کا اور تنعیم قبر کی واسطے مومن کے اور سوال منکر نکیر کا اور مبعوث ہونا رسل کا طرف خلق کے اور تکلیف دینا اللہ کا اپنے بندون کو ساتھ امر و نہی کے زبان رسل پر حق و ثابت ہے ۱۵ اللہ کے رسول چند امر مین ممتاز ہین جو اونکے غیر مین برسبیل اجتماع نہین ہوتے ہین وہی امور دلیل ہین اونکی نبوت پر جیسے خرق عوائد یعنی معجزات ناقضات عادات اور جیسے سلامت فطرت اور کمال اخلاق وغیرہا ۱۶ انبیا رکفر سے اور اصرار کرنے سے کبائر و فواحش و قبائح پر معصوم ہین اللہ تعالے عصمت اونکی تین طرح پر کرتا ہے ایک یہ کہ اونکو سلامت فطرت و کمال اعتدال اخلاق پر پیدا کرتا ہے اونکو ہمیشہ ہی سے کچھ رغبت معاصی مین نہین ہوتی ہے بلکہ اونسے متنفر رہتے ہین دوسرے یہ کہ اونکو اسبات کی وحی کرتا ہے کہ معاصی پر عقاب کیا جاتا ہے اور طاعات پر ثواب دیا جاتا ہے یہ وحی اونکو معاصی سے روکتی اور باز رکھتی ہے تیسرے یہ کہ اللہ تعالے درمیان اونکے اور معاصی کے ساتھ پیدا کرنے کسی لطیفہ غیبی کے حائل ہو جاتا ہے جسطرح کہ صورت یعقوب علیہم السلام کی انگشت بدندان قصہ یوسف علیہ السلام مین ظاہر ہوئی تھی ۱۷ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہین اونکے بعد کوئی نبی نہوگا اونکی دعوت سارے انس وجن کو عام ہے وہ اسی خاصہ کی وجہ سے اور بسبب دیگر خواص کے جو شامل اسکے ہین افضل انبیاء ہین ۱۸ کرامات اولیاء کی حق ہے اولیاء وہ مومنین ہین جو عارف ہین اللہ اور اوسکی صفتون کے اور اپنے ایمان مین محسن ہین اللہ تعالے اپنے

بندون مین سے جسکو چاہتا ہے اکرام کرتا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء 19 ہم گواہی دیتے ہین جنت وخیر کی واسطے عشرہ مبشرہ اور فاطمہ وخدیجہ وعائشہ وحسن وحسین رضی اللہ عنہم کے اور سائر صحابہ واہل بیت کی توقیر کرتے ہین اور اونکی عظم محل کے اسلام مین معترف ہین آستیطح اہل بدر واہل بیعۃ الرضوان کے لئے شہادت جنت کی ادا کرتے ہین ۲۰ ابو بکر امام حق ہین بعد رسول خدا صلعم کے پہر عمر پہر عثمان پہر علی پہر خلافت تمام ہوگئی اور بادشاہی گزند آئی ابو بکر افضل مردم ہین بعد حضرت کے ہمارا مطلب یہ نہین ہے کہ وہ من جمیع الوجوہ افضلیت رکہتے تہے یہانتک کہ نسب وشجاعت وقوت وعلم وامثالہا کو بہی عام وشامل ہو بلکہ یعنی عظم نفع اسلام ہے وہ امیر اور وہ وزیر اثت حضرت کے یہی ابو بکر وعمر تہے باعتبار ہمت بالغہ کے اشاعت حق مین کیونکہ حضرت صلعم دو جہتین رکہتے تہے ایک جہت سے اللہ تعالی سے اخذ کرتے دوسری جہت سے خلق کو دیتے سو ان دونون صاحبون کو ثابت اعتبار خلق اس تالیف جمع وتدبیر حرب مین بہا طول تہا اس اعتبار سے انکو اورون پر فضیلت حاصل ہے اور یون تو سارے صحابہ ہمارے امام وپیشوا ہین دین مین اونکو برا کہنا حرام ہے اور اونکی تعظیم واجب ۲۱ ہم کسیکو اہل قبلہ مین سے کافر نہین کہتے مگر اوس امر مین جسمین کہ نفی صانع قادر مختار یا عبادت غیر اللہ یا انکار معاد یا انکار نبی وسائر ضروریات دین ہو ۲۲ امر بمعروف ونہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ کسی فتنہ مین نہ ڈالے اور یہ گمان ہو کہ وہ امر ونہی مقبول ہوگی فہذہ عقیدتی ادین اللہ تعالی بہا ظاہرا وباطنا والحمد للہ اولا وآخرا انتہے حسن العقیدۃ اس اعتقاد کے بعض الفاظ پر کتاب انتقاد مین تنقید کی گئی ہے واللہ اعلم

ف چونکہ دار و مدار عقیدہ کا رد شرک واختیار توحید ومسئلہ صفات پر ہے اسلئے اسجگہ بیان حجۃ اللہ البالغہ کو ضمیمہ حسن العقیدۃ کا کیا گیا لکن بطریق اختصار شاہ صاحب رح نے لکہا ہے کہ عبادت کہتے ہین اقصی تذلل کو اور یہ اقصی تذلل طرف سے غیر کے یا تو صورۃ ہوتا ہے جیسے قیام یا سجود کرنا یا نیۃ ہوتا ہے جیسے کسی فعل سے نیت تعظیم کی ہو جسطرح کہ رعیت ملوک کی یا تلامذہ استاد کی تعظیم کیا کرتے ہیں ان دو صورت کے سوا کوئی تیسری صورت نہین ہے ملائکہ نے آدم کو اور اخوان یوسف نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ تحیت کیا تہا اور سجدہ اعلی صورت تعظیم کی ہے تو یہ بات واجب ٹہیری کہ تمیز ہو مگر نیت سے مگر یہ بات ابتک منقح نہین ہوئی اور جو نبی اپنی قوم مین مبعوث ہوا اوسنے

منزوری حقیقت شرک کی اونکو سمجہائی اوران دونون درجونمین تمیز کیا اور درجہ مقدسہ کو واجب مین حصر فرمایا اگرچہ الفاظ متقارب ہوین پہر جو لوگ مریض شرک تہے وہ کئی طرح پر تہے ایک وہ ہین جو بالکل اللہ کے جلال کو بہول گئے اونہون نے سوای شرکا رکے کیکو نہ پوجا اور اپنی ہر حاجت اونہین کی طرف مرفوع کی اور اللہ پاک کی طرف اصلا التفات نکیا اگرچہ وہ بنظر برہانی یہہ بات جانتے تہے کہ انفرام سلسلہ وجود کا اللہ ہی کی طرف ہے اور کسینے یہہ اعتقاد کیا کہ سیدو بندہ اللہ تعالی ہے لکن کبہی وہ اپنی کسی بندہ کو خلعت شرف و تالہ دیکر بعض امور خاصہ مین اوسکو متصرف کردیتا ہے اور اوسکی شفاعت حقمین اپنے بندون کے قبول فرماتا ہے جسطرح کوئی ملک الملوک اقطار ارض مین اپنی طرف سے ایک ایک بادشاہ مقرر کرکے تدبیر ملک کے سوائے امور عظام کے اوسکے سپرد کردیتا ہے اسلئے اسکے زبان اونکو بندہ کہنے سے لڑکہڑاتی ہے ناچار اونکو برابر خدا کے ٹہراتا ہے پہر اس سے بہی عدول کرکے بنا اللہ و محا حبیب خدا نام رکہتا ہے اور آپ کو اونکا بندہ کہنے لگتا ہے جیسے عبدالمسیح و عبدالعزی وغیرہما جمہور یہود و نصارے و مشرکین اور بعض غلاۃ منافقین امت اسلام کا اب تک یہی مرض ہے اسیلئے اشیاء محسوسہ کو کہ مظان اشراک ہین کفر ٹہرایا ہے جیسے سجدہ اصنام و ذبح اوثان و حلف باسم اصنام وامثال ذلک الغرض حقیقت شرک کی یہہ ہے کہ انسان بعض مردم معظمین مین آثار عجیبہ کو جو اوس سے صادر ہوتے ہین یہہ اعتقاد کرے کہ صدور ان آثار کا اسلئے ہوا ہے کہ وہ شخص متصف سا تہہ کسی ایک صفت کے صفات کمال سے ہے کہ ویسی صفت اوسکے جنس مین معہود نہین ہے بلکہ مختص بواجب جل مجدہ ہے غیر مین پائی نہین جاتی مگر یہہ کہ اوسکو خلعت الوہیت پہنا دی جائے یا غیر اپنی ذات سے فنا ہوکر باقی بذات خدا ہو جائے یا مانند اسکے جسکا اعتقاد یہہ معتقد انواع خرافات سے رکہتا ہے سو منجملہ اون امور کے جنکو شریعت محمدیہ نے مظنات شرک ٹہرایا ہے ایک یہہ ہے کہ وہ لوگ اصنام و نجوم کو سجدہ کرتے تہے اللہ نے فرمایا لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن اشراک فی السجدہ کو اشراک فی التدبیر بہی لازم ہے دوسرے یہہ کہ وہ اپنی حوائج مین استعانت بغیر اللہ کرتے تہے جیسے شفاء مریض و غناء فقیر اور اونکی نذر مانتے تہے واسطے بر آمد مطلب کے اور اونکے ناموں کو پڑہتے تہے بامید برکت اسلئے اللہ نے کہا کہ تم اپنی نماز مین یون کہو ایاک نعبد و ایاک نستعین اور فرمایا ولا تدعوا مع اللہ احدا مراد دعا سے اسجگہہ استعانت ہے تیسرے یہہ کہ وہ بعض شرکاء کا نام بنات اللہ و ابناء اللہ رکہتے تہے اس سے اونکو سخت نہی کی گئی چوتہے یہہ کہ اونہون نے اپنے مولویون اور درویشون کو اللہ کے سوا ارباب ٹہرایا تہا یعنے وہ اسبات کے معتقد تہے کہ جنکو وہ حلال حرام کردین وہی نفس الامر مین

اعمال حرام ہے کہ قال تعالی اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ تیسری یہہ کہ وہ جو بہت اسکو ہو
خوہم کہ تقرب حاصل کرتے تہے کبہی وقت ذبح کے اوسکا نام پکارتے اور کبہی انصاب مشہورہ پر ذبح کرتے سوہم
بات منسوخ کیگئی تیسری یہہ کہ وہ سوائب وبحائر چہوڑتے تہے تقرب شرکا کو سو آنحضرت نے فرمایا
ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ساتوین یہہ کہ حق مین کچہہ لوگون کے اونکا یہہ اعتقاد تہا کہ
نام مبارک وسعظم ہین اور وہ شے ہم کی جہوٹی قسم کہانا ستوجب حرمان ہے اہل واہل مین اور ایسے ویسے
لوازم انکے قسم والے سو ان باتون سے منع کئے گئے اور حضرت نے فرمایا من حلف بغیر اللہ فقد اشرک
بعض محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث بسبب تغلیظ وتہدید ہے لیکن مین اسکا قائل نہین ہون میرے نزدیک
مراد اس سے یمین منعقدہ ویمین غموس باسم غیر اللہ باعتقاد مذکور ہے آٹہوین حج کرتے تہے واسطے غیر
اللہ کے مواضع متبرکہ جو مختص بشرکا ہے وہان جاکر واسطے تقرب کے اور ترتے شرع نے اس سے منع
کیا اور حضرت نے فرمایا لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد نوین یہہ کہ اپنی اولاد کا نام عبد العزی عبد الشمس
ونحوہا رکہتے تہے حدیث مین آیا ہے کہ حوا نے اپنے ولد کا نام عبد الحارث رکہا تہا یہہ وحی شیطان تہی
فہذہ اشباہ وقوالب للشرک نہی الشارع عنہا لکونہا قوالبہ واللہ اعلم ف جسطرح اللہ پر ایمان
لانا واجب ہے اسیطرح اللہ کی صفات پر ایمان لانا فرض ہے اسبات کا معتقد ہو کہ اللہ سارے صفات علیا
کے متصف ہے اس سے ایک دروازہ درمیان بندہ اور خدا کے کہل جاتا ہے اور اللہ کے مجد وکبریا کا
انکشاف ہوتا ہے سارے ملل سماویہ کا خاطبہ بیان صفات پر اور ان عبارات کے استعمال مین لائق
پر جسطرح کہ وہ وارد ہین اور اسبات پر کہ اونمین استعمال سے زیادہ کچہہ بحث نکرین اجماع ہے قرون
مشہود لہا بالخیر اسی پر گزرے ہین پہر ایک گروہ مسلمین نے اونسے بحث کی اور تحقیق معانی مین بغیر کسی نص
اور برہان قاطع کے لگ گئے حضرت نے کہا ہے تم خلق مین فکر کرو نہ خالق مین اور اس آیت مین
وان الی ربک المنتہی فرمایا لا فکرۃ فی الرب سو اللہ کی صفتین مخلوقات محدثات نہین ہین اور تفکر کرنا
اونمین اسیقدر ہے کہ حق ساتہہ ان صفات کے کسطرح متصف ہوا ہے یہی گویا تفکر ہے خالق مین ترمذی نے
حدیث ید اللہ ملأی مین کہا ہے قال الائمۃ نؤمن کما جاء من غیر ان یفسر او یتوہم ہکذا قال غیر واحد
من الائمۃ منہم سفیان الثوری ومالک بن انس وابن عیینۃ وابن المبارک انہ تروی
ہذہ الاشیاء ویؤمن بہا ولا یقال کیف اور دوسری جگہہ مین کہا ہے ان اجراء ہذا السنۃ

کما هی لیس بتشبیه وانما التشبیه ان یقال سمع کسمع وبصر کبصر اور حافظ ابن
حجر عسقلانی کہتے ہیں لم ینقل عن النبی صلعم ولا من احد من الصحابة من طریق صحیح التصریح بوجوب
تاویل شئ من ذلک یعنی المتشابهات ولا المنع من ذکره ومن المحال ان یامر الله نبیه بتبلیغ ما انزل
الیه من ربه وینزل علیه الیوم اکملت لکم دینکم ثم یترک هذا الباب فلا یمیز ما یجوز نسبته الیه تعالی
مما لا یجوز مع حثه علی التبلیغ عنه بقوله لیبلغ الشاهد الغائب حتی نقلوا اقواله وافعاله واحوالهما
فعل بحضرته فدل علی انهم اتفقوا علی الایمان به علی الوجه الذی اراد الله تعالی منها واوجب تنزیهه عن مشابهة المخلوقات
بقوله لیس کمثله شئ فمن اوجب خلاف ذلک بعدهم فقد خالف سبیلهم انتہی میں کہتا ہوں کہ درمیان سمع وبصر و
قدرت وضحک وکلام واستوار کے کچھ فرق نہیں ہے کیونکہ مفہوم ان سب کا نزدیک اہل لسان کی غیر لائق جناب قدس کے ہے
کیا ضحک میں کچھ استحالہ ہے مگر اسی جہت سے کہ وہ مستدعی دہان ہے اسیطرح کلام میں یا بطش ونزول میں کوئی استحالہ
ہے مگر اسی جہت سے کہ یہ دونوں خواہان دست وپا ہیں یہی حال سمع وبصر کا ہے کہ مستدعی اذن وعین ہیں وابن
القیم نے کہا ہے واستطال هؤلاء الخائضون علی معشر اهل الحدیث وسموهم مجسمة ومشبهة وقالوا هم المسترحة
بالبلکفة وقد وضح علی وضح بینا ان استطالتهم هذه لیست بشئ وانهم مخطئون فی مقالهم روایة ودرایة
وخاطئون فی طعنهم ائمة الهدی **ف** ایمان لانا قدر پر اعظم انواع پرستی ہے اسیطرح اسبات پر کہ عبادت حق ہے ہمہ
کا بندون پر اسلیئے کہ منعم حقیقی وہی ہے اور وہی اپنے ارادہ سے اونکو جزا دیگا اور یہہ عبادت بندون سے
مطلوب ہے جسطرح کہ سارا اہل حقوق اپنی حقوق کا مطالبہ کیا کرتے ہیں **ف** بنیاد شرایع کی تعظیم شعائر خدا پر ہے
اس سے اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے قال تعالے ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب انتہی میں کہتا ہوں تعظیم
شعائر وشرایع الہیہ کے اوسی جگہہ پائی جاتی ہے جہاں کہ شریعت وشعیرہ میں کوئی زیادتی ونقصان طرف سے کسی
انسان کے ظاہر نہیں ہوتا ہے اور جسجگہہ کہ اہل بدعت نے اپنی مستحسنات کو ساتھہ شرع کے ملا دیا ہے وہان یہہ
تعظیم بالکل مفقود ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یہہ آیت شریف باواز
بلند یہ پکارتی ہے کہ دین کامل اور نعمت دین تمام اور اسلام مرضی خالق انام ہے اسمین اب کچھہ کم وبیشی نہیں ہوسکتی
ہے اب جس کسینے آراء رجال یا قیل وقال اہل ہوا کو دین مرضی ٹھہرایا وہ مخالف ہے اس آیت کا اوسنے کچھہ قدر اس شریعت
کی اور نہ کچھہ وقعت اللہ کے شعائر کی سمجھی اوسنے تو گویا اپنی ہوای نفس کو اپنا معبود بنایا اور مشرک یا مبتدع ہوگیا
افرایت من اتخذ الهه هواه یہ آیت رد تقلید پر بھی ایک حجت بالغہ ہے واللہ اعلم ۔

فصل بانمین عقیدہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کی مطابق کتاب فارسی مالابدمنہ

اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک سے موجود ہے اور ساری چیزیں اوسکی ایجاد سے موجود ہین اور اپنی وجود و بقا مین اوسکے محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین ہے ذات و صفات و افعال سب مین یگانہ ہے کسیکو کسی امر مین اوسکے ساتھہ شرکت نہین ہے نہ ہستی و زندگی اوسکی ہمجنس وجود و حیات اشیا ہے نہ علم اوسکا مشابہ علم خلق نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام اوسکا ساتھہ ان اشیاء مخلوقات کے مجانس و مشارک ہے سوا مشارکت نام کے کوئی بھی جہت مشارکت اونکو ساتھہ اوسکی نہین اوسکے صفات و افعال اوسکی ذات کیطرح بیچون و بیچگون ہین مثلاً علم اوسکا ایک ایسی صفت قدیم اور انکشاف بسیط ہے کہ ساری معلومات ازل سے ابد تک مع احوال متناسب و متضاد کلیہ و جزئیہ و اوقات مخصوصہ ہر ایک شی کی جانتا ہے اوسے معلوم ہے کہ زید فلان وقت مین زندہ ہے اور فلان وقت مین مردہ وکذا اسیطرح کلام اوسکا ایک کلام بسیط ہے جسکی تفصیل تمام کتب منزلہ ہین خلق و تکوین ایک ایسی صفت ہے جو مختص ہے ساتھہ اوسکے ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ ممکن کو پیدا کرسکے ساری ممکنات جوہر ہون یا عرض یا افعال اختیاریہ عباد و سبب اوسیکے مخلوق ہین اوسنے ان اسباب و وسائط کو اپنا روپوش کیا ہے بلکہ ثبوت پر اپنے فعل کے دلیل ٹھہرایا ہے چنانچہ عقلا حرکت جمادات سے سراغ محرک کا پالیتے ہین اور جانتے ہین کہ یہہ حرکت لایق حال اس جماد کی نہین ہے اسکا فاعل کوئی اور ہی ہے اسیطرح وہ عقل والے جنکی بصیرت سرمہ شریعت سے مکحل ہے یہہ بات جانتے ہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو کوئی فعل ہو منجملہ افعال کے یا کوئی عرض منجملہ اعراض کے پیدا نہین کرسکتا ہے ہان اتنا فرق افعال اختیاریہ و حرکت جمادات مین ثابت ہے اور ایمان لانا ساتھہ اوسکے واجب کہ اللہ تعالیٰ نے بندون کو ایک صورت قدرت و ارادہ کی دی ہے اور عادت اللہ کی یون ہی جاری ہے کہ جب کوئی بندہ قصد کسی فعل کا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اوس فعل کو پیدا کر دیتا ہے اور وجود مین لاتا ہے اسی صورت و ارادہ کی بنیاد پر بندہ کو کاسب کہتے ہین اور اوسپر مدح و ذم و ثواب و عذاب مترتب ہوتا ہے انکار کرنا فرق کا درمیان حرکت جماد و حرکت حیوان سے کفر ہے اور نیز خلاف شرع اور خلاف بداہت عقل ہے غیر اللہ کو خالق کسی چیز کا جاننا بھی کفر ہے اسیلئے حضرت صلعم نے قدریہ کو مجوس اس امت کا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے وہ ساتھہ اشیاء کا محیط ہے ساتھہ احاطہ ذاتی کی اور قرب و معیت رکھتا ہے ساتھہ اشیاء کی لیکن نہ ایسا احاطہ و قرب کہ ہمارے

فہم قاصر کے لائق حال ہو کہ یہہ لائق اوسکے جناب اقدس کے نہین ہے اور جو کچھہ کشف وشہود سے معلوم کرین
اوس سی بہی منزہ ہی غیب پر ایمان لائے اور جو کچھہ کہ مکشوف و مشہود ہو وہ سب شبہ ومثال ہے اوسکو پیچھے لائے
نفی کی رکہی حضرات اور بزرگان دین نے اسیطرح فرمایا ہے ہمکو ایمان لانا چاہیئے کہ حقتعالے محیط جملہ اشیاء ہے
اور قریب ہے ہم نہین جانتے کہ معنے احاطہ وقرب ومعیت کے کیا ہین اسیطرح اوسکا مستوی ہونا عرش پر اور
سماء و دلمین مومن کے اور اوترنا آخر شب کو آسمان پایین پر کہ احادیث ونصوص مین آیا ہے اسیطرح ہات منہہ
جیسکے ساتھہ نصوص ناطق ہین سب پر ایمان لانا چاہیئے اور معنی ظاہر پر اونکو حمل کرے اور اونکی تاویل مین نہ
پڑے بلکہ تاویل کو حوالہ علم الہی کرے تاکہ غیر حق کو حق نجان لے اللہ تعالے کی صفات وافعال مین سواے جہل وحیرت
کے بشر کو کچھہ حصہ نہین ہے بلکہ ملائکہ کو بہی کچھہ نصیب نہین نصوص کا انکار کرنا کفر ہے اور تاویل اونکی جہل مرکب ہے
دور بینان بارگاہ الست ❊ غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست ❊ اللہ کے قرب ومعیت کی ایک اور نوع بہی ہے
کہ اوسکے ساتھہ نوع اول کے سواے مشارکت اسمی کے کچھہ شرکت نہین وہ خواص عباد کو نصیب ہے جیسے ملائکہ
انبیاء اولیا عامہ مومنین بہی اوسطرح کے قرب سی بے بہرہ نہین ہین اس قرب کے درجات بے انتہا ہین کسی
حد پر نہین ٹہرتے حضرت مولوی فرماتے ہین **ع** ای برادر بے نہایت درگہی ست ❊ ہرچہ بر وی می رسی
بر وی مایست ❊ جو خیر وشر وجود مین آتا ہے اور بندہ جس کفر وایمان وطاعت وعصیان کا مرتکب ہوتا ہے وہ سب
اللہ کی ارادہ سی ہے لیکن حق تعالے کفر ومعصیت سے خوشنود نہین ہے اوسپر عذاب مقرر فرمایا ہے طاعت وایمان
سے راضی ہے اوسپر وعدہ ثواب کا کیا ہے ارادہ اور چیز ہے اور رضا اور چیز **ف** اگر انبیاء علیہم السلام مبعوث
نہوتی کوئی شخص راہ ہدایت کی نپاتا اور علوم حقہ تک نہ پہنچتا سب نبی برحق ہین پہلے پیغمبر آدم علیہ السلام ہین اور
سب پیغمبرون سی افضل محمد صلعم خاتم النبیین ہین آپکا معراج اور رات کو مکہ سے مسجد اقصی تک اور وہان سی آسمان ہفتم
و سدرۃ المنتہی تک حق ہی آسمانی کتابین جو انبیاء پر اوترین توریت وانجیل وزبور وقرآن مجید اور صحیفہای ابراہیم
وغیرہ سب حق ہین سب انبیاء اور سب کتابون پر ایمان لانا چاہیئے لیکن اس ایمان لانیمین گنتی پیغمبرون کی
اور گنتی کتابونکی ملحوظ نرکہے کہ انکی گنتی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے سب نبی صغائر وکبائر سے معصوم ہین
جو بات حضرت صلعم سے بدلیل قطعی ثابت ہوچکی ہے اوس سب پر ایمان لانا چاہیئے اور اسکی بہی تصدیق کرے
کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین گناہون سی معصوم ہین مردی وزنی سے پاک ہین کہانے پینے کے محتاج نہین ہین
وحی کو پہنچاتے ہین عرش کو اوٹہاتے ہین جس کام پر مقرر ہین اوسپر قائم ہین انبیاء وملائکہ باوجود دیکہ اشتغ

مخلوقات اور مقربین درگاہ ہین لیکن مثل مخلوقات کے کچھ علم و قدرت نہین رکھتی ہین مگر اوتنا علم جو اللہ نے اون کو
دیا ہے یا اوتنی قدرت جو خدا نے اونکو بخشی ہے یہ بھی اللہ کی ذات و صفات پر ویسا ہی ایمان رکھتے ہین جیسا کہ سارے
مسلمان رکھتے ہین اور دریافت کنہ مین عجز و قصور کے معترف ہین اور ادای حقوق بندگی مین ساتھ شکر توفیق الہی کے
ناطق ہین اللہ کے خاص بندون کو اللہ کی صفات وہبی مین شریک رکھنا یا اونکو عبادت مین شریک کرنا کفر ہے جسطرح
اور کفار بسبب انکار انبیاء کے کافر ہو گئے اسیطرح نصارے نے عیسے علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب نے
ملائکہ کو خدا کی لڑکیان کہا اور روافض نے ائمہ کے لئے علم غیب تسلیم کیا کافر ہو گئے انبیاء و ملائکہ کو صفات الہی مین شریک نکرنا
چاہیے اور غیر انبیاء کو صفات انبیاء مین شریک بنانا نچاہیے عصمت سوا انبیاء و ملائکہ کے کسی دوسرے کے لئے ہم اہل
البیت سے ثابت کرے اور متابعت کو انبیاء پر مقصور رکھے حضرت نے جس بات کی خبر دی ہے اوسپر ایمان لائے
اور جو کچھ فرمایا ہے اوسپر عمل کرے اور جس سے منع کیا ہے اوس سے باز رہے اور جس کسی کا قول و فعل پیغمبر کے
قول و فعل پیغمبر سے مخالف رکھتا ہو اوسکو رد کرے حضرت نے خبر دی ہے کہ سوال منکر و نکیر کا قبر مین حق ہے اور
عذاب قبر کا خاص واسطے کافرون کے اور واسطے بعض گنہگارون کے حق ہے اور اوٹھنا بعد موت کے دن
قیامت کو حق ہے اور پھونکنا صور کا واسطے مارنے اور جلانے کے حق ہے اور پھٹنا آسمانون کا اور بکھر جانا ستارون
کا اور اوڑنا پہاڑون کا اور ویران ہونا زمین کا نفخہ اولی سے اور نکلنا مردون کا قبر سے اور پیدا ہونا جان
کا پھر نفخے سے نفخہ ثانیہ سے حق ہے حساب قیامت کے دن کا اور تولنا اعمال کا ترازو مین اور گواہی دینا
اعضا کا اور پار ہونا پل صراط سے جو دوزخ کی پشت پر ہوگا اور تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک
حق ہے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کی طرح کوئی آہستہ گزر کریگا کوئی دوزخ مین گریگا
انبیاء و اولیاء کا شفاعت کرنا حق ہے حوض کوثر حق ہے اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ
میٹھا ہے اوس حوض پر کوزے ہونگے جیسے ستارے جو کوئی اوسکا پانی پئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہوگا
ف اللہ تعالے چاہے تو گناہ کبیرہ کو بے توبہ کے بخشدے اور چاہے تو صغیرہ پر عذاب کرے جو شخص
اخلاص سے توبہ کرتا ہے اوسکا گناہ البتہ موافق وعدہ الہی کے بخشدیا جاتا ہے کافر ہمیشہ دوزخ مین
رہین گے مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین جائینگے تو انجام کو خواہ جلد خواہ دیر مین البتہ دوزخ سے باہر نکلین
گے اور بہشت مین داخل ہونگے پھر ہمیشہ بہشت مین رہین گے مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین
ہوتا ہے اور نہ ایمان سے خارج ف انواع عذاب دوزخ جسکی خبر پیغمبر صلعم نے دی ہے جیسے سانپ

پہوز نجیر طوق آگ گرم پانی زقوم غسلین یعنی تہوہڑ اور دہودن اور جو قرآن میں منطوق ہے اور انواع نعیم جنت جیسے طرح طرح کے کہانے پینے حور قصور وغیرہ ہیں یہہ سب حق ہیں بڑی عمدہ نعمت بہشت کی خدا کا دیدار ہے مسلمان اللہ پاک کو بہشت میں بے پردہ دیکہیں گے بے جہت وبے کیف وبیمثال وایمان بعبارت ہے تصدیق دل سے ہمراہ گردیدہ ہوجانے کے اور ہمراہ تصدیق زبانی کے لیکن زبان کی تصدیق وقت ضرورت کے ساقط ہوجاتی ہے **ف** حضرت کے اصحاب سب کے سب عادل تہے اگر کسی سے احیانا کوئی معصیت ہوگئی تہی تو وہ تائب ومغفور ہوگئی متواترات نصوص قرآن وحدیث مدح صحابہ سے لبریز ہیں خود قرآن ہی میں یہہ بات آئی ہے کہ وہ باہم محبت ورحمت رکہتے تہے اور کافرون پر سخت ودرشت تہی جو کوئی صحابہ کو آپکا دشمن اور بے الفت باہم جانے وہ قرآن کا منکر ہے اور جو کوئی اونکے ساتہہ دشمنی وغصہ رکہے تو قرآن میں اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہے یہہ لوگ وحی کے اوٹہانیوالے اور قرآن کی روایت کرنے والے ہیں منکر صحابہ کو ایمان رکہنا قرآن وغیرہ ایمانیات ومتواترات پر ممکن نہیں ہی صحابہ کے اجماع ونصوص سے ثابت ہے کہ ابو بکر افضل اصحاب ہیں پہر عمر ساری صحابہ نے ابو بکر کو افضل جانکر بیعت کی پہر اشارہ ابو بکر سے خلافت عمر پر بعد ابو بکر کے بسبب فضل عمر کے اجماع کیا اور بعد عمر کے تین دن تک صحابہ نے مشورہ کرکے عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جان کر اونکی خلافت پر اجماع کیا پہر اونسے بیعت کی بعد عثمان کے سارے اصحاب مہاجرین وانصار جو مدینہ میں تہے اونہون نے علی مرتضی سے بیعت کی جس شخص نے علی مرتضی سے منازعت کی وہ مخطی ہے لیکن سوء ظن ساتہہ اصحاب کے نکرنا چاہیئے اور اونکی مشاجرات کو محمل نیک پر اوتارنا چاہیئے اور ہر ایک صحابی کے ساتہہ محبت واعتقاد رکہنا چاہیئے یہہ ہیں عقائد اہل حق کے انہے اکثر مبانی ومعانی اس عقیدہ کے حضرت قاضی صاحب رح نے مکتوب ۲۶۶ حضرت مجدد الف ثانی رح سے اخذ کئے ہیں چنانچہ مراجعت سے طرف اصل کتاب کے واضح ہوتا ہے واللہ اعلم

فصل بیان میں عقائد ضروریہ اسلام کی بموجب رسالہ نجاتیہ شیخ محمد فاخر زائر عباسی الہ آبادی ثم المکی کی

پہلی بات جو طالب نجات کو لازم ہے تصحیح عقائد کی ہے مطابق کتاب وسنت کے بدون جہکنے کے طرف کسیکے قول کے اور یہہ بات اس زمانہ میں بہت دشوار ہے اسلئے کہ عقول واہیہ اہل عالم ضلالت علوم فلاسفہ وآرا

اہل کلام مین استعداد یہ ہے کہ کوئی شخص طرف کتاب وسنت کے سر نہیں اوٹھاتا بلکہ قرآن وحدیث کو کلام سے معزول جانتا ہے اور جو شخص مطابق کتاب وسنت کے بات کرتا ہے اوسکو سنت سے بیگانہ گنتا ہے ولا اللہ المشتکے تعالی اللہ المشتکی لیکن جبکہ کتاب وسنت سے موافقت حاصل ہوجاتے تو ہر کسیکے قول کی مخالفت سے کچہ ڈرے کا نہ من کان لہ اذا رضیت عنی کرام عشیرتی ؛ ؛ فلا زال غضبان علی لئامہا تکلیف ایمان کی منہوم ومنطوق کتاب وسنت یہ ہے اور ون کی رائے کے پیروی کرنا منظور نہیں ہے ف اعتقاد سلف صالح یعنے صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین اور اونکی تلامذہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اپنی ذات وصفات سے ویسا ہی ہے جیسا کہ اوسنے قرآن شریف مین اپنا وصف کیا ہے جس چیز کے ساتہ اوسنے اپنی ذات کو متصف کیا ہے اوسکے ساتہ اوس کو متصف جانے اور جس چیز سے اپنی ذات کو مقدس و منزہ فرمایا ہے اوس سے اللہ کو منزہ و مقدس رکہے اثبات ونفی مین قرآن کی پیروی کرنا چاہیئے ثابت کو ثابت منفی کو منفی جانے وہ ایک ہی ازل سے ابد تک موجود ہے جمیع صفات کمال کے ساتہ متصف ہے نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ جنتا ہے نہ جنا گیا ہے کوئی اوسکا ہمسر نہیں ہے حکیم ہے جو کچہ کرتا ہے حکمت ہے کرتا ہے اور جو چاہے سو کرے اوسکے سارے کمالات بالفعل ہین وہ قدیم ازلی ابدی ہے اوسکے لئے صفات قدیمہ قایم بالذات ثابت ہین جیسے حیاۃ وعلم و قدرت وسمع وبصر وارادہ وتکوین وکلام ف یہہ سمع وبصر دو صفت متغایر علم کے ہین چنانچہ تتبع قرآن کریم کا اسی پر گواہی دیتا ہے کیونکہ علم کو ذکر معلومات مین وارد کیا ہے اور سمع کو بیان مسموعات مین ذکر کیا ہے اور بصر کو بیان مبصرات مین بیان فرمایا ہے سمیع وبصیر کو طرف علیم بمسموعات وعلیم بمبصرات کے راجع کرنے مین تحریف قرآن وحدیث کے لازم آتی ہے اور جس کسی سے سمع وبصر منفی ہوگی اوسکو سمیع وبصیر نہین کہین گے اور قباحت اس قول کی کچہ پوشیدہ نہین ہے ف یہہ جو کہتے ہین کہ اللہ کا کلام حرف وصوت نہین رکہتا ہے سو یہ بہی خلاف کتاب وسنت کے ہے اور عقل مین بہی نہین آتا کہ اوسکا کلام حرف وصوت نہ رکہتا ہو جیطرح کہ کسی انسان کی سارے اعضا مفقود ہون بلکہ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اوسیکی طرف سے آغاز ہوا اوسیکے طرف عود کریگا لفظ ومعنی اوسکے سب خدا کی طرف سے ہین جبرئیل علیہ السلام فقط ناقل ہین اور محمد مصطفے صلعم کا کام سوائے نقل وبلاغ کے اور کچہ نہین ہے جس کسی کی زبان پر اس کلام مقدس نظام سے کچہ گذرا وہ اللہ ہی کا کلام تہا جسکے ساتہ اوسنے تکلم کیا اور جبرئیل نے سنا ہچم

سنکر اوتارا اور یقینا وہ حضرت پر اوترا جو کوئی یہ بات کہی کہ وہ کلام کسی فرشتہ یا بشر کا ہے اوسکا مسکن سقر ہے
اللہ کے تکلم کا طریقہ اللہ ہی جانے کوئی اور کیا جانے کیفیت اوسکی حوالہ علم خدا ہے تعالی اللہ ان یکون شبیہا
بمخلوقاتہ فی شئ من ذاتہ و صفاتہ۔ یہ گمان کہ طریق تکلم کا جسطرح کہ حیوانات مین معروف ہے اوسیمین منحصر
ہی ٹہیک نہین ہے اسی گمان نے ایک جمع کثیر کو ورطۂ ہائلہ تاویل مین ڈال کر ساحل نجات سے دور لیجا کر غریق
گرداب اضطراب کر دیا ہے وہ ساحل نجات یہ تہا کہ جو کچہ کتاب و سنت مین آیا ہی اوسپر ایمان لانا واجب تہا
تسبیح و تکلم کرنا سنگ و سنگریزہ و درخت کا کہ منجملہ معجزات آنحضرت صلعم کے ہین غیر طریق معہود تکلم پر تہا پس
اگر اللہ تعالے کہ ہر چیز پر قادر ہے بدون طریق عادی کے تکلم فرمائی تو اسمین کیا محال لازم آتا ہے یہ کلام لفظی
جو کہ کتب اشاعرہ مین مذکور ہے کتاب و سنت سے اوسکا رائحہ تک بہی استشمام نہین ہوتا اور تمیز اوسکا صفت
علم سے بجز اعتبار ربتر کے ہو نہین سکتا **ف** اللہ تعالے بالاے عرش فوق سموات ہے عرش و ما حواہ العرش
سب اوسکے ہاتہ مین مانند ایک دانہ رائی کے ہاتہ مین ایک شخص کے ہے علم اوسکا محیط کائنات علوی و سفلی ہے
ماکان و مایکون سب اوسکے احاطہ مین ہے چنانچہ خود فرمایا ہے کتاب محکم مین الرحمن علی العرش استوی اور کہا ہے
احاط بکل شئ علما یہ صفت استوار کی قرآن شریف مین سات جگہہ آئی ہے اصل یہ ہے کہ جو چیز جسطرح سے
وارد ہے اور قرآن مین آئی ہے اسکو اسیطرح پر اعتقاد کرنا چاہیے اور اوسکی تاویل نکرنا چاہیے اور اوسکو اوسکی
صورت سے پہیرنا نچاہیے جیسے یہ آیت الیہ یصعد الکلم الطیب وقولہ رافعک الی وقولہ بل رفعہ اللہ الیہ
وقولہ تعرج الملائکۃ والروح الیہ وقولہ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ وقولہ یخافون ربہم
من فوقہم وقولہ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم وقولہ أأمنتم من فی السماء اور قول اللہ کا فرعون کی
سے بجواب موسی علیہ السلام کہ میرا اللہ آسمان پر ہے بطور تعرض نقل کیا ہے کہ یاہامان ابن لی صرحا لعلی
ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا قرآن شریف مین اوسکے علو علی
اعلے کے اس سے زیادہ تر بہی ملتی ہین اور یہ اولہ نص ہین یا ظاہر اس امر پر کہ اللہ تعالے فوق خلق و فوق عرش
اور اپنے مخلوقات سے بائن اور جدا ہے ساتہ اوس معنی و مراد کے جو کہ لائق اوسکے جناب قدس کی ہے
اور تاویل کرنا انکا اخراج ہے نص یا ظاہر کا اوسکے معنی سے وذلک لایجوز فقطعا الا عند المعارض فیقتل
ودونہ خرط القتاد اور یہ قول اللہ تعالے کا لیس کمثلہ شئ کچہ منافی اسکا نہین ہے اسلئے کہ مماثلت
یا تو ساتہ جمیع وجوہ کے مراد ہے جسطرح کہ اہل سنت کہتے ہین یا آخص اوصاف مین جسطرح کہ منزلہ کا

قول ہے تو یہ دو قرن صورتین مانگت کی اسجگہ مفقود ہین اور اس سے کچھ تغیر باری تعالے کا ایک حال سے
دوسرے حال پر کہ امارات حدوث ہی لازم نہین آتا اسلئے کہ جسطرح اسکو ایجاد عالم اور تسمیہ بالموجد سے کچھ تغیر
نہوا اسیطرح خلق عرش اور اس وصف سے کہ وہ اس عرش پر مستوی ہے کچھ تغیر نہین ہوا یہی حکم احادیث
شریفہ نبویہ کا ہے کہ جو کچھ انمین آیا ہے اس سب پر ایمان لانا چاہئے اور صرف و تاویل عقول ضعیفہ کو ایک
حلقہ بیرون در شمار کرنا چاہئے منجملہ اس باب کے جو کہ ثابت ہوا ہے حدیث بخاری و مسلم ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
حقمین اوس لوحکے جسپر یہ لکھا گیا ہے سبقت رحمتے علی غضبی فہو عندہ فوق العرش دوسری روایت
مین لفظ موضوع آیا ہے تیسری روایت مین مکتوب عنده آیا ہے دوسری حدیث بخاری کی انس سے قصہ
معراج مین یون ہے دنی الجبار رب العزۃ وتدلی اسی قصہ مین یہ بہی ہے قال لہ موسی ادجر الی ربک
یہ بہی اسی قصہ مین ہے کہ تعلا بہ الی الجبار تبارک و تعالی فقال وھو مکانہ تیسری حدیث مسلم مین آیا
ہے کہ جاریہ سے پوچہا این اللہ فقالت فی السماء قال انہا مومنۃ چوتہی حدیث ابو سعید مین نزدیک شیخین
کے یہ ہے انا امین من فی السماء پانچوین حدیث زینب بنت جحش مین نزدیک بخاری کے آیا ہے زوجنی
اللہ من فوق سبع سموات چہٹی حدیث ابو داود کے یون ہے ربنا الذی فی السماء تقدس اسمک ساتوین
حدیث ترمذی کی ابن عمر سے یہ ہے ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اسکو ترمذی نے
حسن صحیح کہا ہے آٹہوین حدیث انس کی ہے مسند شافعی مین بابت فضائل جمعہ کے وھو الیوم الذی استوی
فیہ ربک تبارک و تعالی علی العرش نوین حدیث جابر کی ہے نزدیک ابن ماجہ کے فاذا الرب قد اشرف
علیہم من فوقہم دسوین حدیث انس کی ہے نزدیک بخاری کے درباب شفاعت فادخل علی ربی
وھو علی عرشہ اور بعض الفاظ بخاری مین یون آیا ہے فاستاذن ربی فی دارہ گیارہوین حدیث
نزول رب تعالی کی ہر طرف آسمان دنیا کے ہر رات کو غرضکہ اس باب مین بہت حدیثین ہین جنکا استقصا
اس مختصر مین دشوار ہے اور موضع اونکے بسط کا اور ہے انہی مین کہتا ہون ایک جملہ صالحہ اس باب کا
کتاب و سنۃ میرے رسالہ احتوا مین کہ اردو ہے اور اسیطرح رسالہ انتقاد مین کہ عربی ہی مذکور ہے اور بہت
سے ادلہ صحیحہ اون مین مع اقوال ائمہ و سلف مرقوم ہین **ف** اقوال صحابہ تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین
و علما مذہب ائمہ اس مقدمہ مین بغایت کثرت آسکے ہین اور کسیقدر کتاب تنزیہ الذات و الصفات من درن الالحاد
و الشبہات تالیف امام محمد بن محسن عطاس رح مین منقول ہین لیکن آیات و احادیث مغنی ہین انسے الصباح

یعنی عن المصباح بیہقی رح نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حقتعالے آسمان مین ہے نہ زمین
مین اور خود امام صاحب نے فقہ اکبر مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین نہین جانتا کہ میرا رب آسمانین
ہے یا زمین مین تو وہ کافر ہوگیا اسلئے کہ اللہ کہتا ہے الرحمن علی العرش استوی اور عرش اوسکا فوق سبع
سموات ہے شیخ ابو الحسن اشعری نے کتاب ابانہ مین اس عقیدہ کی شرح کی ہے اور اسکے قائل ہوتے ہین اور
شیخ عبد القادر جیلی رح کہ قطب الاولیاء ہین اسی عقیدہ پر تہے کتاب غنیۃ الطالبین مین کہ منجملہ اونکی بدائع تحریرات
مقدسہ کے ہے اسی اعتقاد کو بیان فرمایا ہے پس جو لوگ کہ اللہ کی کتاب اور مصطفے صلعم کی احادیث پر ایمان
رکہتے ہین اور امام ہمام ابو حنیفہ رح کے مقلد ہین اور ہر شیخ اشاعرہ کے ملتزم اور قطب برحق کے معتقد ہین
اونکو لازم ہے کہ بال برابر اس عقیدہ سے تجاوز نکرین اور ہمرنگ اس عقیدہ والونکے ہو جائین اور دوسرے
آراء و اہواء کیطرف نہ جہکین **ف** دیدار خدا کا آخرت مین جسطرح کہ چودہوین رات کا چاند دکہائی دیتا ہے
حق ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ رویت نہ مکان مین ہوگی نہ جہت پر نہ مقابلہ و اتصال شعاع کے ساتہ اوسکا
ثبوت سلف کے ساتہ سو کتاب و سنت اس سے خاموش ہین حدیثین رویت کی بتواتر پہنچی ہین اور آیہ شریفہ
وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرہ اسی پر دلیل ہے اور سلف صالحین و ائمہ مجتہدین نے اسپر اجماع
کیا ہے **ف** جہمیہ نے خدا کو اون صفات کے ساتہ متصف بتایا ہے جو کہ سوائے عدم محض کے کہین نہین
ملتین رویت و استوا و سائر صفات کے نفی کی ہے خذلہم اللہ تعالے ائمہ اہل سنت ہمیشہ اثبات حق و رد
باطل مین جد و اجتہاد رکہتے ہین فعلیکم باتباعہم فافہم فانہ الحق **ف** کلام عینیت صفات مین ساتہ
ذات کے اور زیادت صفات مین ذات پر ایسی چیز ہے کہ کتاب اللہ مین کہین اسکی ہوا اور بو نہین ملتی مگر اسقدر
کہ اللہ تعالے موصوف بصفات کمال ہے اسلئے حق مین نافی صفات کے خوف عظیم ہے اور جو شخص کہ عینیت کا
قائل ہے اور جو کہ لاعین و لاغیر کہتا ہے اور جو کہ زائد ذات پر اعتبار کرتا ہے اوسنے ایسے امر مین خوض کیا
ہے جسکے ساتہ وہ مکلف نہین ہے اور اسنے ایسی چیز عقائد مین داخل کی ہے جو کہ قبیل عقائد سے نہین ہے
عفا اللہ تعالی عنا و عنہم **ف** عالم مع جمیع اجزاء اپنے کے حادث ہے اور مسبوق بعدم اللہ تعالے
کے اختیار و ارادہ سے ایک ایک فرد اسکی کتم عدم سے منصہ وجود پر جلوہ گر ہوئی ہے اور اسیکے تقدیر
سے مقدر ٹہری ہے اور اندازہ پایا ہی جو کچہ اسنے روز ازل مین مقرر فرما دیا ہے کوئی چیز اوس سے تجاوز
نہین کر سکتی وہ ہر دن ایک شان مین ہے تعطیل و بیکاری کو اوسکی ساحت کمال مین کوئی راہ نہین ہے

ف بندے اپنے افعال میں اختیار رکھتے ہیں کہ اسکے سبب سے مثاب و معاقب ہوتے ہیں اور حسن ان افعال کا اوسکی رضا و محبت سے ہے اور قبح انکا اوسکی رضا و محبت سے نہیں ہے بلکہ محض اوسکی ارادہ سے ہے ثواب دینا حسنات پر اور عقاب کرنا سیئات پر اوسکا عدل ہے کیونکہ اُسپر اسکام کو واجب نہیں کیا ہے مگر یہ کہ وہ خود اپنے اوپر واجب کرے ان الله کتب علی نفسه الرحمة آیات و احادیث اسی بات پر دلیل ہیں

ف صحت تکلیف کے معتد ہے فعل و تمیز و بلوغ پر یہ جو کہتے ہیں کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے قرآن و حدیث اسکے ساتھ ناطق نہیں ہے بندہ کو اس چیز کی تکلیف نہیں دیجاتی ہے جو کہ اُسکی وسع میں نہیں ہے

ف افعال عباد کے مخلوق خدا اور فعل عبد ہیں والله خلقکم وما تعملون اسی طرف مشیر ہے خلق کو خالق نے اپنے طرف منسوب کیا ہے اور عمل کا انتساب طرف لوگوں کے کیا اور یہ جو کہتے ہیں کہ فعل طرف سے حق کے ہے اور کسب طرف سے بندہ کے سو کچھ عقل میں نہیں آتا اور کتاب و سنت یہ حکم نہیں کرتی ہے

ف مقتول اپنے اجل سے مرتا ہے اور اجل ایک ہے ولن یؤخر الله نفسا اذا جاء اجلها کتنی آیات شریعہ میں یہی ارشاد ہے لوگ جو کچھ حلال و حرام سے کہاتے ہیں رزق ہے اور ہر شخص اپنا رزق پورا کرتا ہے اطلاق کریمہ وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها اسیطرف اشارہ کرتا ہے عذاب قبر کا واسطے کافرون اور گنہگار مومنون کے اور تنعیم اہل طاعت کے اندر قبور کے اور سوال منکر نکیر کا اور بعث موتی اور وزن اعمال اور کتاب کا ملنا اور سوال و حساب کا ہونا اور حوض و صراط حق ہے

ف شفاعت پیغمبرون اور نیکون کی واسطے اہل کبائر وغیرہم کے باذن پروردگار جل جلالہ حق ہے اور یہ جو لوگ انبیاء و صلحاء کے قبور پر آتے ہیں اور انکو وسیلہ ٹھہراتے ہیں اور شفاعت کے خواہان ہوتے ہیں یہ کچھ چیز نہیں ہے اسلئے کہ یہ شفعاء یہ قدرت نہیں رکھتے ہیں کہ بے اذن خدا کے شفاعت کریں اور جب الله چاہیگا کہ کسی شخص کے حق میں کچھ مکرمت کرے تو آنسے فرماویگا کہ تم اسکی شفاعت کرو تب وہ اُسکی شفاعت کرینگے اب یہ لوگ اگر سالہا سال گور پر آئیں اور شفاعت چاہیں صاحب قبر ہرگز شفاعت نہیں کرسکتا ہے من ذا الذی یشفع عنده الا باذنه وقال تعالی ما لکم من دونه من ولی ولا شفیع اسطرح کی آیتیں اور بہی ہیں جو دلالت کرتی ہیں شفاعت بالاذن پر تو پہر جو کچھ مانگے وہ الله ہی سے کہ ہر قریب سے زیادہ تر قریب ہے کیون نہ مانگے اوسکی رحمت اور آمرزش چاہیے اور اُسی سے اپنے لئے کوئی شفیع طلب کرے جو کہ اُسکے اذن سے اسکا کام کردے یہ حرف اگرچہ

گور پرستو نپر گران گزریگا لکن الحق احق بالاتباع **ف** بہشت و دوزخ موجود ہین اب سے انحال اور باقی رہینگے اور اُنکو یا اُنکے اہل کو فنا نہو گی حضرت کی معراج بیداری مین اسی جسد اطہر کے ساتھ مسجد الحرام سے طرف مسجد اقصے کے پھر طرف سموات و سدرۃ المنتہے کے حق ہے **ف** اشراط ساعت جسکی خبر حضرت صلعم نے دی ہے جیسے خروج دجال و دابۃ الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسے آسمان سے دنیا پر طلوع آفتاب کا مغرب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا و غیر ذلک سب حق ہے **ف** مرتکب کبیرہ کا کافر نہین ہے اور ایمان مقلد کا صحیح ہے لکن وہ عاصی ہے بسبب ترک استدلال کے اور انبیاء علیہم السلام معصوم ہین تبلیغ رسالت مین اجماعاً اسیطرح کبائر و صغائر سے اور تعمد صغائر سے مطلقاً اور قرآن مجید سے حق مین بعض انبیاء کے جو صدور صغائر کا معلوم ہوتا ہے سو قرآن کی تحریف کرنا نچاہیئے و کان امر اللہ قدرا مقدورا اُسکو نظر مین رکھنا چاہیئے **ف** افضل انبیاء محمد صلعم ہین اور ملائکہ اللہ کے بندے ہین گناہ نہین کرتے ہین اور نافرمان نہین ہوتے کھاتے ہین نہ پیتے ہین کرامات اولیاء کی حق ہے کوئی ولی درجۂ نبی کو نہین پہنچتا ہے افضل اولیاء ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین پہتر عمر بن خطاب پہتر عثمان ذی النورین پہتر علی مرتضے خلافت بھی اسی ترتیب پر ہے اور عشرہ مبشرہ و سیدۃ النسا فاطمہ زہرا و امام حسن و امام حسین اور وہ سب لوگ جنہون نے حضرت سے بشارت جنت کی پائی ہے اُنکے حق مین گواہی جنت کی دینا چاہیئے نہ اُنکے غیر کے حق مین **ف** مسلمانون کے لئے ایک امام قرشی کا جو کہ تنفیذ احکام اسلام پر قادر ہو اور مسلم حر مکلف ہو ضرور ہے جور و فسق سے معزول نہین ہوتا ہے نماز پیچھے ہر بر و فاجر کے روا ہے ہر ایک کے اُنمین سے نماز جنازہ پڑہے اور مسح موزونکا سفر مین تین شبانہ روز کرنا اور مقیم کو ایک رات دن کرنا جائز ہے سحر واقع ہوتا ہے اور انبیاء و غیر انبیاء پر جائز ہے اور اصابت عین بھی جائز ہے **ف** مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور ایک اجر پاتا ہے اور کبھی صواب کو پہنچتا ہے اور دو اجر پاتا ہے اسلئے کہ حق واحد معین ہے اور نصوص شرعیہ کتاب و سنت کے محمول ہین اپنے ظاہر پر جو کچھ اُنمین سے سمجھ مین آسکے اور اطلاق اُسکا عرف مین جائز ہو اُسکا عقیدہ رکھے اور جو کہ متوہم جسمیت وغیرہ ہو اُسکا اعتقاد بھی مطابق ظاہر کے کرے لکن اُسکے لازم متبادر سے بیزاری کرے اور مراد خدا اور رسول پاک کو مقبول رکھے اور اطلاق سے اُن صفات کے جو شریعت مین وارد ہوئے ہین بسبب وہم لزوم کسی شے دیگر کے متحاشی نہو اور جو صفت جس لفظ کے ساتھ آئی ہے اُسکا اطلاق اوسی طرح چہیئے تکییف کرے

یہ بات ابعض مسائل مین ہر ایک فرقے نے اختیار کی ہے چنانچہ اشاعرہ وغیرہم نے رویت وغیرہ امور مین جو کہ متعلق آخرت ہین راہ تاویل کو بند کر دیا ہے اور جو کچھ وارد ہوا ہے اوسکو بے کیف قبول کرتے ہین اور معتزلہ حیات کی نفی نہین کرتے ہین اور آگے اس قاعدہ مقررہ سے جسمیت لازم آتی ہے ناچار سلب کیفیت کے قائل ہو کر ایمان لانا چاہیے وعلی ہذا القیاس اور اہل حدیث کہ قدوۂ اہل سنت ہین ہر باب مین یہی اعتقاد رکھتے ہین اور جو کچھ وارد ہوا ہے اسپر ایمان لاتے ہین اور وہ ہم عوام مین جو کچھ لازم آتا ہو اسپر نظر نہین کرتے ہین فعلیکم الاسوۃ فیہم فانہم اہل رسول اللہ صلعم ﮯ

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان ✤ لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اس جماعت کی ہاتھ سے واو بیداد ہے جو کہ اعتقاد لانیکو ان الفاظ پر جو کہ قرآن و حدیث مین آئے ہین بوہم جسمیت و مکان کفر جانتی ہے اور اللہ تعالے سے نہین ڈرتی کیونکہ جو شخص ظواہر الفاظ مذکورہ پر ایمان لایا ہے اسنے اپنے طرف سے کچھ ایجاد نہین کیا آخرت مین اگر اس سے اسبات پر مواخذہ کیا جائیگا تو ظلم ہوگا کریمہ وان اللہ لیس بظلام للعبید اس مواخذہ سے منکر ہے آثار فاسدہ سے اعتقاد مقرر کرنا اور اوسکے مادہ کو کفر جاننا گو وہ الفاظ ظواہر قرآن و حدیث مین ہون حقیقت مین تجہیل کرنا ہے قرآن و حدیث کا حقتعالے نے قرآن کریم کو واسطے بیان کے بھیجا ہے اور حضرت صلعم افصح الناس تھے وہ کسطرح ظاہر مین ایسے الفاظ اطلاق کرتے کہ انپر اعتقاد لانا کفر ہوتا یہ جرأت ایسی جماعت سے ہوئی کہ بچہ اونمین جوان ہنگیا اور جوان بوڑہا ہو گیا اور الف و عادت کہ ایک طبیعت ثانی ہے اس سے جاہل بے تفتیش حقیقت کے شل کو رد کر کے طرف اسکے اوحان کے دوڑ پڑے اور اپنے حاصل ایمان کو برباد کر دیا زنہار ہزار زنہار ہرگز ان کی تقلید کے راہ پر چلنا نچاہیے اگرچہ لوگونکی نظر مین اہل علم علما و شیخ المشائخ کیون نہون واللہ حق تعالے عادل ہے ہرگز اس شخص سے جو کہ مطابق ظاہر کتاب و سنت کے کہتا ہے اور واضح قرآن و حدیث پر ایمان لایا ہے ناخوش نہوگا اوسکا عدل مقتضی ظلم کا نہین ہے اور ایمان لانا ظواہر پر بے کیف کے مذہب صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا ہے کوئی یہ چاہے کہ اس جماعت سلف سے ایک حرف بہی خلاف اسکے نقل کرے ہرگز نہین کر سکتا **ف** میزان و وزن اعمال و صراط و سوال و جواب وغیرہ عرصہ قیامت مین امور حسیہ سے ہوگا اور معانی و اعراض جسم و جواہر کے صورت مین ہو جائینگے اور نامہ اعمال مومنین و صلحا کے دست راست مین دیے جائینگے

اور نامہ اعمال کنارِ دنیا ر کے بائین ہاتہ مین یا پس پشت سے **ف** جب اس اعتقاد کے ساتہ کہ خلاصہ
کتاب وسنت ہے چہرہ شاہد ایمان کا نورانی ہوجائے تو اب طالب نجات کو یہ چاہیے کہ تقوے و پرہیزگاری
کو کہ بنیاد اعمال کی ہے اختیار کرے اور جسکام کو کہ پیشنہاد خاطر رکہتا ہو اُسمین اس تقوے کی لحاظ
رکہے آیات کتاب اللہ جو فضیلت تقوے پر دلالت کرتی ہین ڈیڑہ سو سے زیادہ ہین اور چالیس آیت
سے زیادہ مین حکم تقوے کا کیا ہے خصائل خیر مین ذکر اور ثنا کسی چیز کی تقوے سے زیادہ نہین ہے اور احادیث
شریفہ مین بہی بہت کچہ تفصیل خیر کی تقوے مین آئی ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم جو شخص متقی
ہوتا ہے اللہ اُسکا محب و ولی و مزکی و ناصر رہتا ہے اور اُسکے لئے حسن عاقبت و حسن مآب مہیا ہی
اور وہ اللہ کا مقرب ہے اُسکے لئے جنت موعود ہے یہ تقوے اُسکا زاد و لباس ہے اور شرط و سبب
مثوبت و دفع کید و امداد و مغفرت و رحمت و تکفیر سیئات و فتح برکات ہے اور ایک تفرقہ ہے درمیان
حق و باطل کے اور خروج ہے مضایق معایش سے اور ملنا ہے رزق کا اوس جگہہ سے جہان کا گمان
بہی نہو اور اوسکے لئے اجر عظیم و صلاح عمل و فلاح حال و شکر کا موجب ہے اللہ تعالے اپنے مومنو کو
حکم فرمایا ہے کہ وہ تقوے مین ایک دوسرے کے معاون رہین اور جو شخص اسکا حکم کرتا ہے اُسکی مدح
کی ہے اور سارے اولین و آخرین کو اسی تقوے کی وصیت فرمائی ہے پس اگر طالب نجات و سالک
سبیل آخرت دعوے طلب سلوک مین صادق ہے تو اُسکو چاہئے کہ وہ عاشق تقوے کا ہے اور اُسپر کا شیفتہ
و فریفتہ ہو اس طور پر کہ پہر کوئی چیز تقوے سے اسکو نہ روک سکے اگرچہ سارے جن و انس برخلاف اسکے
جمع ہون شیطان انسان کا دشمن قوی ہے اور ایمنی اُسکی تسویلات سے بجز توسل کتاب و سنت کے
میسر نہین آسکتی ہے اور نفس امارہ خادم ہے شیطان کا جسطرف کہ چاہتا ہے اسکو کہینچ لیجاتا ہے
اور آدمی کو صورت تقوے کی بتا کر معنی تقوے سے عاری کر دیتا ہے جسطرح کہ حالات سے اکثر اہل
دعوے کے ظاہر ہے اسلئے مکائد نفس سے بہی پرہیز کرنا ضرور ہے **ف** معنی تقوے کو خوب پہچان
لینا چاہئے تاکہ استعمال اُسکا آسان ہو جائے سو تقوے لغت مین پرہیزگاری کو کہتے ہین اور شریعت مین
معنی اُسکے عام ہین اور خاص معنی عام صیانت و اجتناب کرنا ہے اُس چیز سے جو کہ آخرت مین مضرت
پہ صورت زیادت و نقصان کے قبول کرتی ہے ادنے اسکا یہ ہے کہ شرک سے بچے جو کہ موجب تابید و خلود
فی النار ہے اعلے اسکا یہ ہے کہ جو چیز سیر سالک کو حقتعالے سے باز رکہے اور منقطع الے اللہ ہونے سے

مانع ہو اوس سے تنزہ کرے اسیکو تقوے حقیقی کہتے ہین کہ یہ اتقوا اللہ حق تقاتہ سے یہی تقوے مراد ہے
اور دوسرا تقوے شرع مین مشہور ہے اور جب اطلاق تقوے کا کیا جاتا ہے اور کوئی قرینہ موجود نہین ہوتا
تو یہی تقوے مراد ہوتا ہے یہ عبارت ہے صیانت نفس سے کہ جس سے مستحق عقوبت ٹھہرتا ہے قول ہو یا فعل
یا ترک اُس سے اپنی جان کو نگاہ رکھے تو اب اجتناب کرنا کبائر سے اس تقوے مین لازم ہوا اور صغائر
مین قدری اختلاف ہے یہ تقوے جبہی حاصل ہوتا ہے کہ منکرات و امور منہیہ سے مجتنب رہے اور معروفات
و امور مامورہ کو بجالائے اُن منکرات و معروفات کا ہر ایک عضو سے تعلق ہے لہذا طالب نجات کو چاہئے
کہ آنکھہ طرف نادیدنی کے نکھولے تا شنیدنی پر کان نرکہے تا گرفتنی کو ہاتہ نہ لگائے تا خوردنی کو نہ کہائے
نا آشنا سیدنی کو نہ پئے تا لائینی نہ کہے راہ نارفتنی نچلے نا پوشیدنی نہ پہنے سجدہ ناکردنی نکرے شرمگاہ کو حرام
مین مستعمل نہونے دے وقس علے ذلک **ف** اعظم منکرات انسان کا دل ہے کہ اُسکے فساد سے
تمام بدن فاسد ہوجاتا ہے اُسکی اصلاح کرنا اہم اشیا ہے سارے اعضا اُسکے رعیت ہین فساد اُسکا
اخلاق سیئہ سے ہوا کرتا ہے اور صلاح اُسکی اخلاق حسنہ سے ہوتی ہے تو اب یہ چاہئے کہ ہر امر قبیح کو
اوس امر حسن سے جو اُسکے مقابل ہے مبدل کرے کفر کو ایمان سے نفاق کو اخلاص سے غضب کو رضا سے
اشتغال بالغیر کو اشتغال بالحق سے وعلی ہذا القیاس پس جبکہ ہر کام مین تقوے مد نظر ہوگا تو رفتہ رفتہ
یہ منکرات مبدل بمعروفات ہوجا ینگے اور خصال قبیحہ صفات حسنہ کے ساتہ بدل جائینگے اور تحلیہ ساتہ
فضائل کے اور تخلیہ رذائل سے حاصل ہوگا اور اندک اندک اشتغال بالغیر کم ہونے لگے گا اور بجائے اُسکی
اشتغال بالحق صورت پکڑیگا یہانتک کہ اشتغال طالب بالغیر سے بالکل نجات پائے گا اور تمام و کمال طرف جناب
حقتعالے اُسکے مائل ہوجائیگا اُسوقت دریچہ معرفت حقیقی کا دلپر کہولدینگے اور جو کچھہ بطریق علم کے معلوم کیا
ہے وہ سب بطور کشف و عیان کے مشاہدہ ہونے لگےگا استدلال ہدایت ہوجائیگا اور طرف مافی الکتاب والسنۃ کے
مائل تر ہوگا اور اعتقاد اُسکے حقیقت کا ترقی پکڑنے لگیگا اور بدعت و اہل بدعت سے انحراف کریگا ۵

وادیم ترا ز گنج مقصود نشان ــــ گر ما نرسیدیم تو بارے برسی

انیست عجالۃ الکلام و رسالۃ نجاتیۃ تمام و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

۲۲ فصل بیان مین عقائد مذاہب صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالےٰ کے مطابق کتاب

سبع سنابل مؤلفہ میر عبد الواحد بلگرامی رح

علماء دین کہ ورثہ انبیاء علیہم السلام ہین تین گروہ ہین اصحاب حدیث و فقہاء و صوفیہ اصحاب حدیث نے بعد اعتصام کے ساتھ کتاب اللہ کے اہتمام ظاہر حدیث کا اختیار کیا ہے اور یہ علم اساس دین اسلام ہے بقولہ تعالے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا انکا شغل یہ ہے کہ حدیث کو سنین اور نقل کرین اور لکھین اور صحیح و سقیم مین تمیز دین احادیث آحاد و مشہور و متواتر مین فرق کرین اور احادیث کو کتاب اللہ سے موافقت بخشین سو یہ گروہ نگاہبان دین ہے فقہاء نے بعد استیفائی علوم اصحاب حدیث کے ایک اور خصوصیت و فضیلت حاصل کی ہے کہ حدیث سے فقہ کا استنباط کرتے ہین اور حقایق حدیث کو بدقایق نظر دریافت کر کے ترتیب احکام و حدود اور تمیز ناسخ و منسوخ و مطلق و مقید و مجمل و مفسر و خاص و عام و محکم و متشابہ کے عمل مین لاتے ہین یہ لوگ حکام دین اور اعلام شرع مبین ہین انکا اجتہاد ایک اصل شرعی ہے طائفہ صوفیہ متفق ہین ساتھ ان دونون گروہ کے معتقدات و قبول علوم مین اور معانی و رسوم دونون مین مخالف انکے نہین ہین جن احکام مین ان دونون گروہ کا اجماع ہے صوفیہ بھی انکے اجماع پر ثابت ہین اور جن احکام مین انکا اختلاف ہے وہان صوفیہ احسن و اولے کو اختیار کرتے ہین قال تعالے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اسی جگہ سے یہ بات کہی ہے الطریقۃ ھی لباب الشریعۃ ھے غیرہا اور انکے اختلاف کے فروع مین نہین ہین اسلئے کہ اختلاف علماء کا رحمت ہے کسی صوفی سے پوچھا تھا وہ کون اہل علم ہین جنکا اختلاف رحمت ہے کہا ہم المعتصمون بکتاب اللہ تعالی المجاہدون فی متابعۃ رسول اللہ صلعم المقتدون بالصحابۃ سو اختلاف فروع دین مین رحمت ہے اور اصول دین مین بدعت و ضلالت ف بیان اصل اعتقاد کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے میری امت تہتر فرقے ہوجائیگی رستگار ان مین ایک گروہ ہوگا پوچھا کون فرمایا ما انا علیہ و اصحابی یعنے اہل سنت و جماعت سو ان تینون گروہ اہل سنت کا اسبات پر اجماع ہے کہ خداوند تعالے واحد حقیقی ہے کوئی شریک و ضد و ند و شبہ و مثل اپنا نہین رکھتا ہے کیونکہ ان چیزونکی گنجایش واحد عددی مین متصور ہوتی ہے نہ واحد حقیقی مین اللہ جسم نہین ہے کیونکہ جسم دو چیز یا زیادہ سے مولف ہوتا ہے اور جوہر بھی نہین ہے کیونکہ جوہر متحیز ہوتا ہے کسی چیز مین اور عرض بھی نہین ہے کیونکہ عرض دو زمان تک باقی

نہین رہتا عبارات واشارات بیان مین کنہ حقتعالے اسکے نہین پہنچتے اور افکار وابصار اسکو نہیں پاسکتے کیونکہ وجود خداوند تعالے کا زمان ومکان سے سابق ہے اور صفت کیفیت وکمیت سے منزہ انہین جو خبر اسکتی ہے وہ واحد عددی ہونی ہے نہ واحد حقیقی اسپر اجماع ہوا ہے کہ اللہ کے صفات بہی جسم وجوہر وعرض نہین ہین بلکہ ویسے ہین جیسے کہ اُسکی ذات ہے ائمہ کشف وارباب باطین مشاہدہ کے سامنے اسمار وصفات دو لفظ مترادف ہین ایک معنی مین سادات طریقت اور خزینہ اسرار وحدت جنہون نے مشکوٰۃ نبوت سے اقتباس کیا ہے انہون نے تعلیم حق وتعریف حق سے یہ بات دیکھی اور جانی ہے کہ صفات حق ایک وجہ سے عین ذات ہین اور دوسری وجہ سے غیر ذات عین ذات اسوجہ سے ہین کہ کوئی موجود دوسرا نہین ہے کہ مغائر ذات ہے اور غیر ذات اسوجہ سے ہین کہ مفہومات اُنکے علے الاطلاق مختلف ہین حی وعالم وسمیع وقادر ایسے اسمار ہین کہ معانی انکے ساتہ ذات قدیم کے قائم ہین اور اسمار علی الحقیقۃ سامنے اہل البصیرت کے وہی معنی قدیم ہین اور یہ الفاظ اسمار اسمار ہین اسطرح کے اسمار کو صفات ثبوتی کہتے ہین اور یہ چار ون نام چار رکن الوہیت کے ہین رب ہے معز ومذل ومحیی وممیت ومعطی ومانع وضار ونافع سو یہ نام نسبت سے اُٹہتی ہین اور اس نوع کو صفات اضافی کہتے ہین اور سلام وقدوس معنی مین سلب عیوب ونقائص واحتیاج کا ہے اس نوع کو صفات سلبی کہتے ہین سارے اسمار وصفات انہین تین قسمون مین منحصر ہین لکن صفات اضافی مین کہ اول وآخر وظاہر وباطن ہین یون کہا ہے کہ اول ہے عین آخریت مین اور آخر ہے عین اولیت مین ظاہر ہے عین باطنیت مین باطن ہے عین ظاہریت مین اور اجماع کیا ہے اسبات پر کہ خداوند تعالے نے جو اپنی کتاب مین ذکر وجہ ویدو نفس وسمع وبصر کا کیا ہے اور حضرت نے اوسکو صحیح رکہا ہے وہ ثابت ہے واسطے خدا کے بلا تمثیل وتعطیل اور صفت استوار علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اُسکی مجہول اور ایمان لانا اوسپر واجب اور سوال کرنا اُس سے بدعت مذہب اُنکا صفت نزول مین بہی اسی طریق پر ہے **ف** اجماع کیا ہے کہ قرآن کلام ہے اللہ کا اور خدا کا کلام قدیم ہے مخلوق نہین ہے مصاحف مین لکہا ہے زبانون پر پڑہا گیا ہے دلون مین محفوظ ہے لکن ان چیزون مین حلول کرنے والا نہین ہے اسیطرح اجماع کیا ہے جواز رویت خدا پر ساتہ چشم سر کے بہشت مین اس مسئلہ مین معتزلہ وزیدیہ وخوارج مخالف ہین اور رویت کے منکر **ف** اسپر اجماع ہے کہ اقرار کرنا اور ایمان لانا ان سب امور پر جنکو اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور حضرت نے اُنکی خبر دی ہے واجب ہے جیسے بہشت دوزخ

لوح قلم حوض صراط شفاعت میزان حور و قصور و عذاب قبر و سوال منکر و نکیر و بعث بعد الموت اسپر بہی ایمان
لانا واجب ہے کہ بہشت و دوزخ باقی و پایندہ رہینگے اور بہشتی ہمیشہ منعم اور دوزخی ہمیشہ معذب ہونگے
ف اجماع کیا ہے اسپر کہ اللہ تعالے خالق ہے افعال عباد ہے جسطرح کہ خالق اُنکی ذات کا ہے واللہ خلقکم
وما تعملون لیکن بندہ کا سب ہے ساری خلائق اپنی اعمال سے مرتی ہے اور طاعت و معصیت و
ایمان و کفر سب اللہ کی قضا و قدر سے ہے مگر اللہ تعالے بندونکی کفر معصیت سے راضی نہین ہے اس
بارہ مین کسیکو اللہ پاک پر کوئی حجت نہین ہے **ف** نماز پیچہے ہر مسلمان کے جائز ہے نیکو کار ہو یا بدکار
کسیکے لیے حکم قطعی بہشت کا بسبب اُسکے حسنات و خیرات کے گو کتنے ہی کیون نہو نہین دیا جاتا ہے اسیطرح حکم
قطعی دوزخکا واسطے کسی شخصکے بسبب اُسکے شرور و سئیات کے کتنے ہی زیادہ کیون نہون نہین دیا جائیگا
ف ایمان لاتے ہین سارے کتب منزلہ اور سارے پیغمبرونپر اور اعتقاد رکہتے ہین اسبات کا کہ
انبیاء و رسل سارے بشر سے افضل ہین اور حضرت صلعم جملہ انبیاء و رسل سے افضل ہین خداوند تعالے
نے پیغمبری حضرت پر ختم کر دی **ف** اجماع ہے اسپر کہ افضل جملہ بشر بعد حضرت کے خلیفہ اول ابوبکر
صدیق ہین پہر عمر فاروق پہر عثمان ذی النورین پہر علی مرتضے بعدہ تتمہ عشرہ مبشرہ حضرت نے ان
دس شخصون کے لئے دخول بہشت کی خبر دی ہے اور بالقطع حکم فرمایا ہے کہ ابوبکر بہشت مین ہین اور عمر بہشت
مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور سعد بن ابی
وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور ابو عبیدہ بن جراح
بہشت مین ہین شرح عقائد مین لکہا ہے کہ تین شخص اور ہین جنکے لئے حضرت نے دخول بہشت و خیریت
خاتمہ کی بالقطع خبر دی ہے ایک فاطمہ زہرا علیہا السلام جنکو سردار زنان بہشت کا فرمایا ہے دوسرے
حسن تیسرے حسین کہ انکو سردار جوانان جنت کا کہا ہے حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی میری
امت کے بیحساب بہشت مین جائینگے عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے لئے دعا کیجئے کہ مین بہی انمین
ہون فرمایا تو انہین مین ہوگا پہر ایک دوسرے آدمی نے کہڑے ہو کر یہی درخواست کی فرمایا سبقک بہا
عکاشۃ دوسری روایت مین آیا ہے کہ ان ستر ہزار مین سے ہر ایک کے ساتہ ستر ہزار آدمی اور
ہونگے یعنے جو کہ بیحساب بہشت مین جائینگے **ف** اسپر انکا اجماع ہے کہ سارے پیغمبر سارے فرشتونسے
افضل ہین اور درمیان ملائکہ کے تفاضل ہے جسطرح کہ درمیان پیغمبرون اور مومنونکے تفاضل ہے

ف اسپر اجماع ہے کہ کمال ایمان اقرار کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے
اور عمل کرنا ہے ساتہ ارکان کے جو مقر نہین ہے وہ کافر ہے جو مصدق نہین ہے وہ منافق ہے جو
عامل بالارکان نہین ہے وہ فاسق ہے بیچانا اسمر تعالے کا دل سے بے اقرار زبان کے کچہ فائدہ نہین
دیتا جو ایمان اقرار زبان سے متحقق ہوتا ہے اوسمین کچہ کمی و بیشی نہین ہوتی ہے اور عمل بالارکان کرنے
مین زیادتی و نقصان ہوتا ہے اور دل کی تصدیق مین کچہ نقصان نہین ہوتا ہے ہان زیادتی ہوتی ہے
ف اجماع کیا ہے اباحت کسب و تجارات و صناعات پر بسبیل تعاون علی البر والتقوے مگر
اوس شرط سے کہ مکاسب کو سبب استجلاب رزق کا نجانے اسپر بہی اجماع ہے کہ طلب حلال فرض ہے
اور جہان رزق حلال سے خالی نہین ہے اور جسطرح کہ حلال رزق ہے اسیطرح حرام بہی رزق ہے
اس مسئلہ مین معتزلی مخالف ہے وہ حرام کو رزق نہین کہتا ہے ف دوستی و خشم واسطے اسرکے
ایک استوار تر رشتہ ہے ایمان کا اسپر اجماع ہے کہ کرامات اولیار کی جائز ہین زمانہ پیغمبرون مین
اور غیر زمانہ پیغمبرون مین علما مذہب اہل سنت و جماعت کہ اصحاب حدیث و طائفہ فقہا و جماعہ صوفیہ
ہین ان عقائد مرقومہ پر اتفاق رکہتے ہین تجکو اے دوستی صادق اکثر امور مین ایمان بالغیب لانا چاہیے اسلیے
کہ تو اسمر تعالے کو نہین دیکہتا ہے اور فرشتے بہی تجکو محسوس و مرئی اس چشم سر سے نہین ہوتے ہین انبیا
و رسل خود گزر چکے اور مرقد رحمت مین جا سوے اور امور آخرت و احوال قیامت کے آنے والے ہین
تو اب ان سبکو نادیدہ ساتہ ایمان کے قبول کر اور یہ موقوف ہے حق جانہ کی تلقین و تعلیم پر شریعت
محمدی و دین احمدی ایک طریق سلیم و جادہ مستقیم ہے خاتم النبیین صلعم مع ہزارہا افواج امت کے
اولیار و اصفیاء و شہدار و صدیقین کے اسی راہ پر چل چکے ہین اور اس طریق کو انہون نے خار و خاشاک
شکوک و شبہات سے خوب پاک صاف کر دیا ہے اور اعلام و منازل اس راہ کے معین و مبین کر دئے ہیا
ہر قدم کا ایک نشان بتا دیا ہے اور ہر منزل مین ایک مہمانی مہیا کر دی ہے اور واسطے رفع قطاع الطریق
کے بدرقہ ہمت ساتہ کر دیا ہے اگر کوئی مہوس مبتدع طرف کسی اور راہ کے بلاتے اوسکی بات سننا نچاہیے
بلکہ دفع کرنا اوسکا واسطے نصرت دین حق کے منجملہ فرائض کے ہے اہل بدعت و ضلالت ایک گروہ ہے
کہ اپکو لباس اسلام مین تلبیس کر کے ظاہر کرتا ہے اور اپنے عقائد فاسدہ کو باطن مین پوشیدہ رکہتا ہے
اور ظاہر مین مسلمانون سے ملا جلا رہتا ہے اور اپ کو صورت علما و محققین مین خلق کو دکہاتا ہے اور جیر

جگہ داؤ اوسکا چل جاتا ہے زہان قواعد مسلمانی کو ساتھہ افساد عقائد ایمانی کے ویران و برباد کر دیتا ہے
اور سادہ و پاک دلونکو طہارت فطرت سے پھیر دیتا ہے اور اپنے آپ کو سپر اسلام کے پیچھے چھپاتا ہے
اور نظر خلق سے پنہان طور پر لوگونکو طرف بدعت ضلالت کے بلاتا ہے اور یہ سادہ دل مسلمان جو کہ
نیک کو بد سے اور سنت کو بدعت سے نہین پہچانتے اونکو عبارات فصیحہ و کلمات صحیحہ سے دہوکہ دیکر
لیتا ہے یہ جماعت دین کیے عدو اور شیاطین کے اخوان ہے اور جب علماے دین و مشایخ اسلام
کے نور سے ظلمات انکے بدعت کے مکشوف ہوتے ہین تو ناچار یہ لوگ علماے شریعت کے دشمن ہوجاتے
ہین لکن علماء ربانی کہ سپر اسلام کے نجوم ہین لوگون کو شر سے ان شیاطین الانس کے محفوظ
رکہتے ہین اور انفاس نورانی انکی جو کہ مشابہ شہب ثواقب ہین ان سترقان شریعت کو ہر جانب
سے ہانکتے اور بہگاتے ہین اور ساتہ رجم و قذف کے پراگندہ کر دیتے ہین آگے بہائیو جاننا غور
اسرار سنت کا اور معلوم کرنا دقائق آثار بدعت کا بجز نور ایمان و تسلیم اور بدرقہ محبت و تعظیم کے
محال ہے اور ادراک اوسکا حد عقل مین نہین ہے کیونکہ تصرف عقل کا عالم حکمت سے آگے بڑہکر
نہین ہے اور عالم قدرت مین اوسکو اصلا و قطعا کچہ دخل نہین ہے عقل جب کوئی بات عالم قدرت
کی سنتی ہے اوسکی مستحیل ہونے کا حکم کرتی ہے اور کہتی ہے کہ جواہر معقول نہین ہے وہ مقدور بہی
نہین ہے یا طرف اوسکی تاویل و تحریف کے شتابی کرتی ہے کما قال تعالے یحرفون الکلم عن
مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ شکایت زمانہ عقلا کے کرنا فضول ہے عقل اگر اپنی حد
پر ٹہرتی اور عالم قدرت کا اقرار ساتہ عجز کے کرتی ہرگز غلطی مین نہ پڑتی **ف** امام اعظم رح
سے پوچہا تہا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کیا ہے فرمایا شیخین کو فضیلت دی ختنین کو دوست رکہو
خفین پر مسح کرنیکے مفضل ختنین کا فضل شیخین سے کمتر ہے بے نقصان و قصور کے اور محبت شیخین کے
ساتہ محبت ختنین کے برابر ہے بے تفاوت و فتور کے سارے اصحاب و تابعین و تبع تابعین و سایر
علماے امت کا اجماع اسی عقیدہ پر ہے اور یہ اجماع کتب متقدمین و متاخرین مین شایع ہے قاضی
شہاب الدین نے تیسیر الاحکام مین لکہا ہے کہ کوئی ولی کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچتا ہے اسلیے کہ
ابو بکر صدیق بعد پیغمبر کے سب اولیاء سے بہتر ہین مگر کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچے پہر عمر پہر عثمان
پہر علی ہین جو کوئی علی مرتضے کو خلیفہ نجانے وہ خارجی ہے اور جو کوئی انکو شیخین پر تفضیل دے وہ رافضی

ہی انتہی غرضکہ مذہب اہل سنت وجماعت یہی ہے کہ شیخین کو ختنین پر اور جملہ اصحاب پر فضل ہے فضائل
خلفائے راشدین کے جنھین نادان لوگ اپنے عقل وفکر سے باتین بناتے ہین اگر حقیقت و ماہیت ان
فضائل کی جان لین تو متحیر و مضطر رہجائین اور مقدر رہین نہ سکین وسعت آفتاب کو مقابلہ وسعت
آسمان مین قیاس کرو کہ کتنی ہوگی آفتاب آسمان مین مثل ناو کے دریا مین تیرتا پہرتا ہے فراخی آسمان
اول کی مقابلہ مین فراخی آسمان دوم کے بہت مختصر ہے اسیطرح حال آسمان دوم کا بنسبت آسمان
سوم کے تا آسمان ہفتم ہے **ف** زمین سے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے اسیطرح ایک
آسمان کا دوسرے آسمان تک پہر یہ ساتون آسمان اور ساتون زمینین سامنے وسعت کرسی کے
مثل ایک قبہ کے ہے مقابلہ سپہر مین وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض پہر کرسی نسبت فراخی عرش
عظیم کے یہی حکم رکھتی ہے پہر عرش نسبت دولت خلفاء راشدین کے بہت مختصر ہے پس جبکہ اجماع صحابہ کا
تفضیل شیخین پر واقع ہوچکا اور اس اجماع کے ساتھ علی مرتضے بہی متفق تھے تو مفضلہ اپنے اعتقاد مین
غلط پر ہین کون بدبخت ازلی ہوگا جسکو محبت مرتضے کی نہوگی مفضلہ کا یہ زاگمان ہے کہ نتیجہ محبت کا ساتھ
مرتضے کے یہ ہے کہ انکو شیخین پر تفضیل دیجائے یہ اتنا نہین جانتے کہ ثمرہ محبت کا موافقت ہی ساتھ
مرتضے کے نہ مخالفت مرتضے خود مرتضے نے شیخین اور عثمان کو اپنے اوپر تفضیل دی ہے اور اونکے
مقتدی رہے اور انکی عہد خلافت کے احکام بجالائے محبت کی شرط تو یہ ہے کہ راہ و روش مین
موافق مرتضے کے ہو نہ مخالف کیا مفضلہ یہ خیال کرتے ہین کہ سارا صحاب نے چشم پوشی کی اور
اظہار حق سے سکوت کیا اور شیخین وذی النورین بے کسی استحقاق و تقدم کے خلیفہ بن بیٹھے اور
متغلب وخائن ہوگئے یہ امر انسے محال ہے انمین اگر ذرہ برابر تفاوت ہوتا تو اللہ تعالے انکی صفت
آیات قرآن مین ہرگز نہ کرتا اور اگر رائی برابر یہ عہد نبوی کو توڑتے تو ہرگز حضرت امت کو حکم انکے قتل
کرنیکا نہ دیتے اور اللہ تعالے انکے حق مین یہ نکہتا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا یہ روسیاہ برخلاف اجماع اصحاب وحدیث وکتاب کے مبادرت
کرتے ہین طرفہ احمق ہین کہ مخالفت مرتضے کو محبت تصور کرتے ہین جو روایات ومسائل کہ مخالف
ومزاحم اجماع اصحاب کے ہین وہ سراسر نامسموع ہین **ف** ایک گروہ سادات کا جنکو کچہ رجوع
طرف کتاب وخبر کے نہین ہے یہ اعتقاد رکہتا ہے کہ جسطرح عشرہ مبشرہ قطعی جنتی ہین اسیطرح

سارے سادات خاص و عام خواہ مرتکب کبائر ہون یا مبتلاے حرام یا تارک صلوۃ و صیام و نحوہا دخول دار السلام
و خیریت اختتام انکے لئے قطعی ہے فقیر بھی منجملہ سادات کے ہے لیکن جو بات اپنے ساتھ اورا نکے ساتھ
کہے جائیگی وہ بجز اخلاص و نیکو خواہی کے نہوگی یہ عقیدہ انکا بالکل خلاف کتاب و سنت و تحقیق جمہور
علماء ملت و سلف امت ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تہا لا اغنی عنک من اللہ شیئا اور حق ازواج
مطہرات مین آیا ہے یا نساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لها العذاب
ضعفین وکان ذلک علی اللہ یسیرا سادات کو تو بسبب فضل مرتضوی و شرف مصطفوی کے
خطرہ عظیم درپیش ہی آنکا عقاب نسبت اوروں کے بصورت ارتکاب ذنوب و ہتک حرمت سیادت
کے باشتغال معاصی زیادہ تر متصور ہے جس بندہ سے خدا راضی نہین ہے اگر سارے انبیاء و رسل
اوسکی شفاعت کرین کچھہ فائدہ نہوگا ؎

اگر خدائے نباشد ز بندۂ خوشنود ✤ شفاعت ہمہ پیغمبران ندارد سود

جس جگہہ سارے انبیاء دہشت مین ہونگے وہان یہ نسبت کیا کام آ سکتی ہے ؎

در آندم کہ از فعل پرسند و قول ✤ اولو العزم راتن بلرزد ز ہول
بجائے کہ دہشت خورند انبیا ✤ تو عذر گنہ را چہ داری بیا

جو نسبت طینی سادات کو ساتھ حضرت رسول کے ہے وہ اگر آج کے دن انکو منہیات دینی سے باز نہین
رکھتی ہے تو کل کے دن وہ مہلکات و درکات آخرت سے کیا انکو باز رکہے گی اور جبکہ وہ اس آتش
دنیا مین جل جاتے ہین تو اوس آتش دوزخ سے وہ کسطرح بچ سکین گے ایک شخص اگر سید اور
عالم ہے تو ثواب و عقاب طاعت و معصیت کا اسکو دوچند ہوگا مخدوم جہانیان جہان گشت
جنکے ثبوت سیادت مین کچھہ گفتگو نہین ہے ہمیشہ دعا سلامتی ایمان کی کرتے تہے اللہ نے پسر نوح
کے حق مین فرمایا ہے انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح اور صحیح مسلم مین کفر پر مرنا ابوین آنحضرت
صلعم کا آیا ہے اور فقہ اکبر امام ابو حنیفہ رح مین بھی لکھا ہے عشرہ مبشرہ ہر چند بالقطع خیریت خاتمہ
رکھتے تہے لیکن دعوے حسن خاتمہ کا نہ کرتے تہے بلکہ ہمیشہ خوف و ہیبت استغناے حق سبحانہ سے ترسان
لرزان گریان بریان رہتے تہے یہی علامت ہے خیریت خاتمہ کی نہ یہ کہ نسب سیاست پر مغرور
و مباہات حسن خاتمہ کرے کہ یہ ایک غرور ہے طرف سے شیطان کے حالانکہ مخلصین خطر عظیم پر ہین

ہیں اور وہکی کیا بات ہے کتاب وسنت واجماع نے ہر مومن کی عاقبت وخاتمت کو مبہم رکھا ہے سادات ہوں یا غیر سادات آپ جو کوئی دعوے اپنی خیریت اختتام کا کرے اوسکو گویا سارے شریعت کے خصومت ہے مگر جو بات سنہ سے ثابت نہیں ہے اسکو کوئی مومن قبول نہیں کریگا ابراہیم خلیل نے باپ کے مسلمان ہونے کے لئے بہت کچھ سعی کی اور بڑا اہتمام فرمایا لیکن کچھ نہوا حدیث میں آیا ہے المومن یری ذنبہ کالجبل یقع علیہ والمنافق یری ذنبہ کالذباب یطیر منہ اور کما قال سلام ع وجود لہ ذنب لا یقاس بہ ذنب انساب واسطے تعارف دنیوی کی ہیں اور کرامت آخرت کی منوط ساتہ تقوے وطہارت کے ہے اللہ نے فرمایا ہے اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور فرمایا حسن الزاد التقوی اور فرمایا ان اولیاءہ الا المتقون اور فرمایا انما یتقبل اللہ من المتقین غرضکہ دوستی حق کی ساتہ بندہ کے منحصر تقوے میں ہے نہ انساب و احساب میں رسالہ مکیہ میں کہا ہے وھذا الطمس وحیرہ یفید الحصر انظر الی حال المسئلة حتی ابلیس وبلعام ومن ضاھما مع کمال حالاتھم وکراماتھم لما اھملوا التقوی واتبعوا الھوی کیف سقطوا عن درجاتھم

لو کان فی العلم من دون التقی شرف لکان اشرف خلق اللہ ابلیس

انتہی کلامہ ملخصا مع زیادة ونقص بالجملہ جو خطرہ عظیم آخرت واسطے سادات واہل علم کے ہے اوتنا عوام مومنین اور کم نسب مسلمین کے لئے نہیں ہے احادیث صحیحہ ذم علماء سوء میں آئے ہیں انکو بسبت عامہ خلق کے ترک عمل پر عقاب مزید ہوگا اور سادات کو بسبب عدم حفظ حرمت نبوی علیہ السلام مضاعف کیا جائیگا کیونکہ تعزیر بقدر بزرگی کے ہوتی ہے عوام کا گناہ بوجہ جہل ہوا کرتا ہے اور علما کا گناہ براہ جرأت اور سادات کا گناہ براہ غرور نسب والعیاذ باللہ نجات اوسکو ہے جو کہ اللہ سے ڈرتا ہے اور باوجود کثرت حسنات کے خائف رہتا ہے آل نبی میں واسطے نجات آخرت کے تقوے وطہارت شرط ہے وخیریت خاتمہ وحسن عاقبت موقوف ہے تقوے پر کما قال تعالے و العاقبة للمتقین

فصل بیان میں عقائد اہل حدیث کے مطابق کتاب قطف الثمر فی بیان عقیدہ اہل الاثر کے

تمام وہ چیز جسپر اصحاب حدیث وسنت ہین یہ ہے کہ ایمان لائے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور
کتابون اور رسولون پر منجملہ ایمان باللہ کے ایک ایمان لانا ہے اوصاف الہیہ پر جو کتاب وسنت مین آئی
ہین بغیر تحریف وتعطیل وتکییف وتمثیل وتاویل کے یہ لوگ ایمان رکھتے ہین اللہ پر اور اوسکے اسماء حسنے و
صفات علیا پر اور نفی نہین کرتے ہین اوسکی جو وصف کیا ہے اللہ نے اپنے نفس کا اور نہ تحریف کرتے
ہین کلم کی اوسکی جگہون سے اور نہ الحاد کرتے ہین اوسکے اسماء وآیات مین اور نہ اوسکی صفتونکو مثل صفات
مخلوقین کی کہتے ہین اور نہ انکی تعطیل کرتے ہین اسلئے کہ اللہ پاک کا کوئی ہمنام ہے اور نہ کفو اور نہ ہمسر
اور نہ اونکا قیاس اوسکے خلق پر ہو سکتا ہے اوسکی شان یہ ہے لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر
اللہ عالم ہے اپنے نفس کا اور اپنے غیر کا اور اصدق القیل اور احسن الحدیث ہے اوسکے رسول صادق
مصدق ہین وہ اور لوگ ہین جو بے جانے بوجھے اوسکے حق مین کچھ کہدیتے ہین لہذا فرمایا ہے سبحان
ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اللہ پاک نے اسجگہ
تسبیح وتنزیہ کی ہے اپنے نفس کی وصف مخالفین رسل سے اور مرسلین پر سلام کہا ہے اسلئے کہ وہ بسلامتی
مین ہین نقص وعیب وخلل وزلل سے اللہ نے اپنے وصف مین نفی واثبات کو جمع کیا ہے اسلئے اہل
سنت وجماعت اس چیز سے عدول نہین کرتی جو مرسلین لائے ہین کیونکہ صراط مستقیم نبیین وصدیقین و
شہدا اور صالحین کی یہی ہے منجملہ اوصاف نفس خدا کے وہ صفات ہین جو سورہ اخلاص مین بیان فرمائی
ہین یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے اور وہ اوصاف ہین جو اعظم آیات یعنے آیۃ الکرسی مین
ارشاد فرمائے ہین لہذا جو کوئی اس آیت کو رات مین پڑھ کر سوتا ہے اللہ کیطرف سے اوسپر
ایک حافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اوسکے قریب نہین جاتا وہی اول و آخر و ظاہر و
باطن اور علیم ہر شئے اور حی لایموت اور رزاق صاحب قوت اور متین وسمیع وبصیر وصاحب مشیت
اور حاکم بالارادہ وہادی ومضل اور محب محسنین ومقسطین وتوابین ومتطہرین اور غفور وودود
ورحمن ورحیم اور واسع ہر شئے برحمت اور رحیم مومنین اور صاحب رحمت وواسعہ ہر شئے اور غفور و
حافظ وارحم الراحمین راضی عن العباد وغاضب ولاعن اعداء ساخط ومنتقم وکارہ اور صاحب اتیان
فی الغمام اور جائے بر وزقیامت اور باقی الوجہ اور خالق آدم بہر دو دست خود اور مبسوط الیدین
اور منفق اور صاحب اعین اور سامع ورائی ومرئی اور شدید المحال اور صاحب مکر وکید وغفور

قدیر اور صاحب عزت نے بے ہمتا و بے ند و انداد و بے ولد و شریک اور صاحب ملک و حمد اور منزل فرقان اور صاحب سموات و ارض اور خالق ہر شے اور عالم غیب و شہادت اور متعال عن الشرک ہے سورۂ اعراف مین فرمایا ہے کہ اللہ نے آسمانون اور زمینون کو چھ دن مین بنایا پھر عرش پر مستوی ہوا یہ استوا مع اس آیت کے سات آیتون مین آیا ہے پھر ذکر اپنے معیت کا ہمارے ساتھ کیا ہے اس مسئلہ کی دلیلین سنت و آثار مین بہت ہین جو کوئی اللہ کی جہت علو مین ہونیکا بعد ان آیات و احادیث کے انکار کریگا وہ مخالف کتاب و سنت ہے اور صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ نے سات آسمان بنائے بعض اوپر بعض کے ہین اور سات زمینیں بنائین بعض نیچے بعض کے ہین درمیان زمین علیا اور آسمان دنیا کے پانسو برس کا رستہ ہے اسیطرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اتنا ہی فاصلہ ہے یا فی ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور عرش رحمن کا پانی پر ہے اور اللہ عرش کے اوپر ہے کرسی جگہ ہے اسکی دونون قدمونکی وہ جانتا ہے جو کچھ ساتوں آسمان اور ساتون زمین کے اندر اور تحت الثرے اور دریا کی تہ اور بال کی جڑ اور درخت کی اصل اور جو کچھ ہر کشت و روئیدگی کے اندر ہے اور جہان پتہ گرتا ہے اور جو بات زبان سے نکلتی ہے اور گنتی ریت اور خاک کی اور وزن پہاڑون کا اور اعمال بندونکے اور نشان انکے قدمونکے اور انکا کلام اور انکے انفاس اور جو چیزان سب اشیاء وغیرہ کو جانتا ہے انمین سے کوئی شے اسپر مخفی نہین ہے وہ اپنی ذات سے عرش پر بالا سے ہفت آسمان ہے ورے اسکے حجاب مین نار و نور و ظلمت کے اور جو کچھ کہ اسکے علم مین ہو اگر کوئی مبتدع مخالف آیت قرب و معیت سے یا مانند اسکے کسی اور آیت متشابہ سے حجت لاوے تو جواب اسکا یہ ہے کہ مراد اسجگہ علم ہے کیونکہ وہ تو ساتوین آسمان کے اوپر ہے وہین سے سب کچھ اسے معلوم ہے بائن ہے خلق سے لکن کوئی جگہ اسکے علم سے خالی نہین ہے آیتکے یہ معنی نہین ہین کہ اللہ جوف آسمان مین ہے اور آسمان اسکا حاوی و حاصر ہے کیونکہ یہ بات سلف امت و ائمہ ملت مین کسی نے نہین کہی ہے بلکہ وہ سب اسبات پر متفق ہین کہ اللہ فوق سموات عرش پر ہے اور اپنے خلق سے جدا ہے اسکی مخلوقات مین کچھ بھی اسکی ذات مین سے نہین ہے اور نہ اسکی ذات مین کوئی شے مخلوقات مین سے ہے مالک بن انس نے کہا ہے اللہ آسمان مین ہے علم اسکا ہر مکان مین ہے ابن مبارک سے پوچھا تھا ہم اپنے رب کو کسطرح پہچانین کہا اسطرح کہ وہ فوق سموات بالائے عرش

ہے خلق سے جدا ہے یہی قول امام احمد کا بہی ہے شافعی نے کہا خلافت ابو بکر کی حق ہے اللہ نے آسمان پر سے یہ حکم جاری کیا اور اپنے اولیا کے دل اُنکی خلافت پر جمع کر دیے اب جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالے جوف سموات مین محصور و محاط ہے یا محتاج عرش یا غیر عرش ہے یا استوا اوسکا عرش پر مثل استوار مخلوق کے کرسی پر ہے وہ ضال مبتدع ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہے کہ سموات مین کوئی الہ معبود نہین ہے اور نہ عرش پر کوئی اللہ ہے جسکے لئے نماز پڑہی جاتی ہے اور اوسکو سجدہ کیا جاتا ہے اور حضرت معراج مین پاس اپنے رب کے نہین گئے اور نہ قرآن پاس سے رب کے اوترا تو وہ معطل فرعونی ہے کیونکہ فرعون نے موسے علیہ السلام کی تکذیب کی تہی اثبات مین کہ اللہ فوق سموات ہے یا ہامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا اور ہمارے حضرت نے موسے علیہ السلام کی تصدیق کی اور اثبات کا اقرار کیا کہ رب بالائے سموات ہے پہر شب معراج مین طرف اللہ کے چڑہ گئے وہان اللہ نے پچاس نمازین فرض کین پہر پاس موسے علیہ السلام کے آئے موسے نے کہا تم پہر اپنے رب کے پاس جاؤ اور کمی نماز کی چاہو یہ حدیث بطور صحاح مین آئی ہے سو جو کوئی موافق فرعون کے اور مخالف موسے و محمد علیہما الصلوۃ والسلام کے ہوگا وہ گمراہ ہے اور جو وصف کہ اللہ نے اپنے نفس کا کیا ہے اوسکا جاحد کافر ہے اور جو وصف اللہ نے خود اپنا کیا ہے یا رسول اللہ نے اُسکا وصف کیا ہے اُسمین کوئی تشبیہ نہین ہے جیسے کلم طیب و عمل صالح کا طرف اُسکے صاعد و مرفوع ہونا یا جیسے و ادریس علیہما السلام کو اپنے طرف رفع کر لینا یا قرآن کا نازل فرمانا یہ دلیل ہے اثبات پر کہ جو لوگ اللہ کے پاس ہین وہ اللہ سے قریب ہین اگرچہ ساری مخلوقات اوسکے قدرت کے نیچے ہے اللہ نے سارے عباد عرب و عجم کے فطرت اسی پر کی ہے کہ وقت دعا کے اونکی دل طرف علو کے متوجہ ہوتے ہین اور وہ قصد اللہ کا بجانب تحت نہین کرتے منشا ضلال کا یہ ہے کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ صفات رب کی مثل صفات مخلوق کے ہین گویا جسطرح کوئی بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھتا ہے اسیطرح اللہ کا استوار عرش پر ہے سو یہ تمثیل و ضلال ہے کیونکہ بادشاہ محتاج ہے تخت کا اگر تخت کو الگ کر لین تو وہ گر پڑے اور اللہ عرش سے اور ہر شے سے جو سوا اُسکے ہے بے نیاز ہے وہ تو خود حامل عرش اور حامل حاملان عرش ہے اُسکا علو عرش پر موجب اُسکے افتقار کا طرف عرش کے نہین ہے اصل

اسباب مین یہ ہے کہ جو چیز کتاب وسنت مین ثابت ہے اُسکی تصدیق کرنا واجب ہے جیسے علو رب
واستوار رحمٰن عرش پر وغیرہ ذالک اور وہ الفاظ نفی واثبات کے جو ابتداع واحداث کئے گئے ہین
جیسے یہ کہ وہ جہت مین نہین ہے یا متحیز یا غیر متحیز نہین ہے یا نہ جسم ہے نہ جوہر ہے نہ عرض نہ متصل نہ منفصل
وغیرہ ذالک سو کوئی نص اس بارہ مین حضرت یا صحابہ یا تابعین یا ائمہ مسلمین سے نہین آئی ہے انمین سے
کسی نے یہ بات نہین کہی کہ اللہ جہت مین ہے یا بے جہت ہے یا متحیز ہے یا نہین یا نہ جسم ہے نہ جوہر کیونکہ یہ
الفاظ کچھ منصوص کتاب وسنت نہین ہین نہ انپر اجماع ہوا ہے پہر جو لوگ کہ یہ الفاظ بولتے ہین کبھی معنی
صحیح کا ارادہ کرتے ہین اور کبھی معنی فاسد کا اسی جگہ سے اہل حلول واتحاد واخل ہوئے ہین اور کہتے ہین
کہ اللہ ہر جگہ مین ہے اور وجود مخلوقات کا یہی وجود خالق ہے غرضکہ لوگ تین طرح پر ہین ایک اہل
حلول واتحاد دوسرے اہل نفی وجحود تیسرے اہل ایمان وتوحید وسنت حلولیہ کا قول یہی ہے کہ اللہ ہر
مکان مین ہے اور عین مخلوق ہے اہل نفی کہتے ہین کہ اللہ نہ داخل عالم ہے اور نہ خارج عالم اور نہ
مباین خلق اور نہ فوق عالم اور نہ اوسکی طرف سے کوئی شے نازل ہو نہ اُسکی طرف کچھ صاعد ہو نہ کوئی
اُس سے قریب ہے اور نہ وہ کسی پر تجلی کرے اور نہ کوئی اُسکو دیکھے متکلمہ جہمیہ معطلہ کا قول یہی
ہے جسطرح کہ پہلا قول عباد جہمیہ کا تہا جہمیہ متکلمہ تو کسی شے کو عابد نہین ہین اور عباد جہمیہ ہر شے کے
عابد ہین مرجع انکے کلام کا طرف تعطیل وجحود کے ہے جو کہ قول فرعون تہا الحاصل جو کوئی اللہ کے
اسمار وصفات مین خلاف کتاب وسنت کے تکلم کرتا ہے وہ خائض بالباطل ہے وقد قال تعو واذا
رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنهم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ پہر ان مین ایسے
لوگ بہی بہت ہین جو اپنے اعتقادات باطلہ کو طرف ائمہ اربعہ مجتہدین وسلف مسلمین کے خلاف واقع
نسبت کرتے ہین حالانکہ وہ اقوال اُن ائمہ وسلف سے ثابت نہین ہین اور نہ اونہون نے وہ بات
کہی ہے جو کہ یہ کہتے ہین ولہذا وقت مطالبہ کی نقل صحیح آنسے نہین لا سکتی اور جہوٹ انکا کہل جاتا
ہے حالانکہ شافعی نے حق مین اہل کلام کے فرمایا ہے کہ انکو جرید ویاپوش سے مارو اور قبائل و
عشائر مین انکی تشہیر کرو اور یہ بات کہو کہ هذا جزاء من ترك الكتاب والسنة واقبل على الكلام اسی
طرح قاضی ابو یوسف نے کہا ہے کہ من طلب الدین بالکلام تزندق اور امام احمد نے فرمایا ہے
ما ارتدی احد بالکلام فافلح اور علمار کلام کو زندقہ کہا ہے ہر جال معطل عابد عدم ہے اور ممثل

عابد جہنم یا معطل اعمی ہے اور مثل عشر اللہ کا دین تو درمیان غالی و جافی کے ہے جسطرح کہ اوسکی ذات پاک مثل ذوات مخلوقات کے نہین ہے اسیطرح اسکی صفات مثل صفات مخلوقین کے نہین ہین بلکہ وہ موصوف ہے ساتہ جملہ صفات کمال کے اور منزہ ہے ہر نقص و عیب و زوال سے کوئی شے صفات کمال مین مثل اسکی نہین ہے ہمارا مذہب وہی مذہب سلف کا ہے اثبات بلا تشبیہ تنزیہ بلا تعطیل ائمہ اسلام اسی عقیدہ پر گزرے ہین جیسے مالک و شافعی و ثوری و اوزاعی و ابن مبارک و امام احمد و اسحق بن راہویہ اور یہی اعتقاد سارے مشائخ مقتدی بہم کا تہا جیسے فضیل بن عیاض اور ابو سلیمان دارانی و سہل تستری وغیرہم درمیان ان ائمہ کے کوئی نزاع بابت اصول دین کے نہ تہا اسیطرح جو اعتقاد امام ابو حنیفہ رح سے ثابت ہے وہ بہی موافق اعتقاد ائمہ مذکور کے ہے کتاب و سنت بہی اسیکے ساتہ ناطق ہے امام احمد نے کہا ہے لا یوصف اللہ الا بما وصف بہ نفسہ او وصفہ بہ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نتجاوز القران والحدیث یہی مذہب سائر ائمہ کا تہا و للہ الحمد اللہ نے اپنا نام حی علیم سمیع بصیر رؤف رحیم بتایا ہے پہر ان الفاظ کے ساتہ بعض مخلوق کو بہی یاد کیا ہے لیکن صفت خالق و مخلوق مین کچہہ مشابہت نہین ہے مگر اتفاق اسم مین قرآن مجید اول سے تا آخر اور سنت رسول اللہ صلعم تمام و کمال اور کلام صحابہ و تابعین و سائر ائمہ دین بہرا ہوا موجود ہے اونکو دیکہو سب نصاً یا ظاہراً دلیل اسی امر پر ہین اسبات پر کہ اللہ فوق عرش ہے عرش فوق سموات ہے اپنی ذات سے مستوی ہے عرش پر بائن ہے خلق سے سمیع ہے اسکو شک نہین آتا بصیر ہے بلا ریب علیم ہے بلا جہل جواد ہے بلا بخل حفیظ ہے بلا نسیان وہ قریب ہے بلا غفلت وہو متکلم باسط ناظر ضاحک فرح محب کارہ مبغض راضی ساخط رحیم عفو غافر معطی مانع ہے جسطرح چاہتا ہے ہر رات کو آسمان دنیا پر آتا ہے اور سب کے ساتہ ہے جہان کہین وہ ہون یہ معیت بمعنی علم ہے جیسا کہ ائمہ سلف سے منقول ہے یا اسکی تاویل ہی کچہ ضرور نہین ہے جیسا کہ بعض محققین کا مذہب ہے اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ ذو المعارج ہے فرشتے اور روح طرف اسکے عروج کرتے ہین وہ قاہر ہے فوق عباد فرشتے اس سے ڈرتے ہین یہ ڈر اونکا طرف سے فوق کے ہے یہ معنی ان آیتون کے حق مین حاجت تحریف کی نہین ہے اتنا کافی ہے کہ ان معانی کو ظنون کاذبہ سے صیانت کیا جائے کتاب و سنت مین جتنے ادلہ قرب و معیت کے آئے ہین وہ کچہ منافی علو و فوقیت نہین ہین کیونکہ اللہ تعالے اپنے قرب مین عالی اور اپنے علو مین قریب ہے حضرت نے اندر اعظم مجامع کے آخر عمر مین سال حجۃ الوداع کو

آسمان کیطرف انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا تہا اللّٰہم اشہد قصہ معراج کا صحیحین وغیرہما مین متواتر ہے
اِس قصہ مین اعظم دلالت ہے علو وفوق حق سبحانہ پر اور یہ سوال کہ کیسے مستوی ہوا اور کیسے نازل ہوتا ہے
بدعت ہے اور جس کسی شخص کو یہ گمان ہے کہ نصوص صفات معقول المعنی نہین ہین اور خدا جانے کہ انسے کیا
مراد ہے اور ظاہر ان نصوص وظواہر کا تشبیہ وتمثیل ہے اور مطابق انکے ظواہر کے ایمان لانا کفر و
ضلال ہے اور انکے لئے کوئی تاویل و توجیہ ہے جسکو اللہ ہی جانتا ہے اور یہ مشکل کہ بعض کی ہین اور یہ خیال
کرے کہ طریقہ سلف کا اسیطرح تہا اور وہ عارف حقایق الفاظ کو نہ تہے تو یہ گمان کرنے والا اہل
مردم ہے ساتہ عقیدہ سلف کے اور راہ ہدایت سے سخت گمراہ ہے اسکا گمان متضمن ہے اسبات کو کہ سابق
سابقین اولین یعنے مہاجرین وانصار وسائر صحابہ کبار جاہل بے علم تہے حالانکہ وہ اعلم امت وافقہ
ملت اور احسن اہل واتبع للسنن تہے اس گمان سے یہ بہی لازم آتا ہے کہ حضرت کلام کرتے اور اوسکے
معنی نسمجہتے حالانکہ یہ بڑی خطاء وجرأت اور نہایت قبیح جسارت ہے معاذ اللہ منہ **ف** منجملہ صفات
الٰہیہ کے جو کتاب وسنت سے ثابت ہین صفات ذیل ہین ید ویمین وکف واصبع وشمال وقدم ورجل
ووجہ ونفس وعین ونزول واتیان ومجئ وقول وساق وحقو وجنب وفوق واستواء وقوت وقرب
وبعد وضحک وتعجب وحب وکراہت ومقت ورضاء وغضب وسخط وعلم وحیات وقدرت وارادہ و
مشیت وسمع وبصر وذوق وحیت وفرح الی غیر ذلک رسالہ قائد الی العقائد مین جملہ الفاظ صفات
کے باستقراء مرقوم ہین اور کتاب الجوائز والصلات مین ادلہ صفات مذکور تفصیلا مندرج ہین اور
انتقاد رجیح مین ادلہ علو علی العرش مذکور ہین ان سارے صفات کو ایک مساق مین سوق کرکے سب پر
ایمان لانا واجب ہے یہ سب صفات حقیقی ہین مشابہ صفات مخلوقہ کے نہین ہین انکی تاویل تعطیل رد
وجحد بر خلاف ظاہر درست نہین ہے فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ان سب پر ایمان رکہتے ہین
بغیر تحریف وتمثیل وتکییف کے یہ فرقہ سارے فرق امت اسلام مین فرقہ وسط ہے جسطرح کہ یہ امت
سائر امم مین امت وسط ہے یہ درمیان مین ہے اہل التعطیل جہمیہ اور اہل تمثیل مشبہ کے درباره صفات
جسطرح کہ درباره افعال حق تعالیٰ کے وسط ہے درمیان جبریہ وقدریہ کے اور درباره اسماء وایمان
ودین کے وسط ہے درمیان معتزلہ ومرجیہ کے اور درباره اصحاب حضرت کے وسط ہے درمیان
رافضہ وخوارج کے وبہ الحمد **ف** مذہب اہل حق کا جسپر سارے اہل توحید وصدق کا اتفاق

ہے یہ کہ اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے ساتھ کلام مسموع مفہوم مکتوب کے یہ کلام پاک اوسکا سینون مین محفوظ ہے بل
ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم مصحفون مین مکتوب ہے آنکھون سے منظور ہے در
کتاب مسطور فی رق منشور سلف نے جو کہ مقتدا ہین خلف کے اجماع کیا ہے اسبات پر کہ کلام اللہ
کا مخلوق نہین ہے علی مرتضے نے فرمایا ہے القرآن لیس بمخلوق ولکنہ کلام اللہ منہ بدء و
الیہ یعود ابن مسعود و ابن عباس و عمرو بن دینار و سفیان بن عیینہ وغیرہم کا قول بھی یہی ہے اللہ
پاک نے سچ مچ ساتھ اسکے کلام کیا ہے اور حضرت پر اوسکو اوتارا اوسکو اللہ کے کلام کی حکایت یا عبارت
کہنا درست نہین ہے یہ قرارت اور کتابت اوسکو اللہ کے کلام ہونے سے خارج نہین کرتی ہے جو
قرآن کو مخلوق کہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جو کلام اللہ کہکر عدم مخلوقیت قرآن مین توقف کرے
وہ قول اول سے بھی ناپاک تر ہے اور جو تلفظ و تلاوت کو مخلوق ٹھہرائے وہ بھی جہمی ہے اللہ نے
موسے علیہ السلام سے باتین کین تہین اور اپنے ہاتھ سے اونکے ہاتھ مین توریت دی تہی اور توریت
کو اپنے ہاتھ سے لکہا تہا جسطرح کہ آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور جنت عدن کی بنیاد اپنے ہاتھ سے
رکہی ہے وہ ہمیشہ متکلم ہے حروف و معانی اس کلام کے سب اللہ کا کلام ہے نہ یہ کہ حروف
کلام ہون اور معانی کلام نہون یا بالعکس اسکے **ف** حروف مکتوبہ و اصوات مسموعہ عین کلام خدا
ہے قال تعالے الم ذلک الکتب لاریب فیہ وقال المص والمر وکھیعص وحمعسق
جو کوئی ان حرفون کو اللہ کا کلام نکہے وہ دین سے مارق اور جماعہ مسلمین سے خارج ہے منکر انکے
حروف ہونے کا مکابر عیان اور آرندہ بہتان ہے حدیث ابن مسعود مین رفعا آیا ہے من قرع
حرفا من کتاب اللہ عز وجل فلہ عشر حسنات رواہ الترمذی وصححہ ورواہ غیرہ
من الائمۃ وفی الباب احادیث کثیرۃ لاتجدا **ف** حدیث حشر مین آیا ہے فینادیھم
سبحانہ وتعالی بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب رواہ احمد والجماعۃ من
الائمۃ واستشھد بہ البخاری الی غیر ذلک من الادلۃ الدالۃ علی ثبوت الحرف والصوت
وھی کثیرۃ لاتجدا الجملہ قرآن عظیم و فرقان کریم اللہ کی کتاب مبین اور حبل متین ہے جو کہ سید
المرسلین پر بزبان عربی مبین نازل ہوئی ہے متضمن ہے سور و آیات و اصوات و حروف و کلمات
و اقوال و اول و آخر و جز و کل پر متلو صدور مین محفوظ مصاحف مین مکتوب الواح مین مرقوم اذان

مین سمیع ہے وبصیر الحمد ف اللہ تعالیٰ خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے ساری معلومات کا کیا
جزئیات اور کیا کلیات قادر ہے جمیع ممکنات پر اور اسبات پر کہ مثل اس خلق کے دوسری خلق پیدا
کرے اگر چاہے مرید ہے ساری کائنات کا سمیع بصیر ہے نہ کوئی اسکا شبہ ہے اور نہ مثل اور نہ
ضد اور نہ ند اور نہ شریک وجوب وجود مین اور نہ استحقاق عبادت مین اور نہ خلق و امر مین اور نہ
تدبیر سموات و ارض مین وہی بیمار کو شفا دے مرزوق کو رزق دے کشف ضر کرے دوا پنے غیر مین
حلول نہین کرتا اور نہ غیر اوسمین حلول کرے اور نہ وہ غیر کے ساتھ متحد ہو اور نہ غیر اوسکے ساتھ
وجعلوا لہ من عبادہ جزءا ان الانسان لکفور جہل و کذب سے بری ہے کوئی
اُسپر حاکم نہین نہ کوئی شے اُسپر واجب ہے وہ خلاف وعدہ کے نہین کرتا سارے افعال اُسکے
متضمن حکمت ہین اُسکے فعل مین جور و ظلم متصور نہین ہے عقل کا کوئی حکم حسن و قبح اشیا مین نہین
چلتا اُسکے سوا کوئی حاکم نہین اور نہ کوئی معبود وہ مختص ہے ساتھ الوہیت و ربوبیت کے منکر اُسکے
الوہیت کا کافر ہے ف ایمان قول ہے قلب و لسان کا اور عمل ہے قلب و لسان و جوارح کا
مطابق کتاب و سنت و نیت کے ایمان کی زیادتی طاعت سے اور کمی اوسکی معصیت سے ہوتی ہے
حدیث الایمان بضع و سبعون شعبة قول و عمل دونون کو ایمان ٹھہرایا ہے معہذا اہل قبلہ کو معاصی و کبائر
کے کرنے پر کافر کہنا بیجا ہے بلکہ اخوت ایمانی و اتحاد اسلامی ہنوز باوجود معاصی کے باقی ہے فاسق
سے نام مطلق ایمان کا سلب نہین ہوتا ہے اور نہ وہ مخلد فی النار رہیگا بلکہ وہ مومن ناقص الایمان ہے
یا مومن بالایمان فاسق بالکبیرہ ہے اسی جگہ سے کسی اہل قبلہ پر حکم خلود نار کا بسبب کسی گناہ یا کبیرہ کے
نہین دیا جاتا ہے اور نہ وہ بسبب کسی عمل کے دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین
اُسکو کافر فرمایا ہو یا اُسمین صفات کفریہ پائی جائین یا وہ منکر قطعیات و ضروریات دین کا ہو یا ایسی
بدعت نکالے جو اُسکو کفر تک پہنچاوے بہتر فرقون مین اکثر فرقے ایسے ہین جنکو ائمہ سنت نے کافر ٹھہرایا
ہے اگر وہ اہل قبلہ ہین جیسے روافض و خوارج و جہمیہ و معتزلہ وغیرہم ف بنیاد اسلام کی پانچ
چیز و نیز ہے شہادت کلمہ طیبہ نماز زکوٰۃ روزہ حج یہ حقیقت ٹھہری اسلام کی ایمان کی تعریف حدیث عمر
بن خطاب مین رفعاً آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لاوے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون
اور رسولون پر اور دن آخرت پر اور اسبات پر کہ خیر و شر تقدیر کا طرف سے اللہ کے ہے فرمایا فاذا

فعلت ذلك فقد آمنت قال نعم رواہ مسلم وابو داؤد وغیرهما زہری نے کہا ہم کہتے ہین کہ اسلام کلمہ ہے اور ایمان عمل صالح اور احسان اخلاص ہے **ف** ایمان لانا قدر پر اور اوسکی خیر و شر پر واجب ہے جہان مین ایسی کوئی چیز نہین ہے جو اللہ کی تقدیر سے باہر ہو یا بے اوسکی تدبیر کے صادر ہو یا بے اوسکی قضا کے جاری ہو کسی شی کو اوسکی قدر مقدور سے گریز نہین ہے اور جو کچھ لوح محفوظ مین اوسنے لکھ رکھا ہے خیر ہو یا شر کوئی اُس سے تجاوز نہین کر سکتا جسکو چاہا واسطے سعادت کے بناکر اوس سے عمل صالح کرایا یہ اُسکا فضل ہے جسکو چاہا واسطے شقاوت کے بناکر گمراہ کیا یہ اُسکا عدل ہے ہر کسیکو جسکام سے لئے بنایا ہے وہ شخص وہی کام کرتا ہے خالق افعال خلق و عباد و مقدر رزق و اجل اور ہادی و مضل عباد وہی ہے یہ اوسکا ایک بہید ہے جسکا علم اوسیکو ہے نہ ماو شما کو اوسنے بہت سے جن و انس جہنم کے لئے پیدا کئے ہین وہ چاہتا تو ہر نفس کو ہدایت کرتا لیکن اُسکو تو جہنم کا بہرنا منظور ہے ہر شئے کو اُسنے ایک انداز پر پیدا کیا ہے جو مصیبت زمین پر یا نفس پر آتی ہے وہ پہلے سے کتاب مین لکھی گئی ہے اللہ کی قضا و قدر کو بعد رسل کے حجت پکڑنا جائز نہین ہے بلکہ اُسی کی حجت بالغہ ہمپر بانزال کتب و بعثت رسل و ورود امر و نہی قائم ہے جسکو استطاعت فعل و ترک کے ہے اوسیکو امر و نہی کی ہے کسیکو معصیت پر مجبور نہین کیا ہے اور نہ ترک طاعت پر مضطر فرمایا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها وقال تعالے فاتقوا اللہ ما استطعتم اور فرمایا الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم اس سے معلوم ہوا کہ بندہ کے لئے کسب ہے حسنہ پر ثواب ہے سیئہ پر عقاب ہے اُسکا وقوع اللہ کی قدر و قضا سے ہوتا ہے **ف** ایمان بالقدر کے دو درجے ہین ایک ایمان لانا اسبات پر کہ اللہ جانتا ہے ساتھ علم قدیم اپنے کے جو کچھ اوسکی خلق کرتی ہے اوسکو ساری طاعات و معاصی و ارزاق و آجال کا احوال معلوم ہے اوسنے لوح محفوظ مین مقادیر خلق کو لکھ رکھا ہے پہلے قلم کو بنایا اور فرمایا لکھ جو کچھ کہ قیامت تک ہونے والا ہے یہ تقدیر جو تابع ہے اُسکے علم کی مواضع متعددہ مین جملۃً و تفصیلاً ہوتی ہے شکم مادر مین قبل خلق روح کے ایک فرشتہ کو طرف جنین کے بہیجتا ہے وہ چار کلمے لکھ دیتا ہے رزق و اجل و عمل اور شقی ہے یا سعید اسی قدر کے غلاۃ قدریہ منکر ہین پہلے اس فرقہ کے لوگ بہت تہے اب تہوڑے ہین دوسرے ایمان لانا ہے اللہ کی مشیت نافذہ و قدرت شاملہ پر کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے

وہ ہوتا ہے اور جو نہین چاہتا وہ نہین ہوتا سارے آسمانون اور زمینون مین جو حرکت و سکون ہوتا ہے
وہ اوسیکی مشیت سے ہوتا ہے جس امر کا وہ ارادہ نہین کرتا وہ امر اوسکے ملک مین نہین ہوتا وہ ہر شے پر
قدیر ہے موجودات ہون یا معدومات تو جتنگی جو مخلوق زمین پر ہے یا آسمان مین ہے اوسکا خالق اللہ ہے
اوسکے سوا کوئی خالق ہے نہ کوئی معبود و رب ہے بندونکو اوسنے اپنی طاعت اور رسول کی طاعت کا امر
کیا ہے اور اپنی معصیت اور رسول کی معصیت سے منع فرمایا ہے وہ متقین و محسنین و مقسطین کو دوست
رکہتا ہے اور ایماندار نیکوکار لوگونسے راضی ہوتا ہے اور کافرونکو دوست نہین رکہتا اور نہ قوم
فاسقین سے راضی ہوتا ہے اور فحشاء کا حکم نہین دیتا اور بندونکے کفر کو پسند نہین کرتا اور نہ فساد
کو دوست رکہتا ہے عباد حقیقت مین فاعل افعال ہین لیکن خالق انکے افعال کا اللہ ہے بندہ دو
طرحکے ہوتے ہین مومن و کافر و بر و فاجر بندہ کو اپنے فعل پر قدرت حاصل ہے اور ارادہ [illegible]
لیکن خالق اس قدرت و ارادہ کا اللہ ہے نہ بندہ اس درجہ کی تکذیب عامہ قدریہ کرتے ہین
جنکا نام حضرت نے مجوس هذہ الامۃ رکہا ہے دوسری قوم نے اہل اثبات سے اس باب مین
اتنا غلو کیا کہ بندہ سے بالکل قدرت و اختیار کو سلب کر لیا اور اوسکو اللہ کے افعال و احکام
و مصالح سے باہر کر دیا بالجملہ حق یہ ہے کہ ظاہر و باطن و محبوب و مکروہ و حسن و سیئی و قلیل
و کثیر و اول و آخر تقدیر کا سب اللہ کی طرف سے ہے اوسیکی یہ قضاء و قدر ہے بندون مین
کوئی فرد بشر اللہ کی مشیت و قضا سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سب اوسی طرف جاتے ہین جسکے
لئے وہ پیدا کئے گئے ہین اور اوسی کام مین پڑتے ہین جو انپر مقدر کیا گیا ہے یہ اللہ کا عدل ہے
سارے کبائر صغائر اللہ کی قضاء و قدر سے ہوتے ہین کسیکو اللہ پر کوئی حجت نہین ہے اللہ جو
علم سابق مین جانتا تہا کہ ابلیس عصیان کریگا قیامت تک اوسنے اہل طاعت سے طاعت اور اہل
معصیت سے معصیت معلوم کرکے انکو پیدا کیا جو مصیبت پہنچی ہی وہ چوکنے والے نہ تہے اور
جو نہین پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تہی **ف** محمد مصطفے احمد مجتبے صلعم خیر خلائق افضل بشر اکرم ہین
اللہ اعلی درجہ اقرب اسے اللہ فی الوسیلہ ہین اللہ نے اونکو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین
بنا کر بہیجا ہر نبی قوم خاص کا ہوتا تہا یہ سارے خلق کے نبی ہوئے سب سے پہلے جنت مین حضرت
اور سب امتون سے پہلے آپکی امت جاوے گی آپکی شفاعت آپکی وہ ہوگی کہ لوگ سب انبیاء کے

پاس ہوکر آپسے طالب شفاعت ہونگے دوسری وہ ہوگی کہ اہل جنت کی شفاعت کرکے جنت مین داخل کرائینگے یہ دونون شفاعتین مخصوص ہین ساتھ آپکے تیسری شفاعت اُنکی ہوگی جو مستحق نار ہونگے پھر ایک قوم آپکی شفاعت سے نار مین نجائیگی اس شفاعت مین حضرت اور صدیقین اور شہداء او صالحین و سائر مومنین و ملائکہ و علماء و اطفال وغیرہم شریک ہونگے لیکن یہ شفاعت اونہین کے لئے ہوگی جنکو اللہ پسند کریگا اور وہ اللہ سے ڈرتے ہین اور کافرون کو شفاعت شافعین کی کچھ نفع ندیگی وہ ابد الآباد کے لئے جہنم مین مخلد ہونگے مراد کفار سے اسجگہہ اہل شرک وتکذیب وجحود و کفر باللہ اور اصحاب بدع مکفرہ اور متصفین بصفات کفر ہین عیاذاً باللہ منھم اور ایکقوم جو دوزخ مین جاچکی ہوگی اور جل بھنکر کوئلہ بنگئی ہوگی وہ حضرت کی شفاعت سے باہر نکلیگی اور کچھ لوگ محض اللہ کے فضل کثیر و رحمت واسعہ سے نجات پائینگے جنت مین جگہہ خالی رہیگی اللہ اسکے لئے کچھ اقوام پیدا کرکے جنت مین داخل کریگا یہ شفاعت حضرت کی اللہ کے اذن و اجازت سے ہوگی قرآن مین اس اذن پر نص کی ہے جیسے من ذاالذی یشفع عندہٗ الا باذنہٖ سو سارے شفعاء بیچ اس اذن کے داخل ہین کوئی شخص کسی شخصکے شفاعت بدون اذن الٰہی کے نہین کرسکتا ہے اور نہ کسی شخصکو دنیا مین یہ بات معلوم ہے کہ میری شفاعت ہوگی کیونکہ تعلق اس علم غیب کا ساتھ اللہ کے ہے دوسرے کو اسکی خبر نہین ہوسکتی **ف** ایک اصل اہل سنت وجماعت کی یہ ہے کہ دل طرف سے اصحاب حضرت کے سلامت اور سینہ اونکی جانب سے صاف ہو جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم اور احادیث مین سب صحابہ سے منع کیا ہے اور اُنکی فضیلت تمام امت پر ارشاد کی ہے اور علماء اہل دین کا اُنکے فضائل و مزایا پر اجماع ہے اہل صلح حدیبیہ فاضلتر ہین پہلے اصحاب پر اور مہاجرین مقدم ہین انصار پر اور اہل بدر و مبایعین تحت الشجرہ اور عشرہ مبشرہ اور ثابت بن قیس اور اہل بیت و ازواج مطہرات بنقل متواتر افاضل امت و مبشر بجنت ہین اور ترتیب فضائل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت مقدرہ الٰہی کے ہین اور زمانہ خلافت کا تیس برس تہا پہر سلطنت آگئی جسطرح ساری سلاسل ولایت یا اکثر منتہی ہوتے ہین طرف علی مرتضیٰ رض

کے اسیطرح ساری طرائق اشاعت شریعت کے منتہی ہوتے ہین طرف خلفاء ثلثہ تک اس مین دلیل
ہے اسبات پر کہ شریعت مقدم ہے طریقت پر اور علم کو فضیلت کاملہ حاصل ہے عبادت پر اور مرتبہ
علما کا زیادہ ہے اولیا سے مراد علماء آخرت ہین جو صاحب عمل تھے نہ علماء سوء دنیا طلب بلکہ امام
شافعی نے کہا ہے کہ اگر علماء باعمل اولیاء اللہ نہین ہین تو پہر کوئی اللہ کا ولی نہین ہے **ف** اہل
حدیث دوست رکہتے ہین اہل بیت حضرت صلعم کو اور حضرت کی وصیت کو اونکے حق مین یاد رکہتے
ہین یہ وصیت خم غدیر مین دو بار فرمائی تہی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اور دوسری حدیث مین
بتعدد عباس فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لا یؤمنون حتی یحبونکم للہ ولقرابتی اسیطرح
اسبات پر ایمان لائے ہین کہ ازواج مطہرات امہات المومنین ہین بنص قرآن اور وہ آخرت مین
حضرت کی بی بیان ہونگی خصوصا خدیجہ کہ مادر اکثر اولاد پیغمبر ہین اور بی بیون مین سب سے پہلے حضرت
پر ایمان لائی ہین اور عائشہ صدیقہ جنکی براءت اللہ نے قرآن مین فرمائی ہے قاذف انکا کافر بد
مکذب کتاب اللہ ہے روافض جو کہ باغض صحابہ اور سبّات اصحاب ہین اور نواصب و خوارج جو کہ موذی
اہل بیت رسالت ہین اہل حدیث انسے بیزاری رکہتے ہین اور جو مشاجرات و خصومات و منازعات
و مخالفات و مکالمات درمیان صحابہ کے ہوئے ہین انمین خوض نہین کرتے بلکہ اوسکے ذکر سے
امساک کرتے ہین حالانکہ اون آثار مرویہ مین کثرت سے زیادت و نقص و تغییر و تحریف وجہ صحیح سے
ہوگئی ہے اور ٹہیک بات یہ ہے کہ صحابہ اون معاملات مین معذور تہے یا مجتہد مصیب یا مخطی ماجور اہل
عقیدہ اہل حدیث کا یہ ہے کہ ہر صحابی کچہ کبائر و صغائر اثم سے معصوم نہ تہا بلکہ جریان ذنوب کا
اونپر جائز ہے فی الجملہ اور اونکے لئے سوابق و فضائل ہین جو موجب ہین انکے مغفرت ذنوب کو
یہانتک کہ جتنے سیئات انکے لئے بخشدے جاوینگے وہ اونکے مابعد کے لئے مغفور نہونگے اور اونکے
حسنات ماحیہ سیئات بہی اتنے ہین کہ مابعد کے لئے نہین ہین اور وہ سب عدول ہین بتعدیل رسول
خدا صلعم اور دوسرونکی تعدیل امت نے کی ہے فاین ھذا من ذاک حضرت نے اونکو خیر قرون
فرمایا ہے اور ایک مد صدقہ انکا احد کے برابر سونا خرچ کرنے سے فاضلتر ٹہرایا ہے اون مین اگر
کسی سے گناہ ہوگیا تہا تو اسنے توبہ کر لی تہی یا کوئی حسنہ ماحیہ سیئہ اوس سے عمل مین آیا تہا یا آپ اللہ
فضل و قصور معاف ہوگیا ہے یا حضرت کی شفاعت سے مغفور ہو جائیگا اسلئے کہ سب سے زیادہ حق

لہذا ناسفت بھی قوم اصحاب سے ہے یا کسی بلاء دنیا مین مبتلا ہو کر کفارہ اُنکے گناہ کا ہو چکا سو جبکہ یہ بات
در بارہ ذنوب محقق ہے تو پیر اُن امور کا کیا ذکر ہے جنمین وہ مجتہد تھے اگر صواب ہوگا دو اجر ملین
گے اور اگر خطا ہو گئی ہوگی تو ایک اجر ملیگا قدر قلیل گناہ اُنکے بمقابلہ حسنات و فضائل کثیرہ کے
کچھ ہستی نہین رکہتے بیشک وہ بعد حضرت کے خیر خلق ہین کوئی مثل اُنکی نہین ہو سکتا وہ معفوہ
امت وخیر امم تھے اللہ کے نزدیک مکرم ہین اُمتین سے جسکے لئے حضرت نے گواہی جنت کی دی
ہے وہ بیشک بہشتی ہے ہم غیر کے لئے یہ گواہی نہ دینگے بلکہ محسن کے لئے راجی اور مسئی کے لئے خائف
رہین گے اور علم خلق کو حوالہ خالق کرینگے اور بعینہ کسی موحد کے لئے حکم جنتی ہونیکا نہ دینگے یہانتک کہ
اللہ تعالے جہان چاہے اُسکو لیجائے ہان یون کہین گے امرھم الی اللہ ان شاء عذبھم
علی المعاصی وان شاء غفر لھم اتنی بات ضرور ہے کہ ہم ایمان رکہتے ہین کہ ایک قوم موحدین
کی آگ سے باہر نکلے گی بموجب سنت صحیحہ کے انتہی، اللہ تعالے ف ہم تصدیق کرتے ہین کرامات
اولیاء کی اور اُن خوارق عادات کی جو اُنکے ہاتھ پر جاری ہوتے ہین انواع علوم و مکاشفات و
تاثیرات مین جسطرح کہ سالف امم سے سورہ کہف و سورہ مریم وغیرہا مین آیا ہے اور اس امت
کے علماء و اولیاء سے صدور اوسکا ہوا ہے اور یہ کرامت تا قیام قیامت ہاتھ پر صلحاء امت کی
پائی جائیگی لیکن یہ کرامت و کشف احکام شریعت مین خصوصاً اوس امر مین جو مخالف ظاہر کتاب و
سنت ہے حجت نہین ہے اور صاحب کرامت و ولایت آحاد مسلمین سے کسی شے مین زہد و عمل و
قول سے ممتاز نہین ہوتا ہے اور نہ مختص بنذر و تقلید ہے کیونکہ نذر خاص ہے واسطے اللہ کے اور
تقلید سوا پیغمبر کے کسیکی درست نہین ہے جو اولیاء متبع قرآن و حدیث ہون اُنسے محبت رکہے اُنکی
توقیر و تکریم کرے اُنکے لئے دعاء و استغفار بجا لائے محاسن اقوال و افعال مین اُنکا پیرو ہو اُن کو
عالم الغیب متصرف فی الامور قاضی حاجات و واجب الاتباع نجانے افعال خاصہ الٰہیہ و نبویہ کو اُنکے
لئے ثابت نہ کرے اُنسے تکلیف کو ساقط نسمجھے اُنکے مقابلہ مین حق ربوبیت و الوہیت و حفظ مرتبہ
نبوت و رسالت کا ساقط کرنا عقیدہ فاسدہ شرکیہ ہے جو بربادی دین کی ہاتھ سے ان جملہ صوفیہ
مبتدعہ کے ہوئی ہے اُسقدر تباہی اسلام کی ہاتھ سے علماء سوء کے نہین ہوئی عالم جب دنیا دار
ہوتا ہے تو اُسکا حال وقال اکثر خلق پر پوشیدہ نہین رہتا ہے بہت کم لوگ اُسکے معتقد ہوتے ہین

اور مسئلہ رفیعہ صوفی کا حال اکثر لوگون پر نہین کھلتا اسلئے عوام بلکہ خواص نافہم اسکے معتقد ہوکر بدعت
سے نہ بدرست ہوجاتے ہین اسلیے کتب سنت مین عالم کو عبادت پر فضیلت نمایان دی ہے اور محققین
صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ مشید بکتاب و سنت ہے اور حضرت مجدد الف ثانی نے لکھا ہے کہ جس
کسی مسئلہ مین صوفیہ اور علماء کا اختلاف ہوتا ہے وہان حق طرف عالم ہی کے ہوا کرتا ہے اسلئے کہ صوفیہ جو
کچھ مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتے ہین اور علوم علماء کے شریعت حقہ سے لئے جاتے ہین کوئی ولی مرتبہ
نبی کو نہین پہنچا اور نہ ولایت مرتبہ نبوت سے افضل ہو سکتی ہے **ف** لواحق بحث ماقبل سے
ایک توسل کرنا ہے ساتھ اولیاء و صلحاء کے اصل مین وسیلہ اوس چیز کو کہتے ہین جس سے کسی شئے
طرف تقرب و توسل پیدا کرین حدیث شریف مین آیا ہے ات محمد الوسیلۃ مراد اس وسیلہ
قرب من اللہ ہے یا شفاعت یا کوئی خصلت جنت مین یا مقام محمود توسل مین اختلاف ہے حق یہ ہے
کہ جو کچھ حضرت سے ثابت و صحیح ہوا ہے اسکا اتباع اور اسپر عمل کرنا واجب ہے جیسے حدیث اعمیٰ کی
سنن مین آئی ہے اسمین یہ لفظ وارد ہے یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی اسکو بعض اہل علم نے
ضعیف اور بعض نے حسن کہا ہے یا جیسے حدیث بحق السائلین علیک رواہ احمد والحاکم اسکو
بھی ائمہ حدیث ضعیف کہتے ہین سو ہذا اقتصار مورد پر احوط ہے قیاس کو اسجگہ دخل نہ دے یا جیسے آثار
تبرک کا آنحضرت سے جسکو صحابہ نے ہاتھ لگایا یا استعمال کیا ہے مگر اسجگہ تامل ہے کیونکہ یہ محض قیاس ہے
اور جو بات کہ حضرت سے صحت کو نہین پہنچی گو نظر قیاس مین مستحسن معلوم ہو اسجگہ سد باب لازم ہے
امام شافعی نے فرمایا ہے من استحسن فقد ابتدع سد ذرائع مین واسطے حمایت جناب توحید
کے مذہب امام مالک کا اقوی المذاہب ہے تاکہ مصداق یحبونہم کحب اللہ نہو بلکہ مصداق والذین
آمنوا اشد حبا للہ ٹھہری مومنین اللہ کو انداد و اضداد سے منزہ جانتا ہے اور سب کو مثل رحیم
و رؤف و ودود و کریم و لطیف و خالق و رازق سمجھا ہے انہین صفات کمال کے وجہ سے سب سے
زیادہ وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین اللھم اجعل حبک احب الی من نفسی واھلی ومالی ومن
الماء البارد مدعیان علم و عمل کو حال حب مالاینفع ولایضر پر اور توسل پر ساتھ اوسکے اتباع حسن ظن
باہل علم ہے ابلیس نے انکو تھوڑا تھوڑا درجہ بدرجہ اس کام پر لگایا یہانتک کہ انکو اس توسل کی
عادت ہوگئی اور بوجہ اس تقلید کے انہون نے نظر کرنا کتاب و سنت مین ترک کر دیا لیکن اگر کوئی شخص

انصاف سے قرآن وحدیث مین نظر کرتا ہے تو حق صراحۃً اُسپر مخفی نہین رہتا مدارِ اسلام و بلاد ایمان
مین ہمیشہ وقت شدائد کے استغاثہ و استعانت ساتہ اللہ وحدہ لاشریک کے ہوتی تہی اب ایک جہان
نے دامن مشائخ و اولیاء کا پکڑا انا للہ **ف** منجملہ لواحق اسباب کے ایک نذر و نیاز کرنا ہے اولیاء
و قباب و مشاہد و قبور و ضرائح صلحاء کی حالانکہ صحیح مین صریح نذر سے نہی آئی ہے اور اوسمین بے
ادبی ہے ساتہ خدا کے اور بد گمانی ہے ساتہ رب رحیم کے اسلئے حمل نہی مذکور کا تحریم پر موکد ہے نذر
نہ قضا کو پہیرے نہ کچہہ نفع دے نہ ضر کو دور کرے اور نہ خیر کو کہینچے ہان بخیل کے مال کو برآمد کرتی
ہے ادلہ صحیحہ صریحہ سے تحریم نذور قباب کے ثابت ہے اور یہ وہ عمل ہے جسکا امر حضرت نے نہین کیا
صحیحین مین آیا ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد یہ حدیث دلیل ہے لبطلان عقود
غیر مامور بہا اور عدم ترتب ثمرات خیر کے اُنپر خواہ یہ کام جہل سے کرے یا بعد شناخت حق کے پس
یہ سب نذور محرم و باطل ہین اسیطرح وہ اموال جو کعبہ مکرمہ و مسجد نبوی پر وقف کئے جاتے ہین
انکو مصالح مسلمین مین صرف کرنا بہتر ہے اس وقف کرنے سے جو لوگ قبور انبیاء کو مسجد ٹہراتے
ہین اور او سطرف یا اُنکے قریب نماز پڑہتے ہین حدیث مین اُنپر لعنت آئی ہے پہر قبور صلحاء و مشاہد
اولیاء و ضرائح اصفیاء کا کیا ذکر ہے پہر وہ شخص جو قبر کو نافع یا ضار یا متصرف یا فیاض جانتا ہے
وہ تو پکا مشرک ہے قبر کا حکم حدیث مین یہ آیا ہے کہ جس قبر کو اونچا پائے اُسکو زمین کے برابر کر دے
حضرت کی قبر شریف جو مسنّم اور ایک بالشت مرتفع ہے وہ فعل صحابہ کا تہا نہ حکم مرفوع بنانا مشاہد و
قباب کا حرام ہے اور استعانت و استغاثہ کرنا قبور سے شرک اور نذر و نیاز کرنا اموات کے باطل و
حرام اور سفر کرنا واسطے زیارت قبور کے منع ہے **ف** رؤیا طرف سے اللہ کے سچی وحی ہے اگر خواب
پریشان نہو اور کوئی عالم اُسکی تاویل صحیح بیان کر دے انبیاء کے خواب یقیناً وحی ہوتے تہے حدیث
مین آیا ہے رؤیا المؤمن کلام یکلم بہ الرب عبدہ اور ثبوت رؤیا کا قرآن و حدیث و آثار
صحابہ سے ہے ہان جو خواب مخالف ظاہر احکام شریعت یا مثبت بدعت ہو وہ لائق انکار کے
ہے ایک شخص نے خواب مین تحسین عمل مولد کی حضرت سے سنی تہی مجدد رح نے مکتوبات مین اُسپر
انکار کیا خواب کوئی حجت شرعی مثل کشف کے نہین ہوتی ہے مجرد بشارت ہے واسطے رائی کے

شعر چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم ٭ نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ف قائلین اخبار و مومنین بالآثار کا اجماع ہے اسپر کہ حضرت ایک رات مسجد حرام سے مسجد
اقصی کو بنص قرآن گئے پہر وہان سے آسمان پر عروج کیا یہانتک کہ ایک آسمان سے دوسرے پہر تیسرے
پہر چوتہے پہر پانچوین پہر چہٹے پہر ساتوین پہر سدرۃ المنتہی تک مع جسد و روح کے پہنچے پہر قبل صبح کے
مکہ مین آگئے منکر اسکا کافر ہے یہ قصہ معراج کا ایک جماعت صحابہ سے متواتر ثابت ہے ہان رویت رب مین
اختلاف ہی ہر طرف ایک گروہ صحابہ و تابعین کا گیا ہے راجح یہی ہے کہ آپنے رب تعالے شانہ کو دیکہا
امام احمد و اہل حدیث اسیکے قائل ہین اس بارہ مین جو حدیث آئی ہے وہ اپنے ظاہر پر ہے تاویل نہین
ہے ف جن امور غائبہ کی حضرت نے خبر دی ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہین خواہ ہم اونکے
حقائق پر مطلع ہون یا نہون انپر ایمان لانا واجب ہے جیسے اشراط ساعت و خروج دجال و نزول
عیسے و ظہور مہدی منتظر و خروج یاجوج ماجوج و طلوع شمس جانب مغرب سے اور خروج دابۃ
الارض و نفخ صور و قیام قیامت و بعث موتے و حشر و نشر و اشباہ ذالک منکران اخبار کا کافر ہے
ف موت حق ہے اسیطرح فتنہ قبر و عذاب قبر و نعیم قبر و ضغطہ قبر و سوال منکر و نکیر و نصب
میزان و وزن اعمال حسنہ و سیئہ اور نشر صحائف اعمال اور حساب عباد و تخلیہ رب ساتہ عبد مومن
کے واسطے اقرار ذنوب کے حق ہے انکی تفصیل کتاب و سنت مین آئی ہے کفار کا حساب نہوگا مگر
انکو انکے اعمال پر واقف کرکے اقرار انکے افعال کا کرا کر جزا خلود نار دیجائیگی نفخ صور دو بار ہوگا
ایکبار واسطے مارنے کے دوسرے بار واسطے جلانے کے لوح محفوظ و قلم و قضا و قدر و ذبح موت
بعد دخول جنت و نار کے حق ہے جنت و نار اسدم موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہینگے اونکو فنا
نہوگی اور نہ انکے اہل و اشیاء کو ف عرصہ قیامت مین ایک حوض ہوگا جسکا طول و عرض یک
ماہہ راہ ہے اوسکے آبخورے بعدد نجوم فلک ہونگے جسنے اوسکا پانی پیا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا وہ
پانی دودہ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا فجار و ابرار کا گذر پل صراط پر ہوگا
یہ جہنم کے پشت پر رکہا جائیگا جو کوئی اسکے پار ہوا وہ جنت مین جائیگا کوئی بجلی کیطرح کوئی
ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کیطرح کوئی دوڑتا ہوا کوئی چلتا ہوا کوئی سرین کے بل گذر جائیگا
کوئی جہنم مین گر جائیگا سب سے پہلے دروازہ جنت کا حضرت کے لئے کہلیگا اور سب سے پہلے آپ کی
امت اسمین جائیگی جنت آسمان پر ہے اور دوزخ زیر زمین اگرچہ تصریح تعیین مکان کی نہین

حق ہے بلکہ یہان کہین اللہ کو معلوم ہو وہان یہ دونون ہین جنت اللہ کے اولیاء کا گہر ہے اور نار اللہ کے
اعداء کا مکان ہے اہل جنت بہشت مین اور مجرمین عذاب نار مین مخلد رہینگے نار کو فنا نہوگی اور نہ
اہل نار کا عذاب منقطع ہوگا یہی راجح واضح ہے **ف** ایماندار لوگ قیامت مین انہین آنکہون سے
اللہ کو دیکہینگے جسطرح چاند یا سورج کو صاف دن مین دیکہتے ہین کچہ شک اُسکے دیدار مین نہ
کرینگے پہر بعد دخول جنت کے بہی گاہ گاہ دیکہا کرینگے کافرونکو دیدار خدا کا نہوگا اہل کلام نے جو
اس مسئلہ مین ذکر نفی جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و قرب و بعد و نحو ذلک کا کیا ہے اسمین کوئی
نص شارع سے نہین آئی ہے اور نہ کسی شخص نے سلف امت و ائمہ ملت مین سے ساتہ اوسکے تفوہ
کیا ہے بلکہ یہ الفاظ متکلمین مخبطین نے براہین فلاسفہ سے احداث کئے ہین **ف** اللہ تعالے
کے فرشتے ہین جو کتابت اعمال و حفظ عباد پر مہالک سے مقرر ہین طرف خیرات و حسنات کے
بلاتے ہین اور بندونکو لمہ خیر و رشد کرتے ہین ہر ایک کے لئے انمین سے ایک مقام معلوم ہے
جس سے وہ تجاوز نہین کرتا لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یؤمرون اللہ کے خلق
مین سے ایک شیاطین ہین وہ بنی آدم کو لمہ شر کیا کرتے ہین اور اومین متصرف ہین اور خون کی
طرح رگون مین دوڑتے ہین وجود جنات کا خود قرآن کریم سے ثابت ہے منکر وجود ملائکہ و جن
و شیاطین کا منکر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے اور اسلام سے خارج اور کفر مین داخل ہے
ف مسلمان صاحب کبیرہ مخلد فی النار نہوگا اور عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اسیطرح اُس شخص
سے جو بے توبہ کئے مرگیا ہے لیکن یہ بطور خرق عادت کے ہوگا مبعوث ہونا انبیاء علیہم السلام کا
اور تکلیف دنیا اللہ کا عباد کو ساتہ امر و نہی کے زبان رسل پر حق ہے انبیاء معصوم ہین کفر و اصرار
کرنے سے کبائر پر اللہ انکو محفوظ رکہتا ہے ہمارے حضرت کی دعوت طرف سارے جن و انس
کی عام ہے لقولہ تعالے لیکون للعالمین نذیرا و بدلیل حدیث صحیح مسلم بعثت الی الخلق
کافۃ جو عموم اس لفظ خلق مین ہے اُسکا اندازہ نہین ہو سکتا اسی جگہہ سے بعض اہل علم نے کہا
ہے کہ حضرت طرف جمیع اجزاء عالم کے مبعوث ہین اور خاتم الانبیاء ہین حضرت کے بعد کوئی نبی
تا نفخ صور دنیا مین نہوگا **ف** امر بمعروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ مودی
طرف کسی فتنہ کے نہو اور گمان اُسکے قبول کا حاصل ہو اور اگر مفسدہ اس امر و نہی کا مصلحت

ستے زیادہ ہو تو سکوت کرنا چاہیے یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی رستہ نکالے **ف** خلافت بعد حضرت
کے قریش مین ہے جبتک کہ دو آدمی بھی اسقوم کے دنیا مین باقی ہون اپنے طرف سے
کسی غیر قریش کو امام نہ بنائے اور قریش سے منازعت بابت خلافت کے نکرے اور اُنپر خروج
نکرے اور واسطے غیر قریش کے مقر امامت کا نہوتا قیام ساعت ہان اگر غیر قریش متغلب و مسلط
ہو جاوے اور اُسکے صرف و عزل مین فتنہ برپا ہوتا ہو تو اوسکی اطاعت کرے جبتک کہ وہ نماز
قائم ہو لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق جہاد ماضی ہے ساتھ ائمہ ابرار و فجار کے جب سے
کہ حضرت مبعوث ہوئے ہین اور جبتک کہ آخر امت اسلام دجال سے مقاتلہ کرے جور کسی جائر
کا یا عدل کسی عادل کا مبطل جہاد کا نہین ہوتا ہے جمعہ و عیدین و حج ہمراہ ائمہ کے چاہیے اگرچہ
وہ ملوک اسلام ابرار و اتقیاء و عدول و اخیار نہون صدقات و خراج و اعشار و غنائم کو حوالہ
سلاطین کرے خواہ وہ اونمین عدل کرین یا جور اور جسکو اللہ نے والی امر مردم کیا ہے مکانتقا سے
اور اُسکی طاعت سے ہاتھ نہ کھینچے اور تلوار لیکر اوسپر برآمد نہو یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی فرج
و مخرج نکالے تسمع و طاعت ائمہ کی واجب ہے آنکی بیعت نہ توڑے جو کوئی خلاف اسکے کریگا
وہ مبتدع ہے اور مخالف اہل سنت و مفارق جماعت ہرگز حق امام کا مانع نہو **ف** امساک
فتنہ مین ایک سنت ماضیہ ہے لزوم اسکا واجب ہے اگر مبتلا ہو جائے تو جان کو مقدم کرے
نہ دین و ایمان کو اور مددگار نہو فتنہ پر ہاتھ و زبان سے بلکہ ہاتھ و زبان و ہوا کو روکے جو شخص
والی خلافت ہوا اور لوگون نے اوسپر اجتماع کیا اور اوس سے راضی ہوئے اور اسنے اونپر
تلوار سے غلبہ پایا تھا یہانتک کہ خلیفہ یا امیر المومنین یا امام یا بادشاہ اسلام ٹھہر گیا تو اوسکی طاعت
واجب اور اوسکی مخالفت حرام ہے مگر معصیت مین اللہ و رسول کے اور خروج اُسپر اور شق
عصائے مسلمین ممنوع ہے سلطان جب امر بمعصیت کرے تو اُسکی اطاعت نکرے مگر اوسپر خروج
بھی نکرے **ف** استثناء ایمان مین جائز ہے سلف اسی طریقہ پر تھے یہ کچھ شک کے لئے نہین
ہوتا ہے بلکہ تبرک اور تفویض امر اسلئے اللہ کے لئے ہے اور ایک سنت ماضیہ ہے نزدیک علماء کے
یہ استثناء یقین پر ہے قال تعالے لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین ایک جماعت صحابہ
و تابعین و صوفیہ وغیرہم اسیطرف گئے ہین **ف** اہل حدیث منکر ہین جدل و مراء و خصومت کے مسائل

کی دین وقدر مین اور روایات صحیحہ وآثار مرویہ ثقات عدول تسلیم کرتے ہین جبکہ وہ حضرت تک بسند متصل مرفوع پہنچ جائین کیف وکم کا کہنا بدعت جانتے ہین انکا قول یہ ہے کہ اللہ نے حکم شر کا نہین دیا ہے بلکہ خیر کا حکم کیا ہے آو رہ شرک وکفر ومعاصی سے ناراض ہے اگرچہ یہ امور اُسیکے ارادہ سے ہوتے ہین حدیث نزول رب کی تصدیق کرتی ہین کتاب وسنت کے ساتہ معتصم ومتمسک ہین فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول رد طرف اللہ کے یون ہے کہ قرآن کیطرف رجوع کرے ردّ طرف رسول کے یون ہے کہ حدیث کیطرف آئے یہ لوگ تقلید رجال واشتغال بالقیل والقال کو ناجائز جانتے ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ جس کسی شخص کا قول یا فعل یا عمل یا چال بال برابر حضرت اور سنت نبوت سے مخالف ہو وہ لائق رد وطرد کے ہے ہان اتباع سلف واقتدار ائمہ دین کو ان امور مین جو موافق کتاب وسنت کے ہین پسند رکہتے ہین اور جس چیز کا اذن اللہ نے نہین دیا ہے یا رسول اللہ صلعم نے اسکا حکم نہین فرمایا ہے اُسکا اتباع اپنے دین مین نہین کرتے اور اسبات کے مقر ہین کہ اللہ دن قیامت کے آئیگا اور فرشتے صف باندہ کر کہڑے ہونگے اور اپنے خلق سے جسطرح چاہیگا قریب ہوگا کما قال تعالے ونحن اقرب الیہ من حبل الورید **ف** عید وجمعہ وجماعات پیچہے ہر امام سنی کے نیک ہو یا بد جائز رکہتے ہین اور مسح کرنیکو موزہ پر سفر وحضر مین سنت بتاتے ہین اور جہاد کرنیکو ساتہ مشرکین کے کوئی ہون کہین ہون فرض جانتے ہین جسطرح کہ سنت صحیحہ مین آیا ہے اور فتنہ سے بچنا ہر زمانہ ہین ضرور ہے ائمہ مسلمین اور عوام مومنین کے لئے دعا ء صلاح وسداد ونصیحت کرتے ہین اور مقاتلہ کرنے سے فتنہ مین روکتے ہین اور کہتے ہین کہ دعا وصدقہ بعد موت کے اموات مسلمین کو پہنچتا ہے اور ساحر کافر ہے اور نماز جنازہ اہل قبلہ پر درست ہے جبتک کہ بدعت اونکی حد کفر کو نہ پہنچی ہو رزق کو طرف سے اللہ کے جانتے ہین خواہ حلال ہو یا حرام اور کہتے ہین کہ شیطان انسان کے دلمین وسوسہ وشک ڈالتا ہے اور خبطی بنا دیتا ہے یہ بات جائز ہے کہ اللہ بعض صالحین کو ساتہ بعض آیات اپنی کے خاص کرے **ف** اطفال کا امر طرف اللہ کے ہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے یہ اُسکے علم وارادہ پر موقوف ہے حضرت سے حال اطفال کا دریافت کیا تہا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون اللہ کو اعمال عباد کا جملۃ وتفصیلا علم حاصل ہے اوسنے پہلے ہی سے یہ لکہہ رکہا ہے کہ بندہ یہ کام کریگا غرضکہ اختیار ہر امر مین اللہ کا ہے اللہ کے حکم پر صبر کرنا اور اُسکو

امر ونہی کو بجالانا اور عمل میں اخلاص کرنا اور مسلمانونکا خیر خواہ رہنا اور دیانت فی العبادۃ کرنا اور
تابع جماعۃ مسلمین ہونا اور ہر مسلمانکو نصح کرنا اور کبائر ذنوب سے بچنا واجب ہے جیسے زنا و شرب خمر
و سرقہ و قول زور و شہادت زور و معصیت و فخر و کبر و اضرار و عجب و تفاخر نسب و طعن فی الحسب
ف اُنکا عقیدہ یہ ہے کہ ہر و اسی الی الابد قرأت نبیکے اور دیگر قرات قرآن میں تدبر معانی اور
کتابت آثار اور درس سنن میں مشغول رہے ہر حال حفظ مضامین متبع قرآن و حدیث ہو سنت
میں نظر ساتھ تواضع و سکنات کے کرے حسن الخلق ہو بذل معروف کف اذی ترک غیبت و نمیمہ
و سعایت کرے مأکل و مشارب کا تعقد کرے کہ حلال ہے یا حرام ف مکاسب و تجارات پیشہ و
مال طیب کا حرام کہنے والا جاہل و مخطی ہے بلکہ سارے مکاسب بوجہ حلال سے جائز ہیں اللہ و رسول
نے مکاسب کو حلال کیا ہے بلکہ سنن انبیاء و صلحاء میں داخل ہیں آپنے لیے اور اپنے عیال کے لیے
اللہ کے فضل و رزق کو تلاش کرے ترک کسب بخیال عدم جواز مخالف سنت ہے ف دین
عبارت ہے کتاب و آثار سنن و روایات صحاح و اخبار صحیحہ سے جو بذریعہ ثقات بروایت قویہ صحیحہ معروف
آئے ہیں اور بعض احادیث مصدق بعض ہیں یہانتک کہ منتہی ہون طرف آنحضرت صلعم اور طرف
قرون مشہود لہا بالخیر اور طرف ائمہ سلف صلحاء کے جو کہ معروف ببدعت و مطعون فیہم اور مرمی بجرح
اہل حق نہ تہے اور جسکو اوسنے تیز ہے اُسپر رجوع کرنا طرف واضحات کتاب و صرایح سنت بہت کچھ
واجب ہے کبہی ایک شخص کی تصنیف سے ساری دنیا بہر جاتی ہے اور ظاہر میں وہ تالیف علوم سنت
و کتاب میں ہوتی ہے لیکن معذلک وہ شخص جامد تقلید رجال پر رہتا ہے آپنے امام مذہب کی نصرت
میں رہتاہے گو تعسف و تعصب کے ساتھ ہو اللہ و رسول کے قول و حکم کو گرا دیتا ہے جسپر اپنے سلف
کو پاتاہے یا اپنے شیخ و استاد کو دیکہتا ہے اُسی بات کو اختیار کرتا ہے سو ایسا شخص مغرور ہے غفلت
جہل میں یا معاند حق ہے اُسکا محاکمہ سامنے اللہ تعالے کے ہوگا اگر ذرا سی بہی جسکا اخلاص کی بات
خوف آخرت کا یا لمعہ ایمان کامل کا اُسکو نصیب ہوتا تو وہ انصاف کرتا اور عارف حق ہو جاتا و لکن
قدس اللہ و حاشاہ فعل جن فرق ضالہ کو حقیتا نبذ اللہ و رسول کے کلام سے ہوتا گیا اوسیقدر جہل و
ضلال لوگونکا زیادہ ہوا یہانتک کہ بہتر فرقے ناری ظاہر ہوئے اللہ نے اسی ایک فرقہ ناجیہ کو ان بلا
سے عافیت میں رکہا و للہ الحمد یہ فرقہ عبارت ہے اہل حدیث و طائفہ ظاہریہ و گروہ صوفیہ صافیہ

اہل مذاہب اربعہ سے لیکن تین فرق اوسکے اہین کچہ زیادہ اختلاف بابت اصول دین و فروع اصول کے نہین ہے الا ماشاء اللہ لیکن مذاہب اربعہ کا اختلاف باہمی فروعی مسائل مین چار درمسئلہ سے زیادہ ہے شعرانی نے رفع اس اختلاف کو میزان تشدید و تخفیف مین وزن کرکے ایک طرحکی تطبیق و توفیق دی ہے لیکن بہتر طریقہ جو سراپا خیر و برکت ہے اور صراط مستقیم اور طریق قویم اور جادہ سلامت ہے وہ یہی ہے کہ سب اہل فرقہ ناجیہ اس اختلاف کو طاق نسیان پر رکہہ کر شتی خالص متبع محمدی مخلص احمدی صرف ہو جائین اور سوا اللہ و رسول و کتاب و سنت کے کسیکو واجب الاتباع مفروض الطاعۃ نسمجہین فقط قرآن و حدیث کو امام جانین ۵

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار ۞ بگذارند و سر طرۂ یاری گیرند

ف ایک سنت ہجران و مباینت اہل بدع و ترک جدال و خصومات ہے دین مین اور ہر محدثہ بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے کوئی بدعت حسنہ نہین ہوتی ہے کتب اہل بدعت مین نظر نکرے اور انکی بات اصول و فروع دین مین نسنے جیسے رافضی خارجی جہمی قدری مرجی کرامی معتزلی کہ یہ سب فرق ضلالت مین اختلاف انکا اور بدعت انکی اصول و فروع دونو مین شائع ہے بخلاف طوائف مذاہب اربعہ کہ یہ اصول مین مخالف نصوص نہین ہین تو بہی فروع مین اختلاف انکا انہین مبنی اجتہادات پر ہے یہ اجتہاد و ابتدا مین اوسجگہہ ہوا تہا جہان کوئی دلیل کتاب و سنت کی انکے ہاتہ نہین لگی تہی اور کسی جگہہ واسطے تبیین ادلہ قرآن و حدیث کے تہا جسطرح کہ صحابہ و تابعین بہی باہم مختلف ہو جاتے تہے وہم اسوۃ للامۃ المرحومۃ واتفاقہم جمیعا حجۃ عند قوم طریقہ اہل سنت کا یہ ہے کہ آثار رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع ظاہراً و باطناً ہر قول و فعل و عمل و حال مین کرتے ہین ظاہر سنت واضح کتاب پر چلتے ہین سالک سبیل سابقین اولین مہاجرین انصار ہین متبع وصیت رسول مختار ہین حیث قال علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ ضلالۃ اسی حدیث مین حضرت نے کثرت اختلافکی بہی خبر دی ہے کہ ومن یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا یہ حدیث معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہمکو پیش آیا تو ہم سبپر اس معجزہ کے عمل کرنا وصیت نبوی پر واجب ہوا اہل حدیث یہ بات بہی جانتے ہین کہ سبکا

کلام اللہ کے کلام سے زیادہ رہت نہیں ہے ومن اصدق من اللہ قیلا پھر اب بعد اس کلام کے کس بات پر ایمان لائینگے فبای حدیث بعدہ یومنون اور بہتر رہے حضرت کے ہدی ہے اور بتر امور محدثات دین میں آئی جگہہ سے اس گروہ صدق پژوہ حق انبوہ کا نام اہل حدیث اہل اثر اہل سنت اہل کتاب اصحاب اتباع ہے **ف** اجماع یہ ہے کہ اقوال واعمال ظاہرہ و باطنہ اہل علم کا کسی امر دین پر اجتماع ہو اس اتفاق کو اجماع کہتے ہیں اجماع منضبط وہ کہلاتا ہے جیسے سلف صالح ہو سلف سے مراد عصر صحابہ و تابعین و تبع تابعین ہے پس بس بعد سلف کے کثرت سے اختلاف ہوا امت منتشر ہوگئی اجماع بعد انکا نہ پایا گیا لہذا امام احمد وغیرہ محققین نے باوجود امکان اجماع کے وجود اجماع کا انکار کیا ہے **ف** اہل حدیث باوجود ان اصول کے امر بمعروف نہی عن المنکر کرتے ہیں بموجب شریعت اور جمعہ و جماعات پر محافظت تامہ رکھتے ہیں ناصح مولاۃ و رہت ہیں معتقد المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ہیں اور اس حدیث کے قائل ہیں مثل المومنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالحمی والسھر بلا پر صابر رخا پر شاکر تلخی قضا پر راضی مکارم اخلاق کیطرف داعی محاسن اعمال کے جانب منادی رہتے ہیں کہتے ہیں اکمل مومنین ایمان میں وہ ہے جو خلق میں احسن ہو قاطع سے وصل کرے نہ دینے والیکو دے ظالم کو عفو کرے والدین کے ساتھ نیکوکار ہو صلہ ارحام حسن جوار احسان الی الیتامی والمساکین کرے ابن السبیل و مملوک کے ساتھ رفق سے پیش آئے فخر و خیلاء و بغی و استطالت علی الخلق سے بچے ناحق کسیکو نہ ستائے معالی اخلاق حاصل کرے سفاسف عادات سے بچی فرماتے ان سب امور میں تابع کتاب و سنت ہو انکا طریقہ وہی دین اسلام ہے جسکے ساتھ حضرت مبعوث ہوئے تھے لیکن جبکہ حدیث میں یہ خبر دی کہ یہ امت تہتر گروہ ہو جائیگی بہتر فرقے آگ میں جائینگے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا جسکو جماعت کہتے ہیں اور اس فرقے کی یہ پہچان ہے کہ ما انا علیہ واصحابی الیوم تو یہ لوگ متمسک اسلام محض ایمان خالص عن الشوب ہوئے انکا نام اہل سنت و جماعت ٹھہرا انہیں صدیقین و شہداء و صالحین ہوتے ہیں یہ اعلام ہدے مصابیح دجی صاحب مناقب ماثورہ و فضائل مذکورہ ہیں انہیں کو حضرت نے فرقہ منصورہ فرمایا ہے قیامت تک انکا بول بالا رہیگا کوئی انکو مخذول نہ کر سکیگا حضرت نے انکو

دنیا کے سرسبزی دی ہے اُنکی تعدیل فرمائی ہے والحمد للہ تمام ہوا خلاصہ کتاب قطف الثمر کا اس ترجمہ میں قید ترجمہ الفاظ وعدم زیادت ونقصان کے بعینہا مرعی نہیں رکہے گئے فقط بیان مطالب ومقاصد کا کتابت میں آیا ہے والحمد للہ اولاً وآخراً

فصل بیان مین عقیدہ شیخ کامل شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کے مُطابق رسالہ اعلام الہدی تالیف شیخ رح

۱ عقیدہ صحیحہ وہ ہے جو اہوا سے سالم ہو قلب زندہ وذاکر خدا نے اوسکو چنا ہو یہ وہ دل ہوتا ہے جو مزین بتقوی ومؤید بہدے ہے نور ایقان اُسمین چمکتا ہے آثار اوسکے نور کا جوارح وارکان پر پڑتا ہے سو ایسا دل اُسی شخص کا ہوتا ہے جو دنیا مین زاہد ہے حضرت نے فرمایا ہے نور جب دل مین پڑتا ہے تو دل کشادہ ہو جاتا ہے کہا اسکے نشانی کیا ہے فرمایا التجافی عن دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ۔ اکثر مسلمانون نے وہ عقیدہ اختیار کیا ہے جسکے دلائل اُنکے نزدیک ثابت ہوئے آور اوسکو وہ کمال توحید سمجھتے ہین لکن جب کوئی عالم زاہد اونکو جانچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ تمسک اونکا تقلید ہے آور وہ مقلد ہین اُن مشایخ دانا کے حقمین اونکو قوت علم وظفر بالجحیم کا حسن ظن ہے اُنسے عقائد کو لیا ہے اور جسکو علما کے ساتہ خلط نہین ہے اُسنے عقائد اپنے محلہ وشہر والون سے حاصل کئے ہین بلکہ بہت سی لوگ جنکو یہ گمان ہے کہ ہم ظافر بدلیل ہین وہ انہین عامیونکے ساتہ ملتحق ہین یہانتک کہ یہ فتنہ عام البلوی ہوگیا ہے طریق نجات کا یہ ہے کہ طرف اللہ کے سچا افتقار ظاہر کرے اور آثار سلف کا مقتدی ہو ۲ قلب صحیح وعقل سلیم وعلم راسخ شاہد ہے اسپر کہ جس باتکی اللہ اور ملائکہ اور علم والون نے انصاف سے کہڑے ہو کر گواہی دی ہے وہ بات یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کوئی اُسکا ضد وند وشبہ ومثل نہین نہ کوئی اُسکا بیٹا اور نہ باپ آور نہ کوئی اُسکا وزیر اور نہ نظیر اوسکے کنہ عظمت کو اوہام نہین پاتی اور نہ اُسکی کبریا تک افہام پہنچتے ہین آور نہ اوسکی ذات مقدس کو تغیر

والآلام والاسقام والسنۃ والمنام والافتراق والالمام والتبکیت والوسواس والحواس والقیاس والخیال
والمثال والزوال والانتقال والحون فکر و حصر ذکر سے جلیل و عظیم ہے قیوم ازلی و قیوم سرمدی
ہے نہ اوسکی ازلیت محدود ساعت کی کے ہوسکے نہ اوسکی ابدیت مقید ساتھ حد کے ہوسکے نہیں
کو ہے انطباق ساتھ کائنات کو اوسکی تک نہ اوس زمان و مکان سے بری ہے سارے عوالم نسبت اوسکی
عظمت کے ایک دانہ رائی سے بھی پست سارے عالم کے کمتر و حقیر تر ہیں اب دل کو اس قیاس
سے خالی کرنا چاہیئے کہ وہ داخل عالم ہے یا خارج عالم تو کیا اور تیرا علم کیا اگر تیری بصیرت کی آنکھ
کھلے تو تجکو اپنے اس قیاس و فکر و وہم و خیال سے شرم دامنگیر حال ہو ۵

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ۔ و ز ہر چہ گفتہ ایم و شنیدیم و خواندہ ایم
مجلس تمام گشت و بپایان رسید عمر ۔ ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

۳ اللہ کے لئے اسماء حسنے و صفات علیا ہیں ہم اوسکا کچھ نام نہیں رکھتے مگر وہی جو خود اوسنے اپنا
نام رکھا ہے اور نہ ہم اسکا کچھ وصف کرتے ہیں مگر وہی جسکے ساتھ اوسنے اپنا وصف کیا ہے ہر نام اسماء
حسنے کا خبر دیتا ہے ایک صفت کی اوسکے صفات میں سے اور ہر صفت اوسکی ایک اثر ہے آثار
ربوبیت سے جسکے مناسب عبودیت مطلوب ہے یہ صفات ذاتیہ کو لازم کمال ذات مقدس ہیں
اللہ نے ذکر ان صفات کا اسلیئے کیا ہے کہ ہم اسکو جانیں سمجھیں اگر علم اونکا نہ دیتا اور نہ سمجھاتا تو
زبان کی کیا ہستی تہی کہ وہ انکو بیان کر سکتی ایک صفت اسکی حیات ہے قال تعالے ھو الحی
لا الہ الا ھو یہ حیات سرمدی دائمی ازل سے ابد تک مستمر ہے اور مدد عناصر و معونت باطن و
ظاہر سے بزرگتر ہے کیونکہ وہ صمد و قیوم ہے غایات و نہایات سب اوسیکے مخلوق ہیں دوسری
صفت قدرت ہے سارے کائنات اوسکی مقدورات ہیں کوئی شے اسکو عاجز نہیں کرتی سیطے
کوئی کون بی اسکی قدرت کے حکون نہیں ہو سکتا ہے وہ چاہے تو سارے کون کو عدم کر دے
اور اوسطرحکا دوسرا کون ایجاد کرے جو کچھ زمین و آسمان و بر و بحر میں ہے سبکی پیشانی اوسکے ہاتھ
میں ہے سارے مقدورات اوسیکے قدرت سے قائم ہیں اور اوسیکے قبضہ میں مسخر ہیں ایک حرف
کن سے انکو ایجاد کیا ہے اگر چاہے سبکو متلاشی و فانی کر دے تیسری صفت علم ہے اوسکا علم
محیط جمیع معلومات ہے العلم واحد قدیم ازلی ایک ذرہ آسمانوں اور زمینوں میں اسکے علم سے

غائب نہین ہے ۵

بر د علم یکذرہ پوشیدہ نیست ٭ کہ پیدا و پنہان بہ نزدش یکیست

اُسکو گنتی اعداد رمال اور ذرات جبال کی اُنکے موجود ہونے سے پہلے معلوم تہی وہ جانتا ہے جو کچہ کہ ہونے والا ہے وہ اپنے علم مین مستقل ہے علی الاطلاق اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً جسطرح وہ جزئیاتکو جانتا ہے اسیطرح عالم کلیات بہی ہے غرضکہ ساری معلومات جزئیہ وکلیہ اوسکی علم بسیط مین ہین وہ سبکو ایک علم واحد کے ساتہ جانتا ہے جو ہوچکا اور جو کچہ ہوگا وہ عالم علی الاطلاق اور واہب و خالق سائر علوم ہے اُسنے جو اپنا نام رکہا ہے ہم بہی اوسی نام سے اُسکو کہتے ہین عالم الغیب والشہادۃ یعلم السر واخفی ویعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور اُسکو خطرات ضمیر اور ذرات ہبا لیح بحیر معلوم ہین چوتہی صفت ارادہ ہے وہ علی الاطلاق مرید ہے خلق کے لئے کوئی ارادہ نہین ہے جن ہو یا انس یا ملائکہ یا شیاطین مستثنی سبکے ارادہ کا وہی ہے ماشاء کان و مالم یشا لم یکن کفر وایمان طاعت وعصیان عطا وحرمان وعمد وخطا ونسیان جو کچہ اوسکے ملک مین جاری ہوتا ہے سب اوسیکے مشیت سے ہوتا ہے وہ اپنے ساری اقضیہ ومراوات مین عدل ہے اپنی بریت ومصنوعات مین موصوف ساتہ ظلم کے نہین ہے نہ کوئی اُسکے حکم کو پہیر سکے نہ اوسکی قضا کو رد کر سکے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ اُسنے اپنے نفس مقدس کا وصف ساتہ ارادہ کے کیا ہے ہم بہی اُسکو اسی وصف کے ساتہ بولتے ہین فرمایا انما قولنا لشیٔ اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون وقال واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا وقال فاراد ربک ان یبلغا اشدھما پانچوین صفت سمع ہے وہ سمیع الندا مجیب الدعا ہے ندا ضمیر کو بغیر تعبیر بیان وتفسیر جنان کے سنتا ہے ایک سننا دوسرے سننے سے اُسکو باز نہین رکہتا اور نہ آوازین اُسپر مشتبہ ہوتی ہین اور نہ مسائل اُسکو مغالطہ مین ڈالتے ہین اور نہ لغات اُسپر مختلف ہوتے ہین پرندونکی پرکی آواز کیڑونکی چلنے کی آہٹ پتہرونکے شکم مین مچہلیونکی ندا قعر دریا مین سنتا ہے چہٹی صفت بصر ہے چلنا مورچہ سیاہ کا کالی رانونکے اندہیرے مین سیاہ پتہر پر دیکہتا ہے شب تاریک مین تقلبات ہوام کو حالت جوش خروش مین نظر کرتا ہے اُسنے اپنے نفس کا وصف ساتہ سمع وبصر کے کیا ہے فرمایا لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر

ساتوین صفت کلام ہے وہ متکلم ہے ساتھ کلام قدیم کے فصحاء اُسطرحکے کلام لانے سے عاجز و قاصر ہے کیا ذکر ہے کہ بلبنار ایک آیت بہی تو ویسی لاسکین لایاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ۴ خلق کو کچہ قدرت نہین ہے مگر جتنی اللہ نے اُنکو دی ہے اللہ نے اُس مقدار پر اور اوسکی قدرت کو پیدا کیا ہے اور فعل فاعل دونون کو بنایا ہے جیسے دہوپ کا اثر کہ سورج اور اُسکی دہوپ دونون اللہ کی مخلوق ہین موثر حقیقی وہی ذات پاک ہے جب موثر خلق کا ہوا تو اُسکا اثر بہی خلق ہوگا اور جب فاعل مخلوق ٹہرا تو اُسکا فعل بہی مخلوق ہوگا کوئی یہ کہے کہ جب خالق فعل اللہ ہے تو پہر کسی شے کے فعل پر عذاب کیون کرتا ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ جسطرح وہ یہ عقاب اپنے خلق کو کرتا ہے جسکو اُسنے بنایا ہے اسیطرح اوس خلق کے فعل پر بہی عقاب کرتا ہے یہ عقوبت کرنا اُسکا اپنے مخلوق کو کچہ عقوبت فاعل سے بعید تر نہین ہے یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون اللہ نے کافر اور اوسکے کفر کو اور فاسق اور اُسکے فسق کو پیدا کیا پہر کافر کو حکم ایمان لانیکا دیا مگر اوسکے لئے ایمان پیدا نہ کیا تو یہ حکم کرنا ساتہ ایمان لانیکے قہر محض ہے اور بسبب انکار ایمان کا واسطے اُسکے یہ بہی قہر محض ہے اور داخل کرنا اُسکا دوزخ مین اس حیثیت سے کہ اُسکے لئے کفر پیدا کیا ہے بسبب اوس کفر کے قہر محض ہے کیونکہ وہ قہار ہے قہر اُسکی صفت ہے اُسنے یہی اقتضا کیا اسیطرح مومن کو بنایا اور اُسکے لئے ایمان پیدا کیا اور طائع کو مخلوق کیا اور اُسکے لئے طاعت پیدا کی حالانکہ طائع و مومن کی کچہ مشیت اسمین نہین ہے پہر عمل کو طرف اُسکے اضافت کیا یہ اوسکا تکرم محض ہے حالانکہ اُسکی طاعت نہین ہے مگر مخلوق خدا پہر اُسکو محض اپنی رحمت و فضل سے جنت مین ساکن کیا کیونکہ وہ رحمن رحیم غفور ودود ہے تو دیکہتا ہے کہ اللہ نے آدمی کو مالدار کیا پہر فرمایا من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا حالانکہ مال و متمول دونون اللہ کے ملک و مملک ہین اب تیرا یہ قیاس کرنا کہ یہ کیسے اور کیونکر ہے اور یہ حکم اُسکا ظلم ہے بسبب تیری تنگی ظرف و قصور فہم کے ہے کیونکہ تجہپر کشف اس راز کا نہین ہوا تو نے اللہ کے کام کو خلق کے کام پر قیاس کیا حیلۃ الاہم لا سبحانہ عن القیاس قد عظم من ان تحیطہ بحقیقتہ افہام الناس چونکہ راز تقدیر کا خلق پر مشتبہ ہے اسلئے خلق کو اُسمین خوض کرنے سے بسبب اشکال کے منع کیا گیا ہے ارادہ دل مین ہوتا ہے اللہ اوس

ارادے کو دل میں پیدا کرتا ہے اسلئے وہ فعل دل کے ارادہ سے ظاہر ہوتا ہے اور دل کا ارادہ اللہ کیطرف سے ہے تو فعل بھی اللہ کے ارادے سے ہوتا ہے اللہ اُس فعل کا خالق ہے اور بندہ کاسب اسلیئے اضافت ضمان متلفات وارُوش جنایات واقامت حدود ات کی طرف بندہ کے ہوتی ہے ۵ اللہ کا کلام عظیم ہے کلام کی عظمت بقدر عظمت متکلم کے ہوتی ہے سو اللہ کا کلام اُسکے عظمت سے عظیم اور اوسکے جلال سے جلیل اور اوسکی کبریا سے کبیر اور اوسکے وعدہ وعید وحدود واحکام واخبار سے قریب ہے اور باعتبار کنہ وغایت وعظم شان وقہر سلطان و سطوع نور وضیا کے بعید ہے اس کلام پاک کا رتبہ بڑا عالی اور اسکی منزلت بڑی عظیم ہے اسکے عظم شان کے لیئے یہ قول اللہ تعالےٰ کا بس ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لایاتون بمثلہ ولوکان بعضھم لبعض ظھیرا مثال اوسکی عالم شہادت میں ایسی ہے جیسے سورج کہ خلق اُسکی شعاع سے نفع لیتی ہے لیکن کسی مخلوق کا یہ مقدور نہیں ہے کہ اُسکے جرم سے نزدیک ہو سکے اگرچہ اُس تک راہ پاتی کسینے کہا کہ یہ کلام بے حرف وصوت ہے اسلئے کہ اشیر حصر مشکل ہوا کسینے کہا باحرف وصوت ہے اسلئے کہ اُسپر غائب ہونا اُسکا دشوار آیا لکن سبیل اشل وطریق اعدل یہ ہے کہ اس مسئلہ مین نزاع کرنا ترک کردے بندہ نے جب یہ کہا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ اعتقاد کیا کہ امر ونہی اوسکی واجب الاتباع ہے اور التزام کرنا اُسکے احکام وحلال وحرام کا اور سننا اوسکے وعد ووعید کا اور قیام کرنا ساتھ اوسکے حقوق وحدود کے لازم ہے تو بعد اسکے اگر اُسنے کچھ تعرض اسباب کا نہ کیا کہ قدم وحدوث و تلاوت ومتلو وحرف وصوت سے وہ بحث کرتا تو یہ کچھ اُسکو مضرت رسان نہیں ہے اور نہ کوئی واجب اوس سے فوت ہوا اب وہ اگر سو برس جیئے اور اسباب کا اُسکے دل مین خطرہ تک نہو تو بھی کچھ ڈر نہیں ہے فھذا الطریق القویم والمنھج المستقیم اس امر مین منازعت کرنا ایسا ہے کہ کسی شخص کے پاس فرمان واجب الاذعان کسی سلطان زمان آئے اور اوسمین امر ونہی ہو یہ شخص اسبات مین مشاجرہ کرنے لگے کہ اس فرمان کا خط کیسا ہے اور اسکی عبارت کیسی ہے اور اسکی فصاحت وبلاغت کس قسم کی ہے لیکن اُسکے معانی سمجھنے اور عمل مین لانے سے ذاہل غافل رہے ۶ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے اور حضرت نے خبر دی ہے

کہ وہ آخر شب مین نزدل فرماتا ہے اسکے سوا ید وقدم وتعجب وتردد مین اس قسم کی بہت حدیثین آئی ہین کہ دلائل توحید مین آئی ہین تصرف کرنا ساتھ تشبیہ وتعطیل کے جائز نہین ہے اگر اللہ رسول ان صفات کی خبر نہ دیتے عقل کو ہرگز یہ جسارت نہوتی کہ وہ اوس چراگاہ کی اڑ دگرد پہرتے بلکہ عقل عقلا وقت اثبات ورد اسکے متلاشی ہوجاتے اللہ اپنے بندونسے نزدیک ہے جسطرح کہ اسنے خبر دی اور جو کچھ ظاہر کیا ہے وہ دلیل ہے اسکے نفس پر اسنے ایک حجاب وجہ کبریا سے اوٹھا دیا اور کچھ سبحات عظمت وعلاے سے کہولدیا ہے یہ سارے اخبار صفات تجلیات الٰہیہ وکشوف الطاف جلیہ مین جسنے انکو سمجہا سمجہا اور جسنے نسمجہا وہ نادان رہا اب تو مشبہ بنکر اللہ سے دور نہو کیونکہ وہ تجہسے قریب ہے اور معطل بنکر اوس سے نہ بہاگ کہ وہ تجہسے نزدیک ہے استوا اوکا اطلاق کر اور کیفیت سے اعراض وہکذا سائر الصفات اللہ تعالے نے ان اخبار کے ساتھ بندون کے لئے تجلی کی اسلئے وہ ظاہر ہے اور عقول اسکی ادراک کنہ وکیفیت سے قاصر ہے اسلئے وہ باطن ہے جن لوگون نے بیان مین ان صفات کے تصرف کیا وہ اس راہ سے معذور ہین کہ قصد انکا توحید ہے اور اس راہ سے ماخوذ ہین کہ منہج قدیم سے انہون نے عدول کیا ہے اور طرف تشبیہ یا تعطیل کے آگئے ہین اسلئے تو ہوی وعصبیت کو چہوڑکر اپنے فکر کیطرف بغیر وطات وغلط کے رجوع کر اور اپنے نفس و دین مین اللہ سے ڈر اسے حنبلی بہائی تیرا اشعری بہائی جو طرف تاویل کے گیا ہے تو بسبب توہم تشبیہ وتمثیل کے گیا ہے کہ مبادا کہین تشبیہ وغیرہ اوسکے باطن مین نکل جاے اگر وہ مجرد استوار کو تسلیم کر لیتا تو کچہ حاجت اسکو طرف اس تاویل کے نہوتی اسنے یہ کام خوف تشبیہ سے کیا ہے اور اے اشعری بہائی یہ تیرا حنبلی بہائی نفی وتعطیل سے ڈر گیا ہے اسلئے اسنے اتنا مبالغہ واصرار کیا اور استقرار کا ایک مخامرہ خفیہ ہوگیا آپسمین تم دونو کو صلح کرنا چاہیے حنبلی اپنے باطن سے مخامرہ خفیہ کو مطابق ارادہ رسول خدا صلعم کے دور کر دے اس سے ایمان بالاستوا فوت نہوگا اور اشعری خوف تشبیہ کا دور کرکے تاویل پر ہنچنے اعتراف کرنا ساتھ مجرد استوا کے کچھ اسکو مضرت نہ دیگا پہر دونون قائل ہوجائین اثبات وغیر تشبیہ اور نفی تعطیل کے اور یون کہین آمنا بما قال اللہ تعالی علے ما اراد اللہ وبلیق باللہ وآمنا بما قال رسول اللہ صلعم علے ما اراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کیونکہ علم

ان اسرار کا سپرد خدا اور رسول ہے وما احسن قول القائل الاستواء معلوم والکیفیۃ مجھولۃ
والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ زیادت ایضاح و توطیۂ صلح کے لئے مین یہ بات کہتا ہون
اور اسمین جانتا ہے کہ مقصد میرا اصلاح ہے اور اتم عبارات یہی اصلاح ذات البین ہوتی ہے سواس
ایضاح کے لئے حاجت نقل کی ہے سلف سے سلف نے تصریح کی ہے استقرار کے تفسیر استوار
مین سو وجہ اوسکی یہ ہے کہ بواطن زمن نبوی مین اور بعد زمانہ رسالت کے ایک صفت پر بحیثیت
غرائز و جبلات نہ تھی بلکہ بعض نسبت بعض کے اقوے اور اتم تھے علم و فہم مین اور اکمل تھے
استعداد مین اسی اختلاف استعدادات کی وجہ سے مراتب دعوت کے بھی متنوع ہوئے اللہ نے
کہا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن تو ان حکمت
ایک رتبہ ہے دعوت کا واسطے بواطن صالحہ قابلہ کے اور بیان موعظت ایک رتبہ ہے واسطے
دوسرے بواطن صالحہ کے اور مجادلہ ایک رتبہ ہے اور دیکھے حضرت صلعم لوگون سے بقدر
اونکی عقلو نکے بات چیت کرتے اور نور باطن صافی سے انکے بواطن پر اشراف رکھتے تھے ہر
برتن مین وہی چیز ڈالتے جسکے لائق وہ برتن ہوتا تو اب یہ گمان نکرنا چاہیئے کہ جہان کہین
حضرت نے نزول مین اطلاق قول کیا ہے اور آپ پر آیت استوار اوتری ہے اوسوقت
جتنے سننے والے نزدیک آپ کے تھے وہ سب فہم مین برابر تھے بلکہ بحسب تفاوت ہر زمان
متفاوت الفہم تھے اور حضرت نے متنوع فہوم باطن پر مطلع ہو کے ہر ذی عقل کو اوسکی عقل پر
اور ہر ذی فہم کو اوسکے فہم پر مقرر رکھا ایک جاریہ نے اشارہ طرف آسمان کے کیا تھا حضرت
نے اسیقدر پر اوسکے ایمان و توحید مین اکتفا فرمایا کیونکہ اوسوقت سارے بواطن سایۂ قبائے
عصمت مین تھے اور وقار نبوت اور ابہت رسالت انکو ڈھانپی ہوئی تھی اسلئے انمین
کوئی نزاع ظاہر ہوا اور نہ خلاف نے شہرت پکڑی نفوس استعجال و طیش و سرعت نفور سے
رکے رہے پھر جسقدر وقت دراز ہوا اور اشعہ افتاب عصمت نبویہ بوجہ بُعدِ عہد رسالت
متواری ہوتی گئی خلاف و اختلاف امت مین چلنے پھرنے لگا یہانتک کہ خوب ہی متفاحش
منکشف ہوگیا اور نوبت تکفیر و سباب کی پہنچی اور نفوس مثل ثعبان کے جست کرنے لگے
اور صفو عقائد کے متکدر کرنے پر شیطان ظفرمند و کامیاب ہوا اس راز کے معلوم ہونے

سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ تو اکثر و طبائع باوجود اختلاف و تنوع کے ہرگز موافق ساتھ باطن کے
صفا و فہم پر نہین ہو سکتے ہین اور نہ سب کے سب طرف حق صرف کی راہ پا سکتے ہین ولا یزالون
مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم اسلئے نظر طرف مقاصد کے کرنا چاہیے کیونکہ ہر
کوئی اصابت صواب مین تحری و اجتہاد کرتا ہے سو جس شخصکو زیور عصمت اسلام ملتزم احکام
معترف حلال و حرام متوجہ طرف بیت اللہ الحرام کے پائے اوسکو اپنا برادر مسلمان اعتقاد
کرے بہت سے اہل علم ایسے ہین کہ آخر صحت قول خصم کے ظاہر ہو جاتی ہے لیکن وہ دیکھتے ہین
کہ بہت سے عوام متبعین انکے ملتزم انکے عقیدہ کے ہین اسلئے اظہار ما فی الضمیر کو مکروہ رکھتے
ہین کہ مبادا کہین انکا بازار سرد نہو جائے اب اس فتنہ کو دیکھنا چاہیے کہ عالم تابع عامی
کے ہو جاتا ہے حالانکہ امر اسکے بالعکس ہونا چاہیے تہا ۔ حضرت سے ثابت ہے کہ اللہ
کے ستر حجاب نور کے ہین اگر ایک حجاب کو بہی اوٹہا دے تو سبحات اوسکی وجہ
جسکو پائین جلا دین اسلئے اس گہر مین کہ دار ناپائدار ہے رویت عیان متعذر ہے آخرت
دار القرار ہے وہان یہ رویت ہوگی یہ حدیث مشترک الدلالۃ دلیل ہے منکر رویت کی اس
حیثیت سے کہ کشف موجب حرق ہو اور دلیل ہو مثبت رویت کی اس حیثیت سے کہ کشف کو احراق و فساد
اہلاک کے ساتھ لگایا ہے جبکہ یہ رویت محل قابل فساد و ہلاک پر واقع ہو لیکن جب دار القرار مین جای گیر ہوا اور بہ خلعت
بقا و استقرار کی پہنائی گئی اور وہ بحر انوار مین غوطہ لگانے لگا اور مقعد صدق مین جا بیٹھا اور خلوت
خانہ وصال مین جالس ہوا اور وثاق فنا و زوال سے اوسنے رہائی پائی تو اوسدم وہ حجب
اوٹہ جائینگے اور سبحات متجلی ہونگے اوسکو ایک ایسی جگہ ہاتہ آئے گی جو کہ زوال و احراق
و آفات سے مامون ہے اور یہ صفات ان صفات کی طبیعت پر باقی نہ رہینگی بلکہ جسقدر سابغ
تجلی پہر پہر کر سامنے آئین گے اوتنی فریاد علم و ذات کی زیادہ ہوگی فسبحانہ ما اعظم شانہ
آج دنیا مین دل اسکے لقاء کو نظر ایمان سے دیکھتے ہین کل آخرت مین ابصار اوسکو بنظر عیان
دیکھین گے حدیث انکم لترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون
فی رویتہ صحیح ہے اسجگہ نظر کو ساتھ نظر کے تشبیہ دی ہے نہ منظور کو ساتھ منظور کے ایک قوم
علما کو دنیا مین علم الیقین سے نصیب ملا ہے اور دوسری قوم کو جو اوسسے اعلی رتبہ ہے عین الیقین

سے نصیب حاصل ہوا ہے جسطرح فرمایا آنحضرت نبی ﷺ نے اور حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا
اصبحت مومنا حقا یہ اسلئے کہ انکو ایمان مین ایک ایسا رتبہ مکشوف ہوا ہے جو سوا رتبہ علم کے تھا
آسی مشاہدہ کی وجہ سے معاذ کہتے تھے تعالوا نؤمن ساعۃ آؤ ایکدم ہم ایمان لائین یہ دلیل ہے
تفاوت مراتب و زیادت و نقصان ایمان پر جسطرح کہ بعض علما کا مذہب ہے اور بعض کا مذہب
یہ ہے کہ ایمان نہ زیادہ ہوا اور نہ ناقص و کل قائل قلق لہ وجہ و مخرج ایک جماعت علما متقین
کا مرتبہ عین الیقین اسطرح پر ہو جاتا ہے کہ گویا انکا ایمان محسوس مناظر ہے جسطرح کہا ہے
لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا انکے سامنے غیب مثل عین کے ہو جاتا ہے قیامت مین مرتبہ
انکے رویت کا اور بھی زیادہ ہو جائیگا اوس سے بڑھکر جو کہ دنیا مین حاصل تھا اے برادر شکر
رویت جو بات کہ تیرے سمجھ مین آئی ہے وہ اسطرح پر نہین ہے جس تک تیرا فہم پہنچا ہے کیونکہ
تونے یہی سمجھا ہے کہ رویت جب ہوتی ہے تو بواسطہ اشعہ لمعات کے ہوتی ہے جو کہ حدقہ سے
اوٹھتے ہین اور اوسمین اعتدال مسافت و ہوا اور شفاف کا ہونا شرط ہے حالانکہ یہ فن جسکو
تونے سمجھا ہے عالم شہادات و ملک سے ہے عین وحدقہ دن قیامت کے اس طبیعت مفہوم
فی الدنیا پر باقی نہ رہینگے بلکہ قدرت طرف حکمت کے اور حکمت طرف قدرت اور قلب طرف
عین کے اور عین طرف قلب کے متحرک ہوگی اسیطرح انوار و شعاع و الوان و اکوان خلاف
تیرے فہیم و مالوف و معہود کے ہونگے زمین آسمان سب بدل جائیگا واحد قہار بارز ہوگا آتی محسوس
عالم ملک و شہادت تو طرف ملکوت و غیب کے بارز ہوا اور منقعر جہات و ادوات و آلات سے اوسکو
کو چرہ مین اسپر ایمان لایا ہون کہ مومنین اللہ تعالے کو دیکھین گے اور کفار اوسکی رویت سے
محجوب ہونگے جسطرح کہ تنزیل نے خبر دی ہے اور اسکی صحت پر دلیل واضح و برہان ساطع
قائم ہے خلق رویت مین بقدر تفاوت مراتب عبودیت و منازل قرب کے متفاوت ہونگی
انبیاء کا رتبہ رویت مین اور ہوگا اور اولیاء کا اور اور عوام مومنین کا اور وہان رویت
بصر و بصیرت دونون شریک ہونگی اور ایک طبیعت و صفت ہو جائیگی اولیاء آخرت مین
اسطرح پر دیکھین گے جسطرح انبیاء دنیا مین دیکھتے ہین پہر اسی نہج پر مراتب نبوت و رسالت
کے رویت مین متفاوت ہونگے خواص انبیاء اوسطرح پر دیکھین گے جسطرح ہماری حضرت

نے شب معراج مین دیکھا تہا حضرت کا رتبہ روئیت مین سب سے زیادہ ہوگا لگتا ہے کہ اسی
رتبہ کا نام مقام محمود ہو جسکا وعدہ آپسے ہوا ہے اسمین کوئی غیر حضرت کا شریک نہوگا ۸
ہم اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ حضرت رسول ہین اللہ کے اللہ تعالےٰ نے انکو ہدایت و دین
حق دیکر بہیجا ہے تاکہ یہ دین سب دینوں پر غالب ہو جائے اگرچہ مشرک برے برا مانا کرین معجزات
باہرہ و براہین ظاہرہ سے آپکی مدد کی گئی چاند پہٹ گیا پتہر نے سلام کیا آدم جن بستر دین
بیعت کی شیاطین سرکش سامنے آپکی رسالت کے زیر ہو گئے ذراع زہر آلود بول اوٹہا
آپکی دعا سے دہانے ابر کے کہل گئے اونٹ نے بات کی کوئین کا پانی تہوک سے میٹہا ہو گیا انگلیونکے
بیچمین سے پانی کا چشمہ بہ نکلا فرشتے آپکی مدد کے لئے کہلم کہلا آئے اسکے سوا اور بہت سے
معجزات و آیات بے انتہا ہین بڑا معجزہ سورۂ قرآن ہے لکن وجہ اعجاز فرقان کے اوسیکو
کہلتی ہے جو کہ ایمان و عرفان سے ریّان و سیراب ہو اور اسکا دل مورد الہام اور اسکی
زبان مصدر احکام ہو اور وہ نطق بہونی نکرے اور حکم ندے گر ساتہ تقے کے حضرت کے
دین سے سائر ملل و ادیان منسوخ ہو گئے آپکی کتاب نے سائر کتب منزلہ سالف زمان کو زائل
کر دیا ~~ع~~ یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست ؛ کتب خانۂ چند ملت بشست

~~ع~~ نگارین کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت ؛ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

ہم سب انبیاء و رسل و ملائکہ پر ایمان لائے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ سب آسمان
فرشتون سے بہرے ہوئے ہین پہر کوئی اُنمین سے طرف زمین کے اوترتا ہے بعض اُنمین کروبیان
ہین اور بعض روحانیین اور بعض حاملان عرش اور کرام کاتبین پر بنی آدم پر موکل ہین
اور جیسے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کہ یہ قابض ارواح ہین اور
بعض خزنۂ جنان ہین اور بعض زبانیہ نیران اور کوئی مالک و رضوان ہم ان سب پر ایمان
رکہتے ہین اور اقرار انکے حقیقت کا کرتے ہین پہر اس ایمان کے بعد ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ
ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہین نبوت کا دروازہ بعد آپکے بند ہو گیا اور پر دہ رسالت
کا ڈالدیا گیا اب بعد آپکی نبوت کے کوئی نبوت نہین ہے تمام خلق اور سائر ملل و ادیان پر آپکی
ہی اطاعت و انقیاد ہر فعل و ترک مین جو آپسے پہلے تہا واجب ہے اب ہر طریق سوا آپکے

طریق متابعت کے مسدود ہے اور ہر دعوت سوا آپکے دعوت رسالت کے مردود ہے
ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ جو اولیا آپکی امت کے ہیں اُنسے کرامات و اجابات ہوتی ہیں حضرت
کے زمانے میں بہی آپکے اتباع سے ظہور کرامات و خوارق عادات کا ہوا تہا اولیا کی کرامات
تتمہ ہیں معجزات انبیا کے جسکے ہاتہ پر کچہ اشیاء مخرقات ظاہر ہوں اور وہ ملتزم احکام شریعت
کا نہو تو ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ وہ زندیق ہے اور جو کچہ اُس سے ظاہر ہوا ہے وہ مکر و استدراج
ہے اولیا کے کرامات انواع طرح پر ہوتے ہیں جیسے سماع ہواتف کا ہوا ہے اور سماع ندا کا
بواطن سے اور طے کہجانا ارض کا اور تقلیب اعیان کا کہ پتہر سونا ہو جائے اور کشف ضمیر اور علم
بعض حوادث کا قبل تکون کے یہ سب برکات ہیں متابعت آنحضرت صلعم کے اور سب
لوگوں میں سے اوفر الحظ ساتہ صحت و قرب و عبودیت کے وہ شخص ہوتا ہے جو کہ اوفر الحظ
ہے متابعت نبی صلعم سے اللہ تعالے نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ وقال تعالے ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ہونا کرامات کا کچہ
نشان صحت حال نہیں ہے کہ اگر یہ کرامت نہو تو حال صحیح نہ ٹہرے بلکہ کبہی وہ شخص جس سے کوئی کرامت
نہیں ہوتی ہے افضل ہوتا ہے صاحب کشف و کرامات سے اور یہ ایک عجیب بات ہے کیونکہ جب
شخص کو کشف کسی قدرت و خرق عادات کا ہوتا ہے تو وہ بوجہ ضعف یقین کے ہوتا ہے
تاکہ اوسکا ایمان قوی ہو یہ اللہ کی ایک رحمت ہے واسطے اپنے بندونکے کہ اُنکو ثواب
معجل دیتا ہے اور فوق انکے وہ لوگ ہیں کہ اُنکے دلوں سے حجب اُٹہہ گئے اور بواطن اُنکے
مباشر روح یقین و صرف معرفت ہوگئے ہیں اُنکو کچہ حاجت مدد مخرقات و رویت قدرت و
آیات کے نہیں ہوتی ہے اسی جگہ سے اصحاب حضرت سے کرامات کی نقل بہت کم آئی ہے
اور متاخرین مشایخ و صادقین سے بکثرت منقول ہوئی ہے کیونکہ اُنکے بواطن بسبب برکت
صحبت و مجاورت نبوی و نزول وحی و تردد و ہبوط ملائکہ کے درخشان تہے اُنہوں نے
آخرت کا معاینہ کر لیا تہا اسلئے دنیا میں زاہد تہے اُنکے نفوس متزکی اور عادات منخلع اور مرایای
قلوب مصقل ہوگئے تہے وہ رویت کرامات و استماع آثار قدرت سے بے نیاز تہے پہر جس
شخص کا یقین اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اجزاء عالم حکمت میں وہ چیز دیکہتا ہے جو اوسکا غیر

قدرت مین دیکھتا ہے اور قدرت کو پردہ حکمت کے اندر پوشیدہ پاتا ہے اگر اوسکے لئے قدرت
متجرد ہو کر منکشف ہوجاوے تو بھی اسکو کچھ استغراب نہین ہوتا اور جو شخص کہ مستغرب للقدرۃ
ہے اسکا یقین اس قدرت سے قوی ہوتا ہے کیونکہ وہ بسبب حکمت کے محجوب عن القدرۃ
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ رؤیاء صالحہ ایک جز ہے ۴۶ اجزاء نبوت سے اور اولیا و صلحاء
مومنین کو بھی منامات میں لوائح و لوامع ملکوت منکشف ہوتے ہین سو تو اگر خواب کا اعتبار کرے تو
تجکو آیات ظاہرہ و قدرت باہرہ الہی کے عجائب نظر آئین کیونکہ خواب مین کبھی وہ چیز منکشف ہوتی
ہے جو کہ بعد ایک سال یا ایک ماہ کے ہونے والی ہے پس شئے معدوم جو کہ اب تک موجود نہین
ہے اللہ تعالے نے تجکو اسپر قبل اسکے ایجاد کے اطلاع دیتا ہے تاکہ تجکو یہ بات بتائی کہ کوئی اور
خالق و معبود ہے جو کہ علام الغیوب ہے تجکو قصہ منام ابراہیم خلیل کا معلوم ہے اور حضرت
سے کہا تہا اذ یریکہم اللہ فی منامک قلیلا و تعلمت محسن الاهتداء وقد ظفرت بکمال
الاهتداء ۹ میراث نبوت کی علم ہے اس علم کے وارث اصحاب و اہل بیت رسالت ہین
تجپر ان سبکی محبت واجب ہے تو طرف ایک جہت کے مائل نہو اور دوسری جہت کو نچھوڑ کہ
یہ ہوئی ہے اشتغال ساتھ عصبیت و خوض کے امر صحابہ و عترت مین شغل بطالین ہے ایک قوم
نے ابطالت کے ساتھ استرواح کیا اور مخالفات و ارتکاب مناہی پر جرأت کی اور اپنے زعم کو
محبت سمجھا اور انکے جی نے انسے یہ کہدیا کہ یہی محبت تمہارے کام آئیگی حالانکہ یہ بات نہین
ہے بلکہ جب تک وہ جادہ مستقیمہ پر قایم نہونگے تب تک یہ محبت بغیر تقوے کے کچھ کار آمد نہ
ہوگی جب نماز فوت ہوئی اور اوقات ضائع ہوئے اور گناہ کا ارتکاب ہوا اور محارم مباح
ہوگئی تو اب کسطرح یہ محبت اونکا جبر کریگی فاطمہ بنت رسولخدا صلعم کا دوست رکھنا جیسا
ہے اور یہی بات ہر مومن کی دل مین گنجایش کرتی ہے حضرت کا قول یہی سنا ہے کہ فاطمہ
کے حق مین کیا کہا تہا فاطمۃ بضعۃ منی پہر یہ فرمایا تہا اعلی لا اغنی عنک من اللہ شیئا پہر یہ
بہی سنا ہوگا کہ فاطمہ کا زہد دنیا مین اور انکا علم و عمل و تجرع مرارات فقر و قلت و حسن
صبر و احتساب کیسا کچھ تہا تو یہی امور موجب انکی محبت کے دل مسلمین مین اگر صفات
ظاہرہ اونمین نہوتی تو مجرد نسبت باہمی انکی ساتھ حضرت کی موجب محبت کی نہوتی پہر جبکہ

یہ سب اوصاف جمع ہوگئے تو اب کسطرح انکی محبت واجب نہوگی حسن وحسین رضی اللہ عنہما فاطمہ
کی اولاد ہین اور انکی اولاد خود فاطمہ کی اولاد ہے تو یہ سب اولاد رسول صلعم کی ٹھری
پس جسکے دلمین حب رسول ہوگا اوسکو حب اولاد رسول کا ہونا بہی پر ضرور ہے باقی رہے
اصحاب حضرت کے سو فضائل ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کے لاتحصر ہین اور تبرا علی مرتضے کو صحابی
رسول خدا کہنا بنسبت قرابت کے اکمل تر ہے وصف مین والکل عالی کیونکہ نسبت قرابت
کی جبوری ہے اور نسبت صحبت کی معنوی تو اب کسی مومن کے دلمین کب اس امر کی گنجائش
ہوسکتی ہے کہ وہ اصحاب حضرت مین قدح وجرح کرے حالانکہ وہ حضرت کے ساتھ مثل ایک
جان وتن کے تہے انہون نے اپنے اموال وازواج صرف کردئے اور اوطان سے ہجرت
کرگئے اور ہمسرون اور یارون ہمعمر ونکو محبت نبوی مین چھوڑ دیا لکن جس کسی پر اس
امت مین سے شیطان نے فتح پائی ہے اور اوسکے عقائد مین میل جول وسوسۂ ابلیس کا ہوگیا
وہ ناپاک ہے اسکی ضمائر مین بسبب مشاجرات باہمی کے کینہ وعداوت نے قدم جمایا
اور یہ اعتقاد وضغائن ایسے مستحکم ہوگئے کہ لوگون نے اوسکو متوارث کرلیا اور متجسدہ وتخذب
طرف اہوار کے ہوگئے جنکے اصول مضبوط اور فروع شاخ در شاخ ہین سو تواسی مبراہوے
وعصبیت سے اسبابانکو جان لے کہ اصحاب آنحضرت باوجود نزاہت بواطن وطہارت قلوب
کے بشر تہے وہ بہی نفوس رکہتے تہے نفوس کے لئے صفات ہوتی ہین سو انکے نفوس جب
بصفت قلوب منکرہ ظاہر ہوتے تو وہ رجوع طرف اپنے دلونکے کرکے امور نفسانیہ کا انکار
کرتے تہے انکی آثار نفوس مین سے کچھ ذرا سا اثر طرف ان نفوس کے پہنچا ہے جو کہ عادم
قلوب تہے اسلئے انکو قضایا انکے نفوس کے دریافت نہوئے بلکہ انہون نے اسی حیثیت
نفسیت کا ادراک کیا اور ظاہر مین جو مفہوم نفوس کا نزدیک انکے تہا اسیکی بنیاد پر تصرف
کرکے بدعات وشبہات مین گرفتار ہوگئے اور ہر مورد مین وارد ہوے اور ہر آب غیر
سائغ کو نوش کیا اور صفا قلب انپر دشوار ہوگیا اور طرف انصاف کے رجوع نہ کرسکے
حالانکہ نفوس صحابہ کے صفات نفسانیہ بہت کم رکہتے تہے اسلئے کہ وہ محفوف بانوار قلوب
تہے لکن جب ان نفوس امارہ بالسوء والون نے اس امر کو متوارث کرلیا تو انمین حدث

بغض وعداوت کا ساتھ آنکے ہوا تجکو اگر نصیحت قبول ہے تو تو اس تصرف سے باز رہ اور
سب سے یکسان محبت والفت رکہ کیسیکی محبت کو انمین سے کسیکی محبت پر ترجیح نہ دے اور
تفضیل وغلو سے بہی باز رہ کیونکہ مقدمہ انکا خوض کرنے سے اکبر تر ہے تجکو اختیار کرنے مین
عقیدہ سلیمہ کے اسیقدر کافی ہے جو کہا گیا یہ ضرور نہین ہے کہ تو ایک کو دوسرے سے زیادہ
دوست رکہے اور ایک کے فضل کا دوسرے کے فضل سے زیادہ تر معتقد ہو بلکہ تو سبکا
محب اور سبکے فضل کا معترف علی حسب مراتبہم رہ اور خلافت خلفاء اربعہ کا اعتقاد کر علی و
معاویہ جب باہم قتال وخصام کرتے تہے تو دونون طرف کے لوگ ایک دوسرے کو برا کہتے لیکن
ایک نے دوسرے کو کافر نکہا سو تو بہی کسی جاہل ساب کو کافر نکہہ امیر المومنین علی رضی اللہ
عنہ اپنی خلافت مین مجتہد مصیب تہے اور سب سے زیادہ حقدار خلافت کے تہے اور اجتہاد
معاویہ کا بابت خلافت کے خطا تہا کیونکہ معاویہ باوجود علی کے استحقاق خلافت کا نرکہتے
تہے واللہ ینفعنا بمحبتہم ویحشرنا فی زمرتہم آمین ۰ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ بعد موت
کے جو کچہ پاس مردہ کے کہا جاتا ہے یا اس مردہ سے کہا جاتا ہے وہ اوسکو سنتا ہے جسطرح
کہ اپنی زندگی مین سنتا تہا اور نہلانیوالیکی سختی و نرمی سے متاثر ہوتا ہے اور جو کوئی اسکے
بدن کو ہات لگاتا ہے اسکو جانتا ہے وہ حواس جو منعدم ہوگئے ہین وہ اوسمین مستحکم ہوتے
ہین ہمکو امر بصیرت وسماع ورویت میت مین کچہ شک وشبہ نہین ہے اخبار اسی پر دلیل ہین
تو تفتیش کریگا تو پائیگا اور اہل وخاصہ خدا نے اس امر کو اپنے ذوق سے پایا ہے اور
جانکر یقین کیا ہے اللہ نے انپر یہ بات ظاہر کردی ہے اور انکو اس حال پر مطلع فرمایا ہے
دو فرشتے منکر نکیر آکر سوال کرتے ہین یہ سوال مقبور ہی سے ہوتا ہے اور ظاہر امر یہ ہے
کہ سوختہ وغرق شدہ سے بہی ہوتا ہے اور اوس شخص سے بہی جسکو کسی درندہ نے کہا لیا
ہے غرضکہ کسی طرح پر مرے باوجود اختلاف احوال کے مسئول ہوتا ہے یہ مسئلت ایک ابتلا
ہے طرف سے اللہ کے واسطے بندونکے یہ ایک منزل ہے منجملہ منازل آخرت و موافقت آخرتکے
ہمکو ضغطہ قبر کا بہی اعتقاد ہے قبر ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک گڑہا ہے
دوزخ کے گڑہون سے ارواح واجساد نعیم مقیم وعذاب الیم مین شریک ہین تا آنکہ بعد خاک

ہوجانے اور سفال وخشت بنی کی ہمراہ اپنے روح کے نعیم وعذاب مین شریک حال یکدیگر رہتے ہین اللہ تعالی کے دن عرض ونشور کے ہر قالب اور اُسکی روح کو جمع کریگا ابراہیم علیہ السلام کا وقعہ بابت چار پرندونکے اس راز کا اظہار ہے کشف اس غطا کا بعد موت کے ہوگا فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید اُسوقت آنکھہ کہلے گی اور انسان خواب وغفلت وجہل سے جاگیگا اور ایک اور ہی عالم دیکھیگا جسکو وہ کبھی نہ دیکھا تہا اور جنت ونار کو دیکھیگا ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ بہشت ودوزخ اسدم موجود ومخلوق ہین جو کچھ درباره عظم امر جنت آیا ہے جیسے حور قصور ولدان غلمان انہار اشجار وہ سب حق ہے تحجیج امر جنت کو اس خبر پر قیاس کرنا چاہیے کہ جب کوئی بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کہنے پر اُسکو ایک درخت دیا جاتا ہے جس کے سایہ مین سو برس تک سوار چلے سو یہ سب حق ہے بلکہ وہان اس سے بہی بڑہکر ہے جو کہ کسی آنکھہ نے دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ دلمین اوسکا خطرہ گزرا وانما اخبرت بیسیر عن کثیر علی قدر وہمک وخیالک وضیق دعائک اسلئے کہ جبتک آدمی اس جہان مین ہے تب تک برتن اُسکے فہم کا بقدر تنگی اس عالم کے تنگ ہوتا ہے اور جو لوگ مقیدا اپنے عقلون کے ہین وہ کوئی شے قبول نہین کرتے مگر وہی شی جسپر برہان دلالت کرتی ہے اور جوامر لیے برہان عقلی ہے وہ نزدیک اُنکے تخشف وہذیان ہے سو یہ لوگ ملاحدہ وزنادقہ اجہل خلق اللہ باللہ ہین انکا آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے اُنکے فساد امر پہ یہی اختلاف انکے آرار کا دلیل ہے اور صحت امر انبیار پر یہی اتفاق انبیار کا اصول غیر مختلف الفروع پر دلیل ہے ہم اعتقاد رکہتے ہین کہ اللہ تعالے دن حساب کے ساری خلائق کو مبعوث اور تمام خلق کو صعید واحد مین مجموع کرکے نقیر وقطمیر کا حساب کتاب لیگا ایک فریق جنت مین ابد الآباد رہیگا اور دوسرا فریق سعیر مین مخلد ہوگا وضرب بینھم بسور لہ باب جسنے یہ کہا کہ نار مین مخلد نرہیگا اوسنے خطا کی ایکقوم فقط ذائقہ گیر نار ہوگی اور دوسری قوم قدرے قلیل آگ مین رہیگی اور کچہ لوگ بقدر ذنوب کے ٹہرینگے اہل بدع کا حال مثل اہل کبائر کے ہوگا مخلد فی النار نہونگے حدیث مین آیا ہے کہ یہ امت تہتر فرقے ہوجائیگی بہتر فرقے نار مین جائینگے اور ایک جنت مین یہ خبر واحد اہل سنت وجماعت ہین سو اس حدیث مین ہونا اہل بدعت کا اس امت سے

ثابت کیا ہے ناری نہیں جانتے ہیں کچھ خلود لازم نہیں آتا رہا فرقہ ناجیہ سو وہ ذائق نار نہوگا اور نہ داخل
اسکا نار مین ہوگا مگر واسطے تحلت قسم کے باقی لوگ نار مین جا کر پہر نکلین گے اسلئے ہم ایسا اگر
معتقد نہین ہین کہ سعل صائم حاجی مزکی مخلد فی النار ہوگا گو مرتکب کبیرہ و بدعت ہو ایک
اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ انبیا روز قیامت کے شفاعت کرینگے آنکی سفارش سے ایک خلق کی رہائی
آنکی آور اولیا اور مومنین کے لئے بہی شفاعت وجاہ نزدیک خدا کے بقدر آنکے مراتب کے
ہوگی ہم اسکے بہی معتقد ہین کہ پلصراط حق ہے بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز
اور ترازو بہی حق ہے اسکے پلے ہین اور ایک لسان اللہ کی قدرت کے سامنے تلنا اعمال کا
میزان مین کچھ تعجب کی بات نہین ہے تعجب بہی جواہر و اعراض معلوم ہین اسلئے تو وزن اعراض سے
تعجب کرتا ہے آور فائل وزن پر ہنستا ہے آور جسکو اللہ نے اسرار و عجائب اقدار پر اطلاع
بخشی ہے وہ تیرے اس قصور عقل پر خندہ زن ہے آور تیری رکاکت فہم پر عیب گیر فالیوم
الذین امنوا من الکفار یضحکون جو شخص عاقل ہو کر امور آخرت کا منکر ہے وہ اس فن والے
کے سامنے کودک سے بہی کم عقل تر ہے ہمارا یہ بہی اعتقاد ہے کہ حوض مورود جو کہ مخصوص ہے
ساتہ نبی صلعم کے حق ہے ہم اسکے معتقد نہین ہین کہ اہل کبائر کا نار پر وارد ہونا ضرور ہے
ہم قطعاً یہ بات نہین کہتے ہین بلکہ جائز ہے کہ اللہ تعالے آنسے تجاوز کرے آور آنکے سیئات کا
کفارہ کر دے آور نہ کسی کے لئے ہم یقین جنتی ہونے کا کرین بسبب آسکے اعمال صالحہ
و طرائق حمیدہ کے بلکہ ہم اسکے لئے امید جنت کی رکہتے ہین جائز ہے کہ اللہ آسکو نا پیدا ود
کرے ہان مگر وہ لوگ جنکو رضوان پر تنزیل نے نص کی ہے قال تعالے لقد رضی اللہ
عن المومنین اذیبایعون ک تحت الشجرۃ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ عیسے علیہ السلام آسمان سے زمین
پر اترین گے اور دجال برآمد ہوگا آور سورج مغرب کے طرف سے نکلیگا یہ سب بلا شک وشبہ حق
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ خلافت قریش مین ہے قیامت تک غیر آنکے اس بارہ مین
مجادلہ نہین کر سکتا ہے ہم اعتقاد کرتے ہین وجوب انقیاد کا واسطے امام وقت کے بنی عباس
مین سے آور واسطے سائر ولاۃ کے جو آنسے پہلے تہے آور جو کوئی امام پر خروج کرے اوس سے قتال کرنا
درست ہے ہم معتقد ہین جمعہ و جماعات و وجوب قضاء حقوق مسلمین آور اتفاق کرنے کی حسن حج

پرکہ وہ اتفاق کرین ہمکو اُنکے اجماع کرنے کا ہی اعتقاد ہے ہم اپنے رائے پر اجماع مسلمین کو چھوڑ کر نہین جم سکتے وکل ذلک بتوفیق اللہ تعالے انتھی کلام الشیخ رضی اللہ عنہ ملخصا وفاحفظہ واتقنہ دوام فقہ بالکتاب والسنۃ شیخ رح نے اس عقیدہ کو بحالت مجاورت مکہ حرسہا اللہ تعالے بحسب فرمائش بعض اخوان مسلمین بعد استخارہ کرنے اور ملتزم ومستجارمین دعامانگنی اور ارکان واستار کے ساتھ تمسک کرنے کے تالیف کیا ہے اور اسکا نام اعلام الہدے وعقیدۃ ارباب التقوے کہا ہے یہ رسالہ مشتمل ہے دس فصل پر ہر فصل مشتمل ہے جواہر زواہر عبارات حسنہ پر مینے اسجگہہ تمام تقریر اُس تحریر کی نہین لکھی اسلیئے کہ وہ لائق اہل علم کامل وعرفان صادق کے ہے نفس مسائل اعتقاد کو حبتہ حبتہ ہر فصل سے لیلیا ہے وباللہ التوفیق

فصل بیان مین اختلاف وانتقاد بعض عقائد فرقہ ناجیہ کے باختصار تمام بموجب بیانات مندرجہ فصول مقدمہ رسالہ ہذا کے

افقہ اکبر **ق** تلفظ ہمارا ساتھ قرآن کے مخلوق ہے اسیطرح لکھنا ہمارا اسکو مخلوق ہے اور پڑھنا ہمارا اسکو مخلوق ہے انتہی **ص** یہ قول خلاف ظاہر حدیث ہے سلف نے نہین بحث نہین کی ہے کہ لفظ وتلاوت وکتابت مخلوق ہے یا غیر مخلوق اسلیئے خوض کرنا انہین بہتر نہین سکوت کفایت کرتا ہے **ق** وہ بلا آلہ وحرف کے کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین **ص** یہ درست ہے کہ کلام خدا کا بلا آلہ ہے مگر نفی حرف وخلق حرف کی ٹہیک نہین حرف وصوت کا ثبوت خود حدیث مین موجود ہے اور حروف ہجا نہ قدیم مین نہ حادث **ق** وہ موجود ہے مگر بلا جسم وجوہر وعرض **ص** مضمون صحیح ہے مگر استعمال ان الفاظ کا سلف سے ثابت نہین ہوا **ق** سارے ایماندار ایمان وتوحید مین برابر ہین اور اعمال مین کم وبیش **ص** زیادت ونقصان ایمان کا کتاب وسنت سے ثابت ہے پہر انکار کیجیے چہ آور بعض اہل علم نے اسکو راجع طرف نزاع لفظی کے کیا ہے ہمارا ایمان اور ابو بکر وجبریل

علیہ السلام کا ایمان برابر نہین ہے **ق** ہر صفت کا فارسی مین بولنا جائز ہے سوائے یدؔ کو
ص یہ استثنا ربے دلیل ہے **ق** ایمان نہ بڑہے نہ گہٹے **ص** تقدم الکلام علیہ فالنا
ق ایمان غیر عمل **ص** لکن ظاہر کتاب وسنت سے داخل ہونا عمل کا ایمان مین
پایا جاتا ہے اور اقوال علماء کے اسبارہ مین مختلف ہین **ق** حروف وسیاہی وکاغذ
وکتابت سب مخلوق ہین **ص** حرف مین بحث ہے باقی درست ہے **ق** استطاعت
ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کتاب وسنت اس سے بالکل ساکت ہے **ق** قصر وافطار
رخصت ہے سفر مین **ص** اسمین بابت رخصت وعزیمت کے بحث ہے نیل الاوطار
مین دیکہنا چاہئے **ق** وہ دن ہزار برس کا ہوگا **ص** بلکہ پچاس ہزار برس کا
ہوگا **ق** دیدار خدا بلا کیف وشبہ وجہت ہوگا **ص** نفی جہت ومقابلہ ومسافت
ومحوہا سے سلف نے سکوت کیا ہے اسمین خوض کرنا فضول ہے **۲** عقیدہ کا اشعری
ق صفات نہ عین ہے نہ غیر الخ **ص** سلف نے اسمین کبہی خوض نہین کیا اور کتاب
وسنت اس سے ساکت ہین فظنیۃ علے عش لا ادلی **ق** قراءت قرآن مخلوق ہے **ص**
سلف نے اسمین کلام نہین کیا اہل کلام کا یہ خوض ہے پس پس **ق** کلام معنی قائم
بالنفس ہے **ص** یعنے اللہ کا کلام نفسی ہے بلا حرف وصوت کے تو یہ بات خلاف ظاہر
حدیث ہے کتاب وسنت سے کہین اتا پتا اس کلام نفسی کا نہین ملا ہے مگر قول شعراء
مین والشعراء یتبعہم الغاوون **ق** استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کلام
اسپر گزر چکا **ق** بندہ کاسب ہے **ص** اسکی صحت اطلاق مین بحث ہے اگرچہ ایک
جماعت اہل سنت کا قول یہی ہے **ق** یہ جائز نہین کہ رویت خدا کی کسی مکان یا صورت
یا مقابلہ یا اتصال شعاع سے ہو **ص** اسمین خوض کرنے کی کچہ ضرورت نہین ہے صرف
اعتقاد لانا وقوع رویت پر علی مراد اللہ تعالے کفایت کرتا ہے **ق** عمل کرنا ارکان
سے فرع ایمان ہے **ص** یعنے عمل داخل ایمان نہین ہے اسپر کلام گزر چکا اہل حدیث کے
نزدیک ایمان عبارت ہے اقرار لسان تصدیق جنان عمل بالارکان سے ظاہر کتاب و
سنت اسکے ساتہ ناطق ہے واللہ اعلم **۳** عقیدہ کا غزالی کا **ق** نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض

فوق ہرشے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت ص یہ معانی صحیح ہین لکن یہ الفاظ مبتدعہ ہین سورۂ
اخلاص اور آیۃ الکرسی کے ہوتے ہوئے ان الفاظ سے تنزیہ یا وصف کرنا بیفائدہ ہے
ہمکو امرار و اجرار صفات کا کما جاءت کفایت کرتا ہے ق وہ محتاج گوش سوراخ
گوش وحدقہ ومژگان نہین ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتہ کے پکڑتا ہے ص یہہ
ٹہیک ہے لکن صفت اذن وید حدیث سے ثابت ہے بلا تشبیہ وتمثیل اور اس عبارت سے
ایک آنچہ نفی ید واذن کا نکلتا ہے سو کچہ احتیاج اس عبارت کی نہین ہے ق نہ ایسی
آواز ہے نہ ایسی حرف سے الخ ص اس تقریر مین نفی حرف وصوت کی ہے مگر بقید
انسلال ہوا اور شقفتین پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ حرف وصوت تو ہے لکن نہ ہمارا سا حرف
وصوت سو یہ عقیدہ اس معنی پر صحیح ہے اور اگر مراد مطلقا نفی ہے حرف وصوت کی تو بالکل
خلاف سنت صحیحہ مطہرہ ہے ق موسے علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر حرف وصوت
کے سنا ص یہ تصریح ہرگز کسی آیت یا حدیث مین نہین آئی ہے اور نہ اسمین کچہ ضرورت
خوض کرنے کی ہے ہمکو فقط اتنی بات پر ایمان لانا کفایت کرتا ہے کہ کلم اللہ موسی تکلیما ق
اللہ جو ہر متحیز نہین ہے اور نہ جسم اور نہ عرض اور نہ مختص بجہت ص ہم پہلے کہہ چکے
ہین کہ یہ الفاظ مبتدعہ ہین گو معنی صحیح ہون اور حیثیت فوق وعلو واستوار کتاب وسنت سے
ثابت ہے انکار اسکا انکار قرآن وحدیث ہے ق نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے
ص کلام نفسی ہونے پر کوئی دلیل کتاب یا سنت یا قول سلف یا اجماع امت سے
ثابت نہین ہے بلکہ اللہ کا کلام حرف وصوت ہے گو مثل حرف وصوت مخلوق کے نہو احادیث
صحیحہ اسی پر دلیل ہین انکار کرنا حرف وصوت کا مجرد قال وقیل اہل کلام سے ہے ق تکلیف
مالایطاق دنیا جائز ہے ص اسمین خلاف اہل علم ہے راجح یہ ہے کہ جائز نہین ہے
بدلیل قولہ تعالے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور کریمہ ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ
نازل ہے ہم عقائد نسفے ق نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود
نہ متبعض نہ متجزی نہ مترکب نہ متناہی نہ موصوف بماہیت وکیفیت نہ متمکن اندر کسی
مکان کے نہ اوسپر کوئی زمانہ جاری ہو ص یہ سارے الفاظ تراشیدہ اہل کلام

اور مبتدعین اسلام کے ہین آمین سے کوئی لفظ قرآن یا حدیث مین نہین آیا ہے یہ
الفاظ متکلمین نے واسطے تنزیہ رب جل جلالہ کے تراشے ہین آمد تعالے نے سلف کو
اس تراش خراش سے ہمیشہ عافیت مین رکہا جو تنزیہ و تقدیس کلمات کتاب و سنت
مین ہے وہ مغنی ہے ان الفاظ مخترعہ وعبارات محدثہ سے گو معانی ان مبانی کے فی نفسہا
صحیح ہون ق اللہ کی صفات زعین نہ غیر ص ہکو سرے ہی سے کچہ خوض وبحث
کرنا ایسے مسائل مین ضرور نہین ہے جنبات سے سلف صالحین نے تعرض نہین کیا
اسمین خوض کرنیکا نتیجہ بجز اسکے اور کچہ نہین ہے کہ انسان حق کو ناحق یا باطل کو حق سمجہ
بیٹہے اور گرہ کا نقصان کرے اللہ جانے اور اسکے صفات جانین ق اللہ کا کلام
جنس حرف وصوت سے نہین ہے ص مکرر گزرچکا ہے کہ نفی حرف وصوت کے کلام
باریتعالے سے خلاف کتاب وسنت ہے اللہ کے کلام پر اطلاق قول وتکلم وکلمات وحدیث
وحرف وصوت کا قرآن وحدیث سے ثابت ہے جس لفظ وعبارت کو اللہ ورسول اطلاق
وتلفظ کرین کسی بشر کو انکار اسکا نہین پہنچتا ہے کیونکہ انکار منجر بانکار کتاب وسنت ہوتا
ہے ق نہ کسی مکان وجہت وتقابلہ واتصال شعاع وثبوت مسافت سے ص بحث
کرنا ان الفاظ سے طریقہ اہل حدیث پر بدعت ہے اسلئے کہ کتاب وسنت سے فقط رؤیت
ثابت ہے نہ یہ قیود وہم کون ہین جو اسمین خوض کرین اور عقیدہ میں لبس باس جنسے بعض
کے راہ صواب سے دور جا پڑین والعیاذ باللہ ق استطاعت ہمراہ فعل کے ہے ص
یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ایسی بحث ہے جسمین سلف نے خوض نہین کیا ق ایمان
نہ بڑہے نہ گہٹے ص کتاب وسنت شاہد ہین زیادت ونقصان ایمان پر کچہ حاجت تاویل
کی نہین ہے ظاہر قرآن وحدیث پر ایمان لانا کافی ہے ق انا مومن حقا کہے نہ
انشاء اللہ تعالی ص سلف سے انشاء اللہ کہنا ثابت ہے یہ کچہ شک کی راہ سے نہین ہے
یہ محاورہ کتاب وسنت مین موجود ہے ۵ عقیدہ حا بلہ ق ہان یہ کہتے ہین کہ اسماء الہی
مین الہی ہین ص گو ایسا ہی ہو لکن جب تک کہ کوئی آیت وحدیث صحیح دلالت صریحہ اس پر
نکرے تب تک سکوت اولے ہے ہم ترک کرنے پر اس بحث کے ماخوذ نہونگے ۶ عقیدہ نحوف

ق نہ جسم ہے نہ مشبہ الخ ص اسجگہ بہت سے الفاظ تنزیہ بعبارات جدیدہ لکھے ہین
مضمون توحید کا جو ان الفاظ کے نفی سے ثابت کیا ہے وہ درست ہے مگر الفاظ ساختہ
و پرداختہ ہین آنکی کچھ ضرورت نہ تھی اسلیے کہ الفاظ و عبارات آیات کتاب و سنت
مستطاب واسطے اثبات تنزیہ و تقدیس کے کفایت کرتے ہین ق صفات نہ عین
نہ غیر اسیطرح اسما ص احوط یہی ہے کہ اس قسم کے مسائل مین سرے سے غور نہ
کرے اسجگہہ ایمان اجمالی اولی ہے جب کسی صفت یا اسم کی تفصیل شارع نے ہمکو نہین بتائی
ہمکو اسمین خوض کرنا اور بال کی کہال نکالنا نہین پہنچتا کیونکہ خوف مغالطہ کا لگا ہوا ہے اجمال
مین رجا ہے تفصیل مین خوف ہے ق اللہ کا کلام حرف و صوت نہین اور ایک گروہ صوفیہ
کی نزدیک حرف و صوت ہے ص یہی قول بعض صوفیہ کا مطابق کتاب و سنت کے ہے
نہ قول اول جب لیس کمثلہ شئ کہا تشبیہ جاتی رہی تاویل سرے ہی سے واجب نہین ہے
ق انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے ص یہ قول مرجوح ہے راجح یہ ہے کہ حق واحد
ہوتا ہے نہ متعدد اسجگہ اگر یون کہا جاتا کہ ہر مجتہد مثاب ہے تو درست ہوتا اسلیے کہ مجتہد
کو خطا پر بھی ایک اجر ملتا ہے جسطرح کہ ثواب پر دو اجر ملتے ہین ق جو شخص ہمیشہ سفر
مین رہے اسکا کوئی مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑھا کرے ص ہمکو کوئی سند اس قول کی
نہین ملی ظاہر حدیث جو در بارہ مطلق سفر آئی ہے وہ اسکو مقتضی ہے کہ سفر مین قصر کرنا
عزیمت ہے ے عقیدہ شیخ ابن عربی قدس سرہ ق نہ جوہر متحیز ہے نہ عرض نہ جسم نہ
اسکے لئے جہت ہے اور نہ تلقا ص یہ وہی الفاظ ہین جنکو متکلمین نے باختلاط اہل
فلسفہ واسطے تنزیہ باریتعالی کے تراشا ہے اگرچہ مضمون انکا مخالف شرع نہین ہے لکن
یہ الفاظ بھی شرع مین نہین آئے ہین کیا بغیر ان الفاظ کے تقدیس ممکن نہین ہے یا ان
الفاظ کا استعمال کرنا مدلول کسی دلیل قرآن و حدیث کا ہے یہ صحیح ہے کہ لفظ جہت و
تلقا کا شرع مین وارد نہین ہے لکن اسمین بھی شک نہین ہے کہ استوار و علو و فوق بنصوص
کتاب عزیز واسطے علی اعلی تعالے شانہ کے ثابت ہے اس نفی سے متبادر الی الفہم نفی صفات
مذکورہ کے ہوتی ہے تو پھر ایسے الفاظ کا ذکر نکرنا ہی اولے و احوط ہے واللہ اعلم

عقیدہ غنیۃ الطالبین **ق** نہ جسم محسوس ہے نہ جوہر محسوس نہ عرض نہ ذی ترکیب نہ ذی آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید **ص** بیشک وہ ایسا ہی ہے اور یہ الفاظ کلامیہ محض واسطے ایضاح تقدیس کے لکھے جاتے ہیں اگرچہ شرع میں صراحۃً وارد نہیں ہیں تاکہ ہر مومن اللہ کی تنزیہ کو بخوبی ساتھ شرح و بسط کے سمجھ لے کسی مبتدع مضل کے دہوکے میں نہ آوے **ق** یہ وہی جنت ہے جسمین آدم و حوا اور ابلیس تھے **ص** اس بحث کو ابن القیم رحمہ نے کتاب حادی الارواح میں بہت بسط سے لکہا ہے اور دلائل فریقین ذکر کر کے کسی جانب کو ترجیح و ثبوت نہیں دی ہے اسمین کچھ شک نہیں ہے کہ دلائل فریقین کی بہت صاف و درست ہیں لیکن وقوف اولے ہے اسلئے کہ کوئی نص صریح اس بارہ میں نہیں آئی ہے جسکی اسناد پر ہم حکم قطعی اسپات کا دے سکین کہ جنت آدم وہی جنت یوم المعاد تھی اگرچہ کوئی استبعاد بابت اس قول کے نہیں ہے کیونکہ جنت و نار موجود ہیں اگر آدم اسی جنت سے نکالے گئے تو کیا دور ہے اور اگر کسی اور جنت سے جو زمین پر تھے انکا اخراج ہوا تو خدا جانے واللہ اعلم

۹ عقیدہ مجدد رضی اللہ عنہ **ق** حدیث قدسی میں آیا ہے خلقت الخلق لاعرف **ص** یہ حدیث نزدیک ائمہ حدیث کے ثابت نہیں ہے جسطرح کہ مراجعت کتب موضوعات حدیث سے ثابت ہے **ق** نہ جسم و جسمانی ہے نہ مکانی و زمانی صفات ہشتگانہ اسکے وجود مقدس پر زائد ہیں **ص** ائمہ حدیث کے نزدیک یہ بحث کہ صفات زائد علی الذات ہیں یا نہیں سطوی علے غرہ ہے اسلئے کہ اس خوض کا رائحہ کتاب و سنت سے استشمام نہیں ہوتا ہے واللہ تعالی اعلم بذاتہ و صفاتہ **ق** یاایہا النبی حسبک اللہ و من اتبعک من المؤمنین **ص** محققین موحدین کے نزدیک عطف حرف نون کا کاف پر ہے نہ اسم جلالہ پر کما صرح بذلک شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ وغیرہ سہذا توسط اسباب کا کچھ منافی توکل کے نہیں ہے **س**

گفت پیغمبر باواز بلند ✽ بر توکل زانوئے اشتر ببند

ق وعید و وعدہ دونون میں خلف نہیں ہوتا ہے **ص** بیشبہ جمہور اہل علم کا یہی مسلک ہے اور بعض حنفیہ مثل ملا علے قاری وغیرہ کے طرف خلف وعید کے گئے ہیں

اور کہتے ہین **ع**

وانی اذا اوعدتہ او وعدتہ لمخلف میعادی ومنجز موعدی

لکن یہ اختلاف طرف نزاع لفظی کے راجع ہوسکتا ہے قائل **ق** تحاشی صورت استثنار
سے ایمان مین اولے واحوط ہے **ص** نہین بلکہ استثنار ہی احوط واولے ہے آسکی
تحریر امام غزالی ودیگر علمار ربانی نے بجائے خود اچہی طرح کی ہے اور پہر جبکہ اس مسئلے
مین نزاع لفظی ممکن ہے تو پہر کوئی وجہ عدم استثنار کی احوط واولے ہونے کے لئے نہین ہے و
اللہ اعلم ۱۰ عقیدہ شاہ ولی اللہ صاحب **ق** - نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز مین ہے نہ جہت
مین نہ اسکے طرف اشارہ ہوسکے **ص** بار ہا گزر چکا کہ یہ الفاظ تراشے ہوئے متکلمین کے ہین
اللہ تعالے نے اہل حدیث کو سلفاً استعمال سے ان الفاظ کے محفوظ رکہا ہے وہ لوگ نہ جوہر
کو جانتے تہے نہ عرض کو پہچانتے وہ تو تنزیہ کے لئے احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ
کفوا احد اور لیس کمثلہ شئ پر اکتفا کرتے تہے ہان لفظ جہت کا صراحۃً کسی دلیل مین نہین
آیا ہے اسی جگہہ سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بہی استعمال سے اس لفظ کے روکا ہے اور اس
لفظ کو بدعت کہا ہے معہذا علو وفوق واستوار ثابت ہے اس سے جہت علو ثابت ہوتی ہے
اور گو طرف اللہ کے اشارہ بلفظ اینجا وآنجا نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اس سے ہونا اللہ کا مکان
مین لازم آتا ہے لکن حدیث جاریہ مین آیا ہے کہ این اللہ اور اسنے کہا تہا فی السماء حضرت
نے اسکو مومنہ ٹہرایا اور حجۃ الوداع مین ایک لاکہہ چوبیس ہزار کے روبرو انگلی سے طرف
آسمان کے اشارہ فرمایا کہ اللہم اشہد کہا تہا یہ دلیل ہے علو وفوق واستوار پر بلا کیف وبلا مکان
ہمکو اسی صرافت ومحوضیت پر رہنا موجب سلامت کا ہے اور احتراز کرنا الفاظ مبتدعہ سے
لازم ہے واللہ اعلم **ق** جسطرح سے صورت یعقوب علیہ السلام کی انگشت بدندان قصہ
یوسف علیہ السلام مین ظاہر ہوئی تہی **ص** قرآن کریم فقط اتنا آیا ہے کہ لولا ان رای
برہان ربہ یہ بات کہ وہ برہان صورت یعقوب علیہ السلام تہی یا کوئی اور شئے کسی حدیث
مین نہین آئی ہمکو روئیت برہان پر ایمان لانا کافی ہے حاجت تعیین مراد کی نہین کما
قال الشوکانی رحمہ اللہ فی فتح القدیر ۱۱ عقیدہ سبع سنابل **ق** اللہ کی ذات اور

اوسکی صفتین نہ جسم ہین نہ جوہر ہین نہ عرض ہین ص دل اسبات سے نہایت قلق مین ہے کہ یہ الفاظ
منحوتہ اہل کلام کے ایسے عام ہوگئے ہین جو اکثر علما وصوفیہ وفقہا کے زبان وقلم سے بے تکلف نکل
جاتے ہین ہم یہ نہین کہتے کہ مضمون ومدلول ان الفاظ کا خلاف تنزیہ ہے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ جو
برکت وقوت وبیان الفاظ تقدیس منصوصہ کتاب وسنت مین ہے وہ ان الفاظ تراشیدہ متکلمین
مین نہین ہے ہمکو تنزیہ تقدیس باریتعالی کی انہین الفاظ سے جو کہ قرآن وحدیث مین آئے ہین
بیان کرنا خوش آتا ہے اور اسی مین ہم اپنی عافیت جانتے ہین ق اسما وصفات الفاظ مترادف ہین
ص یعنی صفت مین اسم ہے حالانکہ ہمکو کچھ حاجت خوض کی اس معنی مین نہین ہے اور نہ ہم یہ کہین کہ
صفات ایک وجہ سے عین اور دوسری وجہ سے غیر ہین ۱۲ عقیدۂ قاضی ثناء اللہ ق وہ سارے
اشیاء کا محیط ہے ساتھہ احاطہ ذاتی کے اور قرب ومعیت رکھتا ہے ساتھہ اشیاء کے ۱۲ عقیدۂ قطف الثمر
ق مراد قرب ومعیت سے اسجگہہ علم ہے ص چونکہ ان دونون عقیدونمین ایک ہی مسئلہ کی بحث ہے لہذا
ایک ہی جگہہ ذکر کئے گئے - پہلا عقیدہ یعنے احاطہ وقرب ومعیت ذاتی ہے ائمہ سلف خلف کے بالکل خلاف ہے
اور دوسرا عقیدہ کہ قرب ومعیت سے مراد علم ہے اسمین اختلاف ہے ائمہ سلف متقدمین وعامہ محدثین و
مفسرین سیاق آیات کے مطابق معیت وقرب واحاطہ کی تفسیر علم ومعونت وغیرہ سے کرتے ہین اور بعض محققین متاخرین
نے بہ تحقیق کی ثابت کیا ہے کہ آیات قرب ومعیت صحیحہ کے تاویل ساتھہ علم ومعونت ونصرہ وغیرہ کی کچھہ ضرور نہین ہے
فقط ایمان لانا کافی ہے - رہی یہہ بات کہ ذات سے قریب وہمراہ ہے یا صفت سے سو اسکو معلوم ہی واللہ اعلم

بارہ فرقہ المر

خاتمۃ الرسالہ بیانمین شرک وکلمات کفر وریاکے

اس رسالہ کو اس بیان پر بعد تحریر عقائد فرقہ ناجیہ کے اسلئے ختم کیا ہے کہ جتنے معاصی کبیرہ
صغیرہ ہین اونکا گو عذاب موقت ہو یا نہو انجام اونکے فعلہ وعملہ کا جنت ہوگا انشاء اللہ تعالی بخلاف
شرک وکفر کہ اسکی جزا عذاب مخلد ہے اور درستی ایمان وعقیدہ کی اوسیوقت نفع دیگی کہ مومن
انواع شرک وکفر خفی وجلی سے محفوظ رہا ہوگا ورنہ محبر وتلفظ بکلمۂ شہادتین ہمراہ
فساد عقیدہ کے شرک وکفر سے ناجی نہین ہوتا ہے پہر کبائر کو اہل علم نے

دو طرح قسمت کیا ہے ایک کبائر باطن کی یہ ۶۶ ہین دوسری کبائر ظاہر کی یہ چار سو ایک ہین سو کبائر باطنہ بدتر ہین کبائر ظاہرہ سے اگرچہ معصیت مین برابر ہین یہ شرک منجملہ انہین کبائر باطنہ کی ہے اس سے بچنا اوس شخصکو ضرور ہے جسکو ایمان پر مرنا منظور ہو زواجر مین بحث کبائر باطنہ کہا ہے انما اخطر ومرتکبہا اذل العصاة واحقر وان معظمہا اعم وقوعا واسہل ارتکابا وامر ینبوعا فقلما ینفک انسان عن بعضہا للتہاون فی اداء فرضہا فلذلک کانت العنایۃ بہذا اولی ولقد قال بعض الائمۃ کبائر القلوب اعظم من کبائر الجوارح (نفا) کلہا توجب الفسق والظلم وتزید کبائر القلوب بانہا تاکل الحسنات وتوالی الشدائد العقوبات ولما ذکرہا اوصلہا الی اکثر من ستین قال والذم علی ہذہ الکبائر اعظم من الذم علی الزنا والسرقۃ والقتل وشرب الخمر لعظم مفسدتہا وسوء اثرہا ودوامہ فان اثارہا تدوم بحیث تصیر حالا للشخص وہیئۃ راسخۃ فی قلبہ بخلاف اثار معاصی الجوارح فانہا سریعۃ الزوال بمجرد الاقلاع مع التوبۃ والاستغفار والحسنات الماحیۃ والمصائب المکفرۃ وان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین سو منجملہ ان کبائر باطنہ کے یہ شرک اعظم ذنوب ہے اسلئے آگاہ کرنا اوسکو مراتب پر ضرور ہوا جب آدمی شرک سے بچ جاتا ہے اور صفات کفر سے محفوظ رہتا ہے تو امید اسکی نجات کی تیقن ہوتی ہے اگرچہ بعد اللتیا والتی ہو اور اگر عیاذا باللہ عقیدہ مین یا عمل مین یا دونون مین مشرک اور متصف باوصاف کفر تہا تو پھر کچہ امید نجات کی باقی نہین رہی واللہ اعلم قال اللہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور فرمایا ہے ان الشرک لظلم عظیم اور فرمایا ہے انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماواہ النار وما للظالمین من انصار اور صحیحین مین مرفوعا آیا ہے الا انبئکم باکبر الکبائر الاشراک باللہ الی قولہ فما زال یکررہا حتی قلنا لیتہ سکت دوسری حدیث مین منجملہ موبقات سبع کے اشراک باللہ کو گنا ہے بالجملہ شرک کا اکبر کبائر ہونا بہت سی حدیثون مین نزدیک امام احمد و بخاری و ترمذی و نسائی و ابو داود و طبرانی و ابن حبان و حاکم و بیہقی وغیرہم کے آیا ہے اور کسی حدیث مین شرک کو اعظم کبائر فرمایا ہے اسیطرح اسکی جزا

یہی اعظم عذاب واشد عقاب ہے انواع شرک کی بہت ہین اور اکثر لوگ اوسمین گرفتار ہین اور زبان عامہ پر الفاظ شرک وکفر کے اکثر جاری رہتے ہین اور وہ نہین اوسکو جانتے حالانکہ اسکی شناخت ایک امر مہم ضروری ہے کیونکہ ارتکاب کفر سے سارے اعمال حبط ہوجاتے ہین اور نزدیک ایک جماعت علما کے قضاء وجیب اوسکی لازم آتی ہے ابوحنیفہ رح کا یہی مذہب ہے انکی اصحاب نے بیان مکفرات مین بہت توسیع کی ہے اور بہت سے جملے لکھے ہین اور نسبت بقیہ ائمہ کے مبالغہ کثیر کیا ہے اور انکا یہ قول ہے کہ ردت محبط اعمال ہے ارتداد سے منکوحہ بائن ہوجاتی ہے اور نزدیک امام شافعی رح کے اگرچہ ردت محبط عمل نہین ہے لکن محبط ثواب ہے تو اس صورت مین کچہ خلاف درمیان ان دونون امام کے باقی نرہا مگر فقط قضاء واجب مین اور اگرچہ اکثر اہل علم نے اس بارہ مین انکی تقلید نہین کی ہے لکن استبراء دین اور نفس کا احتیاط ومراعات خلاف کو واجب کرتا ہے جہان تک کہ بن سکے خصوصا اسباب تنگ اور شدید الحرج مین بلکہ اس سے زیادہ کوئی امر سخت تر نہین ہے اسلئے ہم اسجگہ معتمد وغیر معتمد سبکو بلا قید مذہب خاص کے لکھتے ہین تاکہ مومن ان سب سے محتاط رہے م اگر ایک مسئلہ مین چند وجہ کفر کے ہون اور ایک وجہ کفر کی نہو تو فتوے کفر کا دینا نچاہئے قاضی ثناء اللہ رح فرماتے ہین لکن یہ چاہیے کہ خود اوس ایک اندیشہ وجہ کفر سے احتراز کریے م سب شیخین وتفضیل علی سے کافر نہین ہوتا ہے کیونکہ یہ کام بدعت سے ہے اتنے مین کہتا ہون کریمہ لیغیظ بہم الکفار مشیر ہے طرف کفر ساب شیخین کے م خدا کے دیدار کو محال جاننا کفر ہے م مجسمہ ومشبہ کفار ہین م اگر کلمہ کفر اپنے اعتبار پر کہا اور نجانا کہ کفر ہے تو اکثر علماء اسپر ہین کہ کافر ہوجائیگا معذور نہوگا اور اگر بے قصد زبان سے نکل گیا ہے تو کافر نہوگا مین کہتا ہون جب ایسا اتفاق ہوجائے تو فی الفور تائب ومستغفر ہوکر کلمہ طیبہ پڑہ لے انشاء اللہ تعالے کفارہ اوسکا ہوجائیگا م اگر ارادہ کفر کا کیا اگرچہ بعد مدت مدید کے ہو تو فی الفور کافر ہوجائیگا م اگر حرام قطعی کو حلال یا حلال قطعی کو حرام کہا اور فرض کو فرض نجانا تو کافر ہوگیا م ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا ہے اوسنے کہا کہ نہین کافر ہوا محمد بن فضیل نے کہا یہ کفر ہے

ہے کومصیبت مین سکھ والا فلاح مین کہتا ہون اوّل راجح ہے م اگر یون کہا کہ فلان اگر خدا بھی
ہو جائیگا تو بھی مین اپنا حق اوس سے بھر لونگا تو کافر ہوگیا اسیطرح اگر یہ کہا کہ خدا کا بس تجھپر
چلتا ہی نہین ہے پھر میرا بس کسطرح چلیگا تو بھی کافر ہوگیا م اگر یون کہا کہ میرے لئے آسمان پر
خدا اور زمین پر تو ہے تو کافر ہوگیا م اگر کسی کا بچہ مرجائے اور وہ کہے کہ خدا کو پسند تہا تو
کافر ہوجائے گا یا دوسرے نے کہا کہ خدا نے تجھپر ظلم کیا تو کافر ہوگیا م اگر مظلوم نے کہا کہ اے
خدا تو ظالم کو قبول نکر اگر تو قبول کریگا تو مین اوس سے قبول نکرونگا کافر ہو جائیگا م اگر
کہے کہ مین ثواب و عذاب سے بیزار ہون تو کافر ہوجائیگا م اگر کسینے نکاح کیا اور کہا جینے
اللہ و رسول کو گواہ کرلیا ہے یا فرشتہ کو تو کافر ہوجائیگا م اگر یون کہا کہ مینے فرشتۂ دست
راست و دست چپ کو گواہ کرلیا تو کافر نہوگا اگرچہ یہ نکاح صحیح نہوا م اگر کسی جانور کی آواز
پر کہا کہ بیمار مرجائیگا یا غلہ گران ہوگا یا سفر سے باز رہا تو اوسکے کفر مین اختلاف ہے مین کہتا
ہون کہ حدیث مین طیرہ کو شرک فرمایا ہے شرک اقبح کفر ہے م اگر کہا کہ خدا جانتا ہے کہ مین
تجکو ہمیشہ یاد کرتا ہون بعض نے کہا کہ یہ کفر ہے اسیطرح اگر یون کہا کہ مین تیری غمی و شادی
مین ویسا ہی ہون جیسے کہ اپنی غمی و شادی مین تو نزدیک بعض کے کفر ہے مین کہتا ہون اسکی
تاویل مبالغہ پر ممکن ہے لکن اگر یہ عقد یمین کاذب ہے تو کفر ہوگا م اگر کہا کہ رزق طرف
سے خدا کے ہے لکن خدا بندہ سے اوسکی جستجو کرنا چاہتا ہے تو کافر ہوجائیگا اسلئے کہ خدا
کے فعل کو بندہ کے فعل پر موقوف اعتقاد کیا ہے مین کہتا ہون یہ شعر سعدی رح کا اسباب
سے نہین ہے سعدی رزق ہرچند بیگمان برسد ؛ شرط عقل ست جستن از درہا
م اگر کہا کہ خدا نماز کو کہے تو بھی نہ پڑھون اور اگر اوسطرف قبلہ ہو تو بھی نماز ادا نکرون
اور اگر فلان نبی ہو تو بھی ایمان نہ لاؤن یہ کفر ہے مین کہتا ہون قول اخیر کے کفر مین اس
بنیاد پر تاویل کو گنجایش ہے کہ ہمارے حضرت خاتم النبیین ہین اب جو کوئی مدعی نبوت
ہوگا وہ قطعاً کاذب ہے اور منکر اوسکا صادق ہوگا م اہانت کرنا کسی پیغمبر کی کفر ہے م
ایک شخص نے کہا آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے دوسرے نے کہا تو ہم سب جلاہے ٹھہرے یہ
کفر ہوا حق مین شخص دوم کے م اگر کہا کہ آدم گیہون نہ کھاتے تو ہم بدبخت نہوتے کافر

ہو جائیگا م ایک شخص نے کہا حضرت اسطرح کرتے تھے دوسرے نے کہا یہ بے ادبی ہے
کافر ہو گیا م اگر ایک شخص نے کہا ناخن کترانا سنت ہے دوسرے نے کہا اگر سنت ہو میں
نہیں کرتا کافر ہو جائیگا یا یوں کہا کہ سنت کس کام آتی ہے م ایک شخص نے امرِ معروف کیا
دوسرے نے کہا یہ کیا غوغا تو نے مچا رکھا ہے اگر یہ بطور رد کے کہا ہے کافر ہو گیا م اگر
کہا کہ قرض خواہ خدا ہو تو بھی قرض پھر لوں کافر ہوا اور اگر پیغمبر کو کہا تو کافر ہوگا م ایک نے
کہا خدا کا حکم یوں ہے دوسرے نے کہا میں خدا کے حکم کو کیا جانتا ہوں کافر ہو گیا م اگر فتوے
کو دیکھ کر کہا یہ کیا بارنامہ لیے پروانہ فرمان تو لایا ہے اگر یہ بات براہ استخفاف شریعت کہی ہے
تو کافر ہو جائیگا م ایک نے کہا فلاں سے صلح کر لے اوسکو جواب دیا کہ تو سجدہ کر لونگا مگر فلاں
سے آشتی نہ کرونگا تو کافر ہوگا اسلیے کہ ارادہ اوسکا بعید جاننا صلح کا ہے اگر کوئی فاسق کسی
صالح سے کہے آؤ مسلمانی دیکھو اور اشارہ طرف مجلس فسق کے کرے تو کافر ہو جائیگا م اگر
میخوار نے کہا وہ خوش رہے جو ہمارے خوشی پر خوش ہو ابو بکر طرخان کہتے ہیں کہ کافر
ہو جائیگا م اگر عورت نے کہا عقلمند خاوند پر لعنت ہے تو کافر ہو گئی م بیماری میں یہ کہنا کہ
چاہے تو مجھے مسلمان مار چاہے کافر کفر ہے م اگر یہ کہا کہ رزق مجھپر فراخ کر ظلم نکر ابو نصر نے
اوسکے کفر میں توقف کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ کافر ہو جائے گا اسلیے کہ اعتقاد ظلم کا خدا پر کفر ہے
م ایک شخص نے اذان دی دوسرے نے کہا تو جھوٹا ہے کافر ہو گیا م حضرت کو عیب لگایا
یا آپکے موئے مبارک کو مویک کہا کافر ہو گیا م اگر بادشاہ ظالم کو عادل کہا تو نزدیک امام
ابو منصور رح کے کافر ہو گیا ابو القاسم نے کہا کافر نہیں ہوا اسلیے کہ شاید کبھی اوسنے عدل کیا ہو
م اگر کوئی یہ اعتقاد کرے کہ خزانہ بادشاہی ملک بادشاہ ہے تو کافر ہو جائیگا کذا فی المحاربۃ و
السراجی م اگر کہا کہ مجھے علم غیب ہے تو کافر ہو گیا م ایک نے کہا میں مسلمان ہوں دوسرے
نے کہا تجھپر اور تیری مسلمانی پر لعنت ہے تو کافر ہو گیا م اگر کہا کہ فرشتے اور پیغمبر گواہی دیں کہ تیرے
پاس سیم و زر نہیں ہے تو بھی میں نمانوں کافر ہو گیا م ایک نے کہا او کافر دوسرے نے کہا اگر میں
ایسا نہوتا تو تجھے کیوں ملتا نزدیک بعض کے کافر ہو گیا م اگر کہا کہ کافر ہونا بہتر ہے اس سے کہ
تیرے پاس رہنا تو کافر ہوگا اسلیے کہ مراد دور رہنا ہے اوس سے م اگر کسی نے کہا کہ

نماز پڑہ اوسنے کہا کہ تونے اتنی نماز پڑہی کیا کام بنایا تو کافر ہوجائیگا م اگر کسی سے کہا کہ تو کافر ہوگیا ہے اوسنے کہا کہ تو کافر ہی سمجہ لے تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا کہ مجکو عورت خدا سے زیادہ محبوب ہے کافر ہوگیا توبہ کرے نکاح تازہ باندہے م اگر ایک نے کہا کہ مجہے مسلمان کر واسطے کہا فلان روز میری مجلس مین اگر مسلمان ہوتا تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا کہ تو چند روز نماز نہ پڑہ کہ حلاوت بے نمازی ہونے کی پائے کافر ہوگیا م اگر دعا مین کہا اے خدا تو اپنی رحمت کو مجہسے دریغ نہ کرنہ کافر ہوگیا م اگر کسی عورت سے کہا کہ تو مرتد ہوجا اپنے شوہر سے جدا ہوجائیگی کہنے والا کافر ہوگیا م رضا بکفر واسطے اپنے یا غیر کے کفر ہے اور اگر کفر کو برا جانکر دشمن کا کافر ہونا چاہا ہے تو کافر نہوگا م اگر ایک مجلس شرابخواری مین اونچی جگہ پر مثل واعظ کے بیٹہ کر ہنسی کے باتین کرے اور اہل مجلس ہنسین تو سب کے سب کافر ہوجائینگے م اگر یہ آرزو کی کہ کاش زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا خدا جانتا ہے کہ مینے یہ کام نہین کیا ہے حالانکہ کیا ہے تو اصح قولین مین کافر ہوجائیگا امام سرخسی نے کہا اگر اس جہوٹ بولنے کو کفر جانتا ہے تو کافر ہوگا والا فلا حسام الدین کا فتوے بہی اسی پر ہے مگر طحاوی نے کہا ہے کہ ایمان سے وہی چیز خارج کرتی ہے جسیر ایمان لانا واجب ہے م امام ناصر الدین نے کہا ہے جس چیز کا ردت ہونا یقینی ہے اوسکے ظاہر ہونے سے حکم ردت کا دیا جائے گا اور جسمین شک ہے او سپر نہ دیا جائیگا بحکم الاسلام یعلی ولا یعلی مسلمان کے کافر کہنے مین جلدی کرنا نچاہیے کیونکہ علمانے اسلام مکرہ کو صحیح کہا ہے م امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ کفر کفر نہین ہے جبتک کہ اوس کفر پر عقیدہ نلائے محیط مین کہا ہے کہ مسلمان کافر نہین ہوتا ہے جبتک کہ قصداً کفر نکرے اگر ایک شخص نے عمداً کلمہ کفر کہا لکن اعتقاد کفر کا نکیا تو نزدیک بعض علما کے کافر نہوگا کیونکہ کفر کا تعلق اعتقاد سے ہے اور بعض نے کہا کہ کافر ہوجائیگا اسلیے کہ یہ رضا بالکفر ہے م ایک جاہل نے کلمہ کفر کہا اور وہ نہین جانتا ہے کہ یہ کلمہ کفر کا ہے تو نزدیک بعض علما کے کافر نہوگا جہل عذر ہے اور بعض نے کہا کہ جہل عذر نہین ہے کافر ہوگیا احد الزوجین کے مرتد ہوجانے سے نکاح فے الحال باطل ہوجاتا ہے کچہہ حکم قاضی پر موقوف نہین ہے یہ روایت منتقی کی ہے م اگر کوئی شخص پارسیون کی سی ٹوپی یا ہنود

کا سا جامہ پہنے مکا نزدیک بعض علما کے کافر ہو جائیگا اور نزدیک بعض کے نہوگا اور بعض متاخرین نے کہا ہے کہ اگر ضرورت سے پہنیگا کافر نہوگا میں کہتا ہوں اول راجح ہے بدلیل حدیث من تشبہ بقوم فھو منھم وبدلیل قول تعالے ومن یتولھم منکم فانہ منھم یعنی حکم مشابہ ہونے کا ساتھ جملہ اقوام کفریہ کے ہے م اگر زنار باندہے قاضی ابوحفص کہتے ہیں کہ اگر واسطے خلاصی کے ہاتھ سے کفار کے باندہی ہے تو کافر نہوگا اور اگر واسطے فائدہ تجارت کے باندہے ہے تو کافر ہو جائیگا م جو کس دن نوروز کے جمع ہوتے یا ہنود دن ہولی دیوالی کے خوشی کرین کوئی مسلمان کہے کیا خوب رسم نکالی ہے کافر ہو جائیگا م ایک شخص نے گناہ صغیرہ کیا دوسرے نے کہا توبہ کر اوسنے کہا مینے کیا کیا ہے جو مین توبہ کرون کافر ہو جائیگا م مال حرام کو صدقہ مین دیکر امیدوار ثواب کا ہوا تو کافر ہو جائیگا م فقیر نے جانا کہ یہ مال حرام ہے اور دعا دی اور صدقہ دینے والے نے آمین کہی کافر ہو جائیگا م فاسق شراب پیتا تہا اقربا نے اگر اوسپر روپے نثار کئے یا مبارکبادی دی دونون صورت مین وہ سب کافر ہو گئے م لواطت کرنے کو اپنی جورو کے ساتہ حلال جاننے سے کافر نہین ہوتا ہے اور غیر زن کے ساتھ کافر ہو جاتا ہے مین کہتا ہون کہ راجح اسجگہہ کفر ہے اسلئے کہ اسمین استحلال حرام لازم آتا ہے م حلال جاننا جماع کا حالت حیض مین کفر ہے اور حالت استبرا مین بدعت م ایک آدمی اونچے مکان پر بیٹھے اور لوگ اوس سے بطریق استہزاء کے مسائل پوچہین اور وہ بطور استہزاء کے جواب دے کافر ہو جائیگا قاضی صاحب فرماتے ہین اونچے مکان پر بیٹھنا شرط نہین ہے استہزاء ساتہ علوم دینی کے ہر طور پر کفر ہے م اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام ہے اور جو کچہ علما کہتے ہین وہ کون کرسکتا ہے تو کافر ہو جائیگا م اگر کہا کہ زر چاہیے علم کس کام آتا ہے تو کافر ہو گیا م اگر کہا یہ لوگ جو علم سیکہتے ہین ایک داستان ہے یا تزویر ہے کافر ہو جائیگا م اگر کہا ہمراہ میری شرع میں چل کہا پیادہ لاؤ تو کافر ہو گیا م اگر کہا نماز جماعت سے پڑہ کہا ان الصلوٰۃ تنھیٰ کافر ہو گیا یعنے مین تنہا نماز پڑہونگا م بسم اللہ کہکر حرام کہانا کفر ہے م اگر رمضان آیا اور کہا سر پر رنج آیا کافر ہو جائیگا م پادشاہ کو اگر سجدہ کیا کافر ہو گیا بالاتفاق اور اگر بقصد تحیت مثل سلام کے کیا تو علما کا اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا

کافر ہوگا موئد الدرایہ شرح ہدایہ میں کہا ہے کہ سجدہ بالاجماع جائز نہیں ہے اور دوسری طرح پر خدمت کرنا جیسے سامنے بادشاہ کے کہڑا رہنا یا ہاتھ چومنا یا جہک جانا جائز ہے انتہی مین کہتا ہون کہ کوئی سا سجدہ بہی کسی مخلوق کو کرنا جائز نہین ہے بلکہ کفر ہے اور جہکنا بہی حرام ہے ہان ہاتھ چومنا جائز ہے اور سامنے کہڑا رہنا حرام ہے ؎ ذبح کرنا نام پر بتون کے یا کوئی دریا یا نہر یا گہر یا ندی نالہ یا چشمہ و نحوہا پر کفر ہے ذابح مشرک ہے اوسکی جورو اوس سے جدا ہو جاتی ہے اور مذبوحہ حرام ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے من ذبح لغیر الله فقد اشرک لفظ غیر الله شامل جملہ ماسوا الله ہے بلا استثناء کے اسیطرح کریمہ ما اهل به لغیر الله عام ہے اہلال کہتے ہین رفع صوت کو جیسے یہ بکرا شیخ سدو کا یا یہ گاؤ سید احمد کبیر کی ہے یہ سب ذبائح حرام ہین اور فاعل و قائل انکا مشرک ؎ اعیاد کفار مین جیسے نوروز دیوالی دسہرہ مین کافرون کے ساتہ کہیل تماشے مین موافقت کرنا کفر ہے ؎ ایمان یاس مقبول نہین ہوتا ہے فلم یک ینفعهم ایمانهم لما رأوا بأسنا مراد حالت غرغرہ ہے اس سے پہلے توبہ قبول ہو سکتی ہے ؎ شرح مقاصد مین کہا ہے کہ جو شخص حدوث عالم یا حشر اجساد یا علم الٰہی بجزئیات یا کسی اور شئے کا ضروریات دین سے انکار کرےگا تو وہ بالاتفاق کافر ہے اور اگر مسائل اعتقاد مین جنمین روافض خوارج معتزلہ وغیرہ فرق بدعیہ خلاف رکہتے ہین برخلاف اہل سنت کے اعتقاد کریگا تو اوسکے کافر کہنے مین علما کا اختلاف ہے ملتقی مین امام ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے ہین اور ابو اسحق اسفراینی نے کہا کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر کہتا ہے ہم اوسکو کافر جانتے ہین اور جو نہین کہتا اوسکو ہم بہی کافر نہین کہتے ہین انتہی مین کہتا ہون ملاحظہ احوال عقائد ہفتاد و دو ملت ضالہ سے وقت عرض کے کتاب و سنت پر بلکہ خود عقائد اہل سنت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کون فرقہ حد کفر تک پہنچ گیا ہے اور کون نرا مبتدع و ضال ہے ناری ہونا بہتر فرق اسلام کا تو خود حدیث خیر الانام سے ثابت ہے اگرچہ وہ سب اہل قبلہ ہین لیکن بحث خلود و عدم خلود ناری ہے نہ دخول ناری کہ وہ تو بنص سنت متین ہے اور نہ ورود علی النار ہین کہ وہ بنص قرآن سارے خلق کے لئے ثابت ہے خواہ فرقہ ناجیہ ہو یا فرقہ ہالکہ والله اعلم ؎ جو

ملعون حق مین جناب رسالت کے صلعم دشنام دے یا اہانت کرے یا کسی امرین امور دین سے یا
حضرت کی صورت شریف مین یا کسی وصف مین آپکے اوصاف مین سے عیب لگاوے خواہ مسلمان
ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ دل لگی کی راہ سے کیون نہو تو وہ کافر واجب القتل ہے توبہ اوسکی
قبول نہین ہے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے ادبی و استخفاف ہر نبی کا کفر ہے خواہ فاعل
اوسکو حلال جانکر مرتکب ہو یا حرام جانکر م یہ قول ردالفقہ کا کہ حضرت نے خوف سے
دشمنونکے بعض احکام الٰہی کو نہین پہنچایا کفر ہے انتہی کلام ما لابد منہ للقاضی رح ف شعرانی
رح نے منن کبریٰ مین لکھا ہے قد وضع بعض العلماء من السلف کتابا جمع فیہ کثیرا من الکلمات
التی ینطق بہا العوام مما یؤدی الی الکفر وحذر فیہ من النطق بہا وحذر من الکتب نصیحۃ للمسلمین وقد
حبب لی ان اذکر لک طرفا من ذلک لتجتنب النطق بہا والنظر فیہا فاقول وباللہ التوفیق پہر کہا ہے
کہ وہ چیز جسمین اکثر لوگ گرفتار ہو جاتے ہین ایک یہ قول ہے یا من یرانا ولا نراہ اور یہ
قول یا ساکن ہذہ القبۃ الخضراء اور یہ قول سبحان من کان العلا مکانہ ونحو ذلک
ومثل ذلک لا یجوز التلفظ بہ لما یورث من الایہام عند العوام ان اللہ تعالی فی مکان خاص
وان قال ہذا القائل اردت بقولی ولا نراہ عدم رؤیتنا لہ فی الدنیا قلنا لہ قد اطلقت القول و
الاطلاق فی محل التفصیل خطأ وقد اجمع اہل السنۃ علی منع کل اطلاق لم یرد بہ الشریعۃ سواء
کان فی حق اللہ او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ شیخ ابو الحسن اشعری کہتے تہے ما اطلق الشرع
فی حقہ تعالی او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ اطلقناہ وما منع منعناہ وما لم یرد فیہ اذن و
لا منع الحقناہ بالممنوع حتی یرد الاذن فی اطلاقہ انتہی قاضی ابو بکر باقلانی رح کہتے ہین ما
لم یرد لنا فیہ اذن ولا منع نظرنا فیہ فان اوہم ما یمتنع فی حقہ تعالی منعناہ وان لم یوہم
شیئا من ذلک رددناہ الی البراءۃ الاصلیۃ ولم نحکم فیہ بمنع ولا اباحۃ انتہی شعرانی کہتے ہین
فقد اتفق الامامان علی منع کل اطلاق ہو محظور فی حق اللہ تعالی وتبعہما العلماء علی ذلک
قاطبۃ ونقلوا فیہ الاجماع فعلم من ہذہ القاعدۃ ان کل من لا یفرق بین ما یوہم الحدوث ومحظور
وبین غیرہ فلا یجوز لہ ان یطلق فی حق اللہ تعالی الا ما ورد بہ التوقیف والاذن الشرعی حذرا ان
یقع فیما لا یجوز اطلاقہ علی اللہ تعالی فیاثم او یکفر والعیاذ باللہ تعالی انتہی یا جیسے یہ قول

بادلیل الحائرین یامن لیس له دلیل یادلیل اللیل ونحو ذلک وکلام یرد به شرع ولا ینبغی ان یقال یا جیسے یہ
قول یامن لا یوصف ولا یعرف کیونکہ اللہ تعالے موصوف معروف ہے بغیر تکییف یا جیسے یہ
قول یامن هو فی عرش شدید انا کیونکہ اسمین ایہام ہے استقرار کا بلکہ یون کہنا چاہیے یامن
استوی علی عرشہ کما ینبغی بجلاله وحما یمتنع شرعا اطلاق بعضهم علی الله تعالی الخمار الساقی
وذاهب اللب وصاحب الدیر والقسیس ولیلی ولبنا وسعدی واسماء ودعد وهند والکنز الاکبر
ونحو ذلک مین کہتا ہون اسیطرح وہ الفاظ ہین جنکو حق مین حضرت کی شعراء عادین مستعمال
کرلیتے ہین جیسے ترک ستمگار ظالم عیار جفا پیشہ یار شوخ چشم ونحو ذلک جو کہ حق مین معاشیق
فساق وفجار کے بولے جاتے ہین وکذلک لا یجوز اجماعا ارادة انه تعالی بقول بعضهم

؎ انا من اهوی ومن اهوی انا ۞ نحن روحان حللنا بدنا

وقول بعضهم ؎ تمازجت الحقائق بالمعانی ۞ فصرنا واحدا روحا ومعنی

سو یہ اور مثل اسکی بولنا نزدیک اہل سنت کے جائز نہین ہے ہمنے علی خواص رح سے پوچھا
تھا کہ ان تغزلات سے جو کلام قوم مین ہوتے ہین کیا اللہ تعالے مراد ہے فرمایا نہین مراد انکی
خلق ہے لکن فاہم ان الفاظ سے حق حق مین وہ بات فہم کرتا ہے جو وقت سماع کے اسکو
باعث حضور مع الحق پر ہوتی ہے کیونکہ اولیاء اللہ تعالے اعرف خلق باللہ بعد رسل وانبیاء ہوتے
ہین وہ حق کو اس امر سے جلیل تر جانتے ہین کہ اوسکو محل اپنے تغزلات کا ٹھہرائین اس لئے
محبین ومحبوبین کے ساتھ ضرب مثل کرتے ہین جیسے ساتھ قیس ولبنا وغیلان ونحو ذلک کے انتہے
فلیتامل اسیطرح سماع اون اشعار کا ممتنع ہے جو قول متنبی کی طرح پر ہون جیسے کہ اسنے حق مین
محمد بن رزیق کے کہا ہے ؎

لو کان ذو القرنین اعمل رایه ۞ لما اتی الظلمات صرن شموسا
او کان لج البحر مثل یمینه ۞ ما انشق حتی جاز فیه موسی
او کان للنیران ضوء جبینه ۞ عبدت فصار العالمون مجوسا

انتہی مین کہتا ہون اسیطرح وہ اشعار جو مثل ان اشعار کے ہون جیسے قول کسی شاعر کا ہے ؎

دل از عشق محمد ریش دارم ۞ رقابت باخدای خویش دارم

یا یہ قول عرفی شیرازی کا ؎ تا جمع امکان و وجوب تو نشستہ ہ مورد شیئین اشد الطلاق اعم را
یا جیسے یہ شعر بردہ کا ؎ یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ ÷ سواک عند حلول الحادث العمم
یا یہ مصراع و من علومک علم اللوح والقلم یا یہ شعر میر آزاد کا ؎

ماکان یعرف الواحد لاقلما هو کان یعرف ماقی اللوح والقلم

اگرچہ اس مصراع یا شعر مین تاویل کی گنجایش ہے یا جیسے یہ شعر جامی رح کا ؎

بقلم گر نرسید انگشتش ÷ بود لوح و قلم اندر مشتش

یا جیسے بعض الفاظ صیغہ صلوۃ کے جو دلائل الخیرات مین ہین کیونکہ یہ معانی شرع مین نہین آئے اور نہ ان مبانی کی شرع نے اجازت دی ہے شعرانی نے کہا یا جیسے یہ قول انا فی امۃ تدارکہا اللہ غریب کصالح فی ثمود کل ھذہ وامثالہ یعمہم التاوین بمعجزات اللہ تعالی الا الانبیاء فلایحتذ اسطرح کے کلمات اکثر شعر معری و ابو نواس و ابن ہانی مین واقع ہوئے ہین مومن کو ساع سے اسکے تحفظ کرنا چاہیے اور جو شخص اسکے ساتھ متکلم ہو اوسکو زجر کرے کیونکہ اجماع منعقد ہے اس بات پر کہ سوا انبیاء کے کوئی بشر مقام انبیاء تک ہرگز نہین پہنچ سکتا تو اشارات جو شعر مین ہین با جماع امت خطا ہین **حکایت** ابو العتاہیہ نے شعر گوئی سے توبہ کی تہی اسلئے کہ ایکبار یہ شعر کہا تہا ؎

اللہ بینی وبین مولاتی ÷ ابدت لی الصد والملالات

کسینے خواب مین اسکو کہا امادجدت من تجعل بینک وبین امرأۃ فی الحرام الا اللہ تعالی وہ جاگ اوٹھے اور توبہ کی پہر کبہی شعر نکہا مگر زہد یا ترغیب طاعات مین منجملہ جنایات کے ایک یہ قول ہے فلان رحمہ اللہ فی ارضہ علی عبادہ کیونکہ بات خاص بمرتبہ نبوت ہے غیر پر اطلاق کرنا اسکا بیجا ہے اسیطرح وہ الفاظ جو سوا جناب حق کے اور کو لائق نہین مین اونسے وجوب اجتناب کا بالطریق اولے ہے کقول بعضہم فی کتب المراسلات الاعظمی الاقدس بی الاعلی ونحو ذلک کیونکہ معانی ان الفاظ کے لغۃ بجا ہے استعمال مین خاص بحق تعالی ہین قائل اگر یہ بات کہے کہ مراد میری خلق ہے تو ہم کہین گے کہ یہ بات متقدم ہو چکی ہے کہ اطلاق محل تفصیل مین خطا ہوتا ہے اور یہ کلام تیرا موہم اطلاق و عموم ہے حق مین

حق وخلق دو تو ن کی اور یہ ممتنع ہے اسی طرح یہ قول ما فی الوجود الا اللہ مین کہتا ہون اسی طرح یہ قول لا من بحق الا اللہ کیونکہ قائلین وحدت وجود اسکو ترجمہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہتے ہین اور بخلاف مقصود شارع مراد لیتے ہین اسیطرح یہ قول ان اللہ فی قلوب العارفین فاین ہین کہتا ہون اسیطرح یہ قول لیس فی جبتی الا اللہ یا سبحانی ما اعظم شانی کیونکہ یہ کلمات شطحیات فقراء ہین انسے قطع نظر کرنا اور در پے ملفوظ متکلم نہونا ضرور ہے گو کسی وجہ سے گنجائش تاویل کی رکھتے ہون اسیطرح یہ قول ما یسمع اللہ من ساکت اور مراد یہ ہو کہ اللہ عالم اسرار نہین ہے سو یہ اطلاق بسبب مضادت قول تعالے امریحسبون انالا نسمع سرھم ونجواھم بلی جائز نہین ہے حالانکہ براہین عقول وحجج نقول اسپات پر قائم ہین کہ اللہ تعالے سامع ہر موجود ہے اسیطرح یہ قول ھذا انسان سوء اور مراد زمانہ سے دہر ہو حالانکہ حدیث قدسی مین آیا ہے کہ اللہ تعالے کہتا ہے انا اللہ ھو سو جس لفظ کا اطلاق اللہ نے اپنے نفس مقدس پر کیا ہے اوسکے ساتھ کسی مخلوق کا وصف کرنا جائز نہین ہے حدیث مین آیا ہے لا تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر مین کہتا ہون شعراء غاوین راندن شکایت چرخ و فلک وسپہر وزمان ورو زگار ودہر مین بسر کرتے ہین حالانکہ یہ نسبت طرف حقتعالے کے جاتی ہے جو اللہ کا شاکی ہوا اور اوسکو معاذ اللہ ظالم ستمگار سفلہ پرور ناہموار بد کردار کہے وہ اجماعا کافر ہو جاتا ہے مگر یہ قوم کسیطرح اس حکایت و شکایت سے باز نہین آتی الا من رحمہ اللہ تعالے وعصمہ بمنہ اسیطرح قول بعض خطباء کا سبحان من لم یزل معبود اعند من لو یعلی کی نہ معبی داب الفقۃ ای اھلا لان یعبد کیونکہ اسمین ایہام ہے قدم عالم کا اور یہ عقیدہ کفر ہے اسیطرح یہ قول یا قدیم الاحسان کیونکہ رب کچھ تقید بزمان نہین ہے بلکہ یہ کلام باطل ہے اسیطرح یہ قول کل ما یفعل اللہ خیر اسلئے کہ اسمین ایہام ہے نفی وجود شر کا عالم سے اور اس امر کا کہ جو کچھ بندہ کرتا ہے معاصی سے وہ سب خیر ہے اسیطرح یہ قول لا تنام حتی یطلع القمر کیونکہ یہ شل اوس قول کے ہے مطرنا بنوء کذا علی حلیس اعلم **حکایت** ایک منجم نے ایکبار عمر بن خطاب سے کہا تہا لا تقاتل اعداء ک حتی یطلع لك القمر عمر نے فرمایا وھو قد ھو ایضا ای کما یکون لنا یطلع علی سعلی

كذلك يكون الهم لان الملى عه على الجيشاين واحد اسيطرح يه قول وقت دخول كے مريض پر الله يحل عنك اسلئے كه يه ايك لفظ موہم ہے ادب يه ہے كه يون كہے الله يدفع عنك او يعرف اسيطرح يه قول فلان يطلع على الغيب او له كشف او اطلاع على الغيب اسلئے كه يه موہم باطل ہے ادب يه ہے كه يون كہے فلان له فراسة صادقة او كشف او اطلاع ظنا كيونكه اس سے مقام علم وقطع مين مزاحمت نہو فانه ليس للاولياء الا الظن الصادق فقط خلافا لبعضهم وهذا الظن هو الذى يسمى نه الهاما وفتحا وكشفا اسيطرح يه قول باعك الله او اقالك الله وقت سوال بيع اور اقاله كے اسلئے كه يه قول موہم مذہب اہل اتحاد ہے وذلك كما اسيطرح تصغير كسى شئ كى منجمله شعائر الہى كے جيسے مصيحف مسيجد لويح ونحو ذلك اسلئے كه يه نزديك بعض علما كے كفر ہے اسيطرح نام ركہنا كتب مولفه كا مشابه قرآن ووحى كه يه شرعا جائز نہين ہے جيسے كتاب الاسراء والمعاريج يا جيسے مفاتح الغيب يا آيات بينات كيونكه اسمين ايہام مزاحمت كا ساته نبى صلعم كے اسراء وعروج الى السماوات ہے يا مشاركت حق تعالى كى علم غيب مين انتہى كلام الشعرانى رح **ف** ابن حجر مكى رح نے كتاب الزواجر مين لكہا ہے كه انواع كفر وشرك مين سے ايك يه بات ہے كه انسان عزم كفر كا زمانه بعيد يا قريب مين كرے يا زبان ودل پر كوئى شے كفر كى گزرانے اگرچه محال عقلى كيون نہو تو فى الحال كافر ہو جاويگا يا كسى موجب كفر كا معتقد يا فاعل ہو يا متلفظ بكفر كرے خواه يه اصدار اعتقاد كى راه سے ہو يا عناد سے يا استہزار سے مثلاً عالم كو قديم اعتقاد كرے اگرچه نوع كى راه سے ہو يا جو بات الله كے لئے ثابت ہے باجماع وضرورت دفيه اوسكى نفى كرے جيسے انكار الله كے علم وقدرت كا يا علم بالجزئيات كا يا جو امر الله سے منفى ہے اوسكو ثابت كرے جيسے رنگ جسم ونحوہا حاصل يه ہے كه اتصاف الله تعالى كا ساته كسى نقص كے صريحاً يا لازماً اعتقاد كرنا كفر ہوتا ہے تصريحاً ايسا اعتقاد كرنا اجماعاً كفر ہے اور لازماً مين خلاف ہے اصح نزديك ہمارے عدم كفر ہے مثلاً مجسم يا جوہرى لازم مقاله اپنے سے كافر نہين ہوتا ہے مگر اوسى صورت مين كه معتقد اس نقص كا مصرح ساته اوسكے ہو يا مثلاً كسى مخلوق كو جيسے سورج ہے سجده كرے اگر كوئى قرينه ظاہر اوسكے عذر پر دليل نہو يه قيد اكثر مسائل آئنده مين آئے گى اسى حكم مين يه بات بہى ہے كه كوئى

ایسا فعل کرے جسپر مسلمین کا اجماع ہے کہ وہ فعل صادر نہین ہوتا ہے مگر کافر سے اگرچہ مسلم
باسلام ہو جیسے کنیسہ مین ہمراہ اہل کنیسہ کے جانا زنار وغیرہ پہنکر یا کسی ورق کو جسمین قرآن
یا علم شرعی یا اللہ کا نام یا نبی کا نام یا فرشتہ کا نام لکہا ہوا ہے نجاست مین پہینکدینا یا کسی قذر
ظاہر مین شل منی یا آب بینی یا آب دہن کے ڈالدینا یا ان اشیاء کو یا مسجد کو آلودہ نجاست
کرنا اگرچہ معفوعنہ ہو یا کسی ایسے نبی مین شک کرنا جسکی نبوت پر اجماع ہے نہ نبی غیر مجمع علیہ پر
مثل خضر و خالد بن سنان کے یا شک کرنا انزال مین کسی کتاب مجمع علیہ کے جیسے توریت
انجیل زبور صحف ابراہیم علیہم السلام یا کسی آیت مجمع علیہ قرآن مین جیسے معوذتین یا تکفیر ہین
ایسے قائل قول کی جس سے وہ توسل طرف تضلیل امت کے کرتا ہے یا تکفیر صحابہ مین یا مکہ یا
کعبہ یا مسجد حرام یا صفت حج یا ہیئت معروفہ صلوٰۃ و صوم مین یا کسی حکم مجمع علیہ مین جو بالضرورۃ
دین اسلام سے معلوم ہے جیسے تحریم مکس یا مشروعیت سنن مین جیسے نماز عید یا کسی حرام کو
حلال کر لینا یا بے وضو نماز پڑہنا یا حالت نجاست مین نماز ادا کرنا یا کسی مسلمان کو ایذا دینا
یا کسی ذمی کو ستانا بلا کسی مسوغ شرعی کے بسبب اسکے اعتقاد کے یا کسی حلال کو حرام ٹہرالینا
مثل بیع یا نکاح کے یا حضرت کو اسود کہنا یا آپکی قرشی عربی یا انسی ہونیکا انکار کرنا کیونکہ وصف
کرنا حضرت کا بغیر صفت ثابتہ کے حضرت کی تکذیب ہے اسجگہہ سے یہ بہی ماخوذ ہوتا ہے کہ جس
کسی صفت کے ثبوت پر واسطے حضرت کے اجماع ہے اوسکا انکار بہی کفر ہوگا جیسے بعثت کسی
نبی کی بعد آپ کے تجویز کرنا یا یون کہنا مجہے نہین معلوم کہ یہ وہی نبی ہین جو مکہ مین مبعوث ہوئے
تہے اور مدینہ مین مرے یا کوئی اور ہین یا نبوت مکتسب ہے یا وصول رتبۂ نبوت تک صفاء قلب
سے ہوجاتا ہے یا ولی افضل ہے نبی سے یا مجکو وحی آتی ہے اگرچہ مدعی نبوت نہو یا مین مرنے
سے پہلے جنت مین داخل ہونگا یا حضرت کو یا کسی اور نبی یا ملائکہ کو عیب لگائے یا لعنت کرے
یا دشنام دے یا استخفاف کرے یا استہزاء کرے یا کسی فعل پر مستہزی ہو جیسے لمس اصابع یا کسی
نقص کو اونکے نفس یا نسب یا دین یا فعل مین ملحق کرے یا تعریض کرے ساتہ ان امور کے یا کسی
شے سے بطریق ازراء یا تصغیر شان تشبیہ دے یا انسے چشم پوشی کرے یا انکے لئے کسی مضرت کا
متمنی ہو یا کسی چیز کو جو کہ لائق انکے منصب کے نہین ہے بطریق ذم انکے طرف منسوب کرے

یا آپ کے حق مین کلام خفیف وتحقیر وتنکیر وقول زور سے عبث کرے یا محن وبلایا جو اونپر
گزری ہین اوسکی عار دلائے یا بعض عوارض بشریہ جائزہ ومعہودہ کے ساتہ حقارت کرے
کہ انہین سے ہرایک امر پر اجماعاً کافر واجب القتل ہوجاتا ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین ہوتی
یہی قول ہے اکثر علما کا ایک شخص نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا صاحبکو خالد نے
اس کلمہ کو تنقیص سمجہکر اوس شخص کو قتل کرڈالا اسیطرح رضا بالکفر اگرچہ ضمناً ہو کفر ہے
جسطرح کسی کافر کو اشارہ کرے کہ مسلمان نہو اگرچہ اوسکو مشورہ نہ دے یا کافر نے کہا مجھکو
کلمۂ اسلام سکہا دو خطیب نے کہا ذرا ٹہر مین خطبہ سے فارغ ہوجاؤن کہ یہ تاخیر کفر ہے یا بلا تاویل
کسی مسلمان کو او کافر کہدیا کہ اسمین اسلام کا نام کفر رکہنا ہوا یا تمسخراپن کیا اللہ کے نام یا نبی
سے یا امر یا نہی یا وعد یا وعید رسول سے تمسخر یون کہا کہ اگر مجھکو اسباب کا حکم کرینگے تو مین نہ
کرونگا اور اگر اللہ مجھکو ترک نماز پر اس حالت شدت مرض مین پکڑیگا تو مجھ پر یہ ظلم ہوگا اور اگر
یہ قول نبی کا سچ ہوتا تو مین نجات پاتا کیونکہ اسمین تنقیص ہے مرتبہ نبوت کے یا کہا کہ لا حول و
لا قوۃ الا باللہ گرسنگی سے بے نیاز نہین کرتا ہے یہی حکم سائر اذکار کا ہے یا آواز موذن
کو مثل صوت جرس کہا یا ارادہ تشبیہ کا ساتہ ناقوس کفر کے کیا یا یہ کہا کہ مین قیامت سے
نہین ڈرتا اگرچہ استہزاء ہو یا مین اللہ سے نہین ڈرتا یا کہا یہود بہتر ہین مسلمانون سے یا کسینے
کہا کہ ایمان کیا ہے اور اسنے استخفافاً یہ جواب دیا کہ مین نہین جانتا یا صحبت ابو بکر کا انکار
کیا یا عائشہ کو قذف کیا یا کہا کہ مین خالق اپنے فعل کا ہون یا انا اللہ بطور مزاح کے کہا یا محشر یا
جہنم کیا چیز ہے یا لعنت ہے خدا کی ہر عالم پر اگرچہ ارادہ استغراق کا نکرے یا کہا کہ روح
قدیم ہے یا کہا کہ جسوقت ربوبیت ظاہر ہوتی تو عبودیت جاتی رہی اور مراد اس سے رفع
احکام ہو یا اوسکی صفات ناسوتیہ الوہیت مین فنا ہوگئی یا مبدل بصفات حق ہوگئے ہین یا
مین خدا کو دنیا مین دیکہتا ہون اور دو بدو اوس سے باتین کرتا ہون یا خدا صورت حسنہ
مین حلول کرتا ہے یا تکلیف شرعی مجہسے ساقط ہوگئی ہے یا غیر سے کہا کہ تو عبادات ظاہرہ
انسان کو عمل اسرار مین چہوڑ دے یا سماع غنا امور دین سے ہے یا قرآن سے زیادہ دلمین
موثر ہے اور بندہ کا وصول طرف اللہ کے بغیر طریق عبودیت کے بہی ہوسکتا ہے یا رج

اللہ کا نور ہے جب نور سے نور جا ملا متحد ہو گیا اس باب کے فروع کثیرہ کو نبیاد مذاہب اربعہ پر سینے کتاب الاعلام بقواطع الاسلام مین استقرار لکہا ہے اگرچہ ان مین بعض اقوال ضعیفہ بہی ہین حدیث مین آیا ہے جسنے اپنے بہائی کو کافر کہا تو اگر وہ کافر نہین ہے تو یہی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے رواہ الطبرانی وغیرہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ کافر کہنا بہائی کو گویا لعنت کرنا اوسکو برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے تیسری روایت یہ ہے جسنے کہا مین بری ہون اسلام سے اگر وہ کاذب ہے تو خیر اور اگر صادق ہے تو پہر طرف اسلام کے سالم نہین پہرتا بخاری کا لفظ یہ ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما طبرانی کا لفظ یہ ہے کفوا عن اہل لا الہ الا اللہ لا تکفروہم بذنب فمن کفر اہل لا الہ الا اللہ فہو الی الکفر اقرب اسیطرح یہ کہنا کہ ہمکو یا فی فلان تجہہ سے ملا کفر ہے بموجب حدیث کے

ف آیہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء سے عموم آیہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم مخصوص ہے ان دونون آیتون سے معلوم ہوا کہ حق اس بارہ مین وہی مذہب اہلسنت وجماعت کا ہے کہ میت مومن فاسق زیر مشیت الٰہی ہے چاہے اوسکو عذاب کرے جسطرح چاہے پہر انجام اوسکا طرف عفو کے ہے وہ نار سے باہر نکلیگا اور سیاہ ہو گیا ہو گا اوسکو ایک غوطہ نہر حیات مین دینگے پہر جمال ونضارت وحسن عظیم عطا فرما کر بہشت مین لیجاوینگے اور جو کچہ اللہ نے اوسکے لئے بموجب سابقہ ایمان اور اعمال صالحات کے طیار کر رکہا ہے وہ اوسکو ملیگا کما صح بذلک کلہ حدیث البخاری وغیرہ اور اگر اللہ چاہے تو ابتدا مین عفو کر دے اور مسامحت فرمائے اور اوسکے خصمار کو راضی کر دے پہر جنت مین ہمراہ ناجین کے لیجائے یہ قول خوارج کا کہ مرتکب کبیرہ کافر ہے اور یہ قول معتزلہ کا کہ وہ حتماً مخلد فی النار ہو گا اور اوس سے عفو جائز نہین ہے جسطرح کہ عقاب مطیع بہی جائز نہین ہے تقول وافترا ہے اللہ تعالے پر تعالی اللہ عما یقول الظالمون والجاحدون علوا کبیرا اور آیہ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم الخ محمول ہے مستحل قتل مسلم پر کیونکہ یہ استحلال کفر ہے اس صورت مین مراد خلود سے تابید فی النار ہے مثل سائر کفار کے

یا محمول ہے غیر مستحل پر تو خلود مستلزم تا بید نہ ٹہریگا کما تشہد بہ النصوص الشرعیۃ والمواد اللغویۃ یعنے یہ اوسکی جزا ہے اگر عذاب کیا جائے ورنہ اللہ تعالے اوسکو معاف کر دیگا کما علم من قولہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء و قولہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا اور جسنے یہ کہا کہ توبہ قاتل کی قبول نہیں ہے مراد اوسکی زجر و تنفیر ہے قتل سے والا نصوص کتاب و سنت صریح ہیں اس بارہ میں کہ اوسکے لئے توبہ ہے مثل کافر کے بلکہ بالاولے اور یہ قول مرجیہ کا کہ لا یضر مع الایمان ذنب کما لا ینفع مع الکفر طاعۃ افترا ہے اللہ پر اور جو اولہ اسکی تائید کرتے ہیں مراد اُنسے ظاہر اونکا نہیں ہے بدلیل اور نصوص قطعی البرہان واضح البیان کے اسلئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یہ اعتقاد رکہے کہ ایک جماعت عصاۃ مومنین کے داخل نار ہونگے اسکا انکار کرنا کفر ہے کیونکہ اسمین تکذیب ہے نصوص قطعی الدلالہ کے **ف** امام الحرمین نے اہل اصول سے نقل کیا ہے کہ جسنے کلمہ کفر کہا اور زعم کیا کہ یہ تو ریہ مضمر ہے وہ ظاہرا و باطنا کافر ہو گیا اور جس شخص کو وسوسہ لگا اور وہ متردد ہوا ایمان میں یا صانع میں یا اوسکے دل کو نقص یا شبہت عارض ہوا اور وہ کارہ ہے بکراہت شدیدہ اور قادر نہیں ہے اوسکے دفع پر تو اسپر کچہ ضرر نہیں ہے اور نہ گناہ بلکہ یہ طرف سے شیطان کے ہے اللہ تعالے سے اوسکی دفع پر استعانت چاہیے اسکو ابن عبد السلام وغیرہ نے ذکر کیا ہے والحمد للہ **ف** کافر اصلی یا مرتد سے اسلام حاصل نہیں ہوتا مگر ساتہ کہنے شہادتین کے اگرچہ ایک شہادت کا مقر کیوں نہو اور نطق شہادتین میں ترتیب شرط ہے اگر پہلے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہیگا پہر اشہد ان لا الہ الا اللہ تو مسلمان نہوگا پہر جس شخص کا کفر بسبب انکار اصل رسالت کے ہے اوسکو شہادتین کا کہنا کافی ہوگا اور جسکا کفر بسبب تخصیص رسالت بالعرب کے ہے جیسے عیسائی تو وہان یون کہنا شرط ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ الی کافۃ الناس والجن اور گونگے کا اشارہ کرنا بجائے نطق کے ہے غرض کہ اسلام بے ان امور کے حاصل نہیں ہوتا ہے جیسے یہ کہنا کہ آمنت یا آمنت بالذی لا الہ غیرہ یا انا مسلم یا انا من امۃ محمد صلعم یا انا احبہ یا انا من المسلمین اور مثلہم یا مسلمانون کا دین حق ہے بخلاف اوس شخص کے جو کوئی دین ہی نہ کہتا تہا وہ اگر آمنت

باللہ یا اسلمت للہ یا اللہ خالقی او ربی کہکر پہر شہادت آخری ادا کریگا تو وہ مسلمان ہوجائیگا جو شخص اسلام لائے اوسکو حکم کرنا ایمان بالبعث کا مندوب ہے اور واسطے نفع اسلام کے آخرت مین ہمراہ امور مذکورہ کے یہ بہی شرط ہے کہ دل سے وحدانیت خدا اور اوسکے کتب و رسل و یوم آخر کے تصدیق کرے پہر اگر ان باتونپر ایمان لایا اور دل نے تصدیق کی اور زبان سے تلفظ بشہادتین نکیا باوجود قدرت کے تو ہنوز وہ اپنے کفر پر باقی ہے ابدا مخلد فی النار رہیگا کما نقل النووی علیہ الاجماع لکن اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس بارہ مین ایک قول ائمہ اربعہ کا یہ ہے کہ اوسکو ایمان اوسکا نفع دیگا غایت یہ ہے کہ وہ مومن عاصی ہے اور اگر زبان سے تلفظ کیا ہے اور دل سے مومن نہین ہوا ہے تو وہ آخرت مین بالاجماع کافر ہے رہی دنیا سو دنیا مین ہم اوسپر احکام مسلمین ظاہرا جاری رکہین گے پہر اگر ایک مسلمان عورت سے اوسنے نکاح کرلیا ہے پہر دل سے تصدیق کی تو وہ عورت اوسکو حلال نہین ہے جبتک کہ تجدید نکاح کے بعد اسلام کے نکرے **ف** مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ ایمان نزدیک غرغرہ کے اور نزدیک معائنہ عذاب استیصال کے نفع نہین کرتا قال تعالے فلم یک ینفعہم ایمانہم لما رأوا بأسنا سنۃ اللہ التی قد خلت فی عبادہ وخسر ہنالک الکافرون ہان قوم یونس علیہ السلام اس حکم سے مستثنے ہوچکی ہے لقولہ تعالے الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنہم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا ومتعناہم الی حین یہ اس بنیاد پر ہے کہ استثنا متصل ہے اور اونکا ایمان وقت معاینہ عذاب استیصال کے تہا یہی قول ہے بعض مفسرین کا اور اسی پر اونکا استثناء موجہ ہے اور وقوع اس امر کا واسطے کرامت و خصوصیت اونکی نبی علیہ السلام کے تہا اسپر قیاس نہین ہوسکتا ہے علماء و مجتہدین معتمدین امت نے آیہ یاس سے اخذ اجماع کیا ہے کفر فرعون پر اور ترمذی نے تفسیر سورہ یونس مین دو طرح سے اسکو روایت کیا ہے ایک حدیث کو حسن اور دوسری حدیث کو حسن غریب صحیح کہا ہے اور روایت ابن عدی و طبرانی مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا خلق اللہ یحیی بن زکریا فی بطن امہ مومنا وخلق فرعون فی بطن امہ کافرا اور یہ قول فرعون کا وقت غرق کے کہ آمنت انہ لا الہ الا الذی

الذی آمنت بہ بنی اسرائیل وانا من المسلمین کچھ اوسکو نافع نہین ہے اسلیے کہ اللہ تعالے
نے بعد اسکے فرمایا ہے آلآن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین **ف** امام قاضی
عبد الصمد حنفی نے اپنے تفسیر مین کہا ہے کہ مذہب صوفیہ یہ ہے کہ ایمان سے انتفاع ہوتا ہے اگرچہ
وقت معاینہ عذاب کے ہو انتہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب قدیم ہے کیونکہ قاضی
مذکور اوئل سنہ پانسو ہجری مین تھے لیکن سنہ ۳۰۰ مین سو ذہبی نے کہا ہے کہ حد فاصل درمیان
علماء متقدمین و متاخرین کے راس قرن ثالث یعنے سنہ تین سو ہجری ہین اور قاضی صاحب
بعد زمانہ متقدمین کے تھے تو یہ مذہب صوفیہ کا قدیم نہ ٹھہرا اور اگر فرض کرین کہ یہ مذہب انکا
صحیح بہی ہے اور ہمراہ انکی مخالفت کے اجماع منعقد نہین ہو سکتا ہے تو بہی یہ مذہب اس
وجہ سے حجت نہین ہے کہ کفر فرعون پر اجماع امت کا کچھ اسی ایمان عند الباس پر نہین
ہوا ہے بلکہ وہ سرے ہی سے اللہ اور موسے علیہ السلام اور اونکی کتاب پر ایمان نلایا تہا
اور وہ جو ابن عربی رح نے کتاب فتوحات مکیہ مین دلائل صحت ایمان فرعون کے لکہے ہین
وہ سب مخدوش و مدفوع ہین پہر ابن حجر نے ضعف ان دلائل کا لکہا ہے اس جگہہ حاجت
ذکر کی نہین ہے مین کہتا ہون کہ جب حق مین کفر فرعون کے حدیث آچکی تو پہر اوسکے ایمان
لانے مین بحث کرنا معاوضت ہے ساتہ سنت مطہرہ کے اعاذنا اللہ من الباطل و معقل
ف آیت و حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ عذاب کفار کا جہنم مین دائم موبد ہے اور جو کچھ
خلاف اسکے آیا ہے وہ واجب التاویل ہے جیسے خالدین فیہا مادامت السموات و
الارض الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید کہ ظاہر اس کریمہ کا یہ ہے کہ مدت
اونکے عقاب کی مساوی مدت بقاء ارض و سماوات کے ہے پہر اس مدت مین جتنا کہ اللہ چاہے
وہ مخلد رہین تو علماء نے اس آیت کی بیس تاویلین کی ہین کوئی تاویل راجع طرف حکمت
تقیید کے ہے اور کوئی راجع طرف مدت دوام ارض و سما کے اور کوئی راجع طرف حکمت استثناء
و معنی استثناء کے پہر ان وجوہ تاویل کو ابن حجر نے نقل کیا ہے اور عمدہ تقریر اس مقام کی تفسیر
فتح البیان اور تفسیر فتح القدیر مین ہے پہر کہا ہے کہ ایک قوم کہتی ہے کہ عذاب کفار کا منقطع ہو جائیگا
اس عذاب کی ایک نہایت ہے اور دلیل انکی یہی آیت باب اور آیت لابثین فیہا

اعتقاد یا ہے کیونکہ معصیت ظلم متناہی ہے تو عقاب غیر متناہی اوسپر ظلم ہوگا سو فخر رازی نے اسکا
رد اپنی تفسیر میں بسط سے کیا ہے حدیث ابونعیم میں مرفوعاً آیا ہے ان الله یعذب الموحدین
فی جھنم بقدر نقصان اعمالھم ثم یردھم الی الجنة خلوداً دائماً ابداً بایمانھم
اتنا حاصل یہ عقیدہ کہ نار کو فنا ہے خلاف ظاہر کتاب وسنت و اجماع جمہور علماء امت و ائمہ
ملت کی ہے بعض اکابر جو اسطرف گئے ہیں یا بعض سلف جو اسکے قائل ہیں انکا قول
ماؤل ہے یا خطائے اجتہادی ہے واللہ اعلم **ف** شرک اصغر ریا ہے اسکی تحریم پر
کتاب وسنت شاہد ہے اور اجماع امت کا منعقد اللہ تعالے نے فرمایا ہے الذین ھم
یراؤن اور فرمایا والذین یمکرون السیئات لھم عذاب شدید مجاہد نے کہا مراد
انسے اہل ریا ہیں اور فرمایا ولا یشرک بعبادة ربہ احدا یعنے عمل میں ریا کرے یہ آیت
اوس شخص کے حق میں اوتری ہے جو عبادات و اعمال سے طالب اجر و حمد کا تھا و قال
تعالے انما نطعمکم لوجہ الله لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اور حدیث میں آیا ہے
ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر الریاء یقول الله تعالی یوم القیامة اذا
جزی الناس باعمالھم اذھبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا انظروا ھل تجدون
عندھم جزاء رواہ احمد طبرانی کا لفظ رفعاً یہ ہے ادنی الریاء شرک دوسرا لفظ یہ
ہے الشھوة الخفیة والریاء شرک حاکم کا لفظ یہ ہے الشرک الخفی ان یعمل الرجل لمکان
الرجل ابونعیم وحاکم کا لفظ یہ ہے الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل علی الصفا فی اللیلة
الظلماء وادناہ ان تحب علی شیء من الجور او تبغض علی شیء من العدل وھل
الدین الا الحب فی الله والبغض فی الله قال الله تعالے ان کنتم تحبون الله فاتبعونی
یحببکم الله احادیث ذم ریاء اور اوسکے شرک ہونے میں اور ریا ان میں عقاب و عاقبت
اہل ریا کے بہت آئے ہیں روایت احمد و طبرانی میں آیا ہے کہ جب حضرت نے فرمایا
ایھا الناس اتقوا الشرک فانہ اخفی من دبیب النمل تو صحابہ نے کہا وکیف نتقیہ
فرمایا کہو اللھم انا نعوذبک ان نشرک بک شیئا نعلمہ ونستغفرک لما لا نعلمہ
دوسری روایت میں آیا ہے کہ ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ اسکو تین بار کہا کر دوسرا

لفظ دعا کا یہ ہے اللھم انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم
ذہبی کا لفظ روایۃ یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضرت سے کہا کل نجات کیونکر ہوگی فرمایا تو
فریب نہ دے اللہ کو کہا اللہ کو کسطرح کوئی فریب دے سکتا ہے فرمایا کہ عمل تو مطابق ارشاد
رسول کرے اور مراد غیر وجہ اللہ ہو سو بچو تم ریا سے کہ وہ شرک ہے ساتھ اللہ کے
ریاکار کو دن قیامت کے سامنے ساری خلائق کے چار ناموں سے پکارینگے اے کافر
اے فاجر اے غادر اے خاسر تیرا عمل برباد گیا تیرا اجر باطل ہوا تیرے لئے کچھ حصہ
آجکے دن نہیں ہے جا تو اپنا اجر اوس شخص کے پاس سے التماس کر جسکے لئے تو عمل کرتا
تھا اے فریبی مکار **ف** انہیں نصوص قطعیہ و احادیث سیرہ کے موجب ریا کے شرک
ہونے پر علماء امت کا سلفاً و خلفاً اجماع ہو چکا ہے و لہذا کلمات ائمہ ذم ریا پر مطابق
ہیں اور امت کا تحریم و تعظیم بر اثم ریا کے اطباق ہے **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ نے
ایک شخص کو دیکھا کہ گردن جھکائے بیٹھا ہے کہا اے گردن والے گردن اونچی کر خشوع
کچھ گردنوں میں نہیں ہوتا ہے وہ تو دلوں میں ہوتا ہے **حکایت** ابو امامہ نے
ایک شخص کو مسجد کے اندر سجدہ میں روتا دیکھ کر کہا انت انت لو کان ھذا فی بیتک
یعنے اچھی تم ہو اچھی تم ہو کاش یہ رونا تیرا اندر تیرے گھر کے ہوتا تھا وہ نے کہا بندہ
جب ریا کرتا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے عبدی لیستھزئ بی فضیل نے کہا اگر کوئی
کسی ریاکار کو دیکھنا چاہے تو مجھے دیکھے یہ بھی کہا ہے کہ ترک العمل لاجل الناس
ریاء والعمل لاجل الناس شرک والاخلاص ان یعافیک اللہ منہما قال اللہ تعالے
وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا مراد وہ اعمال ہیں جنمیں قصد غیر اللہ
کیا گیا تھا اونکا ثواب برباد گیا وہ ہباء منثور کی طرح ہو گئے مراد ہباء سے وہ غبار ہے
جو شعاع آفتاب میں نظر آتا ہے **ف** ریا ماخوذ ہے رویت سے سمعہ سماع سے تعریف
ریاء مذموم کی یہ ہے کہ عامل اپنی عبادت سے ارادہ غیر وجہ اللہ کا کرے جیسے یہ قصد
کرے کہ لوگ اوسکی عبادت و کمال پر مطلع ہوں اور اس اطلاع سے اوسکو مال
یا جاہ یا ثنا حاصل ہو لاغری و زردی رنگ ظاہر کرے یا پراگندگی موے سر اور بداذت

ہیئت اور پستی آواز اور آنکہین بند رکہنا جس سے ایہام شدت اجتہاد کا عبادت مین ہو یا غمگین اور قلت اکل اور اپنی جان سے بے پروا رہے کہ اوسکا اشتغال ساتہ امر اہم کے معلوم ہو یا لگاتار روزے رکہے اور اکثر بیدار رہے اور دنیا و اہل دنیا سے رو گردان ہو مگر اس مخذول نے یہ نجانا کہ وہ اسوقت اقبح ترین اراذل مردم سے مثل مکاسین و قطاع الطریق و امثالہم کے کیونکہ انکو تو اپنے گناہونکا اقرار ہے اور وہ دین مین غرور نہین کرتے بخلاف اس مخذول ممقوت کے یا زی صلحا ظاہر کرے جیسے چلنے مین سر جہکائے ہوئے چلے اور آہستہ چلے اور ماتہے پر گڑہ سجدہ کا جماتے اور صوف اور لباس درشت پہنے وغیر ذلک تاکہ اسبات کا ایہام ہو کہ وہ عالم یا صوفی ہے حالانکہ حقیقت علم و تصوف سے وہ بالکل مفلس ہے اس مخادع نے یہ نجانا کہ جو مال اس حیلہ سے اوسکے پاس آتا ہے اوسکا قبول کرنا اسپر حرام ہے اگر یہ اوس مال کو لے لیگا تو فاسق ہوگا کیونکہ یہ اکل مال بالباطل ہے یا واعظ مذکر بنکر اظہار حفظ سنن و لقاء مشائخ و اتقان علوم کا کرے کیونکہ ریا اقوال مین بہی بہت ہوتی ہے اور انواع اوسکے غیر محصور ہین یا ارکان نماز مین تطویل و تحسین کرے اور اظہار تخشع کرے یہی حال روزہ و حج وغیرہما کا ہے انواع ریا کے اعمال مین غیر محصور ہین پہر کبہی ریا کار شدت حرص سے اتقان و احکام ریا پر خلوت مین بہی یہی کام واسطے تالف کے کرتا ہے تاکہ یہ اوسکی عادت جلوت مین بہی رہے کچہہ خدا کے خوف و حیا سے یہ کام نہین کرتا کبہی یون ریا کرتا ہے کہ کسی امیر یا عالم یا صالح کا اپنے پاس واسطے ملاقات کے آنا چاہتا ہے تاکہ اوس سے تبرک حاصل کرین اور رفعت مرتبہ ثابت ہو یا ذکر کرتا ہے کہ مینے اتنے مشائخ دیکہے ہین یہ ذکر بطور افتخار و رفعت کے غیر پر کیا جاتا ہے فہذہ مجامع ابواب الریا الحافل ایثارہا علی طلب نحی الجاہ والمنزلۃ واشتہار الصیت حتی تنطق الالسن بالثناء علیہ ویجلب الحطام من سائر الافاق الیہ **ف** مراد ریا کار کی اگر نری ریا ہے تو ساری عبادت اوسکی باطل ہوئی کاش اتنی ہی برائی اوسکو حاصل ہوتی شکل تو یہ ہے کہ اوسپر اثم عظیم و ذم قبیح ثابت ہوتا ہے وجہ تحریم و کبیرہ و شرک ہونے ریا کے

سے ہے کہ اوسمین استہزا ہے ساتھ حق کے ولہٰذا مستحق لعن کا ٹھہرتا ہے آور ریا اکبر
کبائر مہلکہ مین سے قرار پائی ہے آسی جگہہ سے حضرت نے نام اوسکا شرک اصغر رکہا ہے
ریا مین خلق پر تلبیس بہی ہوتی ہے کیونکہ اوسمین ایہام اخلاص و اطاعت خدا کا ہوتا ہے
حالانکہ وہ مخلص مطیع نہین ہے بلکہ تلبیس کرنا دنیا مین بہی حرام ہے چہ جاے دین کی
ہان کبہی اطلاق ریا کا امر مباح پر بہی ہوتا ہے جیسے طلب جاہ و توقیر بغیر عبادت کے
یا جیسے اچہا لباس پاکیزہ پہنا تاکہ لوگ اوسکی تعریف بابت نظافت و جمالت کے کرین
اسیطرح ہر تجمل و تزین و تکرم کا حکم ہے جیسے انفاق اغنیاء پر کرنا لکن نہ معرض عبادت
مین بلکہ اسلیئے کہ لوگ اوسکو سخی کہین سو یہ نوع حرام نہین ہے حضرت جب باہر آتے عمامہ
بلور کرکے آئینہ دیکہکر بال و چہرہ درست فرماکر آتے یہ بات حضرت کے حق مین عبادت
تہی تاکہ لوگون کے نظرون سے نہ گرین قلوب خلق کو طرف حق کے مائل کرین وفیہ قربۃ
وای قس بہ یہ حکم علماء و نحوہم مین بہی جاری ہے جبکہ مقصود اونکا تحسین ہیئت سے
یہی امور ہون **ف** غزالی و ابن عبد السلام کا اختلاف ہے حق مین اوس شخص کے
جسکا قصد اپنے عمل سے ریا اور عبادت ہے غزالی کہتے ہین اگر باعث دنیا غالب ہے تو
کچہہ ثواب نہین آور اگر باعث آخرت غالب ہے تو ثواب ہے آور اگر دونون باعث برابر
ہین تو دونون ساقط ہین آب بہی کچہہ ثواب نہو آبن عبد السلام نے کہا مطلقاً کچہہ ثواب
نہوگا بدلیل احادیث من عمل عملا اشرک فیہ غیری فانا منہ بری ھو للذی اشرک ونحوہ
غزالی نے اس حدیث کو ماؤل کیا ہے استواء ہر دو قصد پر یا قصد ریا ارجح ہو صریح کلام
غزالی کا یہ ہے کہ ریا اگرچہ حرام ہے لکن اصل ثواب سے مانع نہین ہوتی ہے جبکہ باعث
عبادت اغلب ہو اسیلئے یہ کہا ہے کہ اگر اطلاع مردم مرجح و مقوی نشاط ہو اور بصورت
فقد اس امر کے عبادت ترک نکرے اور اگر نرا قصد ریا ہوتا تو اقدام نکرتا اس صورت مین
گمان ہمارا واللہ اعلم یہ ہے کہ ریا محبط اصل ثواب نہو ولکن مقدار قصد ریا پر عقاب اور
مقدار قصد ثواب پر ثواب ملے انتہی لکن قول سعید بن المسیب و عبادہ بن صامت دلیل
ہین اسپر کہ اوسکو اصلاً ثواب نہوگا بلکہ خود غزالی نے اس سے پہلے یہ کہا تہا کہ جب صدقہ

وسلوٰۃ مین مقصد اجر و محمدت کا جمع کریگا تو بہ وہ شرک ہوگا جو کہ منافی اخلاص ہے تو
اب کلام ابن عبد السلام ہی راجح ٹھہرا حاصل ترجیح متجہ یہ ہوا کہ جب ریاے مباح ہمراہ عبادت
کے ہوگی تو مقتضی اسقاط ثواب کے اصل سے نہ ٹھہریگی بلکہ مقدار مقصد عبادت پر ثواب ملیگا
اگرچہ ضعیف ہو اور اگر ریائے محرم ہمراہ ہوگی تو وہ مقتضی سقوط مس اصلہ کے ہے کما دلت
علیہ الاحادیث الکثیرۃ اور یہ آیت شریف فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کچھ منافی
اسکی نہین ہے اسلیے کہ اوسکی تقصیر سے جو کہ عبارت ہے قصد محرم سے سقوط اجر کو واجب کر دیا ہے
اب ایک ذرہ برابر بھی خیر باقی نہین رہی تو آیت اوسکو شامل نہوگی **ف** بندہ کے لئے
جب ایک عبادت کا عقد اخلاص پر کیا پھر اوسپر ریا آئی تو اگر یہ ریا بعد تمام عمل کے
آئی تو کچھ اثر نہ کریگی کیونکہ وہ عبادت اخلاص پر تمام ہو چکی ہے اب اوسپر اثر ریا کا طاری
نہوگا اگر بتکلف اوسکا مظہر و متحدث نہین ہے پھر اگر بقصد ریا اوسکا تکلف کیا تو غزالی
نے کہا ہے کہ ھذا اشبہ ف اور آثار و اخبار دلیل ہین اسپر کہ یہ تکلف محبط عمل ہے پھر
اس طاری کے مبطل ثواب عمل ہونے کو مستبعد جانا ہے اور یہ کہا ہے کہ اقیس یہ ہے
کہ اپنے عمل منقضی پر مثاب ہوگا اور مراآت طاعت خدا پر معاقب ہوگا اگرچہ بعد فراغ
کے اوس سے کیون نہو بخلاف اوس صورت کے کہ اثنار عمل مین عقد اوسکا طرف ریا
کے متغیر ہو گیا کہ یہ محبط بلکہ مفسد عبادت ہے اگر خالص ریا آگئی ہے اور اگر ریاے محض
نہین ہے لکن اتنی غالب ہوئی ہے کہ قصد قربت کا جو کہ اوسمین تہا وہ دب گیا تو یہ افساد
عبادت مین متردد ہے حارث محاسبی کا میل طرف افساد کے ہے لکن احسن نزدیک ہمارے
یہ ہے کہ اسقدر ریا جبکہ اوسکا اثر عمل مین ظاہر نہو بلکہ صدور عمل کا باعث دین سے باقی رہے
اور فقط سرور اطلاع کا اوسکے طرف منضاف ہوا تو عمل فاسد نہوگا کیونکہ اصل نیت جو باعث
علے العمل اور حامل علی الاتمام تہی وہ ہنوز باقی ہے بخلاف اوس عارض ریا کے کہ اگر لوگ
نہوتے تو نماز کو قطع کر دیتا مثلاً تو یہ مفسد عبادت ہے اوس عبادت کو پھر اعادہ کرے اگر فرض
ہے اور احادیث دارد وہ فی الریا محمول ہین اوس صورت پر کہ مراد عمل سے کچھ نہو مگر بہی
خلق اور جو اخبار دربارہ شرکت آئے ہین وہ محمول ہین اوس شکل پہ کہ قصد ریا کا مساوی

قصد یا اغلب قصد ثواب سے ہو اور اگر نسبت اوسکے یہ قصد ضعیف ہے تو ثواب عمل کا بالکلیہ
حبط نہوگا اور یہ نماز لائق فساد کے ٹہریگی اور اگر مثلاً ابتداء عقد نماز مین ریا مقارن ہوئی
اور سلام پہیرنے تک مستمر رہے تو پہر اوسکے قضا کرنے مین کچہہ خلاف نہین ہے وہ نماز
معتد بہ نہوئی اور اگر اثنار نماز مین نادم ہوکر مستغفر ہوا تو ایک فرقہ نے کہا کہ وہ نماز منعقد
نہین ہوئی اوسکو پہر سے پڑہے دوسرے فرقہ نے کہا سارا فعل لغو ہوا اگر تحرم
اوسی تحریمہ پر اوسکو پورا کرے تیسرے فرقہ نے کہا اوسکو کچہہ بہی لازم نہین ہے نماز
تمام کرے اسلئے کہ نظر خاتمہ پر ہے جسطرح کہ اگر ابتدار ساتہ اخلاص کی اور ختم ریا پر کرتا تو
عمل اوسکا فاسد ہوجاتا اور دونون قول اخیر قیاس فقہ سے بالکل خارج ہین خصوصاً اول
ہر دو قول اسیطرح یہ قول کہ اگر ختم باخلاص کرتا تو نماز صحیح ہوتی کیونکہ ریا نیت مین قادح
ہوتی ہے قیاس فقہ پر تو یہ بات مستقیم ہے کہ اگر باعث عمل کا مجرد ریا ہے ابتدار عقد مین طلب
ثواب اور امتثال امر تو اوسکا افتتاح ہی منعقد نہوا ابعد کسطرح صحیح ہوگا کیونکہ اوسنے
جزم بہ نیت نہین کیا ہے اوسنے تو تحریمہ لوگون کے لئے باندہا ہے اگرچہ اوسکا کپڑا ناپاک تہا
اور اگر ایسا ہوتا تو نماز ہی نہ پڑہتا اور اگر یہ صورت ہے کہ لوگ نہ ہوتے تو بہی نماز نہ
پڑہتا اور اچہی طرح صحیح طور پر پڑہتا لیکن اوسکو رغبت محمدت مین ظاہر ہوئی تو دو باعث
جمع ہوگئے اب اگر یہ شکل صدقہ مین ہے تو عاصی ہوا اجابت باعث ریا پر اور مطیع ٹہرا
اجابت باعث ثواب پر فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا
یرہ اب اوسکو ثواب بقدر قصد صحیح ملیگا اور بقدر قصد فاسد عقاب ہوگا اور احدہما دوسرے کو
حبط نکریگا حکم نماز نافلہ کا اس جگہ مثل اسی صدقہ کے ہے اور یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ اوسکی
نماز فاسد ہے یا اوسکی اقتدا کرنا باطل ہے اگرچہ یہ بات ظاہر ہوجائے کہ قصد اوسکا
ریا اور اظہار حسن قرارت ہے اسلئے کہ مسلمان کے ساتہ گمان نیک رکہنا چاہیے کہ اوسنے
قصد ثواب کا اس تطوع سے بہی کیا ہوگا تو باعتبار اس قصد کے نماز اوسکی صحیح ہے اور
اقتدا بہی درست اگرچہ اوسکے ساتہ دوسرا قصد بہی مقارن ہوگیا ہے جسکے سبب سے
وہ عاصی ہے پہر اگر یہ دونون باعث نماز فرض مین عارض ہون اور ہر ایک باعث غیر

مستقل ہو اور انبعاث ان دونونسے حاصل ہو تو یہ واجب کو اوس سے ساقط نہین کرتا اور
اگر ہر ایک باعث اسطرحپر مستقل ہے کہ اگر باعث ریا معدوم ہو تو فرض ادا کرے اور اگر باعث
فرض منعدم ہو تو نماز ریا کے لئے پڑہے تو یہ مشکل محل نظر ہے اور سخت محتمل ہے اسلئے احتمالا
یہ کہا جائیگا کہ واجب نماز خالص لوجہ اللہ تہی وہ پائی نگئی یا یون کہا جاوے کہ واجب امتثال
امر تہا باعث مستقل اور وہ پایا گیا سو غیر کا اقتران اوسکے ساتہ مسوغ سقوط فرض کو
اوس سے نہین ہے جسطرح کہ اگر کسی غصب کے گہر مین نماز ادا کرتا اور اگر یہ ریا مبادرت
کرنے مین طرف نماز کے ہے نہ ذات نماز مین تو یہ نماز قطعا صحیح ہے اسلئے کہ باعث اصل
صلوٰۃ کو اس حیثیت سے کہ وہ صلوٰۃ ہے غیر اوسکا عارض نہین ہوا یہ بحث اوس ریا مین
ہتی جو کہ باعث عمل پہ ہوتی ہے یا مجرد سرور بسبب اطلاع مردم کے جبکہ اوسکا اثر وہان
تک نہ پہنچے کہ عمل مین تاثیر کرے تو فساد نماز بعید ہے هذا اما نراه لائقا بقانون الفقه
والمسئلة غامضة من حيث ان الفقهاء لم يتعرضوا لها في الفقه والذين خاضوا فيها
لم يلاحظوا قوانين الفقهاء بل حملهم الحرص على تصفية القلوب وطلب الاخلاص
على افساد العبادات بادنى الخواطر وما ذكرناه هو القصد فيما نراه والعلم
عند الله تعالى فيه انتهى **ف** ریا کے لئے قبح مین درجات متفاوت ہین اقبح ریا وہ ہے
جو ایمان مین ہو یہ شان منافقین کی ہے جنکے ذم اللہ تعالے نے کثرت سے کتاب عزیز
مین کی ہے اور اونکو یہ وعید سنائی ہے ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار
یہ لوگ بعد زمن صحابہ کے تہوڑے رہگئے ہان جو لوگ مثل اونکے قبح مین ہین وہ کثرت سے
موجود ہین جیسے معتقدین بدع مکفرہ مثل انکار حشر یا انکار علم خدا بجزئیات یا اعتقاد احباب
مطلقہ حالانکہ خلاف اسکے اظہار کرتے ہین فلیس وراء قبح احوال هؤلاء شیء انہین
کے قریب وہ لوگ ہین جو کہ اصول عبادات واجبہ مین ریا کرتے ہین کہ خلوت مین تارک
عبادات ہین اور جلوت مین فاعل یہ کام بخوف مذمت کرتے ہین حالانکہ یہ ریا بہی نزدیک
خدا کے بڑا گناہ ہے اسلئے کہ غایت جہل پر مبنی اور اعلی انواع مقت پر مؤدی ہے انکے
قریب وہ لوگ ہین جو نوافل مین ریا کرتے ہین کہ اتنا عادت نوافل کے رکہتے ہین

اس ڈر سے کہ کہین ملامین نکرین تو ناقص ٹہرجائین اور خلوت مین ایثار کسل وعدم رغبت اوسکے ثواب مین ہوتی ہے آسکے قریب وہ لوگ ہین جو اوصاف عبادت مین ریا کرتے ہین جیسے تحسین نماز اور اطالت ارکان و اظہار تخشع و استکمال سائر مکملات جلوت مین اور اقتصار ادنی واجبات پر خلوت مین بخوف ایثار مذکور فی النوافل سو یہ لوگ مخطی ہین کیونکہ اسمین بہی مثل ما قبل کے تقدیم مخلوق کے خالق پر ہے پہر کبہی اسکے فاعل کو شیطان اس مکر مین لاتا ہے کہ یہ کام اوسکو اسطرح پر اچہا کر دکہاتا ہے کہ مین جو یہ بات کرتا ہون تو لوگون کی صیانت کے لئے وقیعت سے اپنے حق مین کرتا ہون حالانکہ اگر یہ شخص سچا ہوتا تو اپنے نفس کی صیانت فوات کمالات سے کرتا اور فعل خلوات سے بچتا قرائن احوال اوسکے تو صاف دلیل ہین اسبات پر کہ باعث اسکا کچہہ نہین ہے مگر یہی نظر خلق کی یہ تو اونکی محمدت کا راجی ہے نہ اونکی صیانت کا **ف** جو شخص اپنے لئے ریا کرتا ہی اوسکے بہی کئی درجے ہین اقبح یہ ہے کہ کسی معصیت پر متمکن ہونا چاہے مثلاً اظہار ورع وزہد اسلئے کرے کہ لوگ اوسکو متصف باین صفت جانکر متولی مناصب و وصایا و ودائع اموال کا کر دین یا تفرقہ صدقات اوسکے حوالہ کرین اور مقصود اوسکا ان سب امور سے یہ ہے کہ اون مین خیانت کرے یا مذکر و واعظ و عالم و متعلم بنے اسلئے کہ کسی عورت یا غلام پر ظفریاب ہووے سو یہ لوگ اقبح مرائین ہین نزدیک اللہ کے کیونکہ اونہون نے طاعت رب کو ایک سلم طرف معصیت کے اور ایک وصلہ طرف فسق کے ٹہرایا ہے انکی عاقبت بری ہوگی انہین کے قریب وہ لوگ ہین جو متہم بمعصیت یا خیانت ہین پہر اظہار طاعت وصدقہ کا بقصد دفع اوس تہمت کے کرتے ہین آسکے قریب وہ لوگ ہین جنکا قصد یہ ہے کہ کوئی حظ مباح حاصل کرین جیسے مال یا نکاح وغیرہ حظوظ دنیا آسکے متصل وہ لوگ ہین کہ اظہار عبادات و ورع و تخشع ونحو ذالک کا اسلئے کرتے ہین کہ لوگ اونکو بنظر حقارت و بچشم نقص نہ دیکہین یا وہ صلحا مین شمار ہون حالانکہ خلوت مین یہ کوئی کام نہین کرتے ہین اسی قبیل سے یہ ہے کہ اظہار مفطر کو جبدن کہ روزہ رکہنا سنت ہے ترک کرے اس ڈر سے کہ کہین لوگ یہ گمان نکرین کہ اس شخص کو کچہہ اعتنا ساتہ نوافل کے

نہین ہے فہذا لاصل درجات الریا و مراتب اصناف المرائین امام غزالی کہتے ہین و
جمیعھم تحت مقت اللہ وغضبہ وھو من اشد المہلکات انتہی حدیث مین
آیا ہے کہ ریا چونٹی کی چال سے بہی زیادہ خفی ہے سو یہ وہی ریا ہے جسمین فحول علما کو
لغزش ہو جاتی ہے عبّاد و جہلاء کا جو کہ آفات نفوس و غوائل قلوب سے ناواقف ہین کیا ذکر
ہے اسکا بیان یہ ہے کہ ریا دو طرح پر ہے ایک جلی یہ حائل و باعث ہوتی ہے عمل پر
دوسرے خفی یہ حائل نہین ہوتی لکن مشقت کو سبک کر دیتی ہے جس طرح کسی شخص کو
ہر رات عادت نماز تہجد کے ہو اور یہ نماز اوسپر گران ہے لکن جب کوئی مہمان اوسکے
گہر آتا ہے اور کوئی شخص اوسپر مطلع ہوتا ہے تو اسکو ایک طرح کا نشاط حاصل
ہوتا ہے اور تہجد پڑہنا آسان ہو جاتا ہے معہذا وہ عمل اللہ ہی کے لئے کرتا ہے اگر اسکو
امید ثواب کی نہوتی تو وہ تہجد کیون پڑہتا اسکی نشانی یہ ہے کہ وہ تہجد پڑہی گو کوئی اوسپر
مطلع نہو ۲ اس سے اخفی وہ ریا ہے کہ جو حائل تسہیل و تخفیف پر بہی نہو معذلک
اوسکے پاس ریا ہے اور اوسکے دل مین مثل آگ کے اندر پتہر کے چہپی ہوئی ہے اوسپر
اطلاع ممکن نہین ہے مگر علامات سے اجلی علامات یہ ہے کہ لوگون کی اطلاع اوسکی
عبادت و طاعت پر اوسکو خوش کرتی ہے ۳ اس سے خفی تر وہ ریا ہے کہ نہ اطلاع
چاہے نہ مسرت لائے لکن ابتدا بسلام کو دوست رکہے اور یہ چاہے کہ لوگ اوسکی
تعظیم کرین اور مزید ثنا کے ساتہ پیش آئین اور اوسکی حاجت برآری کے طرف مبادرت
کرین اور معاملہ مین اوسکے ساتہ مسامحت بجا لائین اور جب وہ پاس اونکے جاوے تو
اوسکے لئے توسیع مکان کرین اور جب کسی شخص کے طرف سے ان امور مین کوتاہی ہو
تو اوسکے دلپر گران گزرے اسلئے کہ جس طاعت کو اوسنے اپنے نفس مین مخفی رکہا
ہے اوسکو عظیم جانتا ہے تو گویا اسکا نفس بمقابلہ اوس طاعت کے طالب احترام
ہے یہانتک کہ اگر فرضاً وہ یہ طاعات نکرتا تو طالب اس احترام کا بہی نہوتا تو اب اسنے
اللہ کے علم پر قناعت نکی اور آمیزش ریا خفی سے خالی نہ ٹہرا غزالی کہتے ہین و کل ذلک
یوشک ان یحبط الاجر ولا یسلم منہ الا الصدیقون اسی جگہہ سے مخلصین ہمیشہ

ریاء خفی سے خائف رہتے تھے اعمال صالحہ کو ایسے چھپاتے تھے جیسے کسیکو اخفاء فواحش پر
حرص ہوتی ہے یہ کام اس امید پر کرتے تھے کہ اللہ اونکے عمل مین اخلاص دے اور دن
قیامت کو سامنے ساری خلق کے جزاء اخلاص عطا فرمائے کیونکہ وہ جانتے ہین کہ اللہ اوسی
عمل کو قبول کرتا ہے جو کہ خالص اوسکے لئے ہوتا ہے اور اپنی شدت حاجت اور فاقہ
کو بھی دن قیامت کے معلوم رکھتے تھے سو جو کوئی شخص اپنے نفس مین درمیان اطلاع
صغار و مجانین اور درمیان اطلاع غیر کے عبادات پر فرق پاتا ہے اوسکے نزدیک شائبہ
ریا کا موجود ہے کیونکہ اگر وہ یہ جانتا کہ نافع و ضار اور قادر ہر شے پر اللہ وحدہ لاشریک لہ
ہے اور مین ہر شے سے عاجز ہون تو نزدیک اوسکے صغار و غیرہم یکسان و برابر ہوتے
اور نفس اوسکا حضور سے کسی بڑے شخص کے یا چھوٹے آدمی کے متاثر ہوتا لکن یہہ
بات نہین ہے کہ ہر شائبہ ریا مفسد و محبط عمل ہو بلکہ سرور کبھی محمود ہوتا ہے اسطرح پر
کہ اس امر کا شہود کرے کہ اللہ نے اونکو میرے اس عمل پر اطلاع دی ہے تاکہ احوال
جمیل میرا اور اپنا لطف ساتھ میرے ظاہر کرے کیونکہ اسنے تو بجائے خود اپنے طاعت
و معصیت کو چھپایا تھا مگر اللہ نے اوسکی معصیت مستور رکھی اور طاعت ظاہر کی اور
لطف اعظم من ستر القبیح واظہار الجمیل تو یہ فرحت اسکی جمیل نظر و وسیع لطف خدا سے
ہوئے نہ لوگون کے محمدت اور اپنے قیام منزلت سے اونکے دلون مین قل بفضل
اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا یا اسباب کا شہود کرے کہ جس صورت مین اللہ نے
اوسکے قبیح کو مستور اور اوسکی طاعت کو دنیا مین ظاہر کیا تو آخرت مین بھی اسیطرح
کریگا لحدیث ماستر اللہ علی عبد ذنبا فی الدنیا الا سترہ علیہ فی الاخرۃ یا یہ گمان
کرے کہ جو لوگ میرے حال پر مطلع ہین وہ میرے اقتدا مین رغبت کرینگے اس سے
اجر میرا مضاعف ہوگا اجر علانیہ کا آخر بسبب ظہور کے اور اجر سر کا بسبب قصد اول کے
ملیگا اسلئے کہ جسکی اقتدا اوسکی طاعت مین کی جاتی ہے اوسکو برابر اقتدا کرنے والونکے
اجر ملتا ہے بغیر اسکے کہ انکے اجر مین کچھ کمی ہو یہ توقع اس لائق ہے کہ اوس سے
سرور ناشی ہو فان ظہور مخائل الربح لذیذ یوجب السرور لا محالۃ یا اسباب

پر فرحناک ہو کہ اللہ نے اوسکو ایسی توفیق دی جسکے سبب سے لوگ اوسکی مدحت کرتے ہین اور بسبب اوس توفیق کے اوسکو دوست رکھتے ہین اور اون لوگونکو اوس جماعت کا سا نکیا جو گنہگار ہو کر مطیعین پر استہزا کرتے ہین اور اون کو ستاتے ہین علامت اس فرحت کی یہ ہے کہ غیر کی مدح پر بہی ویسا ہی خوش ہو جیسا کہ اپنی مدح پر خوش ہوتا ہے

ف سرور مذموم وہ ہے کہ اسبات پر خوش ہو کہ اوسکی منزلت لوگونکے دلون مین قائم ہے اور وہ اسکی تعظیم تکریم کرتے ہین اور اوسکی قضاء حوائج کے لئے طیار ہین کہ یہ مکروہ ہے اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کتم عمل مین فائدہ اخلاص و نجات کا ریا سے ہے اور اظہار عمل مین فائدہ اقتدا اور ترغیب فی الخیر کا ہے لکن اوسمین آفت ریا لگی ہوئی ہے اللہ نے دونون قسم پر ثنا کی ہے ان تبدوا الصدقات فنعما ھی وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم لکن اسرار کی مدح کی ہے اسلئے کہ اسمین سلامتی ہے اوس آفت عظیمہ سے جس سے کمتر لوگ سلامت رہتے ہین ہان جس جگہ اسرار متعذر ہے وہان اظہار ممدوح ہوتا ہے جیسے غزو و حج و جمعہ و جماعات کہ یہان اظہار کرنا ہی مبادرت کرنا ہے طرف اوسکے اور اظہار رغبت کرنا ہے اوسمین واسطے تحریض کے لکن اس شرط سے کہ شائبہ ریا کا نہو حاصل یہ ہے کہ جب عمل ان شوائب سے خالص ہوگا اور اوسکے اظہار مین کسیکو ایذا نہو گی اور اوسمین برانگیختہ کرنا لوگون کا اقتدا و تاسی پر اوس خیر کے کرنے مین اور مبادرت کرنا طرف اوسکے ہوگا اسلئے کہ یہ شخص منجملہ علماء و صلحاء کے ہے جسکے اقتدا کے طرف سب لوگ شتابی کرتے ہین تو اظہار افضل ہے کیونکہ یہ مقام انبیاء اور اون کے ورثاء کا ہے اور یہ لوگ امر اکمل ہی کے ساتھ مخصوص ہوتے ہین اور اس اظہار کا نفع متعدی ہے لقولہ صلعم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا الی یوم القیامۃ اور اگر کوئی شرط ان مین سے مختل ہو گئی تو پہر اسرار افضل ہے اسی تفصیل پر اطلاق افضلیت اسرار کا محمول ہے آن مرتبہ اظہار فاضل کا منزلہ قدم عُبّاد و علما ہے کیونکہ وہ اظہار مین متشبہ اقویاء ہوتے ہین اور اُنکے دل اخلاص پر

قوی نہین ہوتے اسلئے اجورا ونکے بسبب ریا کے حبط ہوجاتے ہین اور اسکا تعفلکر نا
نامعقل ہے مؤآست حق کی اسجگہہ یہ ہے کہ جس منصب پر یہ ہے اگر کوئی دوسرا شخص
اسکے اقران مین سے اوس جگہہ پر قائم ہو تو یہ متاثر نہو بلکہ مخلص رہے اور اگر یہ بات
اپنے نفس سے نہین جانتا ہے تو ریاکار ہے کیونکہ اگر ملاحظہ نظر خلق اسکو نہوتا تو ہرگز
اپنے نفس کو غیر پر باوجود اس علم کے کہ غیر کفایت کر سکتا ہے اختیار نکرتا فلیحذر العبد
خدع النفس فانہا خدوع والشیطان مترصد وحب الجاہ علی القلب غالب یہہ
بات بہت کم ہوتی ہے کہ اعمال ظاہرہ آفات اخطار سے سلامت رہین اسلئے سلامتی
اسی اخفا مین ہے **ف** منجملہ اظہار کے ایک تحدث بعمل ہے بعد فراغ کے عمل سے
بلکہ اسکا خطرہ سخت تر ہے اس جہت سے کہ کبھی زبان پر زیادتی یا مبالغہ جاری ہوجاتا
ہے اور نفس کو اظہار دعاوی مین لذت ملتی ہے اور اس جہت سے آسان بھی ہے
کہ یہ ریا عمل خالص ماضی کو حبط نہین کرتی ہے اکثر لوگ طاعات کا بجالانا بخوف ریا
ترک کر دیتے ہین یہ کچھ مطلقا محمود نہین ہے اسلئے کہ اعمال دو طرح پر ہین ایک
لازم بدن جنکو کچھ تعلق غیر سے نہین ہے اور نہ کوئی لذت عین اون اعمال مین ہے
جیسے نماز روزہ حج سو اگر باعث ابتدا اوسمین نری رؤیت خلق ہو تو یہ معصیت محض
ہے اسکا ترک کرنا واجب ہے اس معصیت مین اس کیفیت پر رخصت نہین اور اگر
باعث اوسکا نیت تقرب الے اللہ ہے لکن ریا وقت عقد عبادت کے عارض ہوئی تو اسکو
شروع کر دے اور دور کرنے مین اوس عارض کے مجاہدہ نفس بجالائے اسیطرح
اگر اثنا عمل مین عارض ہو تو نفس کو طرف اخلاص کے قہراً جبراً پھیرے یہان تک کہ
اوسکو تمام کرے کیونکہ شیطان پہلے تو طرف ترک عمل کے بلاتا ہے جب اوسکی بات
مانی نہین جاتی اور آدمی عزم بالجزم کرکے اوس کام کو شروع کر دیتا ہے تو پھر
دو طرف ریا کے بلاتا ہے جب اوس سے بھی اوسنے اعراض کیا اور مجاہدہ سے پیش
آیا یہانتک کہ اوس کام سے فارغ ہوا تو اب اوسکو ندامت دلاتا ہے کہ تو ریاکار ہے
اللہ تجکو اس عمل کا کچھہ نفع نہ دیگا جب تک کہ تو ایسا کام کرنا نچھوڑیگا اور پھر دوبارہ اسکو کریگا

اَنے سلسل اس طرح پر شیطان اپنی غرض حاصل کرتا ہے فکن منہ علی حذر فانہ لا امکرمنہ
والنز در قلبك الحیاء من اللہ تعالیٰ اللہ نے تیرے اندر ایک باعث دینی عمل پر پیدا کر دیا ہے
اب تو کیون اس عمل کو ترک کرے بلکہ مجاہدہ نفس اخلاص مین کر اور مکائد دشمن کے دہوکے
مین نآ اور تو تیرے باپ آدم علیہ السلام کا دشمن ہے دوسری قسم اعمال کی وہ ہے
جو کہ متعلق خلق سے ہے اس قسم مین آفات و اخطار عظیمہ ہین اعظم بلایا خلافت ہے پہر
قضا پہر تذکیر و تدریس و افتاء پہر انفاق مال سو جسکو دنیا اپنے طرف مائل نکرے اور
طمع جنبش ندے اور اللہ کی راہ مین اوسکو لوم لائم نہ بگڑے اور وہ دنیا و اہل دنیا
سے اعراض کرے اور متحرک نہو مگر واسطے حق کے اور ساکن نہو مگر واسطے اللہ کے تو
وہ مستحق اسکا ہے کہ اہل ولایت دینویہ و اخرویہ سے ہو اور جسمین کوئی شرط ان
مین سے مفقود ہو تو یہ ولایات باعث ہلاک اوسکے حق مین سخت مضر ہین وہ انکے
اختیار کرنے سے باز رہے اور دہوکے مین نآوے اوسکا نفس اوسکو یہ فریب دیگا
کہ تو عدل کریگا اور قائم بحقوق ولایت ہوگا اور تجکو میل طرف شوائب ریا و طمع کے نہوگا
کیونکہ نفس اوسکا اس تسویل مین کاذب ہے اوس سے حذر کرنا چاہیے نفس کے
نزدیک کوئی چیز لذیذتر جاہ و ولایات سے نہین ہے کچھہ دور نہین ہے کہ محبت
ولایات کی حامل ہلاک پر ہو اسی جگہہ سے ایک شخص نے عمر بن خطاب سے اذن
چاہا تہا کہ مین بعد فراغ کے نماز صبح سے لوگونکو وعظ کیا کرون اوسکو منع کر دیا
اوسنے کہا تم مجکو نصح مردم سے منع کرتے ہو فرمایا اخشی ان تنتفخ حتے تبلغ الثریا
انسان کو لائق نہین ہے کہ فضائل تذکیر باللہ اور علم پر دہوکا کہائے کیونکہ اس کا
خطرہ عظیم ہے ہم کسیکو حکم اسکے ترک کا نہین کرتے اسلئے کہ نفس تذکیر مین کوئی آفت
نہین ہے آفت تو اظہار تصدی مین ہے وعظ ہو یا اقرار یا اخبار یا روایت سو جب
تک اپنے نفس مین باعث دینی پائے تب تک ترک تصدی نکرے اگرچہ کسیقدر
ریا سے ممزوج ہو بلکہ ہم تو یہ امر کرتے ہین کہ کام کرے اور مجاہدہ نفس اخلاص
و تنزہ مین خطرات ریا سے بجا لائے شوائب ریا کا کیا ذکر ہے الحاصل امور تین طرح پر

این ایک ولایات انکا فتنہ عظم فتن ہے ضعفا سرے سے اسکو ترک کردین دوسری صلوات و نحو یا اسکو ضعفا ترک نہ کرین اور نہ اقویا اگر دفع شوائب ریا مین کوشش کرتے رہین تیسرے تصدی واسطے علوم کے یہ مرتبہ وسطے ہے درمیان ان دو مراتب کے لکن یہ مرتبہ اشبہ بولایات ہے اور آفات سے قریب تر ہے تو حذر کرنا اس حق مین ضعفا کے اسلم ہے باقی رہا مرتبہ چہارم کہ وہ جمع مال وانفاق مال ہے سو بعض علما نے اسکو اشتغال ذکر و نوافل پر فضیلت دی ہے اور بعض نے بالعکس اسکے کہا ہے حق یہ ہے کہ اسمین بھی آفات عظیمہ ہین جیسے طلب ثنا و استجلاب قلوب و تمیز نفس باعطاء پس جو شخص ان آفات سے رہائی پائی تو اوسکے لئے جمع و انفاق افضل ہے اسلئے کہ اسمین وصل منقطعین و کفایت مستحقین و تقرب بابر طرف رب العالمین کے ہے اور جو شخص ان آفات سے خلاص نہو تو اوسکے لئے یہ ہے کہ ملازمت عبادات و استفراغ وسع آداب و تکملات عبادات مین کرے **ف** ایک علامت اخلاص عالم کی علم مین یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بہتر و نیک تر اوس سے وعظ مین یا کثرت علم مین ظاہر ہوا اور لوگ شدید القبول ہون واسطے اسکے تو یہ اپنے جی مین خوش ہوا اور اسپر حسد نہ کرے ہان اگر اسکو رشک آوے تو کچھ ڈر نہین ہے یعنے اپنے نفس کے لئے یہ تمنا کرے کہ مجکو بھی ایسا ہی علم ہوتا اور اگر اکابر اسکے مجلس مین آئین تو اسکے کلام مین تغیر نہ آئے بلکہ سارے خلق کو ایک ہی نظر سے دیکھے اور لوگون کا ہمراہ اپنے راہون مین چلنا دوست نرکھے **ف** آیات و احادیث و کلام ائمہ سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ریا محبط اعمال ہوتی ہے اور سبب ہی مقت کا نزدیک خدا کے اور موجب ہے لعن و طرد کا اور منجملہ کبائر مہلکات کے ہے اور جس امر کا یہ وصف ہو تو وہ لائق اسکے ہے کہ ہر موفق ساق حد سے اوسکے ازالہ مین ساتھ مجاہدہ کے کمر باندہے اور مشاق شدیدہ کا تحمل کرے اور قوت شہوات کا مکابرہ کرے اسلئے کہ کوئی شخص اس کے طرف محتاج ہونے سے منفک نہین ہو سکتا ہے مگر جسکو اللہ تعالے نے قلب سلیم نقی خالص شوائب لاحظ اغراض و مخلوقین سے عطا کیا ہو اور وہ شہود رب العالمین مین دائما

مستغرق رہتا ہو وقلیل ماھم ورنہ غالب خلق اسی حال پر مطبوع ہے ریا مین اگر اور کچھہ
نہو تا مگر یہی احباط عبادت واحدہ تو اوسکے شوم وضرر کے لئے اتنا ہی کافی تہا لیکن
آخرت مین ہر انسان ایسی ایک عبادت کا محتاج ہوگا جس سے کفہ اوسکے حسنات کا راجح
ہوجائے ورنہ اوسکو نار کی طرف لیجائینگے اور جو کوئی اللہ کے سخط مین طالب رضائے
خلق ہوتا ہے اللہ اوس سے بیزار ہوجاتا ہے اور خلق کو اوسپر خفا کر دیتا ہے حالانکہ
رضائے خلق ایک ایسی غایت ہے جو میسر نہین آسکتی جب ایک قوم کو یہ شخص راضی
کریگا تو دوسری قوم کو غصہ مین لائیگا پھر اسکی کیا غرض اونکی مدح مین ہے کہ اللہ
کے ذم وغضب پر اسنے اُنکی مدح کو اپنے حق مین اختیار کیا ہے حالانکہ لوگون کی
تعریف کرنے سے نہ کوئی نفع اسکو ملتا ہے اور نہ کوئی ضرر دور ہوتا ہے یہ بات تو
خاص اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہے کہ وہی اوسکا مستحق ہے کہ سب لوگ اُسیکا
قصد تنہا کرین کیونکہ مسخر قلوب بمنع واعطار وہی ہے فلا سائق ولا معطے ولا ضار
ولا نافع الا ھو عز وجل اور جسکو خلق مین طمع ہوتی ہے وہ ذل وخیبت یا منت و
مہانت سے ہرگز خالی نہین رہتا تو اب اس رجار کاذب اور وہم فاسد پر اوس چیز
کا چھوڑنا جو اللہ کے پاس ہے کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ یہ رجار وہم کبھی مصیب اور
کبھی مخطی ہوتا ہے اور اگر ان لوگون کو اس ریا پر اطلاع ہو جو اسکے دل مین ہے تو
یہ خود اوسکو مطرود وممقوت مذموم ومحروم رکھین جو شخص اس امر کو بعین بصیرت
نظر کریگا اوسکی رغبت خلق مین سست پڑجائیگی اور وہ صدق پر متوجہ ہوگا یہ تو دوار
علمی ہوئی رہتے دوار عملی سو وہ یہ ہے کہ اخفار عبادات کی عادت ڈالے جس طرح کہ
فواحش کا اخفا کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوسکا دل اللہ کے علم واطلاع پر قانع ہوجائے
اور نفس طرف طلب علم غیر اللہ کے اس سے منازعت نہ کرے اور اس اخفار مین تکلف
اختیار کرے اگرچہ ابتدا مین یہ بات شاق ہوگی لکن جو کوئی اسپر ایک مدت تک تکلف
صبر کریگا اوس سے ثقل اس تکلف کا ساقط ہوجائے گا اور اللہ اپنے فضل سے اُسکی
مدد کریگا جس سے اوسکی ترقی ہوگی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بندہ کی طرف سے مجاہدہ و تقرب ماب کریم ہے اور اللہ کی طرف سے ہدایت و فتح ان
اللہ لا یضیع اجر المحسنین وان تک حسنۃ یضاعفہا ویؤت من لدنہ اجرا
عظیما انتہی کلام الشیخ ابن حجر المکی فی کتاب الزواجر ملخصا وقال رح لما تکلمنا
بحمد اللہ علی ہذہ الکبیرۃ العظیمۃ وما یتعلق بہا مما یحتاج الخلق الیہ وبسطنا
الکلام فی ذلک وان کان بالنسبۃ الی احیاء العلوم مختصر احببنا ان نختم
الکلام فیہا بذکر شیٔ من الآیات والاحادیث الدالۃ علی مدح الاخلاص و
ان المخلصین وما اعد اللہ لہم لیکون ذلک باعثا للخلق علی تحری الاخلاص
ومباعدۃ الریاء اذ الاشیاء لا تعرف کمالا وضدہ الا باضدادہا انتہی لیکن اسجگہہ
کچھہ ضرورت نقل کرنے کلام مذکور کی نہیں ہے رسالہ لسان العرفان میں بحث ریا کی
اس مقام سے زیادہ تر لکھی گئی ہے اور رسالہ قوامع اور رسالہ قوارع میں بیان کبائر
ذنوب ظاہرہ و باطنہ کا ہوچکا ہے اس جگہہ فقط اتنا مقصود تہا کہ بیان عقائد صحیحہ
فرقہ ناجیہ کا مطابق کلمات ائمہ دین وفقہاء مسلمین وصوفیہ متبعین وزمرہ محدثین
محققین راسخین فی العلم کے کیا جائے کیونکہ دار مدار نجات کا عقائد پر ہے ہمراہ
درستی عقیدہ و اخلاص کے عمل قلیل کافی ہوجاتا ہے جسطرح کہ حدیث میں آیا ہے
اخلص دینک یکفک القلیل من العمل رواہ ابن ابی الدنیا والحاکم اور ہمراہ
فساد عقیدہ و اختلاط ریا کے کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا حضرت نے فرمایا ہے لا یقبل
من العمل الا ما کان خالصا وابتغی بہ وجہہ رواہ الطبرانی الحاصل طالب نجات
وتاجر آخرت کو واجب ہے کہ تصحیح عقائد میں مجاہدہ کرے اور یہ بات قطعا جان لے
کہ شرک وکفر وریا کے ہوتے ہوتے ہرگز کوئی عبادت وحسنہ نفع نہیں دیگا اگرچہ
دعوے اسلام کا اور ادعاء ایمان کا کرے اکثر لوگ کلمہ گو ہیں اور نماز و روزہ
و زکوۃ و حج ادا کرتے ہیں لیکن دقایق شرک وحقایق ریا کو نہیں جانتے اور کلمات
کفر سے احتراز نہیں کرتے اسلیئے انکا اسلام ظاہر اور اقرار ایمان نفع نہیں دیتا اور
کوئی اثر و برکت ایمان کا اونکے حال قال پر پایا نہیں جاتا اکثر خلق یہی جانتی ہے

اگر شرک نام ہے عبادت غیر اللہ کا اور ہم تو کسی بت یا چاند یا سورج کو سجدہ نہین کرتے ہین اور نہ کوئی رسم کفر کی ہمارے گہر مین ہوتی ہے اور نہ ہم کسی کے دکہانے سنانے کو نماز و روزہ بجالاتے ہین پہر ہم کس طرح نامسلمان یا غیر ناجی ہونگے سو یہ محض مغالطہ ہے ابلیس لعین کا اور غرور ہے نفس سرکش کا اسلئے کہ شرک و ریا و بدعات کا حال مثل کبائر ذنوب ظاہرہ کے نہین ہے کہ ہر شخص اونکو معلوم کر سکے جس طرح ہر عالم جاہل مسلمان جانتا ہے کہ زناکاری شراب خواری قتل نفس حرام ہے بلکہ شرک کے حق مین شارع نے یہ فرمایا ہے کہ وہ رفتار مور چہ سے شب سیاہ مین سنگ سیاہ پر بہی زیادہ تر مخفی ہے اور شرک کے ستر دروازے ہین اور بدعت کے بہتر دروازے ہین اور کلمات کفر بیحساب ہین تو پہر جب تک کہ انسان تمام عزم و ہمت کے ساتہ دریافت کرنے پر ان ابواب کثیرہ کے کمر نہ باندہیگا تب تک ناجی ہونا و بچنا ان آفات سے نہایت مشکل ہے لیکن بحمدہ تعالی اس زمانہ مین تنقیح امور مذکورہ کے رسائل متعددہ مین بحوالہ نصوص و ادلہ بخوبی ہوگئی ہے اب فقط توجہ کرنا اہل دین کا طرف دریافت کرنے اشیاء مذکورہ کے باقی ہے وہ دلائل و مسائل جنمین علما کو لغزش ہوجاتی ہے جہلا کا کیا ذکر ہے وہ معادن کتاب و خزائن سنت سے بکشش و کوشش تمام رسائل اردو مین مع کلام ائمہ اسلام تحقیقات فحول محدثین و فقہا ء جامعین یکجا جمع کر دئے گئے ہین ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ؎ مختار توئی خواہ رسی یا نرسی

اکثر تالیفات اس زمانہ کی جدال و مراہین اور اکثر اعمال خلق کے شرک و ریا ہین حرف شناسون کا سارا شغل ہمین منحصر ہے کہ باہم بحث مسائل فروعیہ کیا کرین پہر مواضع اختلاف مین ایک دوسرے کی تضلیل تکفیر رسالون مین لکہا کرین یہ فکر کسی شخص کو نہین ہے کہ اپنے عبادات کے ارکان و آداب و تکملات و متمات کو اچہی طرح مطابق ماثورات سلف صلحا کے سیکہہ کر عمل مین لائین جس سے اون کا نماز و روزہ زکوۃ و حج صحیح ٹہرے پہر اوسکے اندر واسطے تحصیل اخلاص کے بقدر مقدور ساعی ہوین اور اوقات فرصت مین دقائق و حقایق ریا و شرک کو جو کہ محبط عمل و موجب ردت و قتل ہین دریافت کرکے اون طرائق سے آپ کو دور رکہین اور ابواب بدعات سے اپنی جان کو بچاوین اسلئے کہ طریق حق اور سبیل صدق ایک ہے اور سبل و طرق ضلالت بہت ہین جسطرح کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ اور اس

باب مین ایک حدیث بہی آئی ہے کہ حضرت نے ایک سیدہی لکیر کہینچی پہر اوسکے دائین بائین
اور لکیرین بڑی کہینچکر فرمایا کہ یہ سب راہین شیطان کی ہین ہر راہ پر ایک شیطان بیٹہا ہے ذرہ
اوسکو طرف طریق کج کے بلاتا ہے آور یہ راہ ایک سیدہا راستہ ہے سو تم اسپر چلو ہر طرف بہک
کر منجاو آلفاظ اس حدیث کے مشکوۃ وغیرہ مین لکہے ہین یہ حاصل مضمون حدیث مذکور کا ہے کہ یہ
زمانہ ہمارا اختلاف مذاہب و اختلاف مشارب کا ہے حضرت نے اسکی خبر پہلے سے ہمکو دیدی ہے
آور ایسے زمانہ مین ہمکو یہ حکم فرمایا ہے کہ ہم سنت نبوی پر اور طریقہ خلفاء راشدین مہدیین پر جمے
رہین تہتر فرقے اسلام کے بعد زمانہ خیر کی حادث ہوے تہے آور ایک عجب ہنگامہ دین مین بر پا
ہوا تہا کل نفس و دینا لکن حجت بالغہ الہی نے اون سبکو منقرض کر دیا سوائے دو تین فرق
شنالہ کے جیسے روافض خوارج وغیرہ باقی ہین آب کوئی فرقہ مثل معتزلہ وغیرہ کے اکثر بلاد اسلام مین
باقی نرہا آور فرقہ ناجیہ اہل سنت ہمیشہ اپنے اعداء و مخالفین مذہب پر غالب رہا لکن اس قرب
زمان مین بسبب قرب ساعت کے باہم فرق اہل سنت کے خانہ جنگی شروع ہوگئی ہے
جسکے سبب سے اکثر مسلمان متزلزل ہوگئی آور اونکو تمیز حق کا باطل سے نرہا یہ فرقے عوام کو اپنے
طرف کہینچا جسکی تقدیر مین جو خرابی لکہی تہی وہ اوسکو پیش آئی اگرچہ خدا کا دین اور رسول کی
شرع واضح ہے اور درمیان خالی و حاق کے ہے انکا حال تو یہ ہوا آنکے مقابل مین کچھ ایسے
لوگ بہی حادث ہوتے ہین جو کہ طریقہ اہل بدع و فرق ضالہ سابقہ سالفہ چلتے ہین آور دین اسلام مین
طرح طرح کے شکوک نکالتے ہین اور الفاظ و عبارات قرآن و حدیث کے تکذیب و تحریف کرنا
چاہتے ہین و لکن یہ بات اونکو حسب دلخواہ اب تک میسر نہین آئی آور ان شاء اللہ تعالے بمقتضائے
حدیث لا تزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق لا یضرھم من خالفھم آیندہ بہی میسر نہوگی
گو کتنا ہی سر اپنا مارا کرین لکن اسمین شک نہین کہ اتنی خرابی ضرور لاحق حال عوام و جہال اور
اکثر خاص کالانعام کے ہوگئی ہے کہ دین و آخرت سے غافل یا اوسکی جاحد ہو کر بندہ دینار
و درہم اور طالب مال و جاہ ہوگئے ہین آور ایسے اعمال کرنے لگے ہین جیسے کہ یوم الحساب پر یقین
نرکہنے والے کرتے ہین و کان ذالک فی الکتاب مسطورا ایسے وقت مین کتمان علم سے عالم
ملعون ٹہرتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے اہل علم سے اس بات کا عہد و پیمان لیا ہے کہ وہ آیات

کتاب واحادیث مستطاب کی تبلیغ وتبیین عباد اللہ کو کرو ین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

فہرست

صحت نامہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۶	ما	ما	۲۶	۲	مذہب	مذہب امام
۶	۱۶	الملائلة	الملائكة	۲۸	۲۳	الطلاق کیاہے	الطلاق فرمایاہے
۷	۴	زبیجی یہ	زہنجی یہ	۲۹	۲۱	۳۳۷	۱۳۷
۱۲	۱۳	وحیزہ	وجیزہ	۳۰	۱	غاہیب	مذہب
۱۳	۹	ہیرے	ہی کہ	″	۶	واثبات	ونفی اثبات
۱۵	۸	نحل	تحلیل	۳۲	۱۶	طبایح	طبائع
۱۶	۱۵	نجاصہ	خاصہ	۳۳	۱۵	العلیم	البصیں
″	۱۷	لان	لأن	۳۵	۹	النعل	النعل بالنعل
۱۷	۱۵	قربت	قریب	۳۶	۱۹	مشبہ	مشبہ
۱۸	۱۶	والون	لوگون	۳۸	۱۳	اننین	اثنتین
۱۹	۸	تواصعا	تواضعا	۴۱	۲۲	فنا ہوگی	فنا ہوگا
۲۰	۲۳	مع	ومع	۴۴	۲	کرےگا	کریگا
″	″	مزا	مزاء	۴۹	۱۴	نکوئی	نکوئی
۲۱	۵	ذکرسے	×	۵۰	۱۲	وبحث	بحث
۲۲	۱۵	مبادلة	مبادرة	۵۳	۷	میزان	نیران
۲۵	۲۰	کو	×	″	۱۶	درود	وارده

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۵۵	۱۸	ثیٔ ستیٔ	شیٔ	״	۱۶	لوزی	نوری
۵۶	۱۵	انسلال ہو	انسلال ہوا	۸۳	۱۹	عامہ	عامۃ
״	۲۲	انجاد	ایجاد	۸۶	۲	۲۱	۲۲
۵۸	۱۸	الیمن	الیمن	۸۸	۲	مقبل	مقرب
۵۸	۱۹	تیسری	تیسرا	۸۹	۱۲	اورنہ	اورنہ کوئی
۵۸	۱۲	ظاہرو	ظاہر	״	۲۰	دن تک	دن تک کا
۶۰	۵	خبر	خیر	״	۲۱	احتراع	اختراع
״	۲۳	جزر	جزء	۹۰	۱۲	ہو	ہوکر
۶۱	۲	لذات	لذات کا	״	۱۴	سج	رنج
۶۳	۹	کی گئی	کیئے گئے	״	۱۶	عذاۃ	غداۃ
״	۱۵	العلیم	البصیر	۹۲	۲۰	امطاس	امطار
۶۶	۱۱	تشبہ	تشبیہ	״	۲۱	للبھر	الظھر
״	۱۲	وسادن	وساوس	״	۲۳	مشبہ	مشبہہ
״	۲۲	ثاثیر	تاثیر	۹۳	۱۴	عقیدہ	عقیدہ کو
۶۹	۱۸	بنی	نبی	۹۴	۲	تتن	متن
۷۲	۳	پوچہر	پوچھہ	״	۳	ناقلہ	تاقتلہ
״	۱۴	کسی دوسری کا	کوئی دوسرا اوسکا	״	۲۰	نقف	یقف
۷۳	۱۷	دری	پیری	۹۶	۱۴	سیکی	پرکی
۷۹	۳	جاوی	حاوی	۹۷	״	حول	من حول
۸۰	۱۴	اتیسان	اتیان	۱۰۰	۹	خدامین	خداہے
۸۱	۲	لانن دکمہ	لانہ ذکرہ	۱۰۳	۱۶	فعل	فعل و
״	۱۲	اسکا	اوسکا	۱۰۳	۵	جزورا	جن اساتہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۵	۱۹	رحجان	رجحان	۱۲۵	۸	تری	تیری
۱۰۶	۲۳	قرن	قرون	״	۲۱	تومنی	تومنیا
۱۰۷	۱	صحابہ	صحابہ سے	۱۲۶	۱۶	چاہے	چاہیئے
״	۹	جیلی	جلی	۱۲۸	۲	حبال	جبال
۱۰۸	۱۳	مساوی کا	مساوی سے	״	۳	عام	عام کے
۱۱۱	۶	الآن	الا أن	۱۲۹	۲۱	مفتزی	مفتی
۱۱۲	۲۰	اوسکے	اوسکو	۱۳۰	۲۰	عقائد	شرح عقائد
۱۱۳	۲۲	ذات سے	ذات سے ہے	۱۳۱	۱۴	دور رتبہ	دور رتبہ
۱۱۴	۱۸	رکھتی	رکھتی ہیں	۱۳۲	۱۱	لعت	نعت
״	۲۳	اثات	اثبات	۱۳۳	۹	اوذیر	اونپر
۱۱۵	۱۹	عجاب	عجائب	״	۷	نقس	نفس
۱۱۶	۴	لمند	بمند	۱۳۴	۱۰	نمائی	نامی
۱۱۷	۸	المؤمنون	المتوکلون	۱۳۶	۱۹	اقصی	اقصیٰ
״	۱۸	״	״	۱۴۰	۱۸	حیوان سے	حیوان کے
۱۱۹	۱۴	بوغ	بلوغ	״	۲۱	احاط	احاطہ
۱۲۰	۶	بعثث	بعثت	۱۴۱	۲	اوسکے	اوسکو
״	۱۰	مبعت	بعثت	״	۱۰	״	״
۱۲۱	۳	صعالے	صفائی	״	۱۸	حق	جانا حق
۱۲۲	۵	متنبیہ	متنبہ	۱۴۲	۱	مثل	مثل ساری
۱۲۳	۱۶	وعید	وعید کے	۱۴۳	۳	وایمان	ایمان
۱۲۴	۱۳	بشر سے	بشر پر	״	۴	گرونده	گرویدہ
״	۱۷	قطرہ	قطری کو	۱۴۴	״	غضبان	غضبانا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۴	۴	لھاصہا	لٮاعہا
//	۲۳	تقدس	تقدیس
۱۴۶	۱۱	حجش	جحش
۱۴۷	۷	سرشیخ	شیخ
۱۴۹	۲۰	متوہم	موہم
۱۵۲	۱۳	بابغیر	بالغیر
//	۱۶	اشتغال قلب	قلب اشتغال
//	۱۸	ہدایت	بداہت
//	۲۱	ورسالہ	رسالہ
۱۵۴	۱	بکنہہ	کُنہ
۱۵۶	۶	ضاعات	صناعات
//	۱۷	کےاسی	سے اسی
۱۵۷	۷	سپر	سپہر
//	۱۳	جواہر	جواہر
۱۵۸	۸	سے ہے مقابلہ	ہیں مقابلہ
//	۱۹	دنیکو	دبنکو
۱۶۰	۷	اکرمکو	ان اکرمکو
//	۲۰	وخیریت	اورخیریت
۱۶۱	۲	الیہ	الیہ
//	۲۲	جاسئے	جائے
۱۶۵	۱۰	تتجاوز	تتجاوز
۱۶۶	۱۳	مقت	ومقت
//	۲۰	مشبہ	بیشبہہ
۱۶۷	۱	ہی یہ	ہی یہ ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۶۷	۲۰	الادلۃ	الادلۃ
//	۲۱	فرقان	فرقان
۱۶۸	۷	لکفود	لکفورمبین
//	۲۰	اگر وہ	اگرچہ وہ
۱۶۹	۳	یاہر	باہر
//	۷	جبکام	جبکام کے
//	۱۳	کی ہی	کیا ہے
۱۷۰	۸	نبدہ	بندی
۱۷۱	۱۶	اعفر	اغفر
//	۲۲	کے ہین	کے ہے
۱۷۲	۳	زیاد	زیادہ
۱۷۴	۷	شئ	شئی کی
۱۷۵	۲	لاشریک	لاشریک لہ
//	۲۰	ثبت	مثبت
//	۲۲	رائح	رائی
۱۷۷	۱۳	اوکین	اونکین
۱۷۹	۱۵	ہین	ہین
//	۲۲	صاصل	حاصل
۱۸۰	۲	ماصح	ناصح
//	۱۰	ارر	امر
۱۸۱	۳	زیادہ ہے	زیادہ نہیں ہے
۱۸۱	۱۶	سۃ	اسوۃ
۱۸۲	۲۳	مصنورہ	منسورہ
۱۸۳	۷	موکد	مؤید

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۸۳	۱	دالامام	دامام
"	۵	رای	رائی
"	۱۱	رسم	مذہم
۱۸۷	۱۹	منازغت	منازعت
"	۲۰	زمان	زمان کا
۱۸۸	۱۴	غلط	غالط
"	۱۵	تمثل	تمثیل
۱۸۹	۱۰	رتبہ سے	رتبہ سے واسطے
"	۱۵	تنوع	تنوع
۱۹۱	۷	مرتب	مرتبہ
"	۱۴	سقعر	مقعر
"	۱۵	تری	تیری
۱۹۲	۷	کونتی	کنوین
"	۲۰	پر	پہر
۱۹۳	۹	ادفر	اوفر
"	۲۱	مرائی	مرائی
۱۹۶	"	موافقت	مواقف
۱۹۷	۵	جبکورہ	جسکو اوسنے
۱۹۸	۱۷	جنکو	جنکے
۲۰۳	۱۵	حیض میض	حیض بیض
۲۰۱	۲۲	متناہی	متناہی
۲۰۲	۲۳	بحث کے	بحیثیت کہ انتشار احتمال
۲۰۳	۱۳	ثواب	صواب
۲۰۴	۵	جادی	حادی
۲۰۵	۳	کریم	کریم مین
۲۰۸	۳	نہین اوسکو	اوسکو نہین

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲۰۸	۱۱	اسباب	اس باب
۲۱۰	۴	اگرچہ	اگر
۲۱۳	۱	موئد	موئید
"	۴	کوئی	کنوین
"	۱۱	ساڈا	سااُدا
۲۱۴	۷	تن	مَن
۲۱۵	۱	ولا	خلا
"	۵	وعد	کدعد
"	۸	انہ	خدانہ
"	۱۹	رزلیق	زریق
۲۱۶	۱۱	چاہے	چاہیے
"	۱۸	کیونکہ	کیونکہ یہ
۲۱۷	۱	دوقون	دونون
"	۲	کہتے	کا کہتے
"	۲۰	سترکا	ستّر کا
۲۱۸	۱۸	وبخوبہا	وبخود
۲۲۳	۵	اوّل	اوائل
۲۲۸	۱	ستے ہے	یہی ہے
۲۳۱	۲۳	اتنا	اتنی
۲۳۳	۵	ماقیل	ماقبل
"	۸	خلوات	جلوات
۲۳۵	۱۹	ذرات	ترشات
۲۳۶	۷	استظار	اخطار
۲۳۷	۴	نا	نہ آ
"	۶		انہیں
۲۳۸	۱۴	رنگ	رنگسات

خاتمة الطبع

حمد وثنا بے بیکران خالق کون ومکان کو زیبا ہے جسنے سرگشتگان وادی ضلالت کو منہج قویم وصراط مستقیم کی طرف ہدایت فرمائی ۞ درود نامحدود وذات برگزیدہ صفات پیغمبر آخر الزمان پر جسکے ارشاد سراپا رشاد نے بندگان خدا کو مہلکہ عقائد باطلہ واوہام واہیہ سے نکالکر وصول الی اللہ کی سیدہی راہ بتائی ۞ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم **امابعد** یہ صحیفہ لطیفہ جامع فوائد بجید وعد مسمی بہ **المعتقد المنتقد** ہدیۂ ارباب نظر ہے تفصیل علم عقائد میں کتاب لاجواب ہے دید کے قابل ہے تعریف کے لائق ہے فی الواقع زبان اردو مین آجتک ایسا مجموعۂ جامع نظر نہین آیا۔ ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ دیکھہ لیجئے پڑہ لیجئے حسن لیجئے۔ ہر حرف پر اثر ہے اہل حق کے لئے خضر رہبر ہی کیون نہو اسکے مصنف وہ علامہ روزگار مشہور دیار وامصار ہین جنکے علم کے چراغ سے آج ظلمتکدۂ ہندوستان روشن ہے یعنی حضرت رفیع المنزلت مروج علوم دین ناصر شرع متین مرکز ہدایت ورشاد مجمع قابلیت خداداد مفسر لوذعی محدث یلمعی جناب نواب مولانا **سید محمد صدیق حسن خان** صاحب بہادر دام العزو والتفاخر۔ چونکہ مدنظر تہا کہ اس مقالہ ہدایت گنجینۂ افادت کا فیض عام ہو بندگان خدا کو فائدہ تام ہو اسلئے بحکم حضرت مؤلف والا تبار مطبع انصاری واقع دہلی مین باہتمام وافر وسعی بلیغ جناب مولوی **عبد المجید** صاحب طبع ہوکر نضارت بخش دیدہ ارباب اشتیاق ہوا

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جامع معقول حاوی منقول جناب مولانا مولوی حافظ محمد عبد الرحمن صاحب لقا غازی پوری سلمہ اللہ تعالی

یہ رسالہ کیون نہو مرغوب دل
اہل حق سے پوچھئے اسکا مفاد
ختم ہے جنپر اشاعت دین کی
ناصر دین سید عالی نژاد

صورت ہر حرف ہے نقش مراد
اونکی تصنیف گرانمایہ ہے یہ
ہے فضیلت جنکی مشہور بلاد
یا خدا لوح زمانہ پر رہے

ہین رقم اسمین عقائد دین کے
حامی سنت ہین جو وقت فساد
حضرت نواب صدیق الحسن
مرتسم یہ نام تا یوم المعاد

ہینے سال طبع اسکا اے لقا
لکھدیا علم شریف اعتقاد ۱۳۰۲ھ

اعلان

واضح ہو کہ حق تالیف اس کتاب مستطاب کا جناب مؤلف ممدوح
نے بنام عاجز محفوظ فرما دیا ہے اور حسب منشاء قانون بستم
۱۸۶۷ع داخل بہی گورنمنٹ ہو چکی ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت
ارادہ قصد طبع نہ فرماویں

المشتہر
محمد عبد المجید مالک و مہتمم مطبع انصاری

دہلی



